کلیاتِ آزاد

عبدالاحد آزاد مرحوم کا مکمّل کلام

مرتّبہ

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو

جموّں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لنگویجز
سرینگر

ناشر:-

سیکریٹری جموں وکشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز. سرینگر

گوڈنیک چھاپ:-

پانژہ ہتھ (۵۰۰)

پرنٹنگ:-

ہنڈہ پریس. جالندھر

سعول :-

عالمہ ہا کرِہ یاد آزاد آزاد

کُنہِ ساتہ وُچھتہ یاد پاوَے مدہ نو

(آزادؔ)

حرفِ آغاز

عبدالاحد آزاد جب ۱۹۴۸ء کی بہار میں بستر مرگ پر دراز تھے۔ تو اُن کی ساری عمر کی محنت کا ثمر —— اُن کی ادبی تخلیقات کا پلندہ —— ایک دفترِ منتشر کی طرح اُن کے سرہانے بند رہتا تھا۔ اور اس حال میں شاید ان کی روح سوداؔ کا یہ شعر گنگناتی رہی ہوگی۔

دل کے ٹکڑوں کو بغل بیچ لئے پھرتا ہوں
کچھ علاج اس کا بھی اے شیشہ گراں ہے کہ نہیں

شیشوں کا یہ مسیحا آزادی کے خمار سے سرمست کشمیری قوم کے بیدار ہوتے ہوئے فنی شعور کی صورت میں اُفق پر اُبھر آیا۔ اور آزاد کی وفات کے کچھ عرصہ کے بعد ہی اُن کی شعری و نثری تخلیقات کی شیرازہ بندی کی لگن پیدا ہو گئی۔ لیکن یہ سعادت آخر کار بڑے برمحل انداز میں جموں و کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ کلچر اینڈ لینگویجز کے حصے میں ہی آئی۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں اپنے وجود میں آجانے کے بعد ہی آزادؔ کی منتشر تخلیقات کو اکٹھا کرنے اور اُنہیں شایان شان طریقے پر زیور طبع سے آراستہ کرنے کا منصوبہ ہاتھ میں لیا گیا۔ اس سلسلے میں اُن کے ورثا سے مُناسب معاوضہ پر "کشمیری زبان اور شاعری" اُن کا غیر مطبوعہ کلام اور دوسرے مسودات حاصل کئے گئے۔

"کشمیری زبان اور شاعری" کو مناسب ترتیب و تدوین کے ساتھ برسوں پہلے شایع کیا جا چکا ہے اور اس نے کشمیری ادب کے سلسلے میں ایک حوالے کی دستاویز کی حیثیت کب کی حاصل کر لی ہے۔ اب "کلیات آزاد" کی اشاعت کے بعد اکیڈیمی اپنے اس عہدِ وفا سے پوری طرح عہدہ برآ ہو گئی ہے۔ اور مرحوم آزاد کے تمام افادات منظر عام پر آکر ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے ہیں۔

اس مجموعے کے متعلق یہ بتانا ضروری ہے کہ اس میں آزاد کے مطبوعہ کلام کے علاوہ اُن کا سارا غیر مطبوعہ کلام پہلی بار شایع کیا گیا ہے۔ اُنکا بہت سا کلام

اگرچہ پہلے بھی شایع ہو چکا تھا۔ لیکن اُن کے غیر مطبوعہ کلام کے مقابلے میں کیفیت اور کمیت دونوں حیثیتوں سے اس پر غالب کا یہ مصرع صادق آتا ہے۔ ع

غنچہ میں دل تنگ ہے حوصلۂ گل ہنوز

قارئین خود اندازہ کر سکیں گے کہ اس مجموعے میں اُن کا جو غیر مطبوعہ کلام شامل کیا گیا ہے۔ اُن سے اُن کے شاعرانہ قد و قامت میں کتنا وسیع اضافہ ہوا ہے۔ "کلیات آزاد" کی ترتیب کا کام اُن کے شفیق دوست ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کو تفویض کیا گیا تھا۔ جنہیں خود آزاد نے دمِ واپسیں اپنی تخلیقات کا امین ٹھہرالیا تھا۔ اور جو آزاد کی سوانح اور فکری ارتقا کے اُتار چڑھاؤ سے ذاتی واقفیت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر گنجو نے ان اوراقِ پریشان کی بڑی محنت سے شیرازہ بندی کی ہے۔ اور اس سلسلے میں تحقیق اور عرق ریزی سے گریز نہیں کیا ہے۔ گنجو صاحب نے اصل مسودات سے تقابل کے بعد مطبوعہ کلام میں پائی جانے والی غلطیوں کی تصحیح کر دی ہے۔ اس کے علاوہ بعض اوقات انہوں نے کچھ منظومات میں چند ایسے اشعار کا اضافہ بھی کر دیا ہے جو پہلی اشاعت کے وقت کسی وجہ سے چھوٹ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی ذاتی واقفیت اور مسودات کے مطالعے کے سہارے منظومات کے پس منظر اور شانِ نزول کے سلسلے میں کچھ دلچسپ اور معنی خیز حواشی بھی شامل کئے ہیں۔ جن سے مجموعے کی افادیت میں کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض منظومات کی تشریح اور اُن کے محرکات کے بارے میں آزاد کے اُن خطوط کے اقتباسات بھی درج کئے گئے ہیں۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً ڈاکٹر گنجو کو تحریر کئے۔ اور جو پہلی بار عام مطالعے کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں۔ گنجو صاحب نے کلام کو تقدمِ زمانی کے لحاظ سے بھی ترتیب دیکر آیندہ محقق اور نقاد کا کام آسان بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ اُن کا طویل مقدمہ بھی آزاد کی حیات اور فن کے متعدد پہلوؤں پر مفید روشنی ڈالتا ہے۔

اُمید ہے کہ اکادمی کی اس مساعی کو ادبی حلقوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوگی۔

محمد یوسف ٹینگ

سرینگر: اول مئی ۱۹۶۷ء

ترتیب

صفحہ

صفحہ

صفحہ

انقلاب

سوز و ساز

صفحہ

صفحہ

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

قطعات

موسےخانہ

صفحہ

ذ

صفحہ

ش صفحہ

پیش لفظ

عبدالاحد آزادؔ کشمیری زبان کے سربرآوردہ شاعر اور ادیب تھے وہ اونچے درجے کے تعلیم یافتہ نہیں تھے۔ اور دنیوی جاہ و مرتبہ جیسی کوئی چیز اُن کے پاس نہیں تھی لیکن خدا نے اُنہیں سو نعمتوں کی ایک نعمت ملکہ شاعری بھرپور عطا کی تھی۔ ایسا ملکہ شاعری جو شاید کم ہی سخن سنجوں کے حصے میں آتا ہے۔ اس کے سہارے آزادؔ نے زندگی کے کڑوے کسیلے مرحلے گذار دئے اور ایسا نغمہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے جو دُکھی دِلوں کی غم خواری کرتے رہے ہیں۔ اور بیٹھی ہوئی ہمتوں کو اُبھارتے رہے ہیں۔ لیکن آزادؔ نے اپنی شاعری کا لازوال اثاثہ ہی نہیں چھوڑا، بلکہ ایک اور سرمایہ، ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے دل میں اپنی شخصیت اور شاعری کی قدر دانی چھوڑ گئے جس کی بدولت ان کی زندگی کا عزیز ترین سرمایہ آج ادبی دنیا کی دسترس میں آسکا۔

ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نہ صرف آزادؔ کی شاعری کے قدر دانوں میں سے

ہیں بلکہ اُن کی ذات اور شخصیت کے پرستار بھی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے آزاد کے کلام کی ترتیب اور تدوین کا حق ہی نہیں ادا کیا، بلکہ اُن کی بیوہ کی مدد اور اپنے دوست کی یادگار کو قایم رکھنے کے لئے وُہ سب کچھ کیا، جو ایک دوست کرسکتا ہے۔

آزاد سچے شاعر کی طرح ایک لاابالی طبیعت کے انسان تھے جو کلام سرانجام پاتا اُسے بے توجہی سے ڈال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے بہت مسودے شاید ضایع ہوگئے، اور ان کے انتقال کے بعد جو کچھ دستیاب ہوئے وُہ ایسی خستہ حالت میں تھے کہ اُنہیں پڑھنا اور قلبند کرنا بڑی دیدہ ریزی اور صبر و تحمل کا کام تھا۔ لیکن ان قدردان دوست نے اس ساری زحمت کو ایک وُہ، تحقیق اور تجسّس میں منہمک انسان کی طرح اپنی اختیار کی ہوئی خدمت کو نہ صرف والہانہ ذوق بلکہ اداے فرض کے احساس کے ساتھ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ ڈاکٹر گنجو کی اَن تھک محنت کا نتیجہ ہے کہ آزاد کی متنوع فکر کے نتائج کا تقریباً سارا سرمایہ محفوظ اور مرتب ہوسکا ہے۔

ڈاکٹر گنجو کے ذوق ادب اور سخن فہمی کا یہ یادگار کارنامہ پوری تعریف اور توصیف کا مستحق ہے کہ انہوں نے اپنے پیشے کی مصروفیت کے باوجود اس قیمتی سرمایہ کی تدوین اور ترتیب میں ایسی سعی بلیغ کی۔ وُہ کشمیری کے صاحب ذوق سخن فہم ہونے کے ساتھ ساتھ اردو سے بھی گہرا شغف رکھتے

ہیں اور یہ اسی شغف کا نتیجہ ہے کہ اپنے شاعر دوست کے کشمیری کلام کو مرتب کر کے اس کی حیات اور فکر کے سارے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے لئے ایک حاوی اور بسیط مقدمہ اُردو میں لکھا اور کلام کی ضروری تصریحات بھی شامل کیں۔ اور تنقیدی جائزہ بھی پیش کیا، تاکہ آزادؔ کا فیضان، کشمیر کی چار دیواری سے باہر اردو کی وسیع تر دنیا تک پہنچ سکے، اور اردو خوان بھی آزاد کی شاعرانہ عظمت اور ان کی فکر کی رنگا رنگی سے بخوبی واقف ہو سکیں۔ مجھے ڈاکٹر گنجو صاحب کی عنایت سے اُن کے مقدمہ اور بعض نظموں کے ترجمے اور تشریح کو چھپنے سے پہلے بالاستیعاب مطالعہ کا موقع ملا۔ آزادؔ کی فکر و فن میں جو مضمر صلاحیتیں ہیں، اُن کا تقاضا بھی یہی تھا کہ اس کا افادہ وسیع تر ادبی حلقوں تک پہنچایا جائے۔ اور یہ ڈاکٹر گنجوؔ کا ایسا اقدام ہے جو کشمیری ادب اور شاعری کی بڑی بھاری خدمت تصوّر کی جاسکتی ہے۔ اس کا ایک اچھا جواز آزادؔ کی اردو میں مہارت ہے جو اُن کی یادگار تصنیف "کشمیری زبان اور شاعری" سے ظاہر ہے آزادؔ محض شاعر ہی نہیں بلکہ بالغ نظر نقاد بھی ہے۔ کشمیری زبان اور ادب کے ارتقاء پر اُن کی نظر گہری تھی۔ جس کا مُثبوت اُن کی متذکرہ صدر تصنیف ہے جو انہوں نے اُردو میں لکھی ہے اور کلچرل اکادمی سے تین جلدوں میں شایع ہوئی ہے۔ صلاحیتوں کا ایسا مجموعہ کم اہل قلم میں نظر آتا ہے۔ ایک معنی میں وہ کشمیر کے پہلے نقاد ہیں جنہوں نے نئے تنقیدی اصولوں پر کشمیری شاعری کا جائزہ

لینے کی کوشش کی ہے۔

یہ غالباً پہلا موقع ہے کہ ایک اہم اور نمایندہ کشمیری شاعر کی زندگی اور اس کے کلام کو ترتیب توضیح اور تشریح کے جدید اصولوں پر اردو دُنیا تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ اس کے مطالعے سے اردو دنیا کو اندازہ ہوسکیگا کہ کشمیری ادیبوں اور شاعروں کا ذہن کن راہوں پر گامزن ہے اور ان کی فکر بلندی کے کس معیار کو چھو رہی ہے۔

ڈاکٹر گنجو کی یہ ادبی خدمت نہ صرف توصیف کی مستحق ہے، بلکہ ایک نشانِ منزل بھی ہے۔ توقع ہے کہ کشمیری ادیب دوسرے سربرآوردہ کشمیری شاعروں اور ادیبوں کے افکار کے افادہ کو اسی سلیقے اور ذوق کے ساتھ عام کرنے کی سعی بلیغ کریں گے۔

سرینگر کشمیر

۱۹ دسمبر ۱۹۶۲ء

عبد القادر سروری

صدر شعبہ اردو جموں و کشمیر یونیورسٹی

تمہید

مرحوم آزاد کے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ۱۹۳۶ء میں مہجور صاحب مرحوم کے توسط سے شروع ہوئے تھے۔ پہلی ہی ملاقات میں ایک دوسرے کا رجحان طبیعت دیکھکر ہم میں باہمی مؤانست قایم ہو گئی چنانچہ ہمارے لئے ایک دوسرے کے پاس کثرت سے آنا جانا اور رات رات بھر علمی ادبی اور دوسری ایسی ہی صحبتوں میں مشغول رہنا معمول سا بن گیا تھا۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ اس کے بعد مجھے بسلسلہ ملازمت سرکار آزاد کے آبائی گاؤں رانگر کے قرب کو چھوڑ کر ریاست کے دوسرے علاقوں میں جانا پڑا۔ اس کے بعد ہماری خط وکتابت شروع ہوئی۔ ان کے کئی خطوط اب تک میرے پاس محفوظ ہیں، جہاں خطوط میں دوستانہ جذبات اور بے تکلفی اور قرب نمایاں ہے۔ وہاں لفظ لفظ اور سطر سطر میں ادبی ذوق وشوق بھرا پڑا ہے۔ طرز تحریر رنگین ہے اور آزاد کے ادبی

جوہر کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سلسلہ بھی کئی سال تک جاری رہا۔ پھر کبھی خطوط کے ذریعہ نیم ملاقاتیں اور کبھی آمنے سامنے کی پوری ملاقاتیں ہوتی رہیں بسا اوقات آزادؔ اپنے تازہ منظومات کی نقلیں میری دلچسپی اور مطالعہ کے لئے اپنے خطوط کے ساتھ بھیجتے تھے۔

رحلت سے ایک دن پہلے جب آزادؔ کو اپنی زندگی کا چراغ ٹمٹماتا ہوا نظر آرہا تھا۔ اور لقمہ اجل ہونا انہیں ناگزیر دکھائی دیا تو رات کو اپنے ساتھیوں کو جگا کر وصیت کے طور پر کہا۔ "جینا مرنا اختیار کی بات نہیں۔ میرے پاس دنیائی ثروت اور سرمایہ تو کچھ نہیں۔ ہاں فقط نظموں کے کچھ مسودے اور عمر بھر کی عرق ریزی کا نچوڑ تاریخ ادبیات[1] میرا سارا سرمایہ ہے۔ میں ان کاغذات کو حسب خواہش ٹھکانے نہ لگا سکا۔ آپ لوگوں سے بھی شاید کچھ بن نہ پائے۔ میری خواہش ہے کہ میرے بعد ان کاغذات کو پنڈت پریمیا ناتھ بزاز صاحب یا ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو کے حوالے کیا جائے تاکہ وہ ان کاغذات کی تکمیل ترتیب اور اشاعت جس طرح مناسب ہو کریں۔"

---

[1] یہ کتاب کلچرل اکاڈمی نے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپا کر شایع کردی ہے۔ یہ کتاب بستر مرگ پر آزاد کے سرہانے تھی۔ اور جہاں کہیں بھی وہ جاتے تھے یہ کتاب ان کے ساتھ رہتی تھی۔ (گنجو)

اگر کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو مرزا عارف صاحب کو کاغذات سپرد کر دئے جائیں۔ تاریخ ادبیات چند ابواب کے سوا گورنمنٹ نے آزاد کے مرنے کے بعد ہی ان کے وارثوں سے نقد معاوضہ دے کر حاصل کر لی تھی۔ لیکن شاعری کے مسودے، بیاضیں، تاریخ کا بیشتر حصہ اور دوسرے مسودات سورسیار گاؤں میں ان کی بیوہ کے پاس ہی پڑے رہے۔ آزاد کے مرنے کے سات سال بعد مجھے ان کی وصیت کا پتہ لگا، اور میں نے سورسیار جا کر ان کی بیوہ اور وارثوں سے تاریخ کے مسودات اور نظموں کے مسودے اور بیاضیں وغیرہ حاصل کیں۔ گذشتہ کئی سال سے میں ان مسودوں اور نیم محوشدہ پرچیوں کی چھان بین تالیف اور ترتیب میں مصروف رہا۔ اور حکام بالا کی توجہ اس سرمایۂ ادب کی طرف مبذول کراتا رہا۔ لیکن کسی ایک صاحب اختیار سے ٹھوس اور عملی حمایت اس بارے میں نہیں ہو سکی۔ بارے شکر ہے کہ آخر میں دو ایک دوستوں کی مہربانی اور ادب دوستی سے جناب بخشی غلام محمد صاحب سابق پرائم منسٹر جموں وکشمیر سے اس سلسلہ میں میری بات چیت ہوئی۔ انہوں نے اس بکھرے ہوئے سرمایۂ ادب سے غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا۔ دو ایک ملاقاتوں کے نتیجہ کے طور پر کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کے ذریعہ اس ادبی مواد کو شایع کرنے کا انتظام ہوا۔ چنانچہ میری خواہش کے مطابق مرحوم کے وارثوں کو مسودات وغیرہ کے لئے معقول

معاوضہ دیا گیا۔ بیوہ آزاد کو مبلغ ایک سو روپیہ ماہوار بطور پنشن تا حیات عنایت ہوئی۔ مرقد آزاد مرحوم پر ایک موزون میموریل قایم کرنے کے لئے رقم منظور کی گئی۔ تاریخ ادبیات کے لئے ایک ایڈیٹوریل بورڈ قایم ہوا، تا کہ اس کتاب کے ابواب کو ترتیب دینے اور مرتب کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ تاریخ کا نام بورڈ نے "کشمیری زبان اور شاعری" زیادہ مناسب سمجھا، اور اسی نام سے اسے چھپوا کر شایع بھی کیا۔

آزاد سے میرے تعلقات کے مدّ نظر ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کی تالیف ترتیب اور اس کو ایڈٹ کرنے کے لئے ؎

قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

میں اپنی مصروفیات کے باوجود اس کام کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکالتا رہا۔ اور اسے مشقتِ عشق (Labour of Love) سمجھ کر سرمایۂ جاں بنا لیا۔ میں نے اپنی کوتاہیوں کے باوجود ان اوراقِ پریشان کو بہترین طریقے پر ترتیب دینے کے لئے اپنی دانست میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اس میں مجھے کہاں تک کامیابی ہوئی ہے۔ اس کا فیصلہ قارئین کر سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے میری یہی کوشش رہی ہے کہ آزاد مرحوم کی سب منظومات اس کتاب میں اکٹھا کر دی جائیں۔ لیکن اس سلسلے میں سہو و خطا کی گنجایش ہر وقت موجود رہتی ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض منظومات

اس مجموعے میں شامل ہونے سے رہ گئی ہوں۔ میں اُن احباب کا شکر گذار رہونگا جو اس قسم کی فرو گذاشتوں کی نشاندہی کریں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں خاطر خواہ تلافی ہو سکے۔

آخر پر میرے لئے لازم ہے کہ اکادمی کے دو سابق سیکرٹریوں جناب کمال الدین شیدا اور پروفیسر جے لال کول، موجودہ سیکرٹری پروفیسر نیلامبر دیو شرما اور اپنے دوست شری دینا ناتھ نادم کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل کے سلسلے میں بڑی دلچسپی دکھائی اور مجھے اپنے قیمتی مشورے دئے۔ جموں وکشمیر یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو پروفیسر عبدالقادر سروری نے بڑی عنایت سے مقدمے کے مسودے پر نظر ثانی کی اور کچھ مفید مشورے دئے۔ اُن کا شکریہ بھی واجب ہے۔ میرے عزیز محمد یوسف ٹینگ نے کتاب کی طباعت وغیرہ کے سلسلے میں میرا ہاتھ بٹایا۔ میں اُن کا بھی شکر گذار ہوں۔

میں نے کتاب کا مقدمہ اُردو زبان میں لکھا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے کتاب کے فٹ نوٹ بھی اسی زبان میں دئے ہیں۔ مقدمہ میں میں نے کشمیری اشعار کا اردو ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ اس کی غرض وغایت محض یہ ہے کہ کشمیری زبان نہ جاننے والے بھی آزاد کی شخصیت اور ان کے فکر وفن سے متعارف ہوں۔ اگر مجھے اس مقصد میں

تھوڑی سی کامیابی بھی ہوئی، تو میں اپنی محنت کو لاحاصل نہیں سمجھونگا

۲۴۲ - جواہر نگر سرینگر
۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء

پدم ناتھ گنجو

دیباچہ و مقدمہ

پیدائش، حسب و نسب

عبدالاحد ڈار آزادؔ موضع رانگر میں ایک متوسط درجہ کے زمیندار گھرانے میں سمت ۱۹۶۰ بکرمی (۱۹۰۳ء) میں پیدا ہوئے۔ رانگر سری نگر سے جنوب مغرب کی جانب تیرہ میل کے فاصلے پر تحصیل بڈگام میں ایک گاؤں ہے۔ آپ کے والد بزرگوار سلطان ڈار ایک صوفی منش انسان تھے اور صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ عربی اور فارسی میں اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے، اور مذہبی امور سے فی الجملہ باخبر اور واقف تھے۔

آزادؔ کے اپنے تذکرہ کے مطابق اُن کے "والد بزرگوار صوفی منش تھے۔ آپ درویشانہ استغنا کی وجہ سے مجھے قرآن مجید اور دو تین فارسی کتابوں کے آگے کچھ پڑھا نہ سکے۔ آپ مجھ کو بھی صوفی بنانا چاہتے تھے لیکن یہ کیسے ہوسکتا تھا۔

ہر کسے را بہر کارے ساختند میلِ آں را در دِلش انداختند

سمت ۱۹۷۳ب (۱۹۱۶ء) میں میرے بڑے بھائی غلام علی نے پرائیویٹ مکتب کھولا۔ میں نے اسی مکتب میں ابتدائی اردو فارسی کی تعلیم پائی۔ چونکہ مطالعہ کا شوق تھا۔ رفتہ رفتہ نوشت و خواند میں تھوڑی بہت مہارت حاصل کی۔ ادبیات کا مطالعہ ہمیشہ میرا مرغوب خاطر مشغلہ تھا۔"

الغرض بچپن اور لڑکپن عربی، فارسی اور دینیات کے درس و تدریس اور دیگر دہقانی مصروفیات میں بسر ہوئے۔ پہلے اپنے والد صاحب کے پاس پھر بڑے صاحب کے مکتب میں لگ بھگ سات آٹھ سال ابتدائی پڑھائی کے بعد ۱۹۷۵ بکرمی (۱۹۱۸ء) میں سولہ سال کی عمر میں پاس کئے گاؤں زدہ ہامہ کے سرکاری پرائمری سکول میں تیرہ روپیہ ماہانہ پر عربی مدرس کی حیثیت سے تعینات ہوئے۔ لکھنے پڑھنے کا شوق ازبس غالب تھا۔ چنانچہ سرکاری ملازمت ملتے ہی مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ اردو زبان اور لٹریچر پر کافی عبور حاصل ہوگیا۔ اور ریاضی، جغرافیہ، تاریخ اور دیگر مضامین پر تھوڑے ہی عرصہ میں ایسا قابو پالیا کہ طلباء کو یہ مضامین بھی علاوہ دینیات کے پڑھانے لگے۔ ۱۹۸۲ب (۱۹۲۵-۲۶ء) میں امتحان منشی عالم کی تیاری کی اور امتیاز کے ساتھ یہ امتحان پاس کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد منشی فاضل کا امتحان دینے کے لئے تیار ہوئے لیکن امتحان کا وقت نزدیک آتے ہی وہ نمونیا کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ اور امتحان میں شامل

ہونے سے قاصر رہے۔

مرحوم نہایت نکتہ سنج اور سخن فہم انسان تھے۔ وہ فکر لطیف اور ذہن رسا کے بھی مالک تھے۔ لیکن صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے طبیعت کسی نہ کسی عارضہ کی وجہ سے شست اور نادرست رہتی تھی۔ آپ کا قد درمیانہ تھا۔ چہرہ کسی قدر سیاہ فام تھا۔ مگر سنجیدہ، آنکھیں بہت سی گہرائیوں کا پتہ دیتی تھیں۔ داڑھی منڈھاتے تھے۔ فقط چھوٹی چھوٹی مونچھیں رکھتے تھے۔ لباس سادہ اور ستھرا اور دستار ہمیشہ سفید پہننے کے عادی تھے۔ شیریں کلام اور کسی قدر شرمیلے تھے۔ اسی وجہ سے عام طور پر کم گو تھے۔ لیکن قریبی دوستوں کی صحبت میں کم گوئی کے انداز گل افشائی گفتار میں مبدّل ہوتے تھے۔ حافظہ تیز تھا۔ سماع کے شایق تھے اور خود بھی خوش الحان تھے۔

شاعری کی ابتدار

آزاد نے اپنی قلم سے لکھا ہے۔" میرے والد بزرگوار (خدا اُن کو مغفرت کرے) شعر و سخن کے شیدائی تھے۔ خاص کر کشمیری گیت اور مثنویاں پڑھنے اور سننے کا انہیں بہت شوق تھا۔ بارہا مجھ سے پڑھواتے تھے۔ جس کا میری طبیعت پر یہ اثر ہوا کہ میں نے پندرہ سولہ سال کی عمر میں کشمیری میں شعر کہنا شروع کیا۔ اول اول غزل لکھی۔ بعد میں دیگر اصناف سخن کی طرف رجوع کیا۔"

تخلص

تخلص کے بارے میں لکھا ہے۔ "میں ابتدائی ایام میں شعروں میں اپنا نام اَحد ہی تخلص کی جگہ لکھتا تھا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جانباز تخلص اختیار کیا۔ ۱۹۸۸ بکرمی (۱۹۳۱ء) میں الزام لگایا گیا کہ میں سیاسی معاملات میں حصہ لے رہا ہوں۔" حاکمانِ وقت آزاد سے اُلجھ کر ناراض ہوئے اور تعزیر کے طور" میں ترال کے مڈل سکول میں تبدیل ہوا۔ میرے گھر کی تلاشی لی گئی۔ وہاں کیا تھا۔ شاعری کے مسودے اور کئی ادبی کتابیں اور رسالے، ان ہی ایام میں میرا چار برس کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ مصیبت میں خدا زیادہ یاد آتا ہے۔ ترال میں روزانہ صبح کے چار بجے شاہمدانؒ صاحب کی خانقاہ فیض پناہ میں حاضر ہونا میرا معمول رہا۔ ایک دن وہیں بیٹھے بیٹھے آزاد تخلص کرنے کا خیال آیا۔ اور مستقل طور پر یہی تخلص اختیار کیا۔ ان ایام کی لکھی ہوئی ایک غزل کے مقطع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ کر چکا ہوں ؎

ترالِ مشوری جانباز باز نیوائنی   ہالہِ ہندر پٲٹھو نیوو لأنی یے
آزاد ووٚن نس شاہِ ہمدانی   ہالہِ ہندر پٲٹھو نیوو لأنی یے

یعنی تقدیر کی ہاکی نے جانباز کو گیند کی طرح ترال پہنچا دیا۔ شاہ ہمدان نے اس کو آزاد کہا۔" حاکمانِ وقت کا قہر، گھر بار سے جلاوطنی۔ یہاں تک کہ اس قلیل تنخواہ پانے والے شاعر مدرس کو از راہِ سزا نوکری سے چھٹی

ملنا بھی بند ہو چکی تھی۔ یعنی گھر بار کی خبر گیری کرنا بھی ممنوع تھی۔ چار سال کا اکلوتا بیٹا جاں بحق ہونے سے بچ نہ سکا اور آزادؔ کو داغِ مفارقت دے گیا۔ دوا ناکام، دعا ناکام، آزادؔ کی عقیدت مندی مجروح ہوئی۔ احد جانباز نہ رہا۔ آزاد ہوا اور طبیعت کئی ایک اُلجھنوں سے آزاد ہو گئی۔

نوکری کا سلسلہ

آزادؔ ۱۹۱۸ء میں سرکاری نوکری میں بحیثیت عربی مُدرس تعینات ہونے کے بعد تیرہ سال یک زوگاہ مہ کے مدرسے میں رہے۔ ۱۹۳۱ء میں ترال مڈل سکول میں کچھ عرصہ گذار کر ڈیڑھ سال کی مُدت گیہ رُد کے مدرسے میں گذاری۔ اس کے بعد ۳۴-۱۹۳۳ء میں نارمل ٹرینگ حاصل کرنے کے لئے سرینگر آئے۔ ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک دوبارہ زوگاہ مہ کے مدرسے میں متعین رہے۔ زاں بعد ایک سال بڑنہ وار کے مدرسے میں گذارا۔ ۱۹۴۵ء سے تادمِ حیات سورسیار میں مقیم رہ کر وہیں کے مدرسے میں تعینات رہے۔

آخری بیماری

یہ لکھا جا چکا ہے کہ آزادؔ صحت کامل کی نعمت سے محروم تھے۔ وہ کسی نہ کسی عارضے میں مبتلا رہتے اور مصروفِ علاج رہنا آپ کا معمول ہو گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء میں سورسیار میں بخار اور دردِ شکم کی بیماری لاحق ہوئی۔ کئی دنوں تک مقامی طبیبوں سے دیسی علاج ہوتا رہا۔ کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آخر اقرباء نے ان کو سرینگر رتن رانی

ہسپتال میں منتقل کیا۔ مرض کی تشخیص " اپنڈی سائیٹس " ہوئی۔ جس کے لئے ابتدا میں آپریشن کرایا جانا چاہیئے تھا۔ اور اب آپریشن نامناسب تھا لیکن حالات جہاں تک معاون تھے بڑی ہمدردی اور دلچسپی کے ساتھ علاج شروع کیا گیا۔ بہت روز تک علاج کے باوجود بیمار کی حالت بہتر نہ ہو سکی۔ بیمار کے لئے اب آپریشن (عمل جراحی) آخری سہارا تھا۔ اس لئے ان کو سرینگر کے بڑے سرکاری ہسپتال میں منتقل کیا گیا جہاں بڑی ہمدردی اور کامیابی کے ساتھ آپریشن کیا گیا۔ لیکن مرض کا زہر کمزور جسم اور خون میں سرایت کر چکا تھا۔ ضعیف اعضاء و عناصر اس صدمہ کی تاب نہ لا سکے۔ چنانچہ ۴۵ برس کی عمر پا کر ۴ / اپریل ۱۹۴۸ء کو شام کے ساڑھے سات بجے آزاد کی روح قفس عنصری سے آزاد ہوئی۔ مہجور نے تاریخ وفات کہی ؎

آہ آزاد از جہاں روپوش شد ۔۔۔ یا کہ از جام بقا مدہوش شد
بہر حال رحلتش مہجورؔ گفت ۔۔۔ بلبل شیریں بیاں خاموش شد

۱۹۴۸ء

آخر بار میت کو رانگر لے گئے اور اپنے خاندانی قبرستان میں اُن کے والد بزرگوار کی قبر کے قریب سپرد خاک کیا۔

مہجورؔ سے ملاقات اور اُس کا اثر

۱۹۳۵ء میں رانگر میں کسی مال کے افسر کا کیمپ لگا تھا۔ علاقے

کے تمام پٹواریوں کے ساتھ مہجور بھی بحیثیت پٹواری سرکاری کام سے کیمپ پر آئے تھے۔ آزاد موضع رانگر میں سکونت رکھتے تھے۔ مہجور کی شاعری کی نئی طرز اور نئے رجحانات کا علم حاصل ہونے کے بعد غائبانہ ہی اُن کی شاعری کے پرستاروں میں شامل ہو گئے تھے۔ اور ان سے ملنے کے اور اُن کی سوانح حیات لکھنے کے خواہش مند تھے۔ آزاد نے نہایت محبت اور انکسار کے ساتھ مہجور کی شاعری کے ایک مداح کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کیا اس پہلی ملاقات سے رفتہ رفتہ باہمی میل جول بڑھتے بڑھتے اتنا ترقی کر گیا کہ دونوں گہرے دوست ہو گئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک آزاد اپنی غزلیں مہجور کو پیش کرتے رہے۔ جن کی انہوں نے اصلاح فرمائی۔ سوانح حیات مہجور لکھنے میں وہ اسی وقت سے مصروف ہوئے۔

مہجور کے حالات زندگی لکھنے کے بعد اُن کے کلام پر تنقید کا کام شروع ہوا۔ اس کام میں آزاد کو کشمیری شاعری کا بغور مطالعہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک کشمیری شاعری کے مطالعہ میں مصروف رہے اور اس میں کافی وسعت، لوچ اور برجستگی دیکھکر اس کی کس مپرسی سے متاثر ہوئے۔ اس احساس سے اُن کے دل میں علاوہ از سوانح حیات مہجور لکھنے کے "تاریخ ادبیات کشمیر" کا حصہ کشمیری لکھنے کا شوق پیدا ہوا، اور وہ شعراء سلف کے حالات، اُن کا مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام جمع کرنے لگے۔ اس

سلسلے میں آزاد کو ملک بھر کی بادیہ پیمائی کرنا پڑی۔ وطن کے دور افتادہ علاقوں میں جا جا کر پیر و جوان سے عجز و انکسار کے ساتھ ملاقاتیں کرنا پڑیں۔ اس طرح وہ مسالا جمع کرتے رہے۔ اس دوران میں ایسا بھی اتفاق ہوا کہ کئی بڑی بوڑھیوں سے جو کہ اپنی جوانی کے دنوں میں طوائف خانوں سے وابستہ تھیں ملاقاتیں کیں اور ان کے ذریعے حالات یا اشعار بہم پہنچائے۔ کئی ایک مقامات پر پہنچ کر بہت کھوج کے بعد جب پتہ لگا کہ فلاں شخص فلاں شاعر کا پوتا یا نواسا ہے اور اس سے شاید کچھ مواد حاصل ہو، وہ اس پوتے یا نواسے سے ملے۔ مگر اکثر موقعوں پر آزاد کو شبہ کی نظر سے دیکھا گیا کہ شاید یہ کوئی جاسوس ہے۔ کئی جگہوں پر ان کے مشن کا مطلب سمجھے بغیر اور کچھ بتائے بغیر یہ کہہ کر رخصت کیا گیا کہ اس طرح کی "کھوڈہ فیتچہ" میرے دادا میں ہی تھیں، مجھ میں نہیں۔ الغرض اس طرح کے مصائب اور مشکلات آزاد کو سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء سے تا دم مرگ یعنی ۱۹۴۸ء تک "تاریخ ادبیات کشمیر" کے لئے مواد فراہم کرنے میں پیش آتے رہے۔ لیکن شوق مستحکم تھا۔ بیس روپے ماہوار تنخواہ پانے والے اس مدرس، شاعر نے نہ صرف مشکلات کا سامنا کیا۔ بلکہ اس سلسلے میں اخراجات برداشت کرنے میں بھی ذرہ برابر پس و پیش نہ کیا۔ کتاب کی تصنیف میں وہ برابر قدم قدم آگے بڑھتا گیا۔ اپنی نوعیت میں یہ کشمیری ادب کیلئے پہلی کتاب ہے۔ اور اہمیت میں براؤن کی ہسٹری آف پرشن لٹریچر اور شبلی کی شعرالعجم کے ہم پلہ کہی

جا سکتی ہے۔ آزاد کی نظروں میں یہ کتاب ان کی اہم ترین تصنیف تھی۔ اس کی طباعت کیلئے وہ تادم زیست کوشاں رہے، لیکن طباعت کا خرچہ برداشت کرنا اُن کی بساط سے باہر تھا۔ کئی دوستوں نے وقت کے حکام مجاز سے اس سلسلے میں آزاد اور اس اہم تصنیف کا تعارف بھی کرایا، تاکہ سرکاری امداد سے کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو۔ لیکن حکام (اس وقت کے ڈائریکٹر ایجوکیشن) بقول آزاد اپنا مستقبل بنانے میں مصروف تھے، اور بوجہ غیر کشمیری ہونے کے اُن کو کشمیری ادب سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ نتیجتاً کتاب اُن کی حیات میں طبع نہ ہو سکی۔ اب کشمیر اکاڈمی آرٹ اینڈ کلچر نے کتاب کو موزون صورت میں "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے شایع کیا ہے۔

بزاز سے ملاقات اور اس کا نتیجہ

آزاد شرمیلے آدمی تھے اور عجز و انکسار اُن کی فطرت کے خاص اجزاء تھے۔ اس وجہ سے وہ اپنے کلام کی نشر و اشاعت کو ضروری نہیں سمجھتے تھے، بلکہ شاید اپنے انقلابی کلام کی تشہیر کا اپنے آپ کو متحمل نہیں مانتے تھے۔ اس وجہ سے بہت دیر تک ان کا اہم کلام عوام تک نہ پہنچ سکا۔ لیکن دوستوں کے اصرار سے بدوران جنگ ۱۹۴۲ء میں اپنا کلام کبھی کبھی ہمدرد اخبار میں بھیجتے رہے۔ اسی سال ہمدرد کے ایڈیٹر پنڈت پریم ناتھ بزاز سے آزاد کی پہلی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات اور مابعد کی ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہوا کہ

آزاد کو اخبار کے ذریعہ اپنے کلام کی تشہیر میں جو جھجک تھی دُور ہوگئی۔ وہ اخبار مذکور کو نہ صرف نظمیں اور غزلیات اشاعت کے لئے بھیجنے لگے بلکہ مختلف مقالے جو کہ "تاریخ ادبیات کشمیر" کے ابواب پر مشتمل تھے اسی اخبار میں چھپوانے لگے۔ اس ضمن میں یہ لکھنا ضروری ہے کہ آزاد کی قومی، اخلاقی اور سیاسی معرکہ آرا نظمیں مثلاً مناظرہ عقل وعشق، شکوۂ کشمیر، شکوۂ ابلیس، سبھاش بوس بے خودی اور خودی، بڈشاہ کا پیغام وغیرہ وغیرہ اس ملاقات سے پہلے شایع ہو چکی تھیں۔

شاعری کے تین ادوار

آزاد کی شاعری کے تین ادوار کہے جا سکتے ہیں، ہر دور لگ بھگ دس سال کا ہے کئی وجوہ کی بنا پر اس کتاب میں دور ثلث کی شاعری کو پہلے ترتیب دیا گیا۔ اور پھر دورِ ثانی اور آخر میں دورِ اول۔ نظموں کو اپنے اپنے دور میں درج کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن سہواً یا اور وجوہ سے اس ترتیب میں اگر کسی جگہ ہیر پھیر ہوگیا ہو تو کوئی تعجب نہیں۔

دورِ اوّل

اس دور کے سرمایہ میں مروجہ اقتضائے شاعری کے مطابق عام طور کشمیری میں غزلیں کہی ہیں۔ جن کا رنگ مروجہ شاعری سے جُدا ہونے کے باوجود بالکل الگ نہیں کہا جا سکتا۔ مثنوی کہنے کا شوق بھی اسی دور سے وابستہ ہے۔ چنانچہ کئی مثنویاں لکھی ہیں۔

دورِ ثانی

یہ دور آزاد کی شاعری کے عروج کو ظاہر کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ کلام میں پختگی آتی گئی۔ غزل میں نکھار پیدا ہونا شروع ہوا، اور کافی افراط کے ساتھ غزلیں لکھی ہیں۔ اس طرح آزاد کی شاعری کا یہ دوسرا دور کہا جاسکتا ہے۔ اب غزلوں کے ساتھ نظمیں لکھنے لگے تھے جنمیں نیچر کی عکاسی اور مادیت کے مستحکم اثرات کے مظاہر ملتے ہیں۔

دورِ ثالث

دوسری عالمگیر جنگ چھڑ جانے سے کچھ عرصہ پہلے وطن میں سیاسی شعور کی کرنیں پھوٹ پڑی تھیں۔ وطن کی صدیوں کی غلامی کے اسباب کچھ کچھ روشن ہونا شروع ہو گئے تھے حاکم اور محکوم، ظالم اور مظلوم، زمیندار اور کاشتکار، سود خوار اور مقروض کے جیتے جاگتے مناظر زندگی کے ہر موڑ پہ آزاد کے مدِمقابل تھے۔ ایک طرف آسایش دوگیتی اور دوسری جانب مشکلہائے ہر دو عالم کی متضاد تصاویر روزانہ زندگی میں پہلو بدل بدل کر سامنے آتی تھیں۔ پھر جب چشم بینا ہو، دل حساس، دماغ متحرک ہو، تو نتیجہ ظاہر ہے، دیکھنے والا اور دیکھ کر محسوس کرنے والا تلوار لیکر ناانصافی کے اسباب کو مٹانے کیلئے برسرِ پیکار ہو جائے، تو ایک فطری بات ہوگی۔ لیکن حساس دل اور دیدہ ور آزاد کے ہاتھ میں تلوار نہیں، قلم تھا۔ وہ اپنی زندگی کے آخری دس سال یعنی اپنی شاعری کے دورِ ثالث میں قومی ترانے اور معرکہ آرا نظمیں

کو محض ابتدائی مشق شاعری ہی کہا جا سکتا ہے۔

دوسرے دور میں یعنی پختہ کلامی کے زمانے میں اکثر نظمیں اور غزلیں کہی ہیں۔

تیسرے دور میں ان کی سیاسی اور بلند پایہ اخلاقی شاعری نشو و نما پاتی ہے۔ جس میں نظمیں زیادہ اور غزلیں کم ہیں۔ تصنیفات کی تفصیل یہ ہے:۔

نظم (۱) مثنوی زندہ بدن و معیار (۲) مثنوی قمر الزمان (۳) غزلیات (۴) رباعیات و قطعات (۵) نظمیں:۔ پیام آزادم میں چند نظمیں اور غزلیں سیاسی اور پیامی رنگ کی ہیں۔ جن میں کئی ایک مثلاً "دریاو" "لاثانی اور لافانی ہیں (۶) ندائے ہاتفی اُن کی چھوٹی بڑی کئی چیدہ چیدہ اخلاقی، وطنی اور قومی نظموں کا مجموعہ ہے۔ جن میں یہ نظمیں قابل ذکر ہیں۔ مناظرہ عقل و عشق، شکوہ کشمیر، شکوہ ابلیس، خودی اور بےخودی، نالہ بڈشاہ، انقلاب، خواباہ خیالاہ وهماہ گناہ، صبح صادق یاوُن تر گجر۔ سرمایہ داری، پان زادر، سهن، خهدا، عید، میون وطن انقلاب روس وغیرہ جملہ منظومات کو ماسوائے مثنوی اس کتاب میں مناسب مقام دیگر مختلف ادوار کے کلام میں درج کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کے مواد کی فراہمی اور ترتیب میں کئی سال

اور غزلیں لکھتے رہے۔ نوجوانوں کا دل "ہاں بڑھے چلو" کے نعرے سے بڑھاتے رہے۔ اور زندگی کے دشوار راستے کے خطروں سے اور مذہب کے ٹھیکیداروں کی خود غرضانہ گمراہیوں سے خبردار کرتے رہے۔ بہتے ہوئے دریا کی زبانی صدیوں سے جنت نشین بڈشاہ اور سرگباشی للتادتیہ کی زبانی اپنے ہموطنوں کو وحدت، یگانگت، باہمی آشتی و اتحاد، پریم اور لول" کے ترانے سناتے گئے۔ اہل مذہب کے اندھا دھند اور غرضمندانہ تعصب کا پول (جو قومی اتحاد اور انسانیت کے منافی ہو) دلچسپ پیرایے میں دلیلیں دے دیکر کھولتے رہے۔ تاکہ اہل وطن اپنے مقصد اعلیٰ سے ہٹ کر کہیں شاہراہ حُریت سے نہ بھٹکیں۔ اُڑتے بادلوں سے، پگھلتی برف سے، جنگل کے درختوں سے، گرتے آبشاروں سے، گل و بلبل اور شمع پروانہ کی زبان سے انسان کو انسانیت کے انقلاب، خودی، گرمجوشی، محبت، آشتی اور ملنساری کے عمل پیہم اور آزادی کے سبق سُناتے رہے۔

تصنیفات

ابتدائی دور میں غزلیں اور کئی نظمیں لکھی ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اس دور کی تصنیفات ہیں۔ مثنوی زندرہ بدن و معیار" موسوم بہ "تبسمِ گُل" ایک تاریخی واقعہ ہے۔ مثنوی "قمر الزمان" ایک عشقیہ قصہ ہے۔ اس دور میں اردو میں بھی کچھ کلام موزون ہوا۔ لیکن آزاد کو اس پر کوئی ناز نہ تھا۔ اور ان کی اردو گوئی

صرف کئے ہیں۔ اور کوشش کی ہے کہ آزاد کا سارا کلام اس میں شامل ہو۔ پھر بھی ممکن ہے کہ کوئی نظم یا غزل رہ گئی ہو۔

نثر

(۱) تاریخ ادبیات کشمیر، شعرائے ازمنہ حال وسلف کے سوانح حیات، کلام اور کلام پر تنقید کے علاوہ اس میں عالمانہ اور محققانہ انداز میں کشمیری زبان کے تاریخی ارتقاء، ادبی وسعت، رسم الخط اور لٹریچر وغیرہ کی نسبت مقالے درج ہیں۔ عورت اور شاعری، مدح و ذم وغیرہ جیسے ابواب سے کتاب کا مرتبہ بہت اونچا ہوگیا ہے۔ جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ یہ کتاب کشمیر اکاڈمی آف آرٹ اینڈ کلچر کی جانب سے "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ کر شایع کی جاچکی ہے۔

(۲) کلیاتِ مقبول۔ مشہور مثنوی گریز کے مصنف مقبول شاہ کرالہ واری کے غیر مطبوعہ کلام کا وہ مجموعہ ہے جو کہ آزاد نے مقبول کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی پرچیوں نیم محو شدہ اوراقِ پریشان سے نقل کیا تھا۔ اور اسے ترتیب دیکر ایک عالمانہ تنقید اور پیش لفظ کے ساتھ "کلیاتِ مقبول" کے نام سے شایع کیا ہے۔

آزاد اور غزل

آزاد کی شاعری غزل سے شروع ہوئی ہے اور وہ اپنی شاعری کے مختلف ادوار میں برابر غزل کہتے رہے۔ میری نظر میں اُن کی غزل میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں، جن کے

ہوتے ہوئے غزل، غزل کہلائی جاتی ہے۔ غزل عموماً عشقیہ مضامین سے بھری ہوتی ہے۔ ایسے مضامین میں سوز و گداز کے ساتھ متنوع جذباتِ قلبی کا اظہار غزل میں جان پیدا کرتا ہے۔ آزاد کی غزلوں میں یہ صفت اول سے آخر تک موجود ہے۔ ان کی غزل میں درد کوٹ کوٹ بھرا ہوتا ہے۔ صنائع اور بدایع کا استعمال کرتے ہوئے الفاظ کو چُن چُن کر یوں جوڑتے ہیں کہ ایک حرف کو بھی بدلنا چاہیں تو ناممکن ہو جاتا ہے۔ صنف شعر میں ہم قافیہ مانوس اور ہم وزن الفاظ کی بندش آزاد کی شاعری کی خاص خصوصیت ہے فلسفہ حیات اور اپنا پیغام آزاد نے عموماً اپنی چھوٹی بڑی نظموں میں پورے فنی التزام کے ساتھ پیش کیا ہے۔ لیکن ایسے مضامین کو غزل میں بھی نبھایا ہے۔ چنانچہ اُن کی بہت ساری غزلیں اُن کی پولٹیکل شاعری کے بہترین نمونے ہیں۔ مہجور کی طرح آزاد کی بھی یہی خواہش اور کوشش تھی کہ کشمیری شاعری کی دقیانوسی ساخت اور ڈھانچہ سے ہٹا کر اور تصوّف کی دلدل سے نکال کر دیگر زبانوں کی بلند پایہ شاعری کے ہم دوش بنایا جائے۔ ان کی یہ بھی سعی رہی کہ کشمیری غزل نہ صرف گل و بلبل اور شمع و پروانہ کے راز و نیاز سے لبریز ہو بلکہ فلسفۂ حیات کے بیان اور نیچر کی عکاسی کے لئے بھی استعمال ہو۔

آزاد نے اپنی شاعری کے اوایل میں جو غزلیں لکھی تھیں ان کو ابتدائی مشق سمجھ کر کبھی اس قابل نہ جانا کہ انہیں چھپایا جائے۔ اس زمانے کا

اکثر کلام آزادؔ نے خود تلف کر دیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ تک غزلوں کے ساتھ بھی ان کا یہی برتاؤ رہا۔ حتیٰ کہ اپنے معیار کے مطابق جو کوئی غزل اپنی نظر میں بہت کم حیثیت معلوم نہ ہوئی، صرف اس کو شامل رکھا۔ ابتدائی زمانے کے کلام سے چند شعر پیش کئے جاتے ہیں، جب کہ آزادؔ احدؔ تخلص کرتا تھا۔ اشعار دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بالغ آزادؔ کا معیارِ سخن بہت بلند تھا۔ جس وجہ سے نابالغ آزادؔ کا کلام ان کی ترازو میں تل نہ سکا، اور ایسی غزلیں ناکارہ سمجھ کر پھینک ڈالیں اور کبھی اپنے نام سے منسوب نہ ہونے دیا ؎

ساقی و صراحی و مے و جام — غوغائے شراب خانہ کوت گوم
اے بادِ صبا شباہ گژھک نا — احدؔنی وُنہ ہُس فسانہ کوت گوم

(صنعتِ مراۃ النظیر)

(مفہوم) وہ چھلکتا جام ہے وہ صراحی وہ ساقی اور میکدہ کا شور وغل میری وہ محفل مےکشی کیا ہوئی؟ بادِ صبا! کبھی محبوب کے وہاں جاکر رات کو احدؔ کا فسانہ سُنا کر نہ آئے گا!

(۱) کس ویۂ ژوٗ لُم بالہ یار ہے وَنیو یے — تھوٗونم لَلہٕ وُن نار ہے وَنیو یے
(۲) ابرو چھارِتھ مژہٕ تیر لاٲیتھ — چشمن سخت خُمار ہے وَنیو یے
(۳) تن من زالُن شب و روز نالُن — احدس تھاوی نم کار ہے وَنیو یے

(۴)
مَس تپ پَنہ گیس متا نہ ہے دیوانہ ہے

چوم عشقنے مے خانہ ہے بیمانہ ہے پیمانہ ہے

(۵)
دل از جنون بھوونم بَرِ بھ جا ئے نصیحت آورِ بھ

چھُس زندہ آسِتھ یا مرِتھ دیوانہ ہے دیوانہ ہے

مفہوم :- (۱) سکھی ! میں کس سے کہوں میرا بچپن کا دوست مجھ سے دُور بھاگ گیا۔ اور میرے لئے سوزِ عشق کی تپش اور گداز چھوڑ گیا۔ سکھی ! (۲) ابرو کی کمان کو کس کے تیر مژگان چھوڑ دیا۔ وُہ دیکھو اس کی چشم شہلا میں کس قدر خُمار ہے سکھی ! (۳) رات اور دن آہ و فریاد اور جسم اور روح دونوں کو سوزِ عشق میں جلانا۔ یہ ہیں وُہ مصروفیات جو محبوب میرے لئے چھوڑ گیا سکھی !

مفہوم (۴) میں نے عشق کے مے کدہ سے پیمانہ بہ پیمانہ اتنی مے نوشی کی کہ مدہوش کیا پاگل ہو گئی۔ (۵) میرا دل (دماغ) جو کہ نصیحت کو پرکھنے اور سمجھنے کا عضو ہے۔ دیوانگی عشق سے اُس نے بھر دیا۔ اس طرح اس میں (دل میں) نصیحت کے لئے کوئی جگہ باقی نہ رہی۔ میں چاہے زندہ رہوں یا مرُوں صاف دیوانہ ہوں۔

روزمرہ اور محاورہ کے برجستہ استعمال کو آزاد نے اپنی شاعری میں فراوانی کے ساتھ جگہ دی ہے۔ غزل میں الفاظ جچے تُلے اور بہت کاوش کے ساتھ

جھٹائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ عام فہم الفاظ اور عام فہم تشبیہوں میں ایک معصومانہ ادا سے باریک نکتے پیش کرنا آزاد کا ہی حصہ ہے۔

(۱) دوستو میتہِ ییم بہانہ ترٛاو | سعہ کوہ سہ لنٛڈ یتھنہ لوگُٹ واو
شہ کُس گُل ییتھنہ وُچھ بلبُل | بہٕ لاگے دردہ ہی ترٛ گُل

(۲) ورٛے ییتھ پٲٹھۍ میٛتر ٛسے متر تیل | نتہٕ ییتھ آب پیالس نیل
تتھے پٲٹھۍ تس تہٕ میٛہ گوہ میٛل | بہٕ لاگے دردہ ہی ترٛ گُل

مفہوم :- (۱) میرے حیلہ گر دوست! دُنیا میں ایسا تو ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب حیلے بہانے چھوڑ دے، میرے پاس آ۔ ذرا سوچ بھی کہ وہ کونسی ٹہنی ہے جو ہوا سے جنباں نہ ہوئی ہو۔ وہ کونسا پھول ہے جس سے بلبل کا لمس نہ ہوا ہو۔ (۲) میرے محبوب کا اور میرا آپس میں ایسا میل قائم ہوا ہے کہ ہم دونوں اس طرح ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے کہ مٹی اور تیل یا پانی اور نیل آپس میں مل کر ایک ہو جاتے ہیں۔

(۱)

رگلہ ترٛ دِلہ زار سوزس پرٛتی ییے | نیرہِ شر پھیرہِ بیارِن ہوشس
پوشہ کھعتہ رادِ دُمشکہ خوتہٕ لوٚتی ییے | ییتہِ لوٚہ ہتی ییے لاگے پوشس

●

(۲)

لوٚکہ چار ییٛنہ نے آیت ہتھاوس | چھوٚکہ لدٕ داغ لنجہ ژٕلہ ہیٚم بار
مرٛہ ماکرہ کیاہ ییتھ چلہٕ چاوس | کنہ بوز واوس ونیو زار

یاوِنہ بَبرے داد کرہٕ ناوسس | ناوَن دُنیا بڑم بازی گار
سُورہٕ ینلہٕ یاوُن سورن ہاوسس | کنہ بوز داوسس وَنہٕ یو زار

●

(۳)

پیمُ از روشہ پوشہ موّت پیتھہ سونتک ہوا لوّت لوّت
دِلک دیر منہ تب سوّت سوّت بظاہر چھُم ہمان امشب

مفہوم :- (۱) میرے محبوب! تروتازہ پھول تیرے نچھاور کرونگی۔ یعنی تیری درگاہ میں آہ و زاری کی پیش کش کرونگی۔ آہ و زاری کیا کہ جو پھول کی پتیوں سے نازک تر اور خوشبو سے زیادہ ہلکی ہو، اور جس سے سُن کر کسی بھی شخص کے ارمان پورے ہوں اور جس سے بیماروں کے ہوش و حواس ٹھکانے لگ جائیں۔

(۲) میں اپنا شباب اس کے قربان کروں گی۔ شاید ایسا کرنے سے میرا مجروح دِل کچھ ہلکا محسوس ہونے لگے۔ نہیں تو مجھے مرنے کا احتمال ہے۔ محبوب سُن لے کہ میں بادِ صبا کے ہاتھ کیا سندیسہ بھیج رہی ہوں۔ میرا شباب پُر کیف ریحان کی طرح خوشگوار اور خوشبودار ہے۔ یہ اس کی خدمت میں صرف ہو تو ہو۔ نہیں تو اس فلک پیر کے کیا کہنے۔ یہ دغا باز اور فریب کار ہے۔ یہ شباب کو رفتہ رفتہ ختم کرتا ہے۔ اوہو! جب شباب ہی ختم ہوگا تو شباب کے ارمان اور خواہشات بھی ختم ہو جائیں گے۔ اس لئے یہی وقت ہے کہ میں

اپنے دلفریب شباب کو اس کے قربان کردوں۔

(۳) مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے دل کا کہنہ مگر ہلکا ہلکا بخار کم ہوتا جاتا ہے۔ شاید اس لئے کہ محبوب (پھولوں کا شیدائی) میرے یہاں چپکے سے نظر بچا کر یوں آئے گا جس طرح بہار کی ہوا آتی ہے۔

شاعری میں عشقیہ مضامین کی جان محبت کے جذبات کا متنوع اظہار ہے۔ کشمیری زبان میں "لول" کا لفظ محبت اور دل میں کسی کیلئے احساسِ کشش کے مرکب جذبہ کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اس طرح دوسری زبانوں کے ہم مفہوم الفاظ سے بالکل جدا ہے۔ اور اس لئے نادر ہے۔ "لول" کو آزاد نے تصوف کی زنجیروں سے آزاد کر کے ایک "مادی جذبہ" کی صورت میں میٹھے اور مترنم انداز میں پیش کیا ہے۔ زبان اور محاورات کا برمحل استعمال کرتے ہوئے نازک خیالیوں کو اشعار میں سمو دیا ہے اور "لول" کو اور بھی شیریں بنا دیا ہے۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہو ؂

یس فوٗل نہ دل تہٕ جگر ہیتھ لولہ نارہ کٔنہ شر
سُہ بوزہِ روزِ محشر باغِ ارم غنیمت

مفہوم:- جس کا دل و جگر محبت کی آگ کی تپش سے شگفتہ نہ ہو سکے۔ ایسا ہی آدمی قیامت کے دن روضۂ رضوان کو غنیمت سمجھ سکتا ہے بھلا دیکھئے کہ جنت کی رنگین زندگی کو محبت میں خستہ و خراب

دل اور جگر کی کیفیت سے کس قدر کم مایہ اور پھیکا بنایا ہے۔ اور قول کو اس طرح گرانقدر جذبہ بنایا ہے۔

بالی شہ ہے چھُہ بے وفا میون اُمار کیاہ کرے
سیرہ وُنس محبتس زور تہٕ زار کیشاہ کرے

مفہوم:- سکھی! بالم تو بے وفا ہے میری تمنائیں کیا کر سکتی ہیں؟ اس کے دل سے گھٹتی محبت میری زبردستی سے تو نہیں بڑھ سکتی۔

قدمن ہا چشمہ دتھراوے مدنو   لالئن ہا مالہ کرہ ناوے مدنو
نظرے نیرے تھزرن ہا پھیرے   وگنین سیتی ونہ ناوے مدنو
تازہ یارانس عہدہ پیمانس   آدنچی لولہ ہوری تراوے مدنو
گُمانہ موبر ہیم ضرب جگر   واوس تہٕ کاوس ہا دے مدنو
عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد   کُنہ ساعتہ وُچھتہ یادپاوے مدنو

مفہوم:- اپنی آنکھوں کو تمہارے قدموں پر نثار کردوں گی، اور آنکھوں کی پتلیوں کی مالائیں بنا کر تمہارے گلے میں ڈالوں گی (۲) اونچی اونچی ڈھلانوں سے تمہاری راہ تکتی رہوں گی۔ حوروں سے تمہارے لئے گیت سنوادنگی۔ (۳) تم نے غیر سے عہد و پیمان باندھ کر جو تازہ یارانہ قائم کیا ہے، اُس کی تقریب پر تمہاری اور میری ابتدائی محبت کے گیت گاؤنگی (۴) ذرا بھی یہ وسوسہ نہ رکھ کہ تیرے عشق میں حاصل کئے ہوئے زخم جگر

کو کسی پر بھی ظاہر کرونگی (۵) کوئی دن ہوگا جب ساری دنیا آزاد کو یاد کر کے چرچا کرے گی ۔ دیکھنا وہ دن بھی آئے گا ، جب یاد دلادونگی ۔

ترنم ملاحظہ ہو۔ الفاظ کی زیبا بندش اور معصومانہ طرز ادا سے سارے اشعار بھرپور ہیں۔ سُننے والے کی آنکھیں نم ہوتی ہیں۔ عوام اور خواص میں آزاد کی موجودہ مقبولیت دیکھکر مقطع ایک پیشین گوئی کی حیثیت رکھتا ہے ؎

پیٛہ ناوُنہٕ اوس شُرکریان حیسہ نے   بھیرہ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے

مرنہٕ پتھے مرتبہ ہُرہٕ بے کسہ نے   پھیرہِ تس مدہ نس ادہ ہے ہاے

مفہوم :- اب بھی میرا شباب موجود ہے ۔ کاش وہ آئے ۔ اور میری تمنائیں پوری ہوجائیں۔ نہیں تو ایسے ہی زندگی ختم ہوجائے گی پھر اُس محبوب کو بہت دُکھ ہوگا۔ میرے مرنے کے بعد مجھ جیسے بے کسوں کا رنج کرنا یقینی ہے جو کہ ستم ظریفی ہے۔ اس شعر میں آزاد کو مرزا غالب کی طرح اس بات کا احساس معلوم ہوتا ہے ؎

شہرۂ شعرم بہ گیتی بعد من خواہد شدن

منز لولہ کین اخبارن آزاد چھُ موختہ ہارن

منظور خریدارن چھُ نامہ نگار آسے

مفہوم :- محبت کے اخباروں میں آزاد "لول" کی دُر افشانی

کر رہا ہے۔کیا ایسا نامہ نگار اخباروں کے خریداروں کو پسند ہوگا۔

لول کی باتوں کو آزاد نشر کر رہا ہے۔ اور وہ "لول" کا پیامبر ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ آزاد کو لول اور غزل سے کتنی دلچسپی اور کیسا ربط ہے ؎

یاوٕنہ میأنے یاون رایے　　　مائے چھس یو ونہ وانے
پأرہو پأرہی لگہ یو ژھایہ تہ گژھائے　　　مائے چھس یو وَنہٕ وانے
سوز ہیتھ آزاد ژاد بے واے　　　شمعس گژھہ کرہ پروانہ
مزہ اتھ لولہ کس وزنس کیاے　　　مائے چھس یو وَنہٕ وانے

مفہوم :- میرے محبوب ! تم میری جوانی کا جوبن ہو۔میں تمہارے لئے پیار کے گیت گاتی ہوں۔میں نثار ہو جاؤں تمہاری چال ڈھال پر .... آزاد دردِ محبت کی لے کر بے کھٹک اپنی شمع پہ پروانہ وار قربان ہونے کیلئے نکلا ہے۔ دیکھنا عشق میں جل جانے کا کتنا مزا ہے۔

کیسے اندوہگین لہجے میں محبت کا پُر درد اظہار ہے

ییلہٕ گوم کنن کتام نِشس　　　حُسنس چھہ فتنہٕ مِلہٕ مِش
گوم اشک چشمن جأری یے　　　ساتھاہ ژہٕ بولہ وِنہٕ ہأری یے

مفہوم :- جب میں نے کسی سے یہ سُنا کہ حُسن کے ساتھ فتنہ انگیزی کی ملاوٹ ضرور ہوتی ہے۔ تو میری نظر آغاز اور انجام پر پڑی .... اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ اے جنگل کی مینا ! تھوڑی دیر مجھے اپنا راگ سُنا۔

حسن کے ساتھ فتنہ کی "بلہ مش" ایک دلکش بندش ہے. جس سے شعر کی رفعت اور بڑھ گئی ہے۔۔۔

دُورہ وُچھمکھ نیوان ڈالہ مخمور   اُلہ راوان حالہ اُکہ سو ینہ کنہ دوُر

تیز مہمیزہ اہر بیزہ فُلیے لو   چارہ میو نُئے ژہ کر تہ نازلئے لو

دزہ وُن نار لہ کہار مزہ دار کیاہ   شولہ ماران گرہ تارہ بے واہ

اُمہ چھہ ڈالی مہتی ہوشہ کاٹلی بے   چارہ میو نُئے ژہ کر تہ نازلئے لو

مُفت آزاد ژیہ پتھ فلوا ذراد   مارہ مستیو زانہ ہکھ میو نُئے باو

تیلہ ہیمہ ہے دیارن موتلئے لو   چارہ میو نُئے ژہ کرتہ نازلئے لو

مفہوم :- (۱) محبوب! جب میں نے تمہیں دُور سے مخمور حالت میں ٹہلتے ہوئے اور اپنے کانوں کے جھمکے کچھ ایسی ادا سے ہلاتے دیکھا کہ ایک نادر کیفیت بپا کرتے تھے. تب تمہاری تیز تیز ادائیں ایسی رواں دواں تھیں کہ جیسے چھوٹی چھوٹی گولیاں! اے نازنین خدارا میری چارہ جوئی کر (۲) شباب ایک پُر لُطف مگر فانی زمانہ ہوتا ہے جو سُلگتی ہوئی آگ کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کے شعلے صرف تھوڑی دیر کے لئے اُٹھتے ہیں. یہ بڑے بڑے عقلمند لوگوں کے ہوش بگاڑتا ہے. (۳) محبوب! آزاد بغیر کسی معاوضہ کے تیرے پیچھے پیچھے دیوانہ وار چلا جا رہا ہے. اس کی کیفیت تو کیا جانے ، جب تجھے ایسا آدمی کہیں گرہ سے دام دیکر اپنا گرویدہ بنانا پڑتا

جب تم اس کی قدر دانی کرتے !

بچپن کی تعریف اور دام دیگر اپنا والہ وشیدا بنانے کا خیال لطف سے خالی نہیں۔

آئینہ د چھان اوس وئان سینہ بسینہ — بے کینہ ہُر کر پاٹھو دینہ ڈلے دورہ فلے لو
تھرِ ہ کارہ خم دتھ شانہ بجف بچین یار — بیچانہ زُلفن مُشک ملے دورہ فلے لو
کہ نازہ سہ مخمورو نان تازہ یارن اوس — آزاد بُوز نتھ فتنہ تُلے دُورہ فلے لو

مفہوم :- (۱) محبوب آئینہ میں اپنی صورت دیکھ دیکھ کر اپنے آپ سے ہی کہہ رہا تھا کہ بلاشُبہ کوئی بھی بے لوث انسان میری شکل دیکھ کر میرا شیدائی ہو جائے گا۔ (۲) آئینہ کو سامنے رکھ کر محبوب اپنے گھونگر والے بالوں میں ایک خاص ادا سے خوشبو اور عطر مل رہا ہے۔ کیفیت ملاحظہ ہو لمبی لمبی گردن کو ذرا سا ایک طرف جُھکائے ہوئے ہاتھ میں کنگھی ہے اور ماتھے پر بل ہیں۔ (۳) اپنے نئے بنائے ہوئے دوستوں کی محفل میں ایک پُر کیف حالت میں محبوب یوں کہہ رہا تھا کہ جب آزاد کو اس بزم کا حال معلوم ہوگا۔ تو (مارے رقابت کے) کوئی فتنہ برپا کرے گا۔

دوسرے شعر میں ایک عام تجربہ کو محبوب کے ساتھ وابستہ کر کے جہاں طرب آمیز بنایا ہے وہاں ایک معمولی روزمرہ واقعہ کی صحیح عکاسی کر کے اپنے زورِ قلم کے جوہر دکھائے ہیں۔ مقطع میں ناز و ادا ، خمار ، "تازہ

یارانہ اور آزآد اور فتنہ کے استعمال سے ایک دلکش سماں باندھا ہے اور ایک حسین تصویر پیش کی ہے ؎

زن اہر بیزہ پھلی تیز مہیرہ جائی   یو تس پچھ دوان دأرِ دأرِی نگارو

مفہوم :- (۱) محبوب عاشق پر شوخی سے بھرپور، ناز و ادا، اور کرشموں کی یوں مشق کرتا ہے۔ جیسے "اہر بیزہ" (لوہے کے چھوٹے چھوٹے دلنے) سے یکے بعد دیگرے کسی پر وار کرتا ہو۔ اس شعر میں الفاظ کی ہم آہنگی اور نادر تشبیہہ سے جان سی پڑ گئی ہے۔

قسم دِژِی ہیتھ دِتمُ تس کافرس دل   خبر چھینہ آسہ کیاہ انجام لُٹِ یے
ہوس چھم تنہٕ تن لاگتھ ونس حال   بُنِتھ کافر اُنِتھ اسلام لُٹِ یے
چھُ نادان بوالہوس کافر گنہگار   ملامت عاشقس چھا پام لُٹِ یے

مفہوم :- (۱) میں نے پورے قاعدے کے ساتھ سوگندہ کھا کر اُس بے دین کو اپنا دل تو دیدیا نہ جانے اس کا کیا انجام ہو گا؟ (۲) میری آرزو ہے کہ اس کے عین ساتھ بیٹھکر اپنا سارا ماجرا اس کو سناؤں۔ چاہے اس میں بے دینی اختیار کرنی پڑے یا دینداری۔ (۳) محبوب! تم نے مجھے نادان، بوالہوس، کافر، گنہگار کہہ کر ملامت کی۔ اس میں کوئی جھڑکی تو نہیں۔ عاشق واقعتاً نادان وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے۔

"قسم دِژِی" محاورہ ہے۔ خدا کو حاضر و ناظر جان کر کسی اہم سودا

کرنے کے وقت، فریقین کا سوگند کھانا دینداری کی دلیل ہے۔ عاشق دینداری پر قایم ہے۔ لیکن فریق ثانی (محبوب) کافر (بے دین) ہے۔ کفر و دین کے تضاد نے شعر میں جان سی ڈالی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایک بے دین، دینداری کے مراتب پر ظاہرا طور پر چل کر بھی کہاں پورا اُتر سکتا ہے۔ اس لئے انجام کار دل دادن و دل شکنی مقدر ہے جو مد کور نہیں"۔ دوسرے شعر میں محبوب سے قرب حاصل کر کے اس کو سب حال دل سنانے کی آرزو کا اظہار ہے اور حال سُنا کر اگر ضروری ہو کہ محبوب کو اپنا بنانے کے لئے اسے بے دینی اختیار کرنا پڑے تو عاشق اس کے لئے بھی تیار ہے۔ اور اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو اسے دیندار بننے میں بھی کوئی تامل نہیں۔ تیسرے شعر میں ایک واقعہ کی تصویر ہے معشوق نے عاشق کو جھڑکیاں دی ہیں کہ وہ کافر ہے۔ بوالہوس ہے وغیرہ۔ محبوب کے سامنے عاشق کا سر تسلیم خم ہے۔ کہتا ہے کہ واقعی عاشق کافر وغیرہ یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ اس میں کوئی اگر مگر نہیں۔ ہاں تھوڑی سی ملامت ہے لیکن ملامت کرنا معشوق کا ایک ازلی حق ہے۔ اور عاشق کا ملامت سہنا ایک ازلی فرض ہے۔ آزاد نے کم سے کم الفاظ میں اس خیال کو جس طرح ادا کیا ہے وہ اُسی کا حصہ ہے، ایسے اشعار پڑھکر مرزا غالب کی "تصویر کشی" یاد آجاتی ہے۔

زُلفن اویزان کیاہ زبر دل عاشقن ہندی سر بسر

ییتھ پاٹھی ظلمی تس اندر آسان چھ لال اے نازنین

جدول ژمن شوبان کیشاہ نزدیک تھۂ موے سیاہ

زن کالہ ابرس تل ہناہ روزِ تھ ہلال اے نازنین

مفہوم:۔ محبوب کی زلفوں سے عاشقوں کے دل لٹکے ہوئے کیا خوب دکھائی دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے، جیسے کہ چشمہ آبِ حیات کی گہرائی میں سے لعل چمک رہے ہیں۔ سڈول ابروؤں کے ذرا سے حصہ کے اوپر لٹکے ہوئے محبوب کی کالی زلفوں کا یہ حال ہے۔ جیسے ہلال کا ذرا سا حصہ کالے بادل کے نیچے آگیا ہو۔

اس شعر میں تشبیہوں کا استعمال بے حد لطیف ہے۔ محبوب کی زلفیں "چشمہ آبِ حیوان" سے متشابہ ہیں۔ اور دوسرے بیت میں ابرو کو ہلال سے اور زلفوں کو کالے بادلوں سے تشبیہہ دی ہے۔

روشہ روشہ پوش چھاوان کوت ژوٗلم بے عار دوست

خوش طبیعت، خوبصورت، خشمہ موت میخوار دوست

آفت چین، غارت دل، راحتِ جان، سرو ناز

شاہِ خوبان، ماہِ تابان، حیلہ گر عیار دوست

الفاظ چھچے تُلے اور موزوں ہیں۔ فارسیت سے بھرپور۔ ابتدائی غزل گوئی میں فارسی الفاظ کا کافی دخل ہے ؎

پریشان دلن منز یہ زلفِ پریشان چھکی کُھ تھٗ پادشاہ سعہ ندری لو

صفادلِ وفادارِ یارَن تمنا   گفاہ، خوش کلاماہ، کتھا سہ ندری لو

مفہوم :۔ تیری زُلفِ پریشان کا تصوّر متوالے عاشقوں کے دلوں کو پریشان رکھتا ہے۔ طرفہ تو یہ ہے کہ جیسے لوگ ہیں۔ ویسے ہی اُن کا بادشاہ ہے۔ (۲) محبوب! تمہارے چاہنے والوں کے دلوں میں صفائی ہے وفاداری ہے اور کھوٹ کوئی نہیں ہے۔ انہیں تم سے اور کوئی آرزو نہیں، فقط یہ کہ ان سے دل کھول کر بات کرو۔

آزاؔد صنایع و بدایع کے بے حد دلدادہ تھے۔ جہاں شعر کو پُرمعنی بنا لیتے ہیں۔ وہیں معنی کو کسی نہ کسی صنعت کے اضافے کے ساتھ اور حسین بنانے کی خصوصیت ان میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ اوپر کے پہلے شعر میں لف ونشر کی صنعت کا استعمال ہوا ہے۔ دوسرے شعر میں تجنیس نامکمل کی صنعت کے استعمال نے شعر میں لطافت کا اضافہ کیا۔

(ا) گیجُسو گران جانے سرِ ہے   آرِہ کرِ ہے بدول جمال

(ب) گاہ روبرو، گاہ ژھایہ ژھاین وُچھان آزاؔد
محرم دِلک ہمسایہ چھُس بروٹھ سِ کنے لو

(ج) عید چھم نہ کرہ ناشادِ ریے   دیدو وُچھم اُدِر اُدِ ریے

(د) شاد گو آزاؔد ژادہ یلہ ہُرِ سے   یاد پیوس آدِ نک نندِ بون یار
توشی اتھ بوشس پوشہ گندِ ریے   ساز کرِ کرِ یے ہاوہ رودِ خیار

مفہوم :- (ل) میں دُکھیا تمہاری اُمیدوں کو پالتے پالتے ختم ہونے کو آئی ہوں۔ (ب) آزاد کبھی کھُلم کھُلا آمنے سامنے ہو کر اور کبھی نظر بچا کر محبوب کی پرچھائیوں کو تک رہا ہے۔ ارے یہ کیا کر رہا ہے؟ اس کا محبوب تو سامنے ہمسایگی میں رہتا ہے۔

(ج) آج عید کا دن ہے۔ میں خوشیاں کیوں نہ مناؤں میں نے ابھی ابھی اپنی آنکھوں سے محبوب کا دیدار کیا ہے۔

(د) آزاد جب محبوب کے دروازہ کے اندر داخل ہوا۔ تو یہ دیکھکر اپنے اوائل شباب کا دوست نظر آگیا وہ بہت خوش ہوگیا۔ میرے محبوب (دگلدستہ) اپنے حسن پر مغرور اتراؤ اور ناز و انداز کے زیور سے سجائے ہوئے چہرے کا دیدار کراؤ۔

ان اشعار کی خوبی ملاحظہ ہو کہ کیسے یک لخت دوبالا ہو جاتی ہے جب آپ فرض کیجئے گا کہ یہ اشعار واردات قلب اور واقعات سے متعلق ہیں۔ (اور مجھے جہاں تک یاد ہے ان اشعار کا تعلق حقائق ہی سے ہے) واقعہ نگار، حقیقت سے متعلق اور دل سے براہِ راست نکلے ہوئے اشعار تاثیر سے زیادہ واسطہ رکھتے ہیں۔ اور ظاہری نزاکت سے کم ؎

بُلبُلو وَوْد، گُل ہُر بتھ بیٹھی، سرو گُگے رُوزی رُوزہ
چاک جامن دِتھ یہ کیاہ سنہ پاک دامانس و نیوم

شورتل یاں ژادرَو تہٖ رود دَری یاڈن آرام

تتہٖ مُرشِراڈِ تھ یہ دردِ دِل کوہستا نس ونیوم

مفہوم :- (۱) جنون عشق میں کپڑے پھاڑ کر میں نے اپنے پاک دامن محبوب سے یہ کیا کہہ دیا کہ اسے سُنکر بلبلوں نے چیخ و پکار شروع کی پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور سرو صمٌ بکمٌ کھڑے رہ گئے۔

(۲) میں نے دل کھول کر اپنا دردِ دل جب پہاڑوں کو سنا لیا تو آبشار سُنکر ایسے متاثر ہوئے کہ وہ متحرک اور نالاں ہو گئے۔ دریاؤں کے کانوں تک میری آواز پہنچی تو وہ سکون کھو بیٹھے اور رواں دواں ہو گئے۔

بلبلوں کے فطری طور چہچہانے پھولوں کی پتیاں جھڑنے اور سرو کے قدرتی طور ایستادہ رہنے کو آزاد نے حسن تعلیل سے کام لے کر اپنی آہ و فغاں کا اثر بتلایا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس آبشاروں سے رواں دواں حالت میں شور پیدا ہونے اور دریاؤں کا ساکن ہونے کی بجائے متحرک ہونے کو اپنی آہ و فریاد کے اثر کے نتیجے سے تعبیر کیا ہے۔ اس طرح اشعار میں نازک خیالی اور ندرت کے علاوہ لطافت بھی پیدا ہو گئی ہے۔

عشق پھران کمن کمن تتہٖ زینٖشن تہٖ عالمن

عشق کران موٗشمن پوشہ بدن کرہ اُترِلیے

گاڑہ گئی ژیۂ خوردہ سالی یار بنان چھ دیارہ واٗلی
میرو چھُم بنان فرٛاٰلی داتہٕ بنان سوائیلے

مفہوم :۔ عشق ایک ایسی حالت ہے جس میں بڑے بڑے درویشوں اور داناؤں کے ہوش اُڑ جاتے ہیں۔ اس سے سیدھے سادے نازک بدن حسینوں کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔

(۲) کم سن محبوب ! بے زر آزاد کو چھوڑ کر تمہیں زردار امیروں سے دوستانہ کی اتھاہ چاہت پیدا ہو گئی ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے امیر غریب بن جاتے ہیں۔ اور دوسروں کو خیرات دینے والے خود گداگری کرنے لگتے ہیں۔

چھوٹے چھوٹے الفاظ منتخب کر کے چھوٹے چھوٹے جملے بنانا اور ان کو آپس میں اس طرح جوڑنا کہ شعر دل گداز اور سُریلا بن جائے، آزاد کی خصوصیت ہے۔

تار اُتھ لولہ سُہلابس ژھاران سہ ندرمال چھُنڈ ریایس
نندہ بون یاوُن پوشے ہیوت زُن اُتھ منزہ ییوم ہے ہاے

مفہوم :۔ میں محبت کی طغیانی زدہ ندی کو پار کرتے کرتے اتنا بوکھلا گئی کہ میری جوانی کا پیارا جوبن میرے ہاتھوں چھوٹ کر یوں ضایع ہو گیا جیسے کسی سیلابی ندی کو پار کرتے ہوئے منجدھار میں پھولوں سے بھری ٹوکری

ہاتھ سے چھوٹ جائے اور ایک ایک پھول پانی میں بکھر جائے اور بہتا ہوا آگے نکل جائے اور کبھی ہاتھ نہ آئے۔

اس خیال کو مناسب طور ادا کرنے کی سعی میں آزاد کو کئی سال لگ گئے تھے۔ ان کے گاؤں کے آس پاس کئی ندیاں تھیں۔ ایک دفعہ برسات کے موسم میں جب ایسی ندیوں کا پاٹ گہرائی اور روانی بہت بڑھ گئی تھی کسی راہرو کو ندی پار کرنا پڑی، منجدھار میں پہنچ کر اس کا پاؤں پھسلا اور سر پہ سے ٹوکرا گرا، اور سب چھوٹی بڑی چیزیں جو ٹوکرے میں تھیں نذر آب ہو گئیں اور پانی میں ایسی بہتی چلی گئیں کہ ایک بھی ہاتھ نہ آسکی۔ آزاد نے مجھ سے اس کا ذکر کیا کہ یہ واقعہ دیکھکر اُسے ایک نادر تشبیہہ ہاتھ آگئی۔ لیکن شعر مناسب بیٹھا نہ تھا۔ دو ایک شعر سُنائے۔ جن میں اس تشبیہہ کو استعمال کیا تھا لیکن اپنی نظر میں شعر جچے نہ تھے۔ کئی سال کے بعد مندرجہ بالا شعر موزون ہوا، اور مجھے سُنایا۔ ظاہر ہے کہ بسا اوقات ایک خیال کا اظہار کرنے میں کس قدر کاوش اور وقت درکار ہوتا ہے۔ ایک مشاق شاعر بھی برسوں میں خیال کو حسب منشا ادا نہیں کرسکتا ہے۔۔

بلبُلن ہُند سوز دردُک ساز پیغام بہار
ہر دہ کِس واوس نشے بوزان بوزَن واگلے
شیتھی کُنی ہیتھ آدِ میتھک واو گُلزارس اندر
گُل اَسان شبنم وُدان، بلبُل گمتو دُبائے رلے

باغوان شادی آتشبازی وارپن منز دزان

دردہ پوش پھیر زردی بلبلن ددی اُرلیے

مفہوم :- (۱) آمد بہار پر بلبلوں کا چہچہانا اور درد محبت کا سوز و ساز پیام بہار ہوتے ہیں۔ لیکن گوش ہوش رکھنے والے تو یہ پیغام باد خزاں سے بھی سن لیتے ہیں۔ (۲) بادِ صبا تو ایک ہی پیغام لے کر چمن میں داخل ہوئی۔ مگر دیکھئے پھول ہنس رہے ہیں۔ شبنم رو رہی ہے۔ اور بلبل متوالے ہو رہے ہیں (۳) چمن زار میں آتشبازی چھوٹ رہی ہے۔ باغبان یہ نظارہ دیکھکر خوش ہو رہا ہے۔ لیکن اُسے کیا معلوم کہ آتشبازی سے پھولوں کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور بلبلوں کے آشیانے جل کر خاکستر ہو رہے ہیں۔

گل و بلبل، باغ و بستان، بہار و خزاں کا موضوع پیش پا افتادہ ہے۔ مختلف تصویریں شاعر کے سامنے ہیں۔ بہار کے رسمی پیامبروں کو چھوڑ کر آزاد اسرار بہار باد خزاں سے بھی معلوم کرتا ہے۔ پھر حیران ہوتا ہے کہ بادِ صبا تو بظاہر ایک ہے۔ لیکن جس کسی کے ساتھ اس کا لمس ہوتا ہے، وہ جُداگانہ طور متاثر ہوتا ہے۔ کسی پہ ہنسی کی کیفیت طاری ہوتی ہے، اور کسی پہ گریہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ یہ کیا راز ہے! انسان کی ہستی بھی ان ہی متضاد تاثرات پر مبنی ہے اور ان ہی پر قائم ہے۔ یہی حال آتشبازی کے نظارہ کا ہے۔ کسی کے لئے وہ باعث مسرت ہے، کسی کا گھر جلاتی ہے

اور کسی کو دُکھی بناتی ہے۔ ایک ہی واقعہ سے انسانی زندگی پر متضاد اثرات مرتب ہوتے دیکھکر آزآد ہستی کے ایک بھید کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

تراوی پرا ٔنی قِصہ تہٕ افسانہ — ثراوی زاألی زاألی پنجرہ تہٕ زولانہٕ
چھاوی یاونک شرٛاوٕن ترٛ ہارو ییتسو — نیری چھاوِنہٕ گُل تہٕ گلزار وییتسو
چھک ژہٕ توشان سازس تہٕ سامانس — واجہ مرمن تہٕ پیٖپہ رعہ نہٕ دامانس
یہ چھہ سورُے ناپائدار وییسو — نیری چھاونہ گُل تہٕ گلزار وییسو
پایداری چھہ ناوس تہٕ ورتاوس — نہ ژہٕ سو رس تہٕ سازس پأراوس
پوشہٕ ونن چھا یہ جوشہ ونن ناروییتسو — نیری چھاونہٕ گُل تہٕ گلزار وییتسو

مفہوم:- (۱) میرے ندیم! چھوڑ بھی دو، وہ سب پرانے قصے اور کہانیاں، تمام پابندیوں اور پردہ داریوں کو آگ لگاؤ۔ شباب کی جولانیوں سے دل کھول کر لطف اندوز ہو جاؤ۔ اور باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۲) ارے! تم اپنی پوشاک اور ساز و سامان اور گوناگوں زیورات پر نازاں ہو۔ یہ سب ناپائدار ہے۔ تم باغ و بستان کی سیر سے مزے اڑاؤ۔

(۳) دنیا میں سرمہ و ساز، خوش وضع پوشاک سب فانی چیزیں ہیں ہاں پائداری صرف اچھے اوصاف اور اچھے برتاؤ کی ہوتی ہے۔

شباب کا ہار اور ساون یعنی کمال، ساز و سامان اور واجہ مرمہ، رعہ نہٕ دامان، ناو، ورتاو، پیراو، یہ سب ترکیبیں لطیف اور موزوں ہیں۔ اور

اشعار اپنی اپنی جگہ ایک مکمل نقشہ اور کیفیت پیش کرتے ہیں۔ مختلف صنایع کے استعمال سے اشعار کی معنوی خوبی میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ تیسرے شعر میں "نہ زہ" کا استعمال بے حد لطیف ہے، اور شعر کی جان کہا جاسکتا ہے۔

بہار کی دمہ تہ یاوُن، عید دِین یارہ تُنہ دیدار
شُبیاہ دُزِ کین ہُرمن سہ رگس نِمُن حُورن تہ غلمانَن

پیتیے دُو گنیار کے رنگاہ تہ یکسانکُ فَسانہ بوز
نمُن ہیُوت برہمنو کعبس مُسلمان ژاے بُتخانَس

مفہوم:- (۱) موسم بہار ہو۔ عید کا دن ہو، اور شباب کا جوبن اوج پہ ہو، اور سامنے محبوب ہو۔ بھلا ایسے موقعہ پر بہشت کی خواہش کرنا یا حور وغلمان کے لالچ کے پیچ میں آنا کہاں کی دانائی ہے۔

(۲) یہ بھی دوئی کا ایک روپ اور یک جہتی کا بہانہ جان لے کہ برہمن کعبہ میں جاکر سجدہ کرنے لگا ہے، اور مسلمان بت خانے میں پوجا کرنے کے لئے داخل ہوا ہے۔

حور وغلمان اور جنت وکوثر کی دلفریبیوں کو نسیہ تصور کیا ہے اور عالم شباب میں عید کے دن خصوصاً جب بہار کا دور دورہ ہو اور محبوب کی صحبت حاصل ہو، نقد گردانا ہے۔ یک جہتی اور دوئی کے متعدد پہلوؤں

کو انصاف اور عقل کی چھاننی میں چھانتے ہوئے آزادؔ دیکھتا ہے کہ مسلمان مندروں میں داخل ہوکر اور برہمن کعبے میں سجدہ ریز ہوکر دُوئی کو مٹا نہیں سکتے۔ مندر ایک چیز ہے اور کعبہ الگ۔ شاعر کا عندیہ ظاہر کرتا ہے کہ یکجہتی جب نمودار ہوسکتی ہے جب نہ ہندو رہے نہ مسلمان۔ فقط انسان رہے یہ انسانیت کے تصوّر کا کمال ہے۔

سروِ خوش، سنبل پریشان، گُل اَسان، شبنم روان
کێنژھ ژھۆن غمگین کێنژن کرٕ ژھۆن خوشحالٕ لۍ

مفہوم:۔ سرو خوش و خرم اور سنبل پریشان ہے۔ پھول ہنس رہا ہے، اور شبنم رو رہی ہے۔ قدرت کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ چمن ایک ہے اور ان سب کا مسکن ہے۔ لیکن اہالیانِ چمن ہیں کہ کچھ بے حال اور غمگین ہیں اور کچھ خوشحال اور شادمان ہیں۔

پرٛژھتہ چشمن تہٕ خنجر بازٕ چمن کیاہ بہ وَنے
ژوٗرِ آزاد یِہان کیازہ چھُ دوٗرہ دوٗرے

مفہوم:۔ اپنی جادوگر آنکھوں اور خنجر ابروؤں سے پوچھ کہ آزادؔ ان سے آنکھ بچاکر (تمہاری ابروؤں اور آنکھوں سے) کیوں دُور جا بیٹھتا ہے۔ بھلا ہم سے کیا پوچھتا ہے۔

گُنٛے پرٛواز طوطس بُلبُس کاوس شہبازس ولیکن وِچھ تفاوت کیٛژ پرٛواز ژَنٛ پرٛوازس

عذابکہ تیز طوفانہ ڈران چھا لولہ دیوانو مُتِس زنجیرٕ زولانہ چھ شوبان تارہ زَن سازس

مفہوم :- (ا) سطحی طور دیکھنے میں طوطی، قمری، کوّے اور شہباز کی اُڑان ایک جیسی ہے، لیکن بنظرِ عمیق دیکھئے تو اُڑان اور اُڑان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔

(۲) محبت کے متوالے تو راہِ عشق میں سختیوں اور تیز طوفانوں سے نہیں ڈرتے۔ عام دیوانوں کو زنجیریں پہنا کر قابو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن محبت کے متوالوں کا یہ حال نہیں۔ ان کو زنجیریں پہناؤ تو ان کے عشق کی آگ اور تیز ہوتی ہے جس طرح ساز کی آواز تاروں کے اضافہ سے اور زیادہ شیریں اور سُریلی ہو جاتی ہے۔

پرواز اور پرواز میں فرق جتا کر آزاد زندگی کے کسی شعبہ میں بھی شہباز کے پرواز کی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ دیوانہ اور زنجیریں، ساز و تار کی تشبیہہ سے دوسرے شعر کی خوبی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

مبارک سرخ روئی سان یاوُن پوشہ وُن چھاوان
بہارک جنڈہ پوشہ کھور واوَن لہرٕ ناوُن ہیوت
ہلم بری بری چھکنٔ دُردانہ ہیتھ اوَبرَن تہٕ بارانَن
جہانَن سائی عالم آسمانکٕ تٔبہ لاوُن ہیوت

زمستانَن ستم کم کم چھ کرِی میتھ لولہِ دیوانن

گلالن سینہ مژ راوِتھ یہ جگرُک داغ ہاوُن ہیوت

مفہوم:- (۱) مبارک ہو کہ پھولوں نے سرخ روئی کے ساتھ اپنا جوبن نکھارتے ہوئے بہار کی آمد کا جھنڈا بلند کیا۔ اور اس جھنڈے کو نسیم نے لہرانا شروع کیا ہے۔

(۲) وطن میں موسم بہار کی آمد پر ہر طرف قدرت کی گل کاری کی فراوانی ہے۔ دل کش، دلربا اور متنوع رنگین نظارے ظاہر ہو رہے ہیں یہ سب دیکھکر عالم بالا للچا گیا ہے اور اس حسن و زیبائش پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باران اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کرنے میں مصروف ہے۔

(۳) محبت کے متوالوں پر موسم سرما کی سختیوں (دکھڑ کش، برف باری اور سردی) نے بہت ستم ڈھائے تھے، گل لالہ نے اس ظلم و ستم کے داغوں کو سینہ کھولکر دکھانا شروع کیا ہے۔

اپنے وطن کے مارچ اور اپریل کے مہینوں کے موسم کا سماں باندھا ہے۔ ہر طرف پھولوں کے افواج رنگین وردیاں پہن کر آن موجود ہوئے ہیں۔ گلاب نے بہار کا سرخ جھنڈا گاڑھا ہے۔ بادِ بہار اسکو لہراتی ہے۔ "گندہ بہار" کی بارش ہے۔ آسمان والے اس رنگینی کو دیکھکر اس پر لٹو ہو رہے ہے

ہیں۔ اور بادلوں کے ذریعہ موتی بکھیر رہے ہیں۔ لالہ سینہ کھول کھول کر اپنا وہ سیاہ داغ دکھا رہا ہے جو زمستان کی سختیاں جھیلتے ہوئے اس کے سینہ میں پیدا ہوا ہے۔

آزادؔ نے بہار پر یہ غزل ایک مشکل قافیہ میں موزوں کی ہے اور بہار کے لوازمات کو ایک رنگین پیرائے میں پیش کیا ہے۔ اور ہر پہلو کو ایسا نبھایا ہے کہ پڑھ کر وطن کی بہار کا سماں آنکھوں میں صاف پھر جاتا ہے۔

دل جدا جان جدا عشق جدا عقل جدا

زدر خونخوار چہ بیچارہ جنونس نائی

مفہوم :- محبت کے دیوانے کو یہ چار جابر اور ظالم الگ الگ تنگ کرتے رہتے ہیں۔ دل، جان، عشق اور عقل۔ کاروبارِ عشق میں دل کا براہ راست تعلق عشق کے ساتھ ہے۔ عقل بُرے بھلے کی تمیز سے آگاہ کرتی ہے۔ لیکن ساری کشمکش میں بوجھ جان پر پڑتا ہے۔ جداگانہ طور پر یہ چاروں اپنی اپنی جگہ بے چارے مجنونِ عشق کو مبتلائے مصیبت کرتے ہیں۔ دل اور عشق کے ہاتھوں پریشان رہنا تو لازمی ہے عقل کو اس وجہ سے خونخوار گردانا ہے کہ وہ رہبری (یا گمراہی) کرتی رہتی ہے۔ جان کو خونخوار اس لئے بتلایا ہے کہ انتہائے عشق میں وہ نکل جاتی تو عاشق عذاب سے

چھوٹ جاتا۔ لیکن نہیں۔ وہ برابر ساتھ دئے جاتی ہے۔ اس لئے عاشق زفتہ کو ان میں سے کسی ایک سے بھی چھٹکارا حاصل نہیں ہو سکتا۔

بہ ہ ناد لاییمئے، بے پرواییے	باون راییے سبے پرواییے
از تام ژاجوم سنیائی سحر لاجوم	کمہ تا ذرایے بے پرواییے
ہاننده بانسے آدنہ میشا نے	گروکھس صنایے بے پرواییے
ولہ چانہ آزاد ورملکہ شاہ باد	پھیوُر جایہ جاییے بے پرواییے

مفہوم (۱) میں بلاتی رہونگی میرے بے پرواہ! بچپن کے دوست او بے پرواہ۔

(۲) اب تک تو میں سب کچھ سہتی رہی۔ تمہارے لئے جوگن بنی ایک خاص امید سے او بے پروا۔

(۳) میرے حسین دوست! میری ابتدائی محبت کے مرکز! مجھے تم نے خستہ و خراب کیا او بے پروا۔

(۴) آزاد تمہاری محبت میں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ تمہاری تلاش میں سرگردان پھرتا رہا۔ او بے پروا!

الفاظ کا انتخاب ملاحظہ ہو۔ عام فہم، غیر ثقیل اور مترنم الفاظ سے چھوٹی بحر تجویز کی ہے اور جملوں کو یکجا رکھ کر شعر کا جادو جگایا ہے مطلب معصومانہ ہے۔ اور ادا دلکش۔ ظاہر ہے کہ ایک ماہر فن کا رہی

اس طرح محض لفظوں کی چھیڑ چھاڑ سے ایسا حسین شعر پیدا کر سکتا ہے

تس نہ وفا، میہٕ اضطراب کیازِہ یہ دِل ہاراوِہ ہا
داغ ھقووٗن میہٕ بہ جگر باغ پنُن بہٕ چھاوِہ ہا
ہٲنز نمن بٔمن کرٕل پوشہِ بدن زِہ پوشہِ اٰتّلی
نشہِ پیتھِس ستمگرس زٕورِہ یہٕ دل بہٕ تھاوِہ ہا
ہولہ تہندہ آم کیتو ضرب جگرِ تہٕ لولہ تیر
کینہ ورس ستم گرس سینہ پنُن بہٕ ہاوِہ ہا

مفہوم :- محبوب بے وفا ہے اور میں مضطرب ہوں۔ بھلا میں ہمت کیوں ہارتی؟ میرا جگر اس نے زخمی کیا۔ میں اپنے گلشن کا خوب نظارہ کرتی۔ (۲) محبوب کے ناخن مہندی سے رنگے ہوئے، ابروؤں پر کاجل لگا ہو اور نازنین بدن نزاکت کا مجسمہ ہو تو کیسے ہو سکتا ہے کہ ایسے ظالم سے میں اپنا دل بچا کر رکھتی (۳) اس کی محبت میں بہت ستم جھیلے اور دل و جگر مجروح ہوئے۔ میری تمنا ہے کہ دل و جگر کے یہ زخم اس ظالم کو دکھاؤں۔

آزادؔ اور وطن

آزادؔ اپنے اوائل عمر سے ہی وطن کی کس مپرسی دیکھ دیکھ کر کڑھتے تھے۔ اپنے ہموطنوں کے افلاس کے مناظر اور شخصی حکومت کے نیچے دبے ہوئے ہموطنوں کی اُمنگوں کو دیکھکر وہ تلملا اُٹھتے تھے۔ جذبات اُبھرتے تو اُن کو بغاوت پر آمادہ کر دیتے تھے۔ اُن کو عوام کی کس مپرسی کے مناظر اور شخصی حکومت کے نقائص وطن کے چپہ چپہ پر کسی نہ کسی صورت میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ عوام اذیت کے شکار تو تھے۔ لیکن خواص بھی ان برائیوں کے دست برد سے محفوظ نظر نہیں آتے تھے۔ سرکاری ملازم کا بھی یہی حال تھا وہ بہر حال دبا ہوا تو تھا۔ لیکن اپنی اقتصادی مشکلات نے اسے اور بھی کمزور بنا رکھا تھا۔ جس شعبہ زندگی کو دیکھتے یہی حال نظر آتا تھا۔ کسان، مزدور، سرکاری ملازم، کاریگر سب کسی نہ کسی طرح سے اسی ماحول میں سستے ہوئے

دکھائی دیتے تھے۔ سارے ہندوستان میں غیر ملکی راج تھا۔ لیکن اپنے وطن کا اور بھی بُرا حال تھا۔ یعنی یہاں شخصی حکمرانی تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ حکومت کے بڑے بڑے کارندے غیر کشمیری ہوتے تھے اور ان کو اپنی جیبیں بھرنے اور اس "فردوس بر زمین" میں شکم سیر ہو کر کھانے پینے اور سیر و سیاحت کرنے کے سوا اور کوئی فکر لاحق نہ تھی۔ انہیں اس کا موقعہ نہ تھا کہ وہ کشمیریوں کی حالتِ زار پر ایک نظر ڈالتے، اور ان کے مطلق العنان حاکم کو ان کے حالِ زار سے باخبر کر کے اس ظلم کی تلافی کراتے۔ ہر طرف افلاس اور فلاکت کے دِل شکن مناظر تھے اور کس مپرسی کی حالت تھی۔ دہقان کی یہی حالت تھی، شہر باش کا یہی حال تھا۔ نوکری پیشہ لوگوں کی یہی کیفیت تھی۔ دیگر ملازموں اور مزدوروں کا بھی یہی حال تھا۔ آزاد کا حسّاس دل یہ دیکھکر زار زار روتا رہا۔ اور وہ کشمیریوں کی زبون حالی پر آنسو بہاتا تھا۔ وہ اس ماحول سے متاثر ہو کر کبھی کُھلم کُھلا کبھی دبی زبان میں اپنے ہموطنوں کو بغاوت کی دعوت دیتا۔ اور تنبیہہ کرتا رہا ہے کہ "سرگرم عمل ہو جاؤ۔ غفلت کی نیند سے جاگو۔ اپنا مستقبل خود سنبھالو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر آگے کی طرف گامزن ہو جاؤ۔ ظلم اور کذب سب مٹ کر رہ جائیں گے۔ اپنے حال اور ملک کے مالک خود بن جاؤ گے۔ اور افلاس و فلاکت سے نجات پا کر انسانوں کی زندگی بسر کرنے لگو گے"۔ مناظرہ عقل و عشق" میں کشمیریوں کی زبون حالی

کا نقشہ یوں کھینچا ہے اور دعوت عمل دی ہے۔

عقل:

سادہ منوش کأشرِ کونہ کران افسری ‏ ‏ ‏ وُچھتہ پہنز ابتری وُچھتہ پہُند کاروبار

(سادہ لوح کشمیری حکومت کیوں نہیں کرتے۔ دیکھ ان کی ابتر حالت اور ان کا کاروبار)

عشق:-

یُس نہ مزوری محنتس ڈیُجہ یہان دِلی نہ تَس ‏ ‏ ‏ منگہ سُہ کیاہ دولتس یس نہ پَنُن اختیار

(جس کو محنت کرکے مزدوری نہیں ملتی اس کا دل مطمئن نہیں ہوتا۔ وہ دولت کیا طلب کرے جس کو اپنا اختیار نہیں۔)

عقل:-

کیازِہ پہُند دل وُداسی نالی گمرِ شہنہ پھاسی ‏ ‏ ‏ اوس دوہا یم تہِ آسی اہلِ قلم تاج دار

(ان کے دل کیوں اُداس ہیں اور گلے میں پھندا کیوں لٹکا ہے۔ ایک دن وہ بھی تھا کہ یہ لوگ اہلِ قلم اور حکمران تھے۔)

عشق:-

سِہہ چھُ گرِفتہ ہا نکلہ دُور پیومُت جنگلہ ‏ ‏ ‏ تُلِہ زِہ وا پارہ ولولہ ییلہ گژِھ ستہ زوروار

(شیر زنجیروں میں بندھا اور جنگل میں دُور پڑا ہے۔ اس کو آزاد ہونے دو تو ہر طرف سے ولولے پیدا ہوں گے۔)

عقل:-

سُود بنن رُھاٹرِ رُھاٹرِ کانہہ نہ دِوان کاٹشہِ واٹرِ

خانہ خرابی رُھہ پاٹرِ کانہہ نہ گرس خانہ دار

(اپنے فائدے کے لئے کوئی کسی کو آگے بڑھنے نہیں دیتا۔ ہر طرف خانہ خرابی ہے گھر کا مالک کوئی نہیں۔)

عشق :۔

زانہِ یہِ بے گانہ کیاہ خانہ تہٕ واٹرانہ کیاہ

یم نہ سَرن خانہ زانہہ تِم چھِ گرس خانہ دار

(بے گانہ کیا سمجھے کہ خانہ اور ویرانہ میں کیا تفاوت ہے۔ جو اپنا گھر نہیں جانتے وہ اس گھر کے مالک بن بیٹھے ہیں۔)

عقل :۔

یَس نہ بنن دل دماغ تَس نہ بہار تَس نہ باغ

سُہ چھُ غوہ لام تَس چھُ داغ سُے چھُ غریب تَس نہ ہار

(جس کو اپنا دل و دماغ اور سمجھ نہیں اس کے لئے بہار ہے نہ باغ۔ وہ غلام ہے اس کے لئے غلامی کا داغ ہے۔ وہی غریب ہے، اس کے پاس کوڑی نہیں۔)

عشق :۔

از چھُ اَپُز دورِ دور پوز چھُ تلان گژیز تہٕ شور

اہل غرض اپرٕ یور کرہِ پُزٕ بَس لارہ لار

(آج یہاں جھوٹ کا دور دورہ ہے۔ سچ بولنے سے شور اور فتنے اُٹھتے ہیں۔ غرضمند جھوٹا آدمی سچ کو بھگا سکتا ہے۔)

عقل :-

سوز جگر آسہِ یس خوف تہ ڈر کیاہ چھُہ تس

ڈر چھ کھیوان بوالہوس سر چھ دِوان پوختہ کار

(جس کے دل اور جگر میں عشق کی گرمی ہو اس کو ڈر اور خوف کیا۔ ڈرنا بوالہوس کا کام ہے۔ پختہ کار جانبازی کرتا ہے۔)

عشق :-

آسہِ دوہ عنقریب دیدہ وُچھن خوش نصیب

نیرِہ بیہ خونِ غریب جوشس دِوان آشکار

(عنقریب ایک دن آئے گا جب خوش قسمت لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے پھر غریب کا خون اس کی رگوں میں جوش و خروش سے دوڑتا نظر آئیگا)

دوٗتھ یہ طوفان زَن تراوِہ پھتھر ظالمَن

نیرِہ کوہَن جنگلن نیرِہ کران لوٗرہ پار

(طوفان اور سیلاب کی طرح ظالموں کو بہا لے جائے گا۔ ظلم کے پہاڑوں اور جنگلوں میں تباہی مچا دے گا۔)

روزہ جنوٗنچ کتھاہ پوشہ دِنی دو لتھاہ رُود کتہ سوٗدخار روزہ یہ سرمایہ دار

(پھر جنونِ عشق کی یاد باقی رہے گی۔ یہی ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ سود خوار کہاں موجود رہا کہ سرمایہ دار رہے گا۔)

ہم وطنوں کو زمانہ سلف کی یاد دِلاکر آنجہانی بادشاہ کی زبانی کہتے ہیں سہ

(۱) سُے ہوا سہ کر چھ زمین از تہِ تیمے ناگ وُزان
از تہِ کولہ راد تیمے آب تہِ سُے پٹر تیتھ جائے

(۲) شیشہ کھوتہ سرد وُچھان چھُس تیمے سینہ گمتو
یم پینتہِ سوزہِ وِزے اُسو گرِیکان زَن گرٰایے

(۳) ہا وطن دارہِ وُنے نیندرہِ گژھک نا بیدار
مال چون ضایہِ سپُن، زُوتہِ گژھی مازایے

مفہوم:۔ وہی ہوا ہے۔ وہی زمین ہے اور آج بھی وہی چشمے اُبلتے ہیں۔ جو پہلے وقتوں میں تھے۔ وہی لب جو ہے اور وہی آب جو جو ہمارے اسلاف کے زمانے میں ہُوا کرتے تھے۔

(۲) لیکن ایک اہلِ وطن ہیں کہ جب حُب وطن سے بھرے تھے اور اب برف کی مانند اِن کا دل ٹھنڈا پڑا ہے۔

(۳) مگر میرے اہلِ وطن! یہ سب ذِلّت تمہاری لاپرائی اور غفلت کی وجہ سے ہے، تمہارا مال و متاع لُٹ چکا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اب کہیں

جان بھی ضایع نہ ہو جائے۔ اب بھی نیند سے جاگو شاید حالات کو بدل سکو گے۔)

ایک غزل میں وطن اور ہموطنوں کی ہلاکت کے مناظر اور ابتر حالت کو محسوس کرتے ہوئے لکھتے ہیں ؎

کرہ سو رگہ حورہ تارے ییمہ سانہ رنگہ وارے
گیاہ سائنی یہ زندگانی اُسہ کرہ وہ بال آسیا
سون مازوازہ وانیٚ سالنیٚ ضیا فرشن کیُٹ
موہوم خانہ مالین سانین یہ حال آسیا
اولاد بادشہس ہیو روٚ چھمُت چھ ییمہ کو چھے منز
بوچھہ سیتی مران وٚتنیٚ پیٚٹھ تہندے عیال آسیا
کلہن غنیمتہ تہ صرفی سائراب کرُیہ یمی آ بن
مے آب سانہ باپتھ زھرہ ہلاہل آسیا

مفہوم :- دل ہمارے فردوس برزمین وطن نے بہشت کی حوروں کا دل للچا دیا ہے۔ کتنی حسین وادی ہے۔ لیکن افسوس ہماری حالت زار کیا ہے؟ اور زندگی کس قدر ذلیل ہے۔ (اور ہم ہیں کہ اس گلشن (کشمیر) کے مالک ہیں ؟) اپنے حکمرانوں کے لئے ہم لہو بہا کر دولت پیدا کرتے ہیں۔ ان کی عیاشیوں کا سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ لیکن اپنے لئے اور اپنے

معصوم عزیزوں کے لئے پریشان حالی اور درماندگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

(۳) میرے اہلِ وطن! جس سرزمین نے پچھلے وقتوں میں بڈشاہ جیسے نیک اور عادل اولاد پیدا کئے۔ کیا اُسی سرزمین میں موجودہ دور کی اولاد کا بھوک اور پیاس اور ناداری سے یوں بلک بلک کر کس مپرسی کی حالت میں جاں بحق ہو، ناروا ہے۔ (۴) ذرا دیکھ لو! ہماری مادرِ وطن نے کلہن، غنیؔ اور صرفی جیسے فرزند پیدا کئے ہیں۔ وطن کی آب و ہوا نے اُن کو شگفتہ کیا اور کمال تک پہنچایا۔ کس قدر حیرانی کی بات ہے کہ وہی آب و ہوا وطن کے موجودہ دور کے نوجوانوں کے لئے سمِ قاتل ثابت ہو رہی ہے۔)

آزادؔ اس طرح ماضی کی یاد دلا کر اور حال پر گہری نظر ڈال کر اپنے ہموطنوں کو بیدار کرنا چاہتا تھا۔ تاکہ وہ خواب سے بیدار ہو کر آزاد ہو جائیں ظلم اور ظالم کا خاتمہ کریں اور توہمات سے نجات پائیں۔ وہ کہتا ہے ؎

آزاد بنُن ظُلم گالُن وٕہمہ کرُن دوٗر !

یی میون ہاوس یی چھُہ صدا یی چھُہ مدامیون

مفہوم:۔ غیر کی حکمرانی اور غلامی سے آزاد ہونا ظلم اور ظالم کا خاتمہ کرنا اور وہم کو فنا کرنا یہی میری خواہش ہے۔ میرا پیغام اور میری صدا یہی اور یہی میرا نصب العین اور مقصد ہے۔

وطن کی حالتِ زار دیکھکر آزاد کا دل بیقرار ہوتا ہے۔ وہ ہموطنوں

سے یوں خطاب کرتا ہے ؎

(۱) گلبگلن چانیئن ہا کور پانڑا ئی کا وو آئی ناش

لول ہیمہ نے لولہ رستیئن با گہ آوِ تھ تی پڑیا

(۲) شاند تھا وِتھ غائرہ نے ہیئر براندہ کنہ چھکت کیا ہ چھوں

غائرتس سیلام کرئی گوہہ نام پووُتھ تی پڑیا

(۳) خدمتس مردی کنیھ نہ متولی تہ یا مردی ہیئرتھ

ناو مَردن ہند زیہ ہیئو ہیئو مندہ چھووُتھ تی پڑیا

(۴) یس ڈیکہ اُلراوہ عرشس فرش ہیئتھ وقت نیاز

سے ڈیکہ درواز نے ہیئتھ کیا زہ ژدوُتھ تی پڑیا

(۵) بس مرُن او تے زیہ زونتھ بیند پرن میراث وملک

زندگی ہند خونِ ناحق بارہ تھووُتھ تی پڑیا

مفہوم :- (۱) اپنے ہموطنوں کو بیدار ہونے کی تلقین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غیر ملکی افراد نے تیرے وطن کو لوٹ کر تیری خانہ ویرانی کی ہے اور تو ہے کہ ان ہی افراد سے برابر محبت اور پیار برت رہا ہے۔ کیا یہی عقلمندی ہے

(۲) تم نے اپنے فریضہ کی حد انہی غیر ملکی عناصر پہ بھروسہ کرنا سمجھ رکھا ہے۔ اور شادان ہے کہ تو تابعدار اور ان کا وفادار ہے۔ اے وائے! کہ تیری غیرت اور مردانگی مرچکی ہے۔

(۷) اپنی مردانگی اور غیرت کو بیچ کر تم نے غلامی اور نامردی حاصل کی ہے۔ ہائے! کیا اسی کا نام بہادری اور غیرت ہے؟ افسوس تونے بہادروں کا ننگ و ناموس مٹا کر رکھ دیا۔

(۸) تیرے سجدۂ نیاز مندی سے تو زمین اور آسمان ہل سکتے ہیں لیکن افسوس تو نے وہ سجدہ غیر ملکی افراد کے نذر کیا جس کا ماحصل سوائے ذلالت کے کچھ بھی نہیں۔

(۹) تم نے اپنی زندگی کا انجام محض موت سمجھ رکھا ہے۔ لیکن زندگی کے فرائض کو ذرا بھی نہیں پہچانا ہے۔ ان فرائض سے بیگانہ رہ کر تم نے انسانیت کا خون کیا ہے۔ کیا یہی دلاوری ہے؟

وطن میں کس مپرسی کی حالت بدلتی نہیں معلوم ہوتی۔ غیر ملکی حکمران برابر بے پروائی اور بیدردی سے حکمرانی کئے جا رہے ہیں۔ اہل وطن خواب خرگوش میں کچھ ایسے بدمست معلوم ہوتے ہیں کہ جاگنے کا نام تک نہیں لیتے۔ کہیں ذاتی اغراض اور ذاتی مفاد کی بنا پر غلامی کو ایک بیش بہا زیور تسلیم کیا جا رہا ہے۔ اور کہیں مذہب اور اہل مذہب نے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال کے انسان کو انسان کا دشمن بنا رکھا ہے۔ لاعلمی اور جہالت میں وطن پرستی کے افکار گم ہو چکے ہیں۔ ناداری، افلاس اور مفلوک الحالی نے وطن کو ایسا گھیر لیا ہے کہ کوئی امنگ نہیں ترنگ نہیں۔ وطن کو ظلم کے چنگل

سے چھڑانے کا کسی کو خیال نہیں۔ سب پر جمود سا چھا گیا ہے۔ ان مناظر کو دیکھ کر آزاد کے سینہ میں آگ لگتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ اور وہ فریادی ہوتا ہے

کیاہ روزِہ پردَن ژھاپہ ژھایہ سوزِ جگر میون
کر فیرِہ سبزی لولہ باغَس نیرِہ یہ شرر میون
کُفرِ کرِ تہ دینکو نیزِہ تہ اہریزِہ تقدیر کو
بے کینہ اَسہِ ژالِہ کوتاہ سینہ سپر میون
یَیلِہ لولہ چَیو دیدو مِیہ حُسنس تیز نظر ژاد
لَچھ پردہ چیران ژاد تیر کیٚ یا لٹھی اَثر میون
نُنہِ راوِ نے آیوس گُنپر چون گنِرسس منز
شُترن تہ مترن زہرِہ کھوتہ ٹیوٹھ لوگ یِہ شکر میون
وُزہ نوو تھَن شہمار سندی یا لٹھی پانہِ یہِ آزاد
تیلان چایَن خانہ مالیَن چھُے یہ زہر میون

مفہوم: - (۱) میرے دل کی آگ کا دھواں کب تک پردوں میں چھپا رہے گا۔ اے کاش! کہ میرے وطن میں آزادی کا دن آئے تو میرے دل کی کلی کھل جائے اور میرے تمام ارمان نکل جائیں۔

(۲) میرا بے لوث اور بے کینہ دل کہاں تک مذہب والوں کے کفر و دین مذہب و لا مذہبی کے تنازعوں اور جھگڑوں کو (جو کہ اہل وطن

کو انجام سے بے خبر رکھتے ہیں) برداشت کرتا رہے گا؟

(۳) میں نے جب حسن کو محبت کی تیز نگاہوں سے دیکھا۔ تو ان نگاہوں نے لاکھ پردے پھاڑ کر اپنا اثر پیدا کیا۔ یعنی جب میرے دل سے صداقت کی آواز نکلی تو وہ سب رُکاوٹوں کے باوجود اہلِ وطن پر اثر کر گئی۔

(۴) خداوندا! میں شرک کے مقابلہ میں تیری وحدت کو آشکار کرنے کے لئے پیدا ہوا تھا۔ لیکن افسوس ہے کہ دوست دشمن سب کو میری باتیں بُری معلوم ہوئیں۔

(۵) ہاں اے خدائے کونین! تو نے ہی آزاد کو زبان دے کر بولنے پر آمادہ کیا۔ جس طرح سانپ کو نیند سے جگا کر کوئی آمادہ پیکار کر دے اُس نے زبان کھولی۔ اور اہالیان وطن کو کھری کھری سُنانے لگا۔ لیکن اس کی باتیں تمہارے لاڈلوں کے لئے (جو کہ ملکی حکمرانوں کے ساتھ شیر و شکر ہو کر وطن کی غلامی کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ اور اس طرح تمہاری برکتوں سے مالا مال ہیں) ثقیل اور کڑوی محسوس ہوئیں۔ مقطع میں شکوہ کا پہلو ظاہر ہے۔

آزاد وطن والوں کو چیخ چیخ کر پکارتا ہے کہ بھلا دو سب تفرقوں کو، جنت کو اور جہنم کو، آؤ مل جل کر گلشن وطن کی روشوں کو سینچیں اور سیراب کریں اور دنیا بھر کے لوگوں کو دکھائیں کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں۔ ہمارا وطن

کتنا پیارا اور کتنا اچھا ہے۔ آؤ اس کو جنت بریں بنا کر چھوڑیں اور خود غرضیوں اور تنگ نظریوں کو مٹا کر اس کے پجاری بنیں ؎

صُبحہٕ صُبحکۍ ہوا دوکھن دِ دِنے دوا ۔ نیندرِ کرِنۍ چھ ناروا اُسلی وۄتھتھ تلو نوا

سمِت وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پَرو

چھُہ سارِنے گُنۍ خودا سمِتھ کرو گُنۍ صدا ۔ منگوس زانہہ پنُن مُدا ، الگ الگ جُدا جُدا

سمِت وطن وطن کرو ، ترانہٕ وطن پَرو

مفہوم :- ہمارے وطن کی آب و ہوا خصوصاً نسیم سحری وہ قدرتی نعمت ہے کہ سب روگ اور مرض اس سے کافور ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں سونا (غفلت کرنا) ناجائز ہے۔ آو علی الصبح اُٹھ کر ہم وطن کے گیت گائیں۔ اور وطن کی خدمت میں تن من سے لگ جائیں۔

(۲) خدا سب کا ہے اور واحد ہے اور لاشریک ہے۔ آؤ اس سے ہم سبھی مل جل کر ایک ہی آواز میں ایک ہی مطلب اور ایک ہی دعا مانگیں اپنے لئے علیحدہ علیحدہ کچھ نہ طلب کریں بلکہ صرف اُس سے وطن کی بہبودی کے لئے دست بدعا ہو جائیں۔

اہل وطن کو مخاطب کر کے ان کے جذبات کو ٹھیس لگا کر کہتا ہے کہ تم عقلمند ہو، دلاور ہو، غفلت چھوڑ دو، خود غرضی ترک کر دو۔ اپنے نفع و نقصان کو جانچو اور غیر ملکیوں کی دست درازیوں اور ظلم سے محفوظ رہنے کی تدبیر

نکالو۔ وطن کو آباد کرو۔ محنت سے، مشقت سے اور بہادری سے تاکہ تم اوروں کے محتاج نہ رہوگے بلکہ خود داتا بن سکوگے۔ اپنے ملک کو آباد کرکے خود آباد ہو جاؤگے ۔

ژھیتہ کیازہ گوئر غارتک نارو ہو — گژھت بیدار ہا وطندارو ہو
ژھکھ دبیوٹت خوفہ پچے ریہ اندر — بٹمہ سنہ سیندر یاٹھی پھیے تراؤ مرژ لر
لہرہ ماران نیرو شہہارو ہو — گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
ژھکھ بیئین اکھ داران ریرژ سیندر یاٹھو — کتھ انمان ژھاران اُنی سیندر یاٹھو
وتہ ساری ساری پچھ مہ کا شدارو ہو — گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو
شیرہ سیندر یاٹھی نیر ماڈانس منز — پہ ژھ لاوین تہ شالن موژہ ہا گرٹز
ژھالہ جوراہ نتہ زور وارو ہو — گژھتا بیدار ہا وطندارو ہو

مفہوم: - (۱) اے میرے ہموطن! تمہاری غیرت اور دلاوری کے جذبات کیوں پژمردہ ہوگئے ہیں؟ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار تو ہو جاؤ۔

(۲) تم حکمرانوں کے سطوت سے ایک کرمکِ زمینی (بُمہ سنو) کی طرح خوف کی کیچڑ میں دب گئے ہو۔ کروٹ تو بدلو۔ خوف اور ہراس کو دُور پھینکو اور ایک زہریلے سانپ کی مانند پھنکارتے ہوئے دشمنوں کے دلوں کو ہراسان کر دو۔ بیدار ہو جاؤ میرے ہموطنو!

(۳) تو اوروں کے سامنے ایک کوڑھی کی طرح دست سوال دراز کرتا ہے

اور تم معمولی سمجھ کی باتوں کا پنہاں مطلب ایسے ڈھونڈتا ہے۔ اور قدم قدم ایسے چلتا ہے جیسے ایک اندھا سونٹی کے بل راستہ ٹٹولتا ہے۔ ارے تم تو عقلمند ہو بینا ہو۔ ذرا غفلت کی نیند سے بیدار ہو۔

(۲) میرے ہموطنو! بیدار ہو جاؤ، اور دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے ایک گرجتے ہوئے شیر کی مانند آگے نکل جاؤ تاکہ دشمن خوف و وحشت سے دم زدہ ہو کر ہراساں و پریشان ہو جائے۔

غرضمند اور انقلاب دشمن افراد کی لیت ولعل دیکھکر آزاد کا دل سوزاں اور لرزاں ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ یہ الٹی ذہنیت والے اہل غرض لوگ وطن کی ناؤ بھنور سے نکالنے کی نہ اہلیت رکھتے ہیں اور نہ ہمت۔ وہ اپنے وطن کی بہبودی کے مقاصد اور مطالب کے خواب کی تعبیر نئے دور کے نوجوانوں کی ہمت اور دلاوری میں دیکھتا ہے۔ نوجوانوں کو کھلے بندوں ہمت محکم اور عمل پیہم پر کاربند ہونے کی دعوت دیتا ہے۔ اور وطن کو آباد کرنے کی تدبیریں پیش کرتا ہے۔ وہ نہایت مؤثر لہجے میں کہتا ہے کہ نوجوانوں پر ہی کسی ملک کی قومی ترقی کا دارومدار ہے۔ نوجوان ہمت کا کمر باندھ کر ملک سے جہالت افلاس اور خلاکت کے ہمت شکن مناظر ختم کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ نوجوانوں سے بڑے اور عالی مرتبت خاندانوں کی بنیاد شروع ہوتی ہے لیکن آزاد جہاں نوجوانوں کو "آگے بڑھو" کا سبق دیتا ہے۔ وہاں کھوکھلے

اور خود غرض لیڈروں سے بچنے کی فہمائش بھی کرتا ہے، اور آگاہ کرتا ہے کہ غرضمند لوگ کہیں نوجوانوں کو راستہ سے نہ بھٹکائیں۔ اور اس طرح وطن کی نیّا بھنور ہی میں نہ پھنسی رہے ۔

(۱) ژیہ چھےُ وسمہ پٹھوٹت پہ ماریم ہہ تاریم
ژہِ الحقہ ژھایہ پنہ نے مہ ڈر نوجوانو

(۲) ہقدین آسمانَ بڈین خاندانَ
چھُ چونےُ نظر تے بجر نوجوانو

(۳) کمر گنڈ، قدم تُل یہِ دم چھےُ غنیمت
سفر زیوٹھ چھےُ ومہ ہتہ سکھر نوجوانو

(۴) ژہ ومہ ہتہ روزِاستادہ پنہ نین کوٹھین پیٹھ
پہنز نیلے پانےُ اُنزر نوجوانو

(۵) برونٹھمس پتہ پتہ پکہ وِنہ تیر سے
پانہ تہِ بڑونٹھ کُن نظراہ کر
کھیِہ منز ماگرٛ ھکھہ نیہِ ہنزہ ویرے
پرزہ شمشیرے گِنڈُ ناہ کر

مفہوم :- (۱) وطن کے حال اور مستقبل کے ذمہ دار نوجوان! تجھے یہ کیا وسوسہ ہے کہ فلاں شخص تیرا بھلا کرے گا اور فلاں شخص بُرا کرے گا

یہ محض تیرے وہم وگمان کے زائیدہ خیالات ہیں۔ تو ان سے ذرا بھی نہ ڈر۔ آگے بڑھے جا۔

(۲) بڑے بڑے خاندانوں اور رفیع اصولوں کے بانی نوجوان ہی ہوتے ہیں۔

(۳) میرے وطن کے نوجوانو! تعمیرِ وطن کا کام کافی بڑا ہے۔ ابھی سے ہمت کا کمر باندھو اور آگے آگے بڑھے چلو، کیونکہ وقت گذرتا جاتا ہے "وقتِ رفتہ ناید باز" کا مسئلہ یاد رکھکر موجودہ وقت عمل کرنے کے لئے غنیمت سمجھو۔

(۴) نوجوانو۔ اپنے زورِ بازو سے اپنی ہمت سے اور اپنے دم قدم سے اپنی مشکلات کا خود قلع قمع کرو۔ دوسروں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دو۔

(۵) ارے! تم تو ایک بھیڑ کی طرح اپنے آگے آگے جانے والے (لیڈر) کے پیچھے پیچھے جا رہے ہو۔ ذرا خود بھی آگے نظر کرو کہ کہیں وہ جانے والا لیڈر) تمہیں بجائے کسی چراگاہ کے (نفع اور بہبودی) کہیں کسی گھاٹی کی طرف تو نہیں لے جا رہا ہے۔

آگے چل کر تنبیہہ کرتا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ کوئی موقعہ لگے اور تم نے اُسے اپنی ذاتی آن اور شان اور جاہ وحشمت بڑھانے میں استعمال کیا تو یہ بہادری نہیں۔ وطن کا مفاد اور وطن داروں کی بہبودی جس میں

شامل نہیں وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر تمہارے دماغ میں عقلمندی اور دانائی نہیں تو تمہارا مرتبہ، تمہارا جاہ و جلال، دولت و ثروت سب بے معنی ہے

مردی چې نه سره ن د تقر من هیرے ژند نکو لاګیږ داره تہ بر

سره نه سیره لاګینه تقرِه کنه ویرے پزه شمشیرے ګنډُ ناه کر

ګونډ چې ټونګټ شوبه دا ر شیرے، بالا دره پېټه ترا اومرځ لر

امه سیتحه پره کیاه ژحره کله هیرے پزه شمشیرے ګینډه ناکر

مفہوم: -(۱) یہ دلاوری نہیں کہ اگر تمہیں کوئی موقعہ مل گیا، اور تم نے اپنے لئے دولت اور ثروت پیدا کر لی۔ سونے کے جنگلے سیڑھیوں پر لگائے اور چندن کی لکڑی کے دروازے اور کھڑکیاں بنائیں۔ اور سقف بالا کو سونے کی اینٹوں پہ کھڑا کیا۔ اس طرح بے شک تمہیں ذاتی جاہ و جلال اور دولت کا لُطف حاصل ہوا، اور اس کا مظاہرہ بھی ہو گیا، لیکن یہ دلاوری نہیں۔ دلاوری جب ہے کہ تمہارے اعمال سے وطن کی بہبودی ہو، اور اہل وطن کا فایدہ ہو۔

(۲) تم ایک تاجدار کی مانند بڑی بڑی عمارتوں کے مالک، بہت بڑے سرمایہ کے آقا سر بلند دیوانخانوں پہ لیٹے ہوئے ہو۔ بھلا اس جاہ و حشمت سے کھوکھلی کھوپڑی میں کیا اضافہ ہوگا۔ اگر وہاں حُبّ وطن نہیں، اور اہل وطن کی بہبودی کیلئے جذبات نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

زمانہ برابر آگے آگے قدم اُٹھایا جارہا ہے۔ وطن میں کس مپرسی
کی حالت برابر قایم ہے۔ ملک کے نظام میں کوئی خاطرخواہ اور اہم تبدیلی
نمایاں نہیں ہوئی ہے۔ وہی غیر کشمیری اور مطلق العنان حکومت ہے۔ وہی
بیدردی ہے۔ وہی بے کاری ہے جو پہلے تھی۔ کہیں کہیں کوئی فرد اپنا
ذاتی وقار یا ثروت بڑھانے میں کامیاب ہوا تو ہوا۔ کوئی کوئی جہالت کے عالم
سے نکل کر علم کے نور سے منور ہوا۔ تو ہوا۔ لیکن یہ خوشحالی اور یہ علم کا
چرچا عام نہیں۔ مذہب کو مذہب سے ٹکرا کر اپنا اُلّو سیدھا کرنے والے بدستور
پایندہ ہیں۔ دوسرے کی مشقت سے شکم سیر ہوکر کھانے والا برابر نکمّا
رہ کر پلتا ہے۔ عنانِ حکومت بیگانوں کے ہاتھوں میں مستحکم ہے۔ کوئی کوئی
نوجوان گہری نیند سے جاگا ہوا معلوم ہوتا ہے، لیکن حالات نے اُس کے
بھی ہاتھ پاؤں یوں باندھ رکھے ہیں کہ اس کی بیداری اور خواب میں بہت
کم فرق ہے۔ آزادؔ کا دل تڑپ اُٹھتا ہے، اور وہ ملک کی نجات صرف انقلابی
تبدیلیوں میں دیکھتا ہے۔ انقلاب ہی جملہ مُشکلات کو حل کرسکتا نظر آتا ہے
انقلاب ہی کفر و دین کے جھگڑے مٹا سکتا ہے۔ انقلاب ہی سرمایہ داری اور
غیر سرمایہ داری کے پیدا کردہ ماحول کا خاتمہ کرسکتا ہے۔ انقلاب ہی غیر
ذمہ دار شخصی حکومت سے چھٹکارا کر ملک میں جمہوریت قایم کرسکتا ہے
اور اس طرح انقلاب ہی وطن کی کس مپرسی کو مٹا کر وطن اور وطن والوں

کو خوشحال بنا سکتا ہے۔ چنانچہ آزادؔ انقلاب کا نعرہ بلند کرتا ہے اور انقلاب کا فلسفہ آشکار کرنے میں محوِ کار ہو جاتا ہے۔

(۱) پان پنُن پرزٕ ناو چھاو پنُن لول باغ — داغ غلامی مِٹاو ہاو پنُن دل دماغ
چانٛی خیالن بانٛی خواجہ امیرٕ بٔڑی نواب — انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

(۲) تربیشہ کنِ خوٗن چون عائشہ مٔتین چھاروا — مارہ گرٕ ھن بے گناہ آرہ کانٛیتن چھا روا
ڈرمہ ییٚتھین مذہبن دوٗرہ بہتھ کر جواب — انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

مفہوم:- (۱) اپنا عرفان حاصل کرو اور اپنے پیارے وطن کی دلچسپیوں اور خوبیوں کا جی کھول کر لطف اٹھاؤ۔ اپنی دانشمندی سے غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر پھینک دو۔ خواجہ، امیر اور نواب محض تمہارے خیال نے کھڑا کر کے تمہاری راہ میں کانٹے بوئے ہیں۔ یہ سب کچھ مٹ جائے گا۔ ارے او! انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۲) دیکھ تو سہی تیرے خون سے عیاشیوں کی عیاشی چلتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟ اور بیچارے غریب اور بھی خستہ اور خراب ہوتے جاتے ہیں کیا یہ ٹھیک ہے؟ اس طرح کا طرزِ عمل اگر کسی کے لئے ایمان اور مذہب جیسا عقیدہ بن گیا ہو تو ایسے عقیدوں کو دور سے سلام کر اے او! انقلاب پیدا کر!

لال جرمرتَن یوشہِ لاگُتَن مالہ فِرتَن عالماہ

نیاے ساڑی سیتہ سیتو اُشر راوِہ یا نئے انقلاب

وۆلفہ نہ میانیو آلو وسیتھ نیندرہ کانہہ نوجوان

ازبگاہ آخر تمن وُزہ ناوہ پاسنے انقلاب

مفہوم :- اکے دُکے کی بات نہیں۔ ساری دنیا ہی محو عیش و مستی ہے۔ سارا عالم کفر و دین کے تنازعوں کو اچھال کر اپنا مفاد حاصل کرنے میں مشغول ہے۔ لیکن انقلاب اور محض انقلاب ہی ان سب جھگڑوں کو ختم کر دے گا۔

(۲) کوئی کوئی نوجوان میرے نالوں سے بیدار نہ ہوا۔ تو کیا ہوا۔ انقلاب آخر کار ان کو جگا کر ہی دم لے گا۔

کُفر چھُ کیاہ ؟ بندگی دین ؟ پننہ زندگی

بُرونہہ یکھن زندگی پردہ ژٹتھ دم بدم

زندگیئے ژانہ وُن زانہہ تہ کر یا بندگی

شانہ خدائی تہ پۆد پردہ بُنی برمہ غم

عاب تہ شرمندگی بندگیئے ہُند عذاب

فیرمہ پۆت تُل قدم نیر ژٹتھ ییم حجاب

یی چھُ وَنان انقلاب اُتھو چھہ وَنان انقلاب

یی چھُ وَنان انقلاب اُتھو چھہ وَنان انقلاب

مفہوم :- (۱) اگر دنیا میں کہیں بے دینی ہے تو وہ غلامی ہے، اور

دینداری محض اپنی زندگی کو اچھی طرح گذارنا ہے۔ بھلا کوئی شخص جو زندگی اور زندگی کی خوبیوں کو جانتا ہو، وہ غلامی کب قبول کر سکتا ہے۔ کیونکہ غلامی میں صرف مصائب اور شرمندگی ہوتی ہے۔ انقلاب کی تعلیم یہی ہے۔ اور یہی انقلاب کہلاتا ہے۔

۲۔ سب رکاوٹوں کو دور ہٹا کر آگے کی طرف قدم بڑھانے کا نام زندگی ...اتعالیٰ کی عظمت بھی آگے بڑھنے میں رکاوٹ ثابت ہو۔ اس کی بھی بلکہ اس طرح کی رکاوٹوں کو سامنے سے ہٹاتے ہوئے برابر آگے بڑھتا ... طریق کار کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کا سبق ہے۔

تبدیلیوں کی کچھ کچھ پرچھائیں دور سے فضا میں دکھائی دینا شروع ہوتی ہیں۔ آزاد کے تصور کا قدم بھی آگے آگے بڑھتا ہے۔ وہ اپنے وطن میں آزادی کے دن نزدیک دیکھتا ہے اور اسے یقین ہو رہا ہے کہ شخصی نظام حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکتا۔ اور غلامی کی زنجیریں ڈھیلی پڑنا لازمی ہیں۔ اسے محسوس ہو رہا ہے کہ کھرے کھوٹے کو انصاف اور صداقت کی کسوٹی پر پرکھنا قریب ہے۔ وہ صداقت کی فتح اور کذب، ظلم اور ناانصافی کی شکست یقینی جاننے لگتا ہے اور خوش ہوتا ہے کہ وطن میں سیرابی اور شادابی کا آغاز ہوگا۔

رِیتہٕ کوٚل وٲرتن موہلہ مہ نَچہٕ وسہ رٔن تلہٕ کترِ چہٕ منٛدوٗرہٕ

شینہِ کین بالن چھلہِ چھلہِ والن سونتہ کالچہ گگرا یے

نیہ نیہ کرہ ڈن مال گوُت کال پچہ دژوہ گہِ موِلہ ایزکہِ وانہ

سرتلہ کھوچہ پیتھ پیلہِ کھالن موِلہ تلہِ وسہ گلرا ئے

مندہ چھان کیا زہ چُھکھہ یولہ دچھلاین تن داراہ وطندارو

گرہ کین نیاین سرہ گی لیُچ پیلہِ گیلان ادہ ہمسائے

مفہوم :- (۱) موسم گرما آنے پر ان یخ کی بنی ہوئی عمارتوں کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ موسم بہار کے گرجتے بادل اور بارش سے برف کے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر فنا ہو جائیں گے۔

(۲) دھوکے کی دُکان سے کب تک جگمگ کرتا ہوا مال گراں قیمت پر فروخت ہوتا رہے گا۔ جب اس چمکتے ہوئے پیتل کو کسوٹی پر پرکھا جائیگا تو اس ملمع کاری کی کوئی قیمت یا قدر نہ ہوگی۔ پیتل پیتل ہوگا۔

(۳) میرے ہموطن! تم دوسروں کے طعنے سُن سُن کر کیوں شرمندہ ہوتے ہو۔ قاعدہ ہے کہ جب گھر میں پھوٹ پڑے تو ہمسایہ لوگ طعنے دیا ہی کرتے ہیں۔

آزاد کو رفتار زمانہ میں صبح صادق کی جھلکیاں نظر آنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ظلم میں کمی اور ظالم کی دراز دستی میں کوتاہی محسوس کرنے لگتا ہے، اندھیارا ختم ہوتا دکھائی دینے لگتا ہے، اور وہ امیدوار ہے کہ اب صدہا سالہ

غلامی کی زنجیریں کٹنے کو ہیں، ظلم مٹنے کو ہے۔ یہاں تک کہ زمانہ گذشتہ کی باتیں خواب کی شکل اختیار کرنا شروع ہوتی ہیں۔ وہ ملک بھر میں امن وامان اور خوشحالی کی لہر سی دوڑتی محسوس کرنے لگتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایک لافانی نظم میں اس کا خاکہ یوں کھینچا ہے۔

گٹ ڑجو سنگر دپتہ گاش آو ہاران نُور پُھٹی
ژھپن ژاو ظُلم تون دژاو انقلاب آہستہ آہستہ
گٹ ژول راژ ہند ژول گاش بھول آکاش گو دِ رو
مُشتھ گو وسارنے یارن شہ خاب آہستہ آہستہ
سگے مثر ترم دِوان اوس سنگدل شبرنگ جو دوگر
گرژ گھون تہند تو ظلمو ہیوت خراب آہستہ آہستہ
اژُن دُرژن تہ دیپرتین راتہ کر لیو راتہ مو غلو ہیوت
گیئون ہیوت پوشنو لو باحساب آہستہ آہستہ

مفہوم:۔ پہاڑوں کے پیچھے (اُس پار) سب اندھیرا گریزاں ہو کر چھپ گیا اور روشنی نور برساتی ہوئی نمودار ہوئی۔ ظلم اور ظالم اب چھپ جانے کے لئے جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ انقلاب آخر آہستہ آہستہ جلوہ افروز ہونے لگا۔

(۲) رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ختم ہوا۔ صبح کی روشنی ظاہر ہوئی اور

مطلع صاف ہوا۔ ہموطنوں کی یاد سے وہ خواب (رات کا گھٹا ٹوپ اندھیرا) آہستہ آہستہ مٹنے لگا۔

(۳) رات کی تاریکی میں وہ سیاہ فام جادوگر اپنے شعبدوں سے ہمارا جی للچاتا تھا۔ لیکن روشنی ظاہر ہونے پر اُس کے طلسمات کی کچھ قدر و قیمت نہ رہی۔

(۴) چمگادڑ اور اُلو (رات کو چلنے پھرنے والے جانور) دیواروں کی دراڑوں اور کھوکھلے درختوں میں چھپنے لگے اور "پوشنول" دھیرے دھیرے مدھر مدھر راگ گانے لگے۔

آزاد ملک میں آزادی کی لہر دوڑتے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ نوجوانوں میں جوش و خروش بھی کہیں کہیں مشاہدہ میں آتا ہے۔ ایک نئی ترنگ اُبھری معلوم ہوتی ہے۔ وہ اور بھی خوش ہوتا ہے کہ مظلومیت اپنا رنگ لانے لگی۔ انقلاب کی یہی تعلیم تھی جو اب رونما ہونے لگی ہے فرسودہ نظام حکومت کے آخری دن سامنے ہیں۔ ظلم، بے انصافی اور کس مپرسی کا عالم ختم ہوا چاہتا ہے ؎

(۱) فریبکہ پردہ ژُٹُ ژُٹُ دژاو مرؤن ہُند حباب اٰخر

یہ عالم اوس بیدآرہی شہ عالم اوس خاب اٰخر

(۲) ژھ ییوُمُت راتہ کرِلیِن راتہ موغلن غم تہٕ ماتم کیشاہ

یھندے عائشہ باپٹ نیرہ ہے نا آفتاب اُخر

مفہوم :- (۱) بہادروں کی دلیری طلسمات اور فریب کے پردے پھاڑ کر آشکار ہوئی۔ کیوں نہ ہو؟ وہ طلسمات اور فریب کاری کا زمانہ بے بنیاد اور مثل خواب تھا۔ حقیقت تو یہی عالم بیداری ہے۔

(۲) تعجب ہے کہ ذی غرض اندھے (چمگادڑ، وغیرہ) اس نورانی عالم کو دیکھکر سوگوار اور رنجیدہ ہیں۔ کیا ان کی خوشنودی اور عیاشی کو قایم رکھنے کے لئے (ظلم اور نا انصافی کے عالم میں) سورج (انقلاب) ظاہر نہ ہوتا؟

لیڈروں کی رہزنی

آزاد دیکھتا ہے کہ موقعہ پرست اور ذی غرض لیڈر وطن کی ناؤ کو پار لگا نہیں سکتے، کیونکہ اُن کو رجعت پسندی، ناعاقبت اندیشی اور غرضمندی کوئی نیک کام کرنے نہیں دیتی۔ وہ آگاہ کرتا ہے کہ ایسے خود غرض لیڈر انقلاب کے دھارے میں بہہ جائیں گے۔ ان کی لیڈری کذب اور خود غرضی پر مبنی ہے۔ اس لئے ناپائدار ہے۔ اور زمانہ کی رفتار کے ساتھ قدم نہیں اُٹھا سکتی ؎

نَوِ زَرنَمیچ پرائی لیڈرٔی ییے   نیہ سمیکھ سائلابن
اُس ہُکِہ تَکِہ بازی گرٔی ییے   سعندری ہے بوزی میائی زار

مفہوم :- نیا دور پرانی رجعت پسند لیڈری کو ایسے بہالے چلا جیسے بہتا ہُوا دریا ایک گھاس کے تنکے کو بہالے جاتا ہے۔ وجہ؟ یہ لیڈری

کھوٹی تھی۔ غرضمندی اور ناانصافی پہ مبنی تھی .... میری محبوب (دنیقہ) میری آہ و فریاد سن لے۔

پھر آزاؔد کو اندیشہ ہوتا ہے کہ وطن آزاد ہوا چاہتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے رہنما صرف اپنا پیٹ پالنے میں مشغول ہو جائیں۔ اور انقلاب کے مقصد اعظم کو بھول جائیں۔ صرف اپنی فلاح و بہبود، آرام و آسایش بہم کرنے کی سرگرمی اور منصب تلاشی میں محو ہو جائیں۔ پھر نئے اور پرانے نظام میں کوئی فرق معلوم نہ ہو گا۔ وہ تنبیہ کرتا ہے کہ انقلاب کے یہ معنی نہیں کہ ایک فرسودہ نظام کا قلع قمع کر کے لوگ صرف اُن کرسیوں کو اپنے نفع اور عیاشی کے لئے سنبھالیں جو غیر ذمہ دار عناصر کے قابو میں تھیں۔ بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وطن اور اہل وطن ظلم اور سختی سے نجات پائیں اور سارا ملک راہ ترقی پر گامزن ہو کر خوشحال بنے۔

دوہ تارہ ریدیو کرٕ دُکانداری پننہ ژین آیہ الواٗری یے
باپاری کوچھٕین بیٹھ باپاری سگ دِتے کٔرو ونٕہ باپٲری یے

مفہوم:۔ کچھ دن اجنبی لوگ اس دُکان پہ بیٹھکر اپنے فائدہ کا کاروبار کرتے رہے۔ اب جو اپنوں کی باری آئی۔ تو وہ بھی اسی طرح (اجنبیوں کی طرح) فایدہ کا کاروبار (اسی دوکان پہ بیٹھکر) کرنے لگے ....

آزاؔد کی آنکھوں کے سامنے کئی ایک تصویریں اُبھرتی ہیں۔ وہ

مذہبی لیڈروں اور پولیٹیکل لیڈروں کو کڑی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اُسے ان میں سے اکثر لوگ ایسے نظر آتے ہیں جو انقلاب کو اپنی نفس پروری اور اپنے مفاد کے لئے استعمال کرنے کے لئے محو عمل ہیں۔ ان کے یہاں جھوٹی مذہب پرستی اور جھوٹی حب الوطنی ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ سیدھے سادے لوگوں کو گمراہ کرکے یہ لیڈر انقلابی نعروں سے ایک شورش بپا کر رہے ہیں۔ بے چارے بھوکے اور مفلوک الحال ہموطنوں کی بیکسی کا سہارا لیکر وہ فضا میں " انقلاب ہی انقلاب" پیدا کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اپنا اُلّو سیدھا کرنے کیلئے یعنی اپنے لئے بڑا کاروبار، اپنے لئے عیش اور آرام کا سامان فراہم کرنے کے لئے۔ ایسے رجعت پسند لیڈروں کا تصور بھی آزاد کے دل میں آتا ہے۔ جو کہنے کو بہت کچھ انقلابی باتیں کرتے ہیں۔ انقلابی نصب العین سامنے رکھتے ہیں۔ اور انقلابی سازو سامان کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب کھوکھلی باتیں ہیں۔ یہ سب محض اپنی بڑھائی کے لئے ہے۔ یہ لوگ ہموطنوں کو اپنے حق سے بیگانہ اور بے خبر رکھنے کے درپے ہیں۔ آزاد کے سامنے کبھی مذہب والوں کے ہتھکنڈوں کی تصویریں آتی ہیں۔ ان میں غریب ہموطنوں کی گمراہی دیکھتا ہے۔ مذہب پرست دین اور دین میں تمیز پیدا کرکے ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا دُشمن بتاتے اور بندے اور بندے میں فرق بتاکر قسمت، کرم پھل اور تقدیر کے مسئلوں کو اُچھال کر انسان کو انسان کا دُشمن، انسان کو

حق تلفی پر رضامند اور انسان کو آسایش کے مقابل میں ہلاکت پر قانع بنانے میں مصروف کار ہیں۔ آزاد اہل وطن کو چلا چلا کر بیدار کرنا چاہتا ہے کہ "ہوشیار خبردار" غرضمند لیڈروں اور غرضمند مذہب داروں سے دامن بچا کر چلو۔

(۱)

وارہ ساوان چھی ژیۂ وُزہ ناوَن واگِلی   ساز سنطوُرہ مدہم تراگِ وِھڈ نائلی

مارو سیپۂ نکُٹ اَمِہ خُمارو ہو   گرۂ ھنتا بیدار ہا وِلسندارو ہو

(۲)

سادہ لُوکن ڈائلی ڈائلی بہ جیہ ہتین گاگی گاگی   عاشہ ہتین کاروبار آرہ کتین لُوٹ مار

(۳)

یہ دین، ملت، وطن، حکومت، خودا، خدائی، ازل تہ قسمت
نقاب کاتیاہ حقیقتس پیٹھ ھتوان ہیم انقلاب دُشمن

(۴)

گُنےُ چھُہ دفترگنےُ فسانہ مگر وُچھت گردشِ زمانہ
بنان آسمانخیین کتابن چھہ آسمانی کتاب دُشمن

مفہوم:۔ ساز خوش آہنگ لئے ہوئے دل کو لبھانے والی لوریاں گا گا کر بیدار کرنے والے (لیڈر) بجائے جگانے کے نہیں تھپک تھپک کر غفلت کی نیند سلاتے ہیں۔ میرے ہموطنو خبردار! ان لیڈروں سے دامن بچا

کے رکھو۔

(۲) سیدھے سادے لوگوں کو سبز باغ دکھا کر اور بھوکوں کو مار مار کر یہ لوگ عیاشی میں اور دھن دولت بٹورنے میں مست ہیں۔ بچارے غریب لوگ لٹے جا رہے ہیں۔

(۳) رجعت پسند اور انقلاب کے دشمن کبھی ایک دین کو دوسرے دین سے ٹکراتے ہیں۔ کبھی مزورتاً ایک ہی دین کی دو ملتوں کو ایک دوسرے کا گلا گھونٹنے پر ابھارتے ہیں۔ کبھی وہ وطن کی بہتری کسی فرضی عمل کے ساتھ جوڑتے ہیں۔ کبھی خدا کے حکم اور تقدیر کے لکھے کا حوالہ دیکر مظلوم کو کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتے اور ظلم اور نا انصافی پہ راضی کرتے ہیں۔ کتنے یہ پردے ہیں جو انقلاب کے دشمن حقیقت پر ڈال دیتے ہیں۔

(۴) کہتے ہیں کہ روز ازل سے ایک ہی آسمانی کتاب ہے۔ جس سے کہ مختلف پیغمبروں اور اوتاروں کو پیغام حاصل ہوا ہے۔ حیرانی ہے کہ ماخذ ایک ہو۔ پیغام ایک ہو، پھر کیسے مذہب کے یہ ٹھیکے دار ایک آسمانی کتاب کو دوسری آسمانی کتاب کا مخالف بتاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سادہ لوح لوگوں کو اپنے مفاد کے لئے گمراہ کرتے ہیں۔

اشتراکیت، سرمایہ داری

امیری و غریبی، بہتات اور کمی، آرام اور رنج، ظالم و مظلوم کے مناظر دیکھکر

آزاد تلملا اُٹھتا ہے۔ جہاں بڑے بڑے علماء و عقلمند دنیا کی آسائشوں سے محروم نظر آتے ہیں، وہاں معمولی سمجھ رکھنے والے بے شمار بے عقل لوگ دولت و دنیاوی جاہ و حشمت سے مالا مال دیکھنے میں آتے ہیں۔ کوئی کتنا ہی ثواب گار اور فرزانہ کیوں نہ ہو، وہ اقتصادی طور ذلیل ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ شخصی نظام حکومت کسی حد تک اس بے انصافی کی وجہ ہو سکتی ہے، لیکن اپنی فکروں کی مدد سے آزاد اپنے عالم جوانی میں ہی اسس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ ان جملہ ناانصافیوں کی جڑ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت ہے۔ وہ سمجھتا تھا کہ یہ ایک نظام ہے، ایک مشین ہے جس کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس کے اِکے دُکے پُرزوں کو بدل کر مشین بدل نہیں سکتی۔ ایک نئی مشین چاہیئے جو کہ چلنے اور چلانے میں بالکل الگ ہو، ایسی مشین ہو، جس میں مطلق العنانی نہ ہو۔ جس میں مساوات ہو جس میں ظلم اور سطوت کا کوئی پہلو نہ ہو۔ ملک کے کونے کونے میں انصاف قایم کر سکے اور جہالت کی دھند کو ختم کر کے علم کا چرچا کرے۔ امیر و غریب کا تفرقہ مٹا کر سب لوگوں کو آسائش، روزی اور ضروریات زندگی بہم پہنچانے کا سلیقہ بتائے۔ یعنی اشتراکیت یا سوشلزم کا نظام ملک میں قایم ہو تو کہیں امان مل سکتا ہے۔ وہ سرمایہ داری اور سرمایہ داروں کی حرکات سے عوام کو باخبر کرتا ہے۔ وہ اس نظام کے حامیوں کے چکموں کو

نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کی ناپائداری کو واضح کر کے اس کی ہلتی ہوئی بنیادوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

(۱)

بُزان پؚہ سرمایہ دار ڈیوٹھؚم جگر غریبن تہ بے کسن ہُند

مبہ چانہِ اَمہِ عظمتُک قسم چھُم تتے منگان چھُس بہٕ تے امانا

(۲)

اکھاہ چھُہ تختس بِہِتھ شہانہ جَرِتھ جواہر بَرِتھ خزانہ

چھُہ بیاکھ فِران دانہ دانہ بنان پنچھُن کُنیٖ تِمس نہ بانا

(۳)

جَران اکھاہ سِمن تہ چُونہ جامَن بَتیس زانہ ان بنان شامَس

وُچھم ہِمے زیادہ پاکدامَن ژٕیتہ نِش تِمَن کُنیٖ نہ آب و دانا

مفہوم:- (۱) اے خدا تیری عظمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ سرمایہ دار انسان بے سرمایہ اور بے ثروت انسان پر ظلم ڈھاتا ہے۔ اور اس کے خون سے پلتا ہے۔ اتنا ظلم کہ میں چلّا اٹھتا ہوں، الامان!

(۲) ایک ہے کہ زر و زیور سے لدا ہوا لباس شاہی پہن کر تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور خزانہ اور لشکر لے کر حکومت کر رہا ہے۔ اور ایک ہے کر

محض مسکین ہے اور گدائی کرنے کیلئے اس کے پاس کشکول تک نہیں۔

(۲) اے خدا! تیری اس دنیا میں کوئی فارغ البال اور خوشحال ہے اور زر و زیور سے اپنی خود آرائی میں مصروف ہے، اور دوسرا ہے کہ مارے بھوک کے مر رہا ہے۔ عجیب ماجرا ہے کہ اگر کوئی زیادہ پاکدامن اور خدا ترس ہے تو وہی مفلوک الحال اور لاچار ہے۔ آزاد کو اس غیر متوازن تقسیم اسباب رنج و راحت کے پس پردہ سرمایہ داری اور سرمایہ دارانہ نظام حکومت کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ وہ کہہ اٹھتا ہے ؎

شاہی غوہ لاٹی پڑزا نہ رازہ　　اِنصاف تراٹھ پوزا نمازہ
اکھ دُورہ ترسان بیا کھ پُورہ نازہ　　یم فتنہ ساری تنازہ
سرمایہ داری سرمایہ داری

مردن چھ ڈالان نشہ دردہ لولہ　　ولس بناوان شورہ تہ گولہ
کفرکی تہ دینکی کری کری مخولہ　　مستانہ رندن گالان ہولہ
سرمایہ داری سرمایہ داری

بیٹھ عرشہ ولگ تقدیر سالہ　　عالم تہ آدم کورنس حوالہ
گے زیر ہرنہ تہ لگو شیر زالہ　　ادہ کش چھ ماران یم براری ژھالہ
سرمایہ داری سرمایہ داری

مفہوم :- (۱) ادھر دیکھو تو شاہی اور غلامی کا منظر پیش نظر

ہے، اُدھر دیکھو تو کوئی سارے عالم سے بے انصافی کر کے پوجا اور نماز میں محو ہے۔ کوئی بے بس اور بے کس ہے اور کوئی کھلے بندوں عیش و عشرت میں مگن ہے۔ یہ مختلف مناظر ہیں جو فتنے اور متنوع تنازعے ہیں۔ ان سب کا سبب سرمایہ داری اور نظام سرمایہ داری ہے۔

(۲) سرمایہ داری انسان کو محبت اور شفقت کے نازک جذبات سے منحرف کر دیتی ہے۔ پیار اور اُلفت کو گولہ بارود میں تبدیل کر دیتی ہے۔ کفر اور دین کے "تحول" سُنا سُنا کر رندوں کو تنگ ظرف بناتی ہے۔

(۳) سرمایہ داری کے علمبردار بچارے مسکین کو لاچاری اور ناداری پر راضی رکھنے کیلئے "تقدیر اور قسمت" کا حوالہ دیکر غریب کو انہی کا سہارا دیتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ تمام کائنات اور تمام بنی نوع انسان اسی تقدیر اور قسمت کے قابو میں ہے۔ اسی طرح وہ کمزور اور زور آور دونوں کو اپنے جال میں پھنسائے رکھتے ہیں۔ ذرا دیکھئے تو! سرمایہ داری کیسی کیسی بلی کی سی چھلانگیں مارتی ہے۔

پھر آزاد آگاہ کرتا ہے کہ سرمایہ داری فریب ہے دغا ہے اور ظلم و ناانصافی کا باعث ہے۔ اس کے چکموں میں نہ آؤ۔ یہ اپنے مفاد کے لئے کبھی فلک کے اجرام کو کبھی زمین کے جمادات کو تمہاری عزت اور بیکسی کا ذمہ دار ٹھہراتی ہے۔ لیکن آزاد کو سرمایہ داری کی بنیادیں ہلتی محسوس ہو رہی تھیں

وہ چلا چلا کر ہم وطنوں کو بیدار کرتا ہے۔ اور درس دیتا ہے کہ تمہاری غلامی، سرمایہ داری نے مستحکم کر رکھی ہے۔ غلامی کی زنجیریں توڑ دو۔ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاؤ۔ سرمایہ داری ختم ہو رہی ہے۔ اس کو اب بقا نہیں۔

(۱)

سرمایہ داری ہشز پہ پختہ کاری   زور آوراں ہندی ہم ضرب کاری

نا پایداری برّم باز گاری   خواباہ خیالاہ، وہماہ گماناہ

(۲)

ہا بندہ ژیہ شوئی نہ غلامی نہ گدائی   سرمایہ داری فند فریب چھاپہ خدائی

(۳)

چھ کروُ ہرا اَژ ہندی کیمو ہر دہ روزاں زندہ دعہ نی روزن

ژتس پئیہ تئ ہمن سرمایہ داراں تم نواب آخر

مفہوم:- (۱) دیکھ میرے ہموطن! سرمایہ داری کی تمام پختہ کاریاں اور ظالم زور آوروں کے تمام مظالم دھوکے اور فریب ہیں۔ محض خواب اور خیال کی باتیں ہیں۔ یہ ناپایدار ہیں اور مٹنے والے ہیں۔

(۲) اے بندہ خدا! کیا تیرے لئے سرمایہ دار کی بنا کردہ غلامی اور گدائی زیبا ہے؟ سرمایہ داری فریب اور دغا کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ خدا کی کوئی خدائی نہیں جو اٹل اور لافانی ہو۔

(۳) سرمایہ داروں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کا ڈھانچہ ایک عارضی نظام کے بل بوتے پر کھڑا ہے۔ جس طرح برسات میں موافق اور سازگار ماحول پاکر چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے اُبل پڑتے ہیں۔ اور خزان کے داخل ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح یہ عارضی سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونے والا ہے۔ اور اس کے ساتھ سرمایہ دار بھی۔ ان کو یاد رہے کہ ان سے پہلے اس دنیا میں کتنے نواب اور راجے پیدا ہوئے اور موافق ماحول کے ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ بھی ختم ہو گئے۔

آزاد سیاسی اُفق پر سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہوتے دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ قبیح نظام تو بوڑھا ہو چکا ہے۔ نیا نظام جوان ہوگا۔ دل خوش کن اور انسان پرور ہوگا۔ ایک نظم جوانی اور بڑھاپے کی تعبیر میں لکھتا ہے۔ خوب لکھتا ہے۔ مقطع میں نئے نظام کا نقشہ پیش نظر رکھتا ہے

(۱) گلا باہ وارہ ھُند یاوُن بُجر سوسن مزارن ھُند
چھوان یاوُن کنڈین پوشن بُجر پوشن نہ خارن ھند

(۲) چھُہ یاوُن شراونیچ گرمی قُلفے ہارِچ ہوا سونتک
بُجر کیاہ تیرِ ماگیچ شور پانشرالن تہ نارن ھُند

(۳) پچھُہ یاوُن جاوٕ جولائی بُجر حسرت پشیمانی
بُجر مجبوُرین ھُند بندہ، یاوُن اختیارن ھُند

(۴) یمن پوشن تہٖ باغُن نوشہ ناسنہ میون یاوُن راے

چھُہ از یاوُن مزدوُرن ہُند تہٖ جُر سرمایہ دارَن ہُند

مفہوم :- (۱) جوانی باغ میں ایک کھلے ہوئے گلاب کی مانند ہے اور بڑھاپا قبرستان کے سوسن کے مشابہ ہے۔ جوانی پھولوں اور کانٹوں دونوں پر اتراتی ہے اور بڑھاپا نہ کانٹوں پر نہ پھولوں پر۔

(۲) جوانی ساون کی گرمی ہے ہار کا شگوفہ زار اور باد بہاری ہے بڑھاپا ماہ ماگھ کی سردی ہے۔ پہاڑوں اور گھاٹیوں کی کہر ہے۔

(۳) جوانی ایک اُمنگ اور تگ و دو کا نام ہے۔ بوڑھاپن حسرت اور پشیمانی کا دوسرا نام ہے۔ بوڑھاپا مجبور اور معذور ہے۔ اور جوانی صاحب اختیار ہے۔

(۴) میرے جوبن کا مالک ان باغوں اور پھولوں پر کیوں نہ اترائے

آج مزدوروں کا جوبن ہے اور سرمایہ داروں کا بوڑھاپا۔

سیاست میں راستبازی اور بہادرانہ عمل کی تلقین

آزاد سیاست میں راستبازی کا قایل ہے۔ وہ اس میدان میں بہادرانہ پیش قدمی کا حامی ہے۔ اس کے سامنے سیاسی مسایل کو حل کرنے کے لئے لومڑی کی چال چلنا عین نامردی ہے وہ چاہتا ہے کہ میدان عمل میں قدم رکھکر تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے

وطن کا محب آگے آگے اپنے نصب العین کی طرف بڑھتا جائے۔ وہ حب وطن کی افزائش چاہتا ہے۔ اور حب الوطنی کا مکمل اور سالم ہونا ضروری سمجھتا ہے تاکہ دلیرانہ طور تمام مصائب و مشکلات کا سامنا کیا جا سکے وہ کھوکھلی اور نقلی حب الوطنی کو بے معنی سمجھتا ہے۔ "وزیج یارکو" میں یوں کہتا ہے ؎

روشہ روشہ وُنۍ دِتم گوشن ژھہ پاژرو پھیوُرس گامہ شہاژرییے
سینز رُس تہ پزرُس وُچھم پاید اژری سگ دِتے کمہِ وزیج یاژرییے

مفہوم :- میں نے دیہات اور شہر سب چھان مارے۔ ہر جگہ ہر گوشے کو دیکھا۔ میں نے یہی پایا کہ صرف راست بازی اور سادگی لازوال اور پائیدار ہے۔ اے جنگل کی چیڑ (کہ راست قد اور سادگی کا ایک مجسمہ ہو) تجھ کو کس نے پالا اور پوسا؟

آزاد سوبھاش چندر بوس کی حب الوطنی، ایثار اور بہادری کا دلدادہ تھا۔ لیکن جاپانی فاشزم سے متنفر تھا۔ اس لئے بوس کا جاپانیوں سے مدد طلب کرنا تاکہ وطن آزاد ہو۔ اس کی نظروں میں نادانی بلکہ نقصان دہ تھا۔ وہ نیتاجی کے طرز عمل کو جاسوسی سے تعبیر کرتا ہے۔ اور ہندوستانیوں کو تنبیہہ کرتا ہے کہ اپنی گرم جوشی اور بہادری سے ہی قوم کا بیڑا پار لگایا جا سکتا ہے۔ فاشسٹ جاپانیوں کی مدد سے نہیں ؎

دژان ییلہ نارہ وُرہ مَل پانہ الہ رادان کہ ہن بالَن

بہادُر چھا اَژان جاسُوسس لاگیتھ دُشمنن اندر

کران گرداب گنتھ پانس اَنان اَدہ رگیوُر طوُفانس

شرف یُس صاحب خانس تہ سُے چھا پرزنن اندر

مفہوم:- (۱) جب بجلی خود جلتی ہے تب کوہ و بیاباں میں لرزہ پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح حب الوطنی کی آگ سے بھرا ہوا دلیر مرد لومڑی کی چال نہیں چلتا۔ اور بھیس بدل کر دشمنوں میں داخل ہو کر جاسوس نہیں بنتا۔

(۲) بھنور جب اپنے آپ کو چکر میں ڈالتا ہے جب ہی وہ کہیں طوفان کی راہ روکتا ہے۔ بھلا جو خوبی گھر کے مالک میں ہو وہ کہاں کسی بیگانے میں مل سکتی ہے؟ کہتا ہے ؎

ورتاو دلیری ہُند کیاہ زانہ سُہ بے چارہ

یُس گژایہ لگان آتش پتیھ آسہ کھسِتھ کھڑاوے

نتِہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غوہ لاگی ہُند

اِستادہ جوانمردس یُس لول پتھر پاوے

مفہوم:- (۱) بہادری کے رسم و روایات وہ بے چارہ کیا جانے جس کا اپنا ایمان پختہ نہ ہو اور جس کی حب الوطنی ڈانواڈول ہو۔

(۲) ایسی حب الوطنی سے غلامی کی زنجیریں ہی بہتر ہیں جس حب الوطنی کا متحمل میرا ہم وطن نہ ہو سکے۔

آزادؔ کا پیغام

آزادؔ کے دل میں "لول" کا ایک ذخیرہ موجود تھا جو کہ مجاز کے خیالات اور جذبات ظاہر کرنے میں کافی دیر صرف ہوتا رہا۔ وقت کے گذرنے اور ماحول کے بدلنے کے ساتھ یہی "لول" کھلے بندوں وطن اور اہل وطن کیلئے صرف ہونے لگا۔ مروجہ شاعرانہ خیالات اور ترکیبات کو چھوڑ کر آزادؔ زندگی کی "تلخ وارداتوں" کے مسئلوں پر اپنی سمجھ اور تجربہ کے مطابق اپنے افکار ظاہر کرنے لگا۔ ان مسائل پر آزادؔ کے افکار ایک پیغام کی حیثیت رکھتے ہیں جو قابل غور اور سبق آموز ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے

آزادِ نو آلو چھینہ   بوزی لو لکھو ناد لو لڑی یے
سوہ نذری یے بوزی میانی زار   بچہ نغمہ تہ ساز نذری یے

مفہوم :- آزادؔ کی محبت بھری تانوں کو سنکر سمجھ لو اور متاثر ہو جاؤ۔ یہ کسی رسمی گویتے کے رسمی گیت تو نہیں۔ اور پھر سے

پیمانہ نوی نوی نوو شراب   چھی مِیَہ نِشس ہَس بانہ نوی
چھاو اَدہ میخانہ میون   تراو ساری پرائی مستی

مفہوم :- میرے پاس مے، جام و مینا سب نئے اور نرالی قسم کے ہیں۔ پرانی مستی چھوڑ دے۔ پھر میرے مے خانہ میں داخل ہو کر بادہ نوشی کر۔

آزاد اور ہندو مسلم آشتی

بچپن ہی سے آزاد مذہبی امور سے باخبر ہوتا چلا آیا تھا۔ لیکن ماحول اور ہوا کے باوجود طبیعت مذہبی معاملات میں اُلجھ نہ سکی۔ وہ مذہبی رواداری کا قائل ہے اور اسی طرف مائل ہے۔ مذہبوں کے الگ ہوتے ہوئے بھی وہ انسان کے ایک ہونے کا دعوے دار ہے۔ "ہندو مسلم بھائی بھائی" آزاد کا نصب العین اور یقین کامل ہے۔ متعدد دینوی راہیں اس کے سامنے ایک ہی منزل کے مختلف راستے ہیں۔ وید، شاستر، قرآن، بائیبل آدمی کو آدمی کا دشمن بنانے کے مختلف احکام نہیں۔ اُس کے سامنے انسان انسان ہے۔ ہندو بھی، مسلم بھی، سکھ بھی اور عیسائی بھی انسان ہے۔ انسان کے بنیادی جذبات ایک ہوتے ہوئے کیسے ہو سکتا ہے کہ ہندو یا مسلمان کہلانے سے وہ بدل جائیں۔ مذہب ایک بھیس ہے، جس کو پہن لے تو پہننے والا بدل نہیں سکتا۔ آزاد وطنیت، یگانگت، ہندو مسلم آشتی اور بنی نوع انسان کے ایک ہونے کا علمبردار ہے۔ وہ حیران ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا خدا کسی پیامبر کے ہاتھ ایک پیغام بھیجکر دوسرے پیغمبر کے ہاتھ ایک مخالف اور متضاد پیام بھیج سکتا ہے؟ نہیں نہیں۔ یہ محض انسان کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔ سب دین ایک ہی ماخذ سے نکل کر ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہو سکتے۔ پھر دین اور دین میں جھگڑا، انسان انسان میں جھگڑا کاہے کا؟ یہ

محض غرضمندوں کی چالیں ہیں۔ وہ چلّا اُٹھتا ہے۔ میرے ہمسفرو! مذہب ایک دوسرے سے جُدا ہونا نہیں سکھاتا۔ ایک دوسرے کا دُشمن بننا نہیں کہتا ہے۔ یہ ظاہرداری کی باتیں اور خودغرضوں کی ایجادات ہیں کہ مذہب ایک دوسرے کا دُشمن بنا سکھائے۔ ہمسفرو! انسان ہو، انسان بنو، کعبہ اور بُتخانہ تم نے اور تمہارے دماغ نے پیدا کئے۔ اگر خدا تمہارا خالق ہے تو وہ کیونکر تمہارے لئے متضاد ارشاد بھیجتا؟ تم بھائی بھائی ہو۔ آپس میں اتفاق سے رہو، مل جل کر رہو۔ پریم اور محبت برتتے رہو۔ سب بنی نوع انسان کو ایک اور یکساں جانو۔ اسی میں تمہاری روحانیت کا کمال اور عروج مضمر ہے۔ شمع کی زبانی کہتا ہے ؎

(۱)

ییتھ یکسانہ کہِ ہالہ ما دانہ — کُس ییٚن کُس چھُ بیگانہ میون
یتھ میہ نِش ہیوند تہ تیتھہ مُسلمانہ — گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۲)

دین میون ملہ زار دھرم یکسانہ — سارِنے کیٚتھ چھُ ژورانہ میون
یُتھ میہ نِش کعبہ تہ تیتھہ چھُ بُتخانہ — گوش تھاو بوز افسانہ میون

(۳)

نہ مٔنز کعبس نہ بُتخانس چھُ آزاد — ییتھِس مردِ مسلمانس مُبارک

(۴)

بُت خانہ ژے بنوو ُتھ کعبچ بناژیہ ٔ تہٕ آدتھ

گیتا یہِ کیشہ خطا کھوٚت وٚنتم قرءانہ واسے

مفہوم :- (۱) مجھے یکسانیت کے عالم میں اپنے پرائے کی کوئی تمیز نہیں. میرے پاس جیسا ایک ہندو ہے، ویسا ہی مسلمان ہے یہ سن! میرا فسانہ سُن!

(۲) میرا مذہب؟ باہمی ملنساری، میرا دھرم؟ سب کو یکسان سمجھ لینا. میری روشنی بغیر کسی تمیز کے سب کے لئے ہے. جیسا کعبہ میرے نزدیک متبرک ہے ویسا ہی بُت خانہ بھی ہے یہ سُن! میرا فسانہ سُن!

(۳) آزآد نہ کعبہ میں جا کر سجدہ ریز ہوتا ہے اور نہ بُت خانہ میں جا گھُستا ہے. ایسے مردِ مسلمان پر آفرین ہے.

(۴) بُت خانہ اور کعبہ دونوں کو تُو نے پیدا کیا. مجھے بتا. اسے قرآن والے کہ بھگوت گیتا پھر کیوں قصوروار ہے؟

آزاد کو ملّی جھگڑے، مذہب سے مذہب کی دشمنی، اور انسان سے انسان کی عداوت ناگوار گذرتی ہے. وہ ان مُشکلات اور ناموافق مناظر کو دیکھکر یگانگت اور اتفاق کے نعرے بلند کرتا ہے. بہتے دریا کی زبانی سناتا ہے ؎ سنبر دوہ گنیار، بُٹھو تہٕ بیرہٕ ڈیشتھ جیرہ حچُم ایوان

گُنبر یکسان حچُس ژھاران لاران ٹُوٚیت ماران پان

تؤے چھُس آب اُسِتھ وارہ تلون تیونگن اندر
پوان پھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

●

مہ وُچھ لہرن ہندین تیہرن، تنازن، لایہ لاین کُن
گنیر آسِتھ گنیر میون وُچھ مہ وُچھ جھگڑن تیاین کُن
گنیرنے آسہ یم جاہِل وہین کتہِ ہائے قلن اندر
پوان پھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

مفہوم :- اپنے راستہ میں نشیب اور فراز اور متعدد قسم کی رُکاوٹیں دیکھکر مجھ پر جنون کی حالت طاری ہوجاتی ہے۔ میں یکسانیت کا متلاشی ہوں۔ جبھی اس قدر دوڑتا، بھاگتا، پھرتا رہتا ہوں۔ اور پانی ہونے کے باوجود جدوجہد کی سرگرمی سے تپاں و سوزاں ہوں۔ مجھے زندگی کا لُطف مشکلات کا سامنا کرنے میں حاصل ہوتا ہے۔

(۲) میری لہریں خونخوار بن کر ایک دوسرے سے لڑتی اور جھگڑتی رہتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے ہاتھا پائی بھی کرتی ہیں۔ تم اس لڑائی جھگڑے کی طرف کوئی توجہ نہ دو۔ اس قدر لاتعداد لہروں کے ہوتے ہوئے بھی ان کی مجموعی یکسانیت اور ایکتائی کا مشاہدہ کرو۔ اگر ان میں باہمی ملنساری اور وحدت نہ ہو تو یہ ناداں' داناؤں میں کہاں جا سما سکتے۔ مجھے زندگی کا لُطف سفر

طے کرنے اور منزل در منزل چلنے میں ملتا ہے۔ اور ایک غزل میں یوں کہتا ہے

(۱) کینہہ پران کُفرُک ترانہ تہٕ کینہہ چھہ دینکو دَم دِوان
چانٕی لولٕکۍ رۄتچھہ یمو داغوٗ نشہ داماںہٕ رمیون

کُنہٕ کُس باغَس پھۄلِم گُل چھُس وُچھان لوکٕٹ بہار
(۲) کُس میہ دُشمن دوس وَنہٕ کُس کُس پنٕنۍ بیگانہٕ میون

کافری ہندو جامہ لاگتھ کامہٕ دِیو لوٗب عاشقوٗ
(۳) پردہ میشانٕنۍ دردہ چشمن کعبہ تہٕ بُتخانہ میون

مفہوم:- (۱) چند لوگ کفر کی برتری کا اور چند لوگ دین کی بزرگی کا چرچا کرتے ہیں۔ لیکن مجھ پر تیری محبت نے یہ احسان کیا کہ نہ دین سے مجھے واسطہ نہ بے دینی سے۔

(۲) میری تمنّا اور میری آرزو! یعنی وحدت کے حسین باغ میں دل کو لبھانے والے پھول کھل آئے ہیں۔ اور میں محوِ نظارہ ہوں۔ بھلا میں کس کو دشمن کہوں۔ اور کس کو دوست کہوں۔ میرے سامنے سب ایک ہیں کوئی بیگانہ نہیں۔

(۳) کفر کے لباس میں بھی سچے چاہنے والوں نے محبت کے دیوتا کو پالیا، لیکن مذہب پرستوں نے کعبہ اور بت خانہ کا تفرقہ مجھ ایسا ٹھو

کہ میری محبت کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور راہِ محبت پر گامزن ہونے سے قاصر ہو گئیں۔

محبت، وحدت، مساوات

انسان کو انسانیت کی یاد دِلا کر مساوات، وحدت اور محبت کی تلقین اس طرح کرتا ہے ؎

دِتھ زِ اَزلینہ محبتکو گو ہمیشہ پھولہ سنے محبتکو گُل
نِیجہ ہرُد تہٕ نہ سونت بلکُل ژِیہ کرِژھ پنکو پاٹھو ہرُن رواچھا

ژِہ زاکھہ پنسان بڈیوکھ پنسان کتے بنیوکھ ہیوند کتے مُسلمان!
چِھہٕ چون مذہب گنیر تہٕ یکسان ژِہ اَکھ بہٕ اَکھ گنزرُن رواچھا

مفہوم:- تم لازوال محبت کے پودے نصب کئے جاؤ۔ یقیناً ان میں سے محبت کے پھول نکل آئیں گے۔ اور ان میں بہار اور خزاں کا دخل ہی نہ ہو گا۔ یہ لازوال ہوں گے۔ عام پودوں کی طرح جن کے پتے پت جھڑ کے موسم میں جھڑ جاتے ہیں۔ تمہیں نہیں بننا چاہیئے۔ تمہاری محبت کا برتاؤ سدا بہار رہے گا۔

(۲) تم انسان پیدا ہوئے اور پرورش پا کر بڑے ہو گئے۔ مگر پھر بھی انسان رہے۔ نہ جانے تم ہندو کہاں سے بنے یا کس طرح مسلمان بنے؟ دیکھ تم انسان ہو۔ تمہارا دین اور یقین "وحدت" اور "یگانگت" ہونا چاہیئے اور دوئی کے خیالات کو ترک کرنا چاہیئے۔ اور سب مخلوق کو یکساں سمجھنا

چاہیئے ؎

یکسان وحدت ، ایمان کاہِل   یکسان مانان انسان کاہِل

عالم دُوٗ یی ہُند کُنہِرس مُقابل   خاباہ خیالاہ ، وھما ، گمانا ہ

مفہوم :- " انسان" کا ایمانِ کامِل مساوات اور وحدت ہے

چنانچہ جو انسانِ کامِل ہو - اس کا یقین وحدت اور یکسانیت ہی ہوتا ہے

دوئی کی دُنیا مساوات کے مقابلے میں محض فریب ہے . وہم ہے اور دھوکا ہے

(۱) ہند عرب ، روم چین ، فتنہ گرن ہُند نفاق

دین تہٕ ایمان کیاہ ؟ لول ، کُنہِر اتفاق

زان دُوٗئی بوڈ گُنہ ناہ ، مان کُنہِر بوڈ ثواب

یی چھُ وُنان انقلاب ، اُتھو چھہ وُنان اِنقلاب

(۲) ناو ژٕیہٕ پننسان چھِے ہیٛوند تہٕ مُسلمان کیشاہ

ہیٛوند تہٕ مسلمان یوٚد ناو ژٕیہٕ پننسان کیشاہ

رِندہٕ پنٕنو زندگی کیشازہ تھوٗت در عذاب

یی چھہ ونان انقلاب اُتھو چھہ وُنان اِنقلاب

مفہوم :- (۱) یہ فتنہ گر غرضمندوں کے ہتھکنڈے ہیں کہ مختلف

ممالک کے لوگوں کو ایک دوسرے سے مختلف جتلاتے ہیں - اور ایک کو دوسرے

کا دُشمن بتائے آئے ہیں - یہ تو سب انسان ہیں - نسل اور جغرافیائی محلِ وقوع

کے اختلافات کے باوجود سب ایک ہیں۔ دین اور ایمان کیا چیز ہیں؟ محبت یکسان اور اتفاق۔ دوئی اس عالم یکتائی میں محض گناہ ہے، اور مساوات، محبت اور اتفاق برتنا ایک عظیم کارِ ثواب ہے۔ زندگی کے اس ڈھنگ کا نام انقلاب ہے۔ اور یہی انقلاب کی تعلیم ہے۔

دل تم انسان ہو۔ اور انسانیت میں ہندو یا مسلمان نام سے کچھ تبدیلی تو نہیں آسکتی۔ بالفرض ہندو یا مسلمان نام سے تمہاری زندگی کی تعبیر ہے۔ تو پھر تم انسان (اشرف المخلوقات) نہیں ہو سکتے۔ اے مست و بے خبر! تو نے اس تفرقہ میں پڑ کر اپنی زندگی کیونکر درہم برہم کر دی ہے انقلاب یہی تعلیم دے رہا ہے۔ اور انہی باتوں کی جانچ انقلاب کہی جاتی ہے۔

مذہبی رواداری

آزاد مذہب ہیں رواداری کی تعلیم ہر قدم پر دیتا ہے۔ اس کے کلام میں جا بجا اس کا ذکر ہے۔ وہ بیانگ دہل پکارتا ہے کہ ہموطنو! اگر ایک مذہب دوسرے مذہب والوں سے نفرت کی تعلیم دیتا ہے تو وہ مذہب 'مذہب' نہیں، ایسے مذہب سے لامذہبی بہتر ہے۔ اگر کوئی مذہب دوسرے مذہب والوں سے کینہ پروری سکھاتا ہے تو وہ مذہب نیست و نابود ہونے کے قابل ہے۔ انسان کو دوئی کی ہدایت اگر مذہب سے ملتی ہے تو وہ مذہب جھوٹا ہے، فاسد ہے، اور خدائی مذہب نہیں ہو سکتا۔ اگر مذہب، مساوات، محبت اور رواداری نہیں سکھاتا تو قابل ترک اور قابلِ نفرت ہے۔ آزاد کا کہنا ہے کہ مذہب، مذہب میں تفرقوں اور

جھگڑوں کی بنیاد محض ذہنی غرض انسان کی خودغرضی ہے۔ ان غرضمندوں کے دھوکے میں نہ آؤ۔ خدائی ہدایات متضاد نہیں ہو سکتے۔ رب العالمین متضاد پیغامات نہیں بھیج سکتا۔ عقل کامل یہ نہیں مان سکتی ہے کہ آسمانی کتابیں انسان کو انسان سے نفرت کرنا سکھائیں اور انسان کو دوئی کی تعلیم دیں۔ انسان ایک ہے۔ تمام عالم میں انسان کی ایک ذات ہے۔ مختلف مذاہب کے عقائد سے انسان کی انسانیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ اس لئے اچھا ہے کہ انسان آپس میں پریم اور آشتی برتائیں۔ دوئی اور باہمی کینہ پروری چھوڑ دیں۔ محبت سے ایک دوسرے سے میل جول پیدا کریں۔ ایسے خیالات اور دیگر نکتے ذیل میں دئے ہوئے چند اشعار سے واضح ہو سکتے ہیں۔

(۱) ریم وَنان اُسی ہیند مُسلمان بأی بارِنی پانہ وأنی
کیاہ تیمن نِش بیاکھ کانْہہ ویداہ قورانہ آسہ ہے

(۲) قودرتس بوّن بوّن ٹھوٗنی بیلہٕ آسہ ہُن مِلّت نۂ قوم
پٔرتھ اُکس بوّن بوّن زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

(۳) گاٹہٕ جاراہ آزموُدم تۂ اتہٕ ہالَن فیرِ کرِ فیرِ کرِ
وائے تَتہِ ینسان بنِکرِ امتحاناہ آسہ ہے

(۴) کیاہ وَنان آزاد کُس بوزان تمیُ سِند کریم وِداکھ
زانْہہ تۂ لیکھان زُلف و خالکُ داستاناہ آسہ ہے

مفہوم :- (۱) جو لوگ "ہندو مسلمان بھائی بھائی" کا اعلان کرتے آئے ہیں۔ یقیناً اُن کے پاس (مروجہ قرآن اور وید کے مقابل میں) کوئی دوسرا خدائی فرمان تو نہیں تھا جس کے تحت وہ اس نیک اور انسان پرور اصول کا پرچار کرتے تھے۔

(۲) اگر قدرت مختلف قوموں، ملتوں کو علیحدہ علیحدہ رکھنا چاہتی تو ہر قوم اور ہر ملت کے لئے جُدا جُدا زمین اور آسمان پیدا کرتی۔

(۳) مختلف درس گاہوں میں سے پھر پھر کے اپنی لیاقت آزمائی اور حاصل کی ہوئی دانشمندی اور علم کا امتحان کرتا رہا۔ اے وائے اِکران مدرسوں میں انسانیت کا امتحان نہیں لیا جاتا۔ یہاں رسمی لیاقت اور خرداری کا ناپ تول ہو تو ہو، لیکن انسانیت کا کہاں ؟

(۴) آزاد کی آواز کیا ہے ؟ بھلا اُس کی آہ و فغاں کون سنتا ہے اے وائے ! وہ کبھی زلف و خال کی تعریف میں کوئی غزل گاتا تو لوگ اُس کی تعریفیں کرتے۔ وہ تو انسان اور انسانیت کے لئے رونا روتا ہے۔

یتیمہٕ گٲمٕتۍ بھاس ژٕ اوٚتھ پانہٕ وأنۍ ژوٚٹ نمہٕ نہٕ ماز

(۱) ناز تھَوِ ییٚتھ گاٹلس ہیٚندِس مُسلمانس پٔز یا

یتیمہٕ یقینن کینہ رتھین بارہ نٮ۪ن دودن کرٕ جُدأی

(۲) سینہ دارُن ونتہ تھٕ دیٚنس تہٕ ایمانس پٔز یا

کافری، دوٗگنیا رٹھاوُن، دینداری گوٗ وکُنیر

(۳) تفرقیچ اُفیٖن ملہٕ وُنی درد پیمانس پٔزِ یا

کیاہ کرٕن کُنرس تہٕ لولس بازیگارن ہندی فریب

(۴) ڈٔنرِ واوس، گردِ کھوژن مرد ما دانشس پٔزِ یا

مفہوم :۔ (۱) کسی دانش مند مسلمان اور ذی عقل ہندو کو اُس مذہبی عقیدے پر ناز نہیں کرنا چاہیئے، جس سے اُن کے درمیان دوئی پیدا ہوتی ہو۔

(۲) کئی مذہبی عقائد کی وجہ سے بھائی بھائی ایک دوسرے کے دُشمن ہو جاتے ہیں۔ کیا کسی بھی صاحب ہوش انسان کو ایسے عقیدوں اور ایسے مذہبوں کے ساتھ محبت رکھنی چاہیئے۔

(۳) میری نظر میں اگر کُفر ہے تو دوئی ہے اور دینداری ہے تو "یکتائی" ہے۔ محبت (کُنیر) کی شراب میں نفرت (دوئی) کی افیون ملا دینا کوئی دانشمندی نہیں۔

(۴) جھوٹے سیاسی اور مذہبی فریب کاروں کی چالوں سے محبت اور یگانگت پر کوئی بھی بُرا اثر نہیں پڑ سکتا۔ زندگی کے کارزار میں جو بہادر "لول" اور "کُنیر" کے راستہ پر نڈر ہو کر گامزن ہوں۔ اُن کو دھول اور مخالف ہوا راستے کے گرد و غبار سے کیا خوف؟

(۱)

یَس دین باوہم گنیرمک ترانہ   سُے دین و ایمان زانتہ مانہ

ہم سائنی دفتر پرائنی فسانہ   بَس لولہ رستین لوکٹ بہانہ

سرمایہ داری سرمایہ داری

(۲)

پوشہ گُو گنیرکو چھہ ددُی ہنتہ یوّد دوئی ہندہ نارہ سیتہ

اگفتکٹ باران رحمت ٹزاوہ پاسنئے اِنقلاب

(۳)

یَس پایہ بدَس ایمان، انسان، گنیرہ یکسان

سائلاب، ہوا، طوفان، ناران تہنترہ ناوے

مفہوم: - (۱) جو مذہب مجید پہ وحدت کے ترانے ہویدا کرے، وہی ہمارا مذہب ہے، یہ ہمارے دفتر پرانے افسانے محض اہل ہوس کے لئے "عشق" کے بہانے ہیں۔ جس کے در پردہ سرمایہ داری کارفرما ہے۔

(۲) دوئی ایک تپتی ہوئی آگ ہے۔ ایکتائی ایک پھول کے مشابہ ہے۔ اگر تیز گرمی نے اس نازک پھول کو مرجھا دیا ہے تو بھی کیا مضائقہ انقلاب محبت کے بارانِ رحمت سے اس پژمردگی کو دور کر دے گا۔ (۳) جس بلند بخت انسان کا ایمان اور یقین، انسانیت، وحدت اور ایکتائی ہے اس کی کشتی کو (بجائے روکنے کے) دنیاوی طوفان، سیلاب اور بادِ مخالف

پار لگاتے ہیں۔

(۱) ژۆ ادشکمہ گاٹہ حاوک نور، لوگت نار ینسانو

کرٕتھ ینسانیت بدنام ھسا بے عار ینسانو

(۲) محبت باگراون کیتھ کرٕ یوٚنک قوہ رتن یادا

ژیٚہ لوگت دین وایمانس کرون بابار ینسانو

(۳) نھو یۄنے قوہ دِرتن ہنین خزانن لٹاترٕاوتھ

ژیٚہ اوسے باگرٲوِتھ کھیوٚن ہنیوک شہماریٖنسانو

(۴) گٔنڈ آدم گٔنڈ عالمس سیتھ ماز مازس نم

یہ کٔر تر وۄسے دِلس اندر درٕی ہندنار ینسانو

(۵) ہنیوک ڈرکٹ تہٕ دینک تھم نہ دینک غم نہ درک غم

کران ینسانیت ماتم وچھت چانی کار انسانو

(۶) دِتے برٕم ہنینیو بے کارٕ دِوان چھک قسمکی بارٕہ

تران چھک پرانِہ بے نارٕہ لگی کتہٕ تار انسانو

مفہوم:۔ (۱) تم دانشمندی کا ایک منور مجسمہ تھے۔ لیکن اپنی کرتوت سے جلتی تپتی آگ ثابت ہو رہے ہو۔ اے بے رحم انسان ایسا کرنے سے تم نے انسانیت کو بدنام کر دیا ہے۔

(۲) تمہیں اس دنیا میں محبت کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ لیکن

تم نے دین اور مذہب کی سوداگری شروع کر کے اپنے مقصد اعلیٰ کو پامال کیا۔ (۳) دنیا بھر کی نعمتیں قدرت نے تمہارے سامنے رکھی تھیں، تاکہ تم اوروں کے ساتھ مل جل کر مساوات کے اصول پر کاربند رہتے ہوئے ان نعمتوں کا استعمال کرو۔ لیکن تم ہو کہ خود غرضی سے ان نعمتوں کو اپنے لئے ہی ڈھانک رکھتے ہو، اور کسی اور کو ان سے استفادہ کرنے نہیں دیتے

(۴) انسان انسان کے لئے الگ الگ دُنیا نہیں ہے۔ سب کے لئے ایک دُنیا ہے اور دُنیا میں بسنے والے لوگ سب انسان ہیں۔ گویا انسان اور انسان میں کوئی تفاوت نہیں تفرقہ نہیں۔ وہ ایک دوسرے سے متعلق اور وابستہ ہیں، ایسے جیسے ناخن اور گوشت کا باہمی تعلق ہے۔ اس بات کے ہوتے ہوئے دوئی کی سُلگتی آگ تمہارے دل میں کہاں سے پیدا ہوئی کہ تم انسان اور انسان میں فرق کرتے ہو؟

(۵) نہ تمہیں مذہب سے واسطہ اور نہ دینداری سے کوئی سروکار، لیکن مذہب اور مذہب پرستی کا نقلی ڈھونگ رچا کر اور لوگوں کو دھوکا دیکر اپنا اُلّو سیدھا کئے جا رہے ہو۔ تمہارے یہ کرتوت دیکھ دیکھ کر انسانیت دُور ہی دُور سے نالاں اور گریاں ہے۔

(۶) اپنے اعمال و کردار سے تم خراب و خستہ ہو۔ لیکن اس خرابی اور خستگی کا الزام قسمت کے سر باندھتے ہو۔ یہ فرسودہ زمانے کی باتیں

ہیں۔ ان سے تمہاری زندگی کی ناؤ پار نہیں لگ سکتی۔ یہ ذلّت ہے۔ نیک کرتوت سے تم اپنی قسمت خود بناؤ۔

مذہب، تقدیر، قسمت، خدا اور خدائی

آزادؔ حسب ونسب اور اپنے ماحول کے مطابق سُنّی مسلمان تھا۔ ترال کا واقعہ بیان کیا جا چکا ہے، جب اس پر مصیبتوں کا ایک پہاڑ سا ٹوٹ پڑا تھا۔ گھر وبار سے جلا وطنی، افسروں کا قہر و عتاب، انتہائی کوششوں اور دعاؤں کے باوجود اپنے معصوم اور اکلوتے بیٹے کا انتقال۔ جانباز سے آزادؔ اور پھر کئی ایک اُلجھنوں سے آزادی۔ پھر اپنے ارد گرد افلاس اور امارت کے متضاد مناظر، سرمایہ دار کا ظلم اور نادار کی زبوں حالی، انتہائی امیری اور انتہائی مُفلسی کے دل شکن مناظر اسبابِ راحت کی کمی اور بہتات کے دلخراش نتائج۔ الغرض دُنیا اور دنیا والوں میں بے سبب اور نا منصفانہ عدم مساوات کو دیکھ دیکھکر آزادؔ کے جذبات کو ٹھیس لگتی رہی،، اور وہ اس عدم مساوات کے مسئلہ پر سوچتا رہا

رِہِتھ بیکار نیکو کار چانی قلندر، پیر، مذہب دار چانی
امیرس کھیون روا مسکینہ سُند خوٗن دُچھت راوان چھُس ہم کار چانی

مفہوم :- اے خدا! تیرے نیک بندے یہ تیرے قلندر، پیر اور مذہب کے پرستار سب کے سب بیکار بیٹھے ہیں۔ امیر غریب کا خون چُوسنا جائز

سمجھتا ہے۔ یہ تیرے کاروبار دیکھکر حیران ہوتا ہوں۔

وہ قادرِ مطلق اللہ تعالےٰ کو جابر اور غیر منصف تصور کرنا گناہ سمجھتا ہے۔ عوام کے مانے ہوئے عقیدے مثلاً قسمت، مشیت ایزدی (PREDESTINATION) اور ایسے جملہ عقائد پر شک کرتا ہے اُس کی نظروں میں یہ سارے عقائد اور مُلّے غرضمند اشخاص کی مختلف چالیں تھیں۔ جن سے وہ عام انسان کو اپنا غلام بناتے رہے۔ جنّت اور جہنم خدا اور خدائی، خوش نصیبی اور بدنصیبی انہی غرضمند لوگوں کی ایجادیں ہیں۔ جن کی بدولت وہ اپنا اُلّو سیدھا کرکے دوسروں پر غلبہ پاتے ہیں غریب کو قسمت کا سہارا دیکر اپنی مفلوک الحال زندگی پر قانع بنا کر کعبہ اور بت خانہ میں فرق جتا کر وہ انسان کو انسان کا دشمن بناتے ہیں اور اپنے فائدہ کا ساز و سامان بہم کئے جاتے ہیں۔ اس طرح کے وسیع مسائل پر آزادؔ کے اپنے جذبات اور خیالات درج ذیل ہیں۔ جن کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ آزادؔ کا رُجحان کیا تھا۔ مناظرۂ "عقل وعشق" میں لکھا ہے

عقل :- دَرم تہٕ اسلام کیاہ وَحی تہٕ الہام کیاہ

عشق :- دَرم تہٕ میوٗنے بہار دین تہٕ میوٗنے بہار

عقل :- ہیوٗند تہٕ مسلمان کیاہ کعبہ تہٕ بُتخانہ کیاہ

عشق :- چیوٗن ہجر چوٗن کار چوٗن ژھوٗرُے گاہٕ ژار

مفہوم :۔ عقل سوال کرتی ہے کہ دھرم، مذہب، وحی، الہام کیا معنی رکھتے ہیں؟ عشق کا جواب ہے، یہ سب میرے ہی کرشمے اور پیداوار ہیں۔ پھر عقل پوچھتی ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ دھرم اور دین تمہارے کرشمے ہیں تو پھر ہندو مسلمان، کعبہ و بت خانہ کا تفرقہ کہاں سے آیا؟ عشق کا جواب یہ ہے کہ یہ جھگڑے یہ کارنامے اور یہ فضول باریکی محض تمہاری ایجادات ہیں۔

عقل :۔ عرش، خدا، لامکان، کیاہ چھ مدا کتھ ونان

عشق :۔ میٹھ خیالاہ، پژھاہ، تنگدلن ہند قرار

مفہوم :۔ (عقل) عرش، خدا، لامکان کا مطلب اور حقیقت کیا ہے؟ (عشق) میٹھا تصور، یقین محض اور تنگدل لوگوں کیلئے باعث اطمینان ہے۔

عقل :۔ وتھ چھ گنی ہنز چھ کیاہ زندگی ہند مدا

عشق :۔ لول، گنیر، دردِ دل، پان پنن کاروبار !

مفہوم :۔ (عقل) جب راستہ ایک ہے تو زندگی کا مطلب کیا ہے؟
(عشق) محبت، وحدت، دردِ دل، اپنا آپ اور نیک عمل۔

عقل :۔ کیاہ چھ گنیر، کیاہ یقین، کتھ چھ ونان دھرم دین۔

عشق :۔ پان پنن پرزنیتھ بیا کھ تہ ہیون در شمار

مفہوم :۔ (عقل) وحدت، یقین، قدم اور دین کیا ہوتے ہیں؟

(عشق) اپنی حقیقت اور اصلیت دریافت کر کے دوسروں کو بھی اپنے آپ جیسا تصور کرنا۔

(عقل) یتھ چھ کران وحی ناو بوز کمو کتہ آو

(عشق) یہ چھ سیٹھاہ ژاَدر جار صاف وَنُن چھم نہ وار

مفہوم :۔ (عقل) جس کو وحی کہتے ہیں۔ وہ کن لوگوں نے سُنی اور کہاں سے آئی؟

(عشق) یہ مسئلہ نازک اور باریک ہے۔ ابھی اس حقیقت کو انکشاف کرنے کا موقعہ نہیں۔

زیُوٹھ سفر زندگی بارِ گراں بندگی

واتہِ سُہ اتھہ منزِلس ترٛاوِ یُتھہِ یتیمی یہ بار

مفہوم :۔ زندگی ایک لمبا سفر ہے اور بندگی ایک بوجھ۔ منزلِ مقصود پر وہی پہنچ سکتا ہے جو اس بوجھ (بندگی) کو اپنے کندھوں سے اُتار پھینکے۔

'خُدا' کے عنوان سے ایک نظم میں رقمطراز ہے ؎

اکھ سوالاہ صاف مبہم یتھ جواب   کانٛہہ نہ نِشہ افسانہ کینژن نِش کتاب

کانٛہہ وَنان چھُس آتما پرماتما   کانٛہہ ہُند یزدان کینژن ہُند خدا

پانہ رُوزِتھ بندگی نِشِس بے نیاز　　　حُکم تہندُے بندگی، پُوزا، نماز
مون وُلیو وُچھ بیٔیے پأغمبرو　　　　تھوٚو لیکھِت گرٚی گرٚی کنین پیٚٹھ بُت گرو

●

مستی، حافظؔ تہٕ سازِ بیخودؔی　　　حضرت اقبالہٕ سُند سوزِ خودی
موٚہ ختصر بوزِ کیٚنہ تہٕ کیاہ ونہٕ نَس وار　　ذاؔو جاراہ بعہ چھرٕن کوٚرمُت تیار

مفہوم :- "خدا کیا ہے ؟" ایک ایسا سوال ہے جو کہ بالکل صاف ہے ، لیکن جس کا جواب مبہم ہے کوئی جواب میں ایک افسانہ پیش کرتا ہے اور کوئی "کتاب" کی دلیل سے قائل کرنا چاہتا ہے ۔

(۲) کوئی اُس کو آتما کہتا ہے اور کوئی پرماتما کہتا ہے ۔ کوئی یزداں کے نام سے پکارتا ہے اور کوئی خدا نام دیتا ہے ۔

(۳) خود (خدا) تو بندگی سے بے نیاز ہے ۔ لیکن بنی نوع انسان کے لئے حکم ہے کہ اس کی بندگی کرے ۔ پوجا اور نماز بجا لائے ۔ (۴) اولیا نے اس کو اور اُس کی ہستی کو تسلیم کیا ہے ۔ انبیاء نے اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے اور پتھروں پر بُتگروں نے اس عقیدہ کو ثبت کر رکھا ہے

(۵) حافظ کی مست شاعری بیخودؔ کے کلام کا سوز و ساز اور حضرت اقبال کے خودی کا فلسفہ بھی اس عقیدے پر مبنی ہے ۔

(۶) القصہ چوں وچرا کہنے کا کوئی وارا نہیں ۔ انسان کی فطری

مانگ نے ایک رقیق اور باریک نزاکت کو کھڑا کر رکھا ہے۔

"شکوۂ ابلیس بحضور باری تعالےٰ" میں بزبان ابلیس کہتے ہیں؎

بہ مانہ نادیدہ چھی ژٕ بہٕ مانان بۆ کمۍ وُچھس دیدہ کٔس میہٕ زانان
ژٕہ سنے خیالاہ کتھاہ گُمانہ، بہٕ تتے خیالاہ کتھا گُمانہ
جہنمس منز چھہ بیشہ گرمی، قیامتس منز چھہ بیشہ سختی
یِتھی یِتھی روبہ دابہ وُنؔی وُنؔی دوہ ہے چلووُتھہ یہ کاروانہ

مفہوم:- (۱) ابلیس خدا سے کہتا ہے کہ اے باری تعالےٰ میں نے مانا کہ لوگ تجھے دیکھے بغیر ہی تجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر یہ تو بتا کہ مجھے کس نے مجسم شکل میں دیکھا ہے۔ تو بھی لوگوں کے لئے محض ایک خیال ہے، وہم ہے، گمان ہے، میں بھی لوگوں کے لئے محض ایک وہم اور گمان ہوں۔ (۲) اے خدا! تو نے جہنم کے نار سعیر کا وہ چرچا کیا ہے اور روز قیامت کے عتاب اور عذاب کا وہ سکہ بٹھایا ہے کہ الاماں۔ ایسے ایسے رعب داب بنا بنا اور جتا جتا کر تو نے ہمیشہ اپنا کاروان چلایا ہے۔

(۱) بتخانہ کعبہ دفتر، کتابہ — جنّت، جہنم، ہیم روبہ دابہ
میانے خیالہ میانے حسابہ — خاباہ خیالاہ وہما گُمانہ

(۲) بخت سکندر، تخت غضنفر — سنیاس تیہ رٔیشہ صوفی قلندہ
زنّار تسبیح مسجد تہٕ مندر — خاباہ خیالا وہما گُمانہ

مفہوم :- (۱) بتخانہ، کعبہ، دفتر اور کتابیں، جنت اور جہنم۔ یہ سب دھمکیاں اور رعب و داب میرے نزدیک اور میرے اصول کے مطابق محض خواب و خیال اور وہم و گمان ہیں۔

(۲) طالع بلند، تخت شاہی، سادھو سنیاسی، پیر اور فقیر، زنار اور تسبیح، مسجد اور مندر سب محض خواب و خیال اور وہم و گمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ژھٹن یِم طلسمات غاگِژ فریبکِ   یتھے پأٹھۍ بوزد ہاوہ دیدار دیدن
سلا ماہ تمِن کھنڈرن وارہ وارہ   کرن دورہ دۄرے مسلمان برہمن

●

مفہوم :- اگر حق کی روشنی باطل کی ظلمت کو یونہی دور کرتی رہی تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ سب کرشمے اور فریب جو کہ آسمان اور مذہب کے ساتھ وابستہ ہیں ٹوٹ کر رہ جائیں گے۔ اور مسلمان اور برہمن سب کے سب ان توہمات اور بے بنیاد یقینوں کو دور سے سلام کرنے لگیں گے۔ پھر آنے والی نسلوں کے لئے یہ سب کرشمے ایک طرح کے آثار قدیمہ رہ جائیں گے۔

مرِتھ جنت جہنم، زندگی منز عاجزی سرخم
خودایا بندگی ہندۍ غم عذاب اول عذاب آخر

مفہوم :- مرنے کے بعد جنّت یا جہنم۔ زندگی میں عاجزی اور سرخم۔ اے خدا! بندگی کی مصیبت اول بھی عذاب ہے اور آخر بھی عذاب ہے

قیامت واحدالقہار، دوزُخ محشرُک مٲدان
اَکس کمزور بندس بیٚٹھ یہ کوتاہ روبہٕ داب آخر

مفہوم :- قیامت، واحدالقہار، دوزُخ اور میدان محشر ایک سے ایک بڑھکر وحشت انگیز مسئلے قایم ہیں۔ اے خدا، آخر انسان ایک کمزور اور نحیف بندہ ہے۔ اس پر اتنی دھمکیوں کے کیا معنی؟

فندہ باز یارَو بازٕی گارَو باز پنُن زیُون
ہاوُن ژ یہ تھوٗوُہ ہے کعبہ تہٕ بُتخانہ وَنے کیاہ

مفہوم :- جعلساز اور فریب کار "مہربانوں" نے اپنا اُلّو تو اس طرح سیدھا کرلیا کہ اپنا مطلب نکال کر تم کو مذہب (کعبہ و بتخانہ) کا سہارا دے گئے۔

نار جہنم تہٕ سورگ، روزِ قیامت، حساب
چانہٕ دِیماغکہٕ خیال چانہٕ دِلکہٕ ہیم حُباب
وہم پنُن پانسے چھُے نہ تھوان آب وتاب
یی چھُ وَنان انقلاب اُلٹہٕ چھِہ ونان انقلاب

مفہوم :- دوزخ کی آگ، جنّت کی راحت، روزِ محشر، جزاو

سزا۔ یہ سب تمہارے خود پیدا کردہ توہمات اور جذبات ہیں۔ یہی خیالات (جو تم نے خود پیدا کئے ہیں۔) تمہیں پریشان اور حواس باختہ کر رہے ہیں۔ انقلاب یہی کہتا ہے۔ اور اسی کو انقلاب کہتے ہیں۔

زندہ دل عاشق تہٕ کرِہن بندٕنے سیتؠ بندگی

بندگی منز زندگی ہُند اَکھ نِشاناہ آسہٕ ہے

مفہوم:۔ اگر بندگی میں زندگی کی ذراسی بھی جھلک پائی جاتی تو زندہ دل عاشق بھی (اے خدا) تمہارے بندوں کے ساتھ ملکر تمہاری بندگی کرتے۔

کِتیو بوچھہٕ ہُتو آرہ کیتو گے آسمانس کُن وُچھان

لامکانس پیٹھہٕ تہٕ دیارَن ہُند خزانہ آسہٕ ہے

مفہوم:۔ کتنے بھوکے آسمان کی طرف دیکھتے دیکھتے بیتاب ہو رہے ہیں۔ اے کاش! 'لامکان' پر بھی دولت کا ایک خزانہ ہوتا۔

چھُس بہٕ ژانان خدائی تہٕ چھہٕ بوڈ دردِ سرا[1]

بندگی خوٗن جگر کھیوٗن چھُہ جناب عالی

مفہوم:۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ خدائی ایک بہت بڑا دردِ سر

---

[1] ماخوذ از (علامہ اقبالؔ) خدائی اہتمام بحر و بر ہے....
(آزادؔ)

ہے، لیکن جناب عالی، بندگی بھی کوئی آسان کام نہیں، یہ تو سراسر خونِ جگر کھانا ہے۔ جب ہی کہیں بندگی کے آداب خدائی شان کے شایان ہو سکتے ہیں۔

چھے پانہٕ پکُن کنڈو ژٕ یہٕ تھاوِتھ پانہٕ وُوِتھ کیتو
تقدیر، ازل، سورگ، جہنم تہٕ خدائی

مفہوم:۔ تو نے تقدیر، ازل، سورگ اور نرک اور خدائی اپنی ترقی کی راہوں میں کانٹوں کی طرح خود ہی بچھا دئے ہیں۔ اور تجھے خود ہی ان راہوں پر چلنا ہے۔

لامکانُک قصہ تھووِتھ یاد مُشرووُتھ وطن
شُرنیہن ژھنٕز واو مینٛز صاحبِ خانس پزیا

مفہوم:۔ لامکان کا افسانہ یاد رکھ کر تو نے اپنا وطن (گھر بار) بھلا دیا۔ بھلا ایک صاحبِ خانہ کو گھر بار چھوڑ کر ویران (لامکان) کی بادیہ پیمائی کہاں تک روا ہے؟

لچھ پردہ ژٕٹِتھ بروٚنٛہہ ژٕٹِتھ چھے ژٕ یہٕ خدائی
یکھ بروٚنٛہہ یہٕ اکھ پردہ ژٕٹِتھ خوف تہٕ غم کیاہ

مفہوم:۔ تو لاکھوں پردے (توہمات کے) چاک کر چکا۔ اب خدائی تجھے آگے بڑھنے نہیں دیتی۔ یہ ایک پردہ بھی پھاڑ ڈال اور آگے

نکل سے تجھے ڈر کاہے کا؟

خوداٰیی بندگی نش کس چھُ انکار　　خوداوندس وُنُن بندس تُلُن بار

ولیکن زندگی ہُند ولولہ یُس　　تمِن نش چھا پوان ییم فرشتگی کار

مفہوم:- خدا کی بندگی سے تو ہمیں انکار نہیں۔ خدا کا کام ہے حکم دینا اور بندہ کا کام ہے حکم کی تعمیل کرنا۔ لیکن جس شخص میں زندگی کا ولولہ ہو وہ اس قسم کے فروعی کام انجام نہیں دے سکتا۔ ایک اور انداز میں مندرجہ بالا مضمون پر خیال آرائی ملاحظہ ہو ؎

غریبن ہُند جگر تہٕ دِل بُزان ییم کیا زِ سیخن پیٹھ

امیرن ہِندی خوداین تیم تہٕ کُری ہتھو اَسہ اگر پاٛدا

چھُ قدرتُک خاص انسانا مُلان ساسن کرورن منز

زٕ وہ وچُھ لاگ پانہٕ آدم گرہ ہتھو منزٕ ساسس پاٛداکرٕ

زٕ نیرِ بے وایہ اے آزاد بے پروا خودایُس وَن

ہُنر مندکُس وَنی پانس کرُتھ ییلہٕ بے ہُنر پاٛدا

مفہوم:- (۱) کہتے ہیں خدا امیروں کا غریبوں کا یعنی سب کا خالق ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ امیر لوگ غریبوں کا خون چوس چوس کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ اور وہ خالق یہ دیکھ کر بھی بے حرکت ہے، اور ظالم کو کچھ نہیں کہتا۔

(۲) کارخانہ قدرت میں یوں ہوتا ہے کہ کروڑوں انسانوں میں سے

کوئی ایک آدمی ایسا پیدا ہوتا ہے جو بنی نوع انسان کے لئے مشعل راہ، رہبر اور ہادی بنتا ہے۔ یہ طریق کار رہنے دے تم ہمت سے کام لے اور ایسے انسان محض سینکڑوں میں سے ہزاروں کی تعداد میں تعلیم اور تربیت دے کر پیدا کر، جو بنی نوع انسان کے لئے ہادی اور رہبر بن جائیں۔

(۳) آزاد بے خوف وخطر ہو کر لاابالی اور لاپرواہ، اللہ میاں سے کہہ کہ جب تم نے خود ہی بے ہنر اور بے سلیقہ بندے پیدا کئے تو تجھے ہنرمند کون کہہ سکتا ہے؟

اسی انداز میں تقدیر اور قسمت کے بارے میں آزادؔ نے بہت کچھ کہا ہے۔ کبھی برانگیختہ ہو کر انسان کی سادگی پر ہنساتا ہے۔ کبھی اسی انسان کی ظالمانہ حرکتوں پر بہت رونا رُلاتا ہے۔ آزادؔ صدائے تلخ سے للکارتا ہے۔ کہ تقدیر اور قسمت فقط قصے اور افسانے ہیں۔ قسمت، کرم، پھل، محض اپنے کئے کرائے اور اسی دُنیا میں اپنے کرتوت کا نتیجہ ہے۔

کانٛہہ چھُ امیر، کانٛہہ غریب، کٔس چھُ [۱] ونان کرٕ یہٕ مون

کیاہ چھُ اَزل کیاہ نصیب کتھ چھہ وَنان کرمہ لون

سانہٕ وُہر قصہ بۄزون محض خیال عامِن خاب

یِمی چھہ وَنان انقلاب، اُتھو چھہ وَنان انقلاب

(۲)

ہے گنبرستا یہ کوّر پرآنی مّودریں فلسفن
زندہ مرے مرد بیپٹھی مہ ردہ وَ ایتہ زَن کفن

یوّد نہ لبَن زندگی دفن کرہ کہ پچھے ثواب
پی چیُ ونان انقلاب، اُٹھی چیہ وُنان انقلاب

(۳)

قِصہ تہ افسانہ پرآنی پنجرہ تہ زنلانہ سائنی
زَہرہ ببرتی شہار ذر نیشٹہ پدان تُندہ بائنی

پوشہ تھرین کیاہ بکار سازہ گرین مہند مٹباب
انقلاب اَن انقلاب، انقلاب اَن انقلاب

مفہوم:- (۱) یہ کون کہتا ہے اور کون مانتا ہے کہ وہ غریب اور یہ امیر ہے؟ بھلا تقدیر، ازل اور نصیب کیا ڈھکوسلے ہیں جو تم نے یاد رکھے ہیں؟ یہ تو ہزاروں سال کا پرانا قصہ ہے جو محض خیال ہے اور بے بنیاد اُس کی بے بُنیادی کا احساس انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور انقلاب اسی کا نام ہے۔ (۲) افسوس کہ وحدت کا شیرازہ اسی پرانے بیٹھے اور خواب آور فلسفہ (تقدیر ازل وغیرہ) نے منتشر کر دیا، اور ایسی کیفیت بپا کر دی کہ جیتے جی

بہادر لوگ مُردوں کی طرح کفن باندھے ہوئے ہیں۔ ہاں اگر یہ بہادر مُردہ لاشوں کی طرح ہی رہ جائیں اور زندگی کی جھلک تک ان میں نہ آسکے۔ تو ثواب کا کام یہی ہے کہ ان کو دفناؤ۔ یہ انقلاب کی تعلیم ہے۔ اور اسی کا نام انقلاب ہے۔

(۳) یہ صدہا سالہ پرانے افسانے ہماری ترقی کے لئے اور حقیقت جاننے میں رُکاوٹ ہیں۔ یہ دیکھنے میں حسین ہیں۔ لیکن اصل میں زہریلے سانپ ہیں۔ بھلا سچائی، بناوٹ کے اصولوں سے چھپ سکتی ہے؟ انقلاب پیدا کر، انقلاب پیدا کر۔

(۱)
دِل سائنہ مہ کر غمگین تقدیر تھیکن والے
افسانہ پرن والے دیوانہ کرن والے

(۲)
تقدیر چھہ انسانس نیرُن منز مآدانس
یَس توگ نہ رِگندُن حانس بیچارہ گندان ہالے

(۳)
وِوَتھ پانہ پنُن سنز کر بَن پانہ پنُن رہبر
اوتار تہ پیغمبر ایوان اُسی پیتھ کالے

(۴)
دو گنیار چھُ پیلہ مطلب پُوزاہ نمازَن ہُند
سوزس بہٗ یہ بخشاہٗ پیش بنیہ تورہ ڈالے

(۵)
حاران گوٚمت حضرت بھیران خودائی ہیتھ
ژنیتھ کانہہ چھُنہ بےٚ غارت ایمان پنُن زالے

(۶)

کمس ساز دِ لگ وایان ہیم ناد کمس لایان

آزادُن ہیو اَنمان اَتھ زیرو بمس تا لے

مفہوم :- (۱) تم جو ہمیں تقدیر اور ازل کی کہانیاں اور افسانے سُنا سُنا کر متوالے بنا رہے ہو، خدا را کسی اور کو یہ سب کچھ سُنا، ہم تو اس سے غمگین اور دل حزین ہوئے جاتے ہیں۔

(۲) ہمارے نزدیک تو اپنی تقدیر انسان آپ بنا سکتا ہے۔ وہ بہادری سے میدان عمل میں کود پڑے تو اچھے نتائج نکال سکتا ہے۔ جسے ہتھیلی پر جان لیکر محوِ عمل ہونا نہ آیا، وہ بیچارا کیا کرے۔

(۳) وہ ضعیف الاعتقادی کا زمانہ گیا جب اوتاروں اور پیغمبروں کا وجود ٹھوس سمجھ کر اُن کے کہنے پر عمل ہوتا تھا۔ اب وہ زمانہ ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اپنا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی لیڈر خود بننا ہے۔

(۴) ارے بھائی! اگر مسلمان کی نماز اور ہندو کی پُوجا سے دُوئی کا مطلب نکلتا ہے، تو میں اس قسم کی رحمتوں کو اللہ تعالےٰ کو واپس کئے دیتا ہوں۔

(۵) وہ دیکھو! حضرت مذہب پرست خدائی کا چرچا کر رہے ہیں اور مذہب اور مذہب میں فرق جتا رہے ہیں، اور اُن کرشموں کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں۔ جنہیں عقل کامل نہیں مان سکتی۔ بھلا دنیا میں سبھی لوگ

سب بے غیرت تو نہیں ہو سکتے کہ اپنا ایمان اور یقین چھوڑ کر ان کے پھندے میں آجائیں۔

(۶) یہ کون دل کی پکار دلگداز لے میں گا رہا ہے اور اپنے دل کی فریاد کس کو سنا رہا ہے۔ اس کے راگ میں تو طرز اور طور آزاد کے سے محسوس ہوتے ہیں۔ کہیں یہ آزاد ہی نہ ہو۔

چھہٗ تقدیر، تقدیر والیٔن مبارک   ژہٖ پننی نصیبک قلم پانہ گژ تو

مفہوم:- تقدیر پہ بھروسہ تقدیر پر یقین رکھنے والوں کو مبارک ہو۔ تم اپنے ہاتھوں سے اپنی تقدیر خود بناؤ۔ یہ آسمانی بات نہیں یہ تو اپنی جدوجہد اور کوشش کی بات ہے۔

مناظرِ قدرت

آزادؔ کو وطن کے ذرّہ ذرّہ سے والہانہ محبت ہے اور وطن کے دلکش نظارے اس کے لئے بہشت کی رنگینیوں سے زیادہ دلربا اور پیارے ہیں ؎

سوٚرگٕچہٕ دۄد دٕہ کوٚلہٕ مأنِتھ تہٕ زأنِتھ دۄنَوٕنہٕ میوٚن چھُنہٕ مُشراوان
سِندرٕ، رٕنبہٕ آرس، ویتھہٕ ویرناگس، گنگا یہ تہٕ جمنا سۓ

مفہوم:۔ بہشت کی نہریں (کوثر، سلسبیل وغیرہ) کو جانتے اور مانتے ہوئے بھی میرا دل وطن کی حیات بخش اور جانفزا نہروں اور دریاؤں (دریائے سندھ، رنبی آرہ، وتستا، گنگا اور جمنا) کو نہیں بھولتا۔

موسم بہار میں ہر طرف گل و گلزار پھولتے دیکھکر وطن کی تعریف میں نیچر کی عکاسی کس انداز سے کی ہے۔ ملاحظہ کے قابل ہے ؎

(۱)

اُسان پوشہ ڈُورِین اندر پوشہ ذائژ

یِتھ زُونہ گاشس اندر نیچیف رائژ

نُنس آسمانس چھ تارک نن

یہ سونٔے وطن نُندہ بونٔے وطن

(۲)

دَوان آرہ ژریشہِ ہتیٖن ژھارنے

تھکے مُت تہ یُس آسہِ تس ژرارنے

شہلِ کُلی چھ اَندی اَندی رُوزِتھ وَتن

یہ سونٔے وطن نُندہ بونٔے وتن

مفہوم ۱:- چمن کی روشوں میں گوناگوں پھول کھل رہے ہیں جس طرح آدھی رات کے وقت چاند کی روشنی میں نیلگوں اور مصفّا آسمان پر ستارے جھلملاتے ہیں۔

(۲) ندیاں اس لئے دوڑتی بھاگتی جا رہی ہیں کہ پیاسوں کو ڈھونڈ کر پانی پلائیں اور کوئی تھکا ماندہ مسافر کہیں ہو اُس کی پیاس بجھائیں اس غرض کے لئے ٹھنڈی چھاؤں والے درخت (مثلاً چنار، بید وغیرہ) جا بجا راستوں کے کنارے صف باندھے کھڑے ہیں کہ اپنی ٹھنڈی چھاؤں سے مسافروں کی سفر کی کلفت مٹائیں۔

گُن ہِندی کاروانَن خیمہ دِیٖت باغن بیابانَن

پنُن دامانہ سبزارکو تہٕ کڈِھو کڈِھو واش نھاوُن ہیوت

ہلم بٔرِ بٔرِ چھکنہٕ دُردانہ ہیتھو اَبرَن تہٕ بارانَن

جہانَن ساٗنی عالم آسمانک تقبہ لاوُن ہیوت

مفہوم :- (موسم بہار کی آمد کا ذکر ہے) پھولوں کے کاروان نے باغ وراغ میں ڈیرے ڈالنا شروع کیا۔ اور سبزہ زار نے بھی اپنا دامن کھولنا اور دور دور تک پھیلانا شروع کیا۔

(۲) موسم بہار کی آمد پر وطن میں ہر طرف قدرت کی گلکاریاں اتنی دلکش اور دلفریب ہیں کہ انہیں دیکھکر عالم بالا بھی للچایا ہوا ہے اور ان پر فریفتہ ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ ابر باراں اپنی جھولی کو خالی کر کے موتیوں کی پیش کش کر رہا ہے۔

(۱) خوشبوے گلاہ ڈیٹھم خاموش پننہٕ شایے

روپوش دِلک سنز زُور پوشن تہٕ کنڈین ژھائے

(۲) للہ دان نٔراہ تیتھ پاٗٹھو تس اُس لوے اندر

بیتھ پاٗٹھو موشُوس ہوہو چھ کران دائے

(۳) کس ماٗرِ مندِس پوشَس آرام کنڈین اندر

کیتھ پاٗٹھو دلازارن ژاوان پنُن ساسے

مفہوم :- میں نے ایک خوشبودار پھول دیکھا۔ اپنے مقام پر

خاموش پڑا تھا۔ وہ دلربا اور دلکش پھول خاروں اور دیگر پھولوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔

(۳) بوٹے کی ایک پتلی ٹہنی اس کو یوں جھلاتی تھی۔ جیسے ایک دایہ کسی ننھے بچے کو گود میں لیکر لوریاں گا گا کر سُلا رہی ہو۔

(۴) ایسا نازک بدن اور نیارا پھول اور تعجب یہ کہ خاروں میں اسے آرام ملتا ہے، اور وہ اپنا ٹھنڈا سایہ دل آزار کانٹوں پر ڈال رہا ہے۔

مناظرِ قدرت کے مشاہدہ کے لئے آزاد چشمِ بینا رکھتا ہے۔ وہ قدرتی نظاروں مثلاً بہتے ہوئے دریا، جنگل کی چیڑ، آبشار، شمع، وتستا برف، ہر ایک کو ہر پہلو سے بنظرِ عمیق دیکھتا ہے، اور ان کی عکاسی کرتا ہے ان کی معصومیت، البیلاپن اور ان تھک بے نیازانہ اور نڈر زندگی دیکھ کر اُس کی نظروں کے سامنے اوج بالا تک عروج کے امکانات نظر آتے ہیں۔ اور وہ محو نظارہ ہو جاتا ہے۔ لیکن دوسری جانب وہ قریب میں کفر و دین امیر و غریب اور خواجگی اور بندگی دیکھکر اپنے عالم محویت سے چونک اُٹھتا ہے اور نیچر کے مناظر سے سبق آموز ہو جاتا ہے۔ وہ ایکتائی ملنساری، وحدت، عمل پیہم، محبت، باہمی اتحاد، موت سے بے خوفی، غیرت، دلاوری اور یگانگت کے سبق ان متعدد اور متنوع نظاروں سے

اپنے لئے اور عام اِنسانوں کے لئے حاصل کرتا ہے۔ اور تلقین کرتا ہے کہ انسان قدرت کے قانون کی پیروی کر کے زندگی کے اصلی مقصد کو نباہ سکتا ہے اپنے ملک کے ماحول کے نقائص کو پیش نظر رکھتے ہوئے آبشار سے پوچھتا ہے ؎

(۱)
وارہ وَنتم ژٕ آیکھ کتے	چھُس بہٕ زانان آسہِ نہٕ تتے
بندہ برادری تہٕ افسری یے	روزی دٕماہ پانژادری یے

(۲)
تتہٕ آسن نہٕ یوہٕ تہٕ مالہٕ	کفر و دینکی کینہہ مُلالہ
نہ امیری نہ گداگری یے	روزی دٕماہ پانژادری یے

(۳)
چھک نہ زِنس تہٕ مرنس ڈران	زندگی ہنٛد سفر کران
زندہ گژھان چھک تہٕ مرِ مرِ یے	روزی دٕماہ پانژادری یے

(۴)
زندگی ہنٛد سوزئیس مئتے	تس نہ آرام تہٕ قرار گٔنے
شہ نہ مران زانتہ تہٕ مرِ مرِ یے	روزی دماہ پانژادری یے

مفہوم :- اے آبشار ! مجھے صحیح طور پر بتا کہ تو کہاں سے آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں بندگی اور خواجگی نہیں ہوگی۔ ذرا ٹھہر اے آبشار۔

(۲) وہاں تسبیح اور زنّار کے دکھاوے نہیں ہوں گے، اور کفر و دین کا تضاد بھی نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی امیر ہوگا نہ غریب۔ ٹھہر او آبشار

(۲) نہ تُو جینے سے ڈرتا ہے، نہ مرنے سے۔ برابر زندگی کا سفر طے کئے جا رہا ہے۔ بسا اوقات تو نابُود ہو کر پھر سے جنم لیتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!

(۳) (تیری طرح) جس کسی کے دل میں زندگی کا سوز و ساز موجزن ہو (یعنی جو مقصدِ حیات سمجھ گیا ہو) اُسے کہیں آرام نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ مر مر کر بھی مر سکتا ہے۔ وہ زندہ جاوداں ہوتا ہے۔ ٹھہر او آبشار!

وتستا کی خوبیاں دیکھکر اس پر ملنساری اور یکتائی کے جذبات طاری ہوتے ہیں۔ جن کا ہموطنوں کے سامنے اظہار کرتے ہوئے تلقین کرتا ہے کہ غلامی سے آزاد ہونا انہی قدرتی خوبیوں کی پیروی کرنے سے ہو سکتا ہے ؎

(۱) سیتھ باجی جیھی دِچھن کھوور ریے — کھنہ بلہ پیٹھ کھادنی یار
پان آلہوان پیالہ برتھ برتھ ریے — سونُدری بوزی میانی زار

(۲) گیان دِتھنے ہنن آگر ریے — تتھہ سو درس لوچھ بان
ملہ ژار کی ناد کرتھ کرتھ ریے — سونُدری بوزی میانی زار

(۳) دو گنیارن مارتھ کاشر ریے — باتیجہ ناویک گنسرک سوز
یم تہ گرنزھ ہمن تار تر تر ریے — سونُدری بوزی میانی زار

مفہوم :۔ (۱) کھنہ بل سے کھادن یار تک دائیں بائیں تمہارے ساتھی (معاون نہریں) تمہاری پیالہ برداری کرتے ہوئے تمہارے اوپر

نثار ہوئے جاتے ہیں۔ او حسینہ! میری فریاد سُن!

(۲) اپنے منبع نے تمہیں ملنساری اور ایکتائی کا گیان (آگاہی سندیسہ) دیا ہے جب ہی تو تم دوڑتی بھاگتی سمندر میں جا کودتی ہے تاکہ اُس کے ساتھ مدغم ہو جاؤ۔ او حسینہ! میری فریاد سُن۔

(۳) کشمیریوں کو دُوئی نے خراب وخستہ کیا ہے، کاش کہ تو اُنہیں ایکتائی اور یگانگت کے جذبات سکھاتی، تاکہ یہ بھی اپنی مُشکلات کو سر کرتے۔ او حسینہ! مری فریاد سُن!

منظرِ دریا آزادؔ کی شاعری میں قدرتی نظاروں کے بارے میں جذبات کا اظہار عموماً لطافت اور نزاکت کے ساتھ پایا جاتا ہے اور ان نظاروں کی عکاسی کرنا اُس کا خاص حصہ ہے۔ لیکن ان مناظر سے ہموطنوں کے لئے سبق حاصل کرنا بھی اُس کا خصوصی فن ہے۔ جس کا سب سے بڑا محترک اس کا قومی جوش اور وطن پرستی کا جذبہ ہے۔ وہ سوسائیٹی کے بنائے ہوئے اور خود غرض لوگوں کے اختراع کئے ہوئے اندھا دھند قانون کو ٹھکرانے اور قانون قدرت کے تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ "دریاو" نظم میں آزادؔ جہاں نیچر کی عکاسی کرتا ہے، وہیں زندگی کے فلسفے اور مقصد کو بھی واضح طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ وہ لافانی اور لاثانی نظم ہے، جس کی نسبت کہا جاسکتا ہے کہ آزادؔ نے "دریاو" لکھکر اگر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوتا تو فقط یہ

نظم آزاد کا نام زندہ جاوید رکھنے کے لئے کافی تھی. نظم میں وہ بہاؤ ہے، جو ایک زور و شور سے بہتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے. نظم صنایع بدایع سے پُر ہے۔ اس کا ایک شعر بھی غیر معیاری اور پھیکا نہیں ہے. موزوں بحریں مانوس ہم وزن اور عموماً ہم جنس الفاظ کے استعمال نے نظم میں جان ڈالدی ہے۔ دریا کی ہستی کا ایک ایک پہلو منبع سے نکلنے کے وقت سے لیکر جنگلوں بیابانوں، شہروں، دیہات، جھیلوں، چٹانوں میں سے سینکڑوں میل کی مسافت طے کرنے کے بعد سمندر سے جا ملنے تک ایک ماہر مصوّر کی طرح دلکش تصویر کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ ایک ایک نکتہ سے ہزار ہزار سبق اخذ کئے گئے ہیں۔ انسان کو اسی دریا کی قدرتی خوبیوں کے تقلید کی دعوت دی گئی ہے اور راز زندگی اور مقصد حیات سمجھانے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ ایکتائی، ملنساری، وحدت، یگانگت، عمل پیہم، حیات و ممات سے ظالموں سے اور سنگدلوں سے بیباکی کا برتاؤ، رفاہ عامہ کیلئے کام کرنے، مساوات حلاوت اور شیرین کلامی کے درس دریا کے ایک ایک بیچ و خم اور ایک ایک اُتار اور چڑھاؤ سے سکھائے گئے ہیں ؎

(۱) کمن سنگین قلاین نہٕ بلاین پان چھاوان چھُس
پتہٕ نُہ چھکراو نہٕ آمت کُنیر بتیہ سونہ راوان چھُس
زنان سنگر تہٕ ٹھاسان بال پھیران خٕنگلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۲) امیراہ، بادشاہ اُسی تن ہیو نداہ مُسلماناہ
یہ کتھ پارس ہہن چھاوِن جین ناوِن بُرنِ باناہ
میہ نش راجاہ، نواباہ سائیلاہ اَکھ سائیلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۳) پنُن پان آیمن چھُم تھوَو مُت سارِس جہانس کیُت
پنُن زُو پیش کش تھووُم زمینس تہ زمانس کیُت
وے پزارُن تہ ٹھہرُن چھُے نہ میانین مشغلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۴) ڈران ییتہ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہ بڈی ولہ ویر
تتے پوشہ تھرین چھُس روشہ چاوان داپہ ہندی پاٹھی شیر
زوُک میونے چھُہ شمشادن تہ سروِن راہِلن اندر

یوان چھُم زندگی ہند سوز سفرن منزلن اندر

(۵) سنبر وہ گنیار سمارک بہ وُچھنے آس سمارس
یمے ژھوہ مارنس کیُت چھُس دوہس راتس پوہس ہارس
غم لالہ ماہ چھُس تہ کانہہ تھاوِہم میہ پنجرن ہانکلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۶) جگر چھُس سنگرن کتران، رفتارس سعہ گرمی چھمَ

مُدنوارن بدن ناوان، اطوارن سعہ نرمی چھم

سبزر تہٕ لول چھُم برٛی برٛی ورن ییچن ولن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۷) چھلان چھُس جامہ ناوان پان گگروین سیاہ موین

ہمیٔ چھُس باگراوان لول خوشخوین تہٕ بدخوین

چھہ باقی ین ینیٛز خصلت گُلن تہٕ ازکھلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۸) ینکُ گژھنکُ زینکُ مرنکُ نہ چھُم پروانہ چھُم کانہہ غم

نہ چھُس حائمان واتنُ کم نہ چھُم پھیران گے کم کم

چھہ ییتھہ ییتھہ وہم تہٕ وسواس آسان بزدلن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

(۹) بہٕ چھوُس زندگی ہُند ے بہارن ستی تھاون نے

وزان چھم دردٕ سوزٕ چ نے چوان چھُس پیالیے دزٕ بے

پیام کُل شی حی، چھہٕ میانین دلولن اندر

یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مفہوم :- (۱) دیکھہ میں کن کن سنگلاخ رکاوٹوں کو پھاند کر اور مشکلات

کو برداشت کرتا، پہاڑیوں کو بنیاد سے ہلاتا، پہاڑوں کو کاٹتا اور جنگلوں سے گزرتا ہوا آگے نکل جاتا ہوں، تاکہ اپنی بکھری ہوئی ایکتائی کو پھر سے سمیٹ کر اکٹھا کروں۔ مجھے مسافت اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

(۲) کوئی امیر ہو یا بادشاہ، ہندو ہو یا مسلمان۔ آئے اور میرے کنارے بیٹھکر لطف اٹھائے، نہائے، پیاس بجھائے، برتن میرے پانی سے بھر کر لے جائے۔ کوئی راجا ہو یا نواب، میرے نزدیک سائلوں میں سے ایک سائل کی حیثیت رکھتا ہے، میں کسی کے لئے ٹھہرتا نہیں۔ برابر آگے بڑھتا ہوں مجھے زندگی کا لطف مسافت اور منازل طے کرنے میں آتا ہے۔

(۳) میں نے اپنی زندگی اور اپنی جان سارے جہاں کیلئے وقف کر رکھی ہے۔ جس کا جی چاہے میرا استعمال کرے۔ مگر میری یہ عادت نہیں کہ کسی کے لئے بھی ساکت اور غیر متحرک ہو جاؤں ٹھہر جاؤں اور اُس کا انتظار کروں۔ مجھے مسافت اور منزلوں کے طے کرنے میں زندگی کا سوز و ساز حاصل ہوتا ہے۔

(۴) جہاں بڑے بڑے دلاور اور سورما، طغیانی کے عالم میں میرے غصّے اور غضب سے ڈرتے ہیں، وہاں میری حلم کا یہ عالم ہے کہ پھولوں کے پودوں کی ایسے آبپاشی کرتا ہوں جیسے ایک دایہ شیر خوار بچوں کو احتیاط

اور پیار کے ساتھ دودھ پلاتی ہے۔ میری ہی وجہ سے شمشاد، سرو اور چیڑ کے درختوں میں جان ہے۔ مجھے مسافت اور منازل طے کرنے میں زندگی کا لُطف ملتا ہے۔

(۵) میں دُنیا کا نشیب و فراز دیکھنے کے لئے دُنیا میں آیا ہوں اور اسی لئے دن رات، سردیوں میں، گرمیوں میں برابر آگے اور آگے کودتا، پھاندتا اور اُچھلتا چلا جاتا ہوں۔ میں کسی کا غلام نہیں، جس کو کوئی زنجیروں میں جھکڑ کر زندان میں بند رکھے۔ مجھے سفر کرنے اور منزلیں طے کرنے میں زندگی کا سوز ملتا ہے۔

(۶) میری رفتار میں وہ گرمی ہے کہ سنگِ خارا کا جگر کاٹتا جاتا ہوں لیکن میرے اطوار میں وہ نرمی ہے کہ قرینے اور حلم سے حسینوں کو نہلاتا ہوں۔ میرے ہر پیچ ہر چکر اور ہر موڑ میں محبت اور سادگی بھری ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔

(۷) میں سیاہ مو اور گلگو حسینوں کے کپڑے دھوتا ہوں، اور اُن کے بدن صاف کرتا ہوں۔ کوئی بدبُو ہو یا خوشبو، سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کرتا ہوں۔ اُن سے ایک جیسے پیار سے پیش آتا ہوں اور سب کی آبیاری کرتا ہوں۔ پھر اپنی اپنی فطرت کے مطابق پھولوں کے پودوں سے پھول نکلتے ہیں اور ارکھل (ایک درخت جس کا رس جسم سے چھونے پر چھالے

پیدا کرتا ہے) سے زہریلی تاثیر پیدا ہوتی ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف گرمِ سفر رہنے اور اپنی منزلوں کو طے کرنے میں آتا ہے۔

(۸) میں موت سے ڈرتا نہیں اور نہ زندگی سے گھبراتا ہوں۔ نہ اس امر سے کوئی حیرانی ہے کہ کون کون اچھے لوگ اب اس دُنیا میں آنے والے ہیں اور نہ اس بات کا کوئی رنج ہے کہ کتنے اچھے اچھے لوگ اس دنیا سے چل بسے ایسے توہمات بزدلوں میں ہوتے ہیں۔ مجھے زندگی کا لُطف مسافت طے کرنے میں آتا ہے۔ (۹) مجھے زندگی کی "شراب" پلائی گئی ہے اور باغ و بہار سے میرا رُجحان مربوط ہوا ہے میں دن رات درد و محبت کے نالے نشر کرتا رہتا ہوں۔ اور "زندگی کی شراب" پیالہ بہ پیالہ پئے جا رہا ہوں۔ میری شوخی اور میرے ترنم میں "کُل شی حی" (ہر چیز میں جان ہے، ہر ایک چیز زندہ ہے) کا پیغام ہے۔ مجھے زندگی کا لُطف سفروں اور منزلوں کے طے کرنے میں ملتا ہے

منقبت، قصیدہ اور ہجو

مدح سرائی اور ہجو لکھنے کے لئے آزاد پیدا نہیں ہُوا تھا۔ خود داری اور خود اعتمادی ایک مردِ میدان کو کیونکر قصیدہ خوان بننے کی اجازت دے سکتی تھی۔ اس کی فکر کا مخصوص میدان تھا وطن اور حُبِّ وطن۔ اس کی ساری صلاحیتیں اِسی کے لئے وقف ہو گئی تھیں۔

مناجات

ایک مناجات لکھی ہے جو اپنے ڈھنگ کی نرالی چیز ہے

خدا سے مخاطب ہے۔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ ہاں وطن اور اہلِ وطن کے لئے اخلاقی رفعت، اخوت، غلامی سے نجات، دوئی کی دوری اور عملِ پیہم، وحدت اور ملنساری کے جذبات طلب کر رہا ہے۔ مناجات پڑھکر ٹیگور کی مشہور مناجات

"Where the mind is without fear
...... In to that heaven of Freedom,
my father, let my country awake"

یاد آجاتی ہے ؎

(۱)
بۂ منگے نہ مے ہرہ تہ سون دِتم مگر عالماں شہ مِتہ ہاوتم
یِتہ بندگی چھِ خدا سرُن نہ کرُن ہمیشہ خُدا خُدا

(۲)
نہ چھِ دوٗی تتے نہ چھُ زیادہ کم نہ وناں عرب نہ وناں عجم
یِتہ یاٗ ٹھ رلتھ چھُ یہ مازِ تہ نم تتھی پانہ واٗنی چھِ کراں وفا

(۳)
یِتہ جنتس تہ جہنمس چھِ وناں بندہ پننہ عمل
یِتہ عاٗنِ دین چھُ زندگی یِتہ کُفرہ کھوتہ مرُن گُناہ

یِتہ شورہ گولہ مشینہ گن نہ چھِ یم بہانہ تہ مکر و فن
یِتہ سارنے چھُ گُنہ وطن یِتہ سارنے چھُ گُنہ خُدا

مفہوم:- (۱) اے خدا! میں اپنے لئے سونا چاندی یا نقد روپیہ پیسہ نہیں مانگوں گا۔ میری دعا ہے کہ میری اس دُنیا کو ایسا بنا دے کہ بندگی کے معنی

محض یہ ہوں کہ تیری یاد دل سے کرتا رہوں نہ یہ کہ صرف زبان سے اللہ اللہ کی رٹ لگاتا رہوں۔

(۲) ایسی دُنیا بنا جہاں دُوئی کا نام و نشان نہ ہو، جہاں مساوات ہو جہاں ملک اور ملک الگ الگ تصوّر نہ ہوں۔ بلکہ سب اِنسان بھائی بھائی کی طرح آپس میں میل جول قایم رکھیں، جس طرح ناخن اور گوشت کا میل ہوتا ہے

(۳) جہاں لوگ جنّت اور جہنم کو کسی دوسرے عالم کی چیزیں نہ سمجھیں، بلکہ اسی دُنیا میں اپنے عمل اور کردار کا نتیجہ گردانیں۔ جہاں سب سے مستحکم یقین اور دین "زندگی" ہو اور سب سے زیادہ کفر "مرنا" متصوّر ہو۔

(۴) جہاں (ملک گیری کی ہوس نہ ہونے کے سبب سے) مشین گن اور گولہ بارود کا استعمال اور مکر و فریب نہ ہو۔ جہاں (یہی دنیا) سب کیلئے ایک مشترکہ وطن ہو اور جہاں سب کا ایک خدا ہو۔

طنز

طنز: یہ شاعری کے نمونے آزادؔ کے یہاں کم پائے جاتے ہیں دو ایک غزلیں اور کچھ رباعیات اس رنگ میں لکھی ہیں۔ ان میں کسی نہ کسی طبقہ پر چوٹ تو ضرور ہے۔ لیکن مقصد فقط یہ ہے کہ اہل وطن اپنی حالتِ زار سے باخبر اور اپنے حقوق سے واقف ہو جائیں اور غرضمند لوگوں کے مذہبی، سیاسی، اور تمدّنی مکر و فریب سے دامن بچا کر چلیں۔ انسان کو ٹھگنے کے لئے جو مذہبی اور تمدنی روایات چلی آرہی ہیں، اُن کو خیرباد کہدیں اور

سوچ سمجھ اور عقلمندی سے اپنا ضابطۂ زندگی آپ قائم کریں۔ افلاس اور جہالت کے متعدد پہلوؤں کا خاکہ کھینچا ہے۔ اور طنزیہ انداز میں ان کا علاج بھی بتایا ہے ؎

(۱) جدس یُس آلہٕ مٔتٕہٕ اوسُم وُنِستام ئے نکھَس پٔیٹھ چھُم
بہٕ کیاہ ہاوَے دِلاوٲری بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

(۲) یِکِنُ چھُم کارو بیگارس بَرُن چھُم جِنس سرکارس
پییَم وُگراہ بایأری بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

(۳) پگاہ چھُم ہدیہ دِیُن پیرس تھَویم کُن توبہ تقصیرس
قیامژ دوہہ کریم یأری بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمأری

مفہوم :۔ جو ہل میرے جدِّ امجد کے ذمہ تھا وہی ہل اب تک میرے کندھوں پر برابر سوار ہے، میں کیا بہادری دکھاؤں ؟ میرے محبوب مجھ سے عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جاسکتی۔

(۲) کبھی بیگارِ سرکار مجھے بلا اُجرت کام (بیگار) کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مجوزہ شالی سرکاری ذخیرہ میں داخل کرنا پڑتی ہے، اور کبھی ساہوکار قرضہ کے روپیوں کی طلبی کے لئے آتا ہے (اتنے سارے کام ہوتے ہوئے) میرے محبوب! مجھ سے تو عشق و محبت کی بیماری سہی نہیں جاسکتی۔

(۳) کل مجھے اپنے پیر کے پاس تحفے اور ہدیے لے کر جانا ہے، تاکہ

میرے اقرار گناہ و توبہ کو سماعت کرے تاکہ اس سے روزِ محشر میرے گناہوں کی کچھ نہ کچھ تلافی ہو سکے۔ بھلا مجھے فرصت کہاں میرے دوست کہ میں عشق و محبت کے مرض کو پال سکوں۔

جخوَ ہیتچھ میانہ موکھ قونون خہ جو زول چاپہ خوتہ نوُن
جخس گرُھو گرُھو تہِ میونیُ خوُن کران گتھ لولرے بوّمبرُ

نمازن کیُتھ تہِ میونیُ پان نیازن کیُتھ تہِ میونیُ پان
پِوان ہیلہ اورہ ماہِ رمضان بہان میانے گرے بوّمبرو

مفہوم :۔ مجسٹریٹوں نے میرے لئے ہی (مجھ کو پابند امن رکھنے کے لئے) قانون کی تعلیم حاصل کی ہے۔ خواجہ لوگوں (بیوپاریوں) نے تو مہنگائی کا یہ عالم بپا کر دیا ہے کہ نمک (جو سب چیزوں سے سستی اور غریب کے لئے خصوصی طور لازمی چیز ہے) چار سے بھی زیادہ مہنگے داموں بکنے لگے ہیں (اور منافع کمانے لگے ہیں) اور پھر یہ بیت المقدس۔ (کعبہ شریف) میں جا جا کر میرا ہی خون (وہ زیادہ منافع جو خواجہ لوگ غریب سے کماتے ہیں) چڑھاتے ہیں۔

(۲) مطابق حکم پیر صاحب میں ہی (غریب لوگ) نیاز اور نذرانے بانٹنے کیلئے اور نماز پنجگانہ ادا کرنے کے لئے مخصوص ہوں، یہاں تک کہ جب حضرت" ماہِ رمضان" تشریف لاتے ہیں تو وہ بھی میرے ہی غریب خانہ میں

فروکش ہوتے ہیں (کیونکہ امیروں کے وہاں ان کا دل نہیں لگتا۔)

نہ پوشیتس کانہہ نہ پورتیس کانہہ بلایا   نہ روزتیس کانسہ سیتھ جگڑاہ تہ نیابایہ

چھُم یانس سُنمب سیتھاہ ہندُستانس   کتھُ کُیت بُندراہ کھیوُن کیت خودایاہ

مفہوم:۔ ہندوستان کے ساتھ کوئی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا، کوئی کتنا بھی طاقت ور اور مہیب دشمن کیوں نہ ہو، اس کا بال بیکا نہیں کرسکتا، اس کو کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہوگا نہ فساد، کیونکہ اپنے گذارے کے لئے اس کو (ہندوستان کو) بس اتنا کافی ہے کہ چرخا کاتے اور اللہ کے نام پر توکل کرے[1]۔

سُہ پرانیوُت سرٹ بوُت وُہمہ گوو دوُر

نوِس دینس تہ ایمانس مُبارک

(مفہوم:۔ اُن پرانے اور بوسیدہ توہمات (اخلاقی اصول) کا خاتمہ ہوگیا۔ تمہارا نیا دین اور نیا ایمان (موجودہ زمانے کی ناعقیدت مندی) تمہیں مُبارک ہو۔

---

[1] آزاد ہندوستان کی مکمل ترقی کے لئے پورے انڈسٹریل ریولیوشن (صنعتی انقلاب) کا حامی تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ محض چرخا کاتنے سے ہندوستان ترقی کے بلند زینوں پر نہیں چڑھ سکتا۔ (گنجو)

جھوٹی مذہب پرستی اور دکھاوے کی درویشی سے آزاد کوغنا ہے

ایسے حضرات سے وُہ پناہ مانگتا ہے اور تلقین کرتا ہے کہ ان سے بچے رہو۔ یہ لوگ اپنی غرضمندی کے تحت قیامت اور دوزخ کے خوفناک مناظر پیش کرکے بندوں کو ہراساں کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی جیبیں بھرتے ہیں۔

زیٹھو لاگِتھ پھیرَن تہٕ تھاوِتھ ریش مسجدَن تہٕ مندرَن چھ رُٹی رُٹی کوٗن
چھا خوشامَد کران خُدا صابَس چھا بناوان پچھینکو قونوٗن

مفہوم :۔ صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے اور لمبی لمبی دھاڑیاں بڑھائے ہوئے لوگ مسجدوں اور مندروں کے کونوں میں بیٹھکر بظاہر خدائے تعالےٰ کی خوشامد کرنے میں مصروف ہیں۔ دراصل یہ لوگ انجمنوں اور منڈلیوں کے بنانے میں محو کار ہیں، تاکہ مندروں اور مسجدوں کے نام سے چندہ وصول کیا جائے اور اُن کا پیٹ پلے ؎

شہلہ گُلین تَل سرحدن منز بہان چھ تسبیح تہٕ مالہ پھرٕنے
خوداز چھن تیز چھ یوٗدسہ گرمی بچارٕ کرَن کیتاہ قیامتس منز

مفہوم :۔ گھنے اور سایہ دار درختوں کی ٹھنڈی چھاوُں میں اور بستی سے دُور خاموش جگہوں میں بیٹھکر جو لوگ تسبیح ڈھالتے اور مالا جپتے رہتے ہیں۔ بھلا اُن کا کیا حشر ہوگا؟ اگر قیامت کی گرمی کا وُہ اندازہ ٹھیک ہے جو بتلایا جاتا ہے ان بیچاروں کو اس روز اس دُنیا کے گھنے اور سایہ دار درخت کہاں ملیں گے؟

ہمہ گیر فکر

آزادؔ نے اپنی شاعری کے مختلف ادوار خصوصاً آخری دور میں بے شمار اخلاقی، سیاسی اور سماجی نکات چھیڑے ہیں۔ زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظر غور سے دیکھکر ایسے نکتے پیدا کئے ہیں۔ جن کا مقصد انسان کی اخلاقی سیاسی تمدنی اور معاشرتی زندگی کو کس مپرسی کی دلدل سے نکالکر ایک بلند معیار پر کھڑا کرنا ہے۔ اُس کی شاعری پر ایک سرسری سی نظر ڈالنے سے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی فکر کتنی ہمہ گیر ہے۔ کبھی وہ محض فلسفیانہ موشگافیاں کرتا ہے۔ کبھی نیچر کی عکاسی میں چابک دستی دکھاتا ہے۔ انسانوں میں عدم مساوات، فقدان انصاف اور روٹی کمانے کے ذرایع محدود دیکھکر وہ تلملا اُٹھتا ہے۔ اور اس کے جذبات اُسے بغاوت اور انقلاب کا نعرہ بلند کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔ کبھی سچائی کے مقابلہ میں

جھوٹ کے فروغ پانے کے دل شکن مناظر دیکھکر وہ راستی اور نیکی کیطرف رغبت دلاتا ہے۔ کبھی ایک بازاری عورت کو پیش کرکے طنزاً ایسی باتیں کہتا ہے کہ سماج اپنی زندگی کے اس پہلو کی طرف متوجہ ہوجائے۔ عید کا دن مسرتوں کا دن ہوتا ہے۔ ہر طرف شادیانے بجتے ہیں۔ خوشی منائی جاتی ہے۔ زردار دل کھولکر رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ محو ہوتے ہیں۔ اور مفلس کی دنیا میں کہیں ماتم ہے اور کہیں فاقہ مستی ہے۔ آزاد منظر کے دونوں پہلو دیکھکر تخیل کی بلندیوں کو چھوتا ہوا تصویر کے دونوں رخ پیش کرتا ہے غرضیکہ اپنی مختصر حیات میں خصوصاً آخری دور میں آزاد نے زندگی کے متنوع اور مختلف پہلوؤں کو ایک ماہر کی حیثیت سے دیکھتا ہے۔ اور ہموطنوں کے لئے سنجیدہ دلائل پیش کرکے ایک ہمہ گیر پیغام عمل دیتا ہے ؎

(۱)

سینٹھاہ زائنت میہ زونم کینہہ نہ زونم

لبتھ تیر و کمان رووم نشانہ

(۲)

ٹلیتھ حیاتہ ٹلیتھ یہ خوشبو ولیتھ زری کانہہ بہان طاقس

چھُہ تنبہ لان تس چھت بہاناہ ژہ ونتہ امو رسے ونان پری چھا

(۳)

بلبلس ہتہ کالہ سرفس چھکنہ کینہہ بوزان فرق

شہونس پیچھے نادکو رمت ولہ خنجر عشقہ تیہ

(۴)

گنئ پرواز کاوس بُلبُلس طوطس تہ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوت کیٖژ پروازس تہ پروازس

(۵)

ناداں دوستن ہنٛز منّت میٚہ کھاٗر پانس

تمہٕ کھٔمہ تہ دُشمنس کُن دارُن حِلم غنیمت

مفہوم :۔ فراوان علم حاصل کر کے میں آخر سمجھ کی اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ "میں کچھ نہیں جانتا" تیر و کمان تو مل گئے، لیکن نشانہ نظروں سے اوجھل ہے۔

(۲) حیا کو بالائے طاق رکھکر مُشک اور عطر زُلفوں میں ملے اور زرّین پوشاک زیب تن کئے ہوئے وہ عورت جو دریچے پر بیٹھے دُنیا بھر کے لوگوں کے دلوں کو للچارہی ہے۔ کیا اس کو پری کہتے ہیں؟

(۳) بُلبُل اور کالے سانپ میں تم کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ محض شہرت کا نام محبت کی کٹاری اور عشق کا تیر رکھا ہے۔

(۴) جہاں تک اُڑان کی صفت کا تعلق ہے، یہ صفت تو کوّے بُلبُل، طوطے اور شہباز سبھی جانوروں میں پائی جاتی ہے۔ لیکن پرواز اور پرواز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ (شہباز کی بلند پروازی کی تقلید کو شاعر نے مُنتہا گردانا ہے)

(۵) کم عقل دوست کے احسان سے عقلمند دُشمن کا مرہونِ منّت ہونا بہتر ہے۔

فٹ نوٹ سلہ ۔ سقراط سے جب پوچھا گیا تھا کہ انہیں کس وجہ سے دُنیا کے بہترین داناؤں میں شُمار کیا جاتا ہے۔ کچھ سوچنے کے بعد اُس نے جواب دیا تھا کہ " مجھے اس بات کا علم ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا " یہ جاننا اور محسوس کرنا کہ میں کامِل نہیں جاہل ہوں۔ کمال دانشمندی ہے۔ خیاّم کی یہ رُباعی بھی ملاحظہ کے قابل ہے ؎

تا بود دِلم زعشق محروم نہ شُد ۔۔۔ کم بود زِ اسرار کہ معلومم نہ شُد

اکنون کہ ہمی بنگرم از روے خرد ۔۔۔ معلومم شد کہ ہیچ معلوم نہ شُد

(گنجو)

سلہ مقابلہ کے لئے ملاحظہ ہو :-

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است ۔۔۔ رفتن بہ پای مردیٔ ہمسایہ در بہشت

(گنجو)

عید کے دن سے

(۱)

تھدِ پایہ وزان جایہ اکس میوٹھ موّدر سوز

تنھ ژھایہ بیس جایہ گُنیزان آرہ جہاں سوز

وُچھ وارہ وُچھن والہِ یہ نظارہ دماہ روز

پامال گأمژہِ زندگی ہُند ساز کنو بوز

مدہوش چھ مے نوش کمن زیرو بمن منز

کمہ پوشہ بدن روشہ گلان درد و غمن منز

(۲)

ہزاران اکس رنگہ رنگہ نعمژ تہ ضیا فژ

گرٛ ند چھس تہ یوان کہرژِ کھیَیِن کھینہ روزس کنژ

غمگین بیہتھ بیاکھ چھ بیچارہ کران سئژ

روشان خودایس تہ توشان تیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیاکھ ماران ہنڈی

اکھ تریش ژھاران بیاکھ چھ ژاران دوہس گنڈی

مفہوم :- ایک جگہ بڑے اہتمام کے ساتھ اور بڑے پیمانہ پر بزم موسیقی کا زور و شور ہے۔ یہاں سے کچھ پرے دوسری جگہ کوئی دلسوز آہیں بھر رہا ہے۔ دیکھنے والے! ذرا تھوڑی دیر ٹھہر اور غور سے یہ نظارہ مشاہدہ کر، پامال شدہ ہستی کا سوز و ساز اپنے کانوں سے سُن۔ دیکھ

یہ مے خوار موسیقی کے اُتار چڑھاؤ کی کس لئے میں مدہوش ہیں اور کتنے گلبدن اور حسین افلاس کے دردِ غم میں مبتلا ہو کر پگھلے جا رہے ہیں۔

(۲) کسی کے لئے اتنے قسم قسم کے کھانے اور ایوان نعمت سامنے پڑے ہیں کہ وہ شمار سے قاصر ہے کہ کتنی نعمتیں وہ کھا چکا ہے اور کتنی ابھی کھانی باقی ہیں۔ فاقہ مست مُفلس کی دُنیا میں غمگینی ہے۔ وہ بیچارہ لاکھوں اُمیدیں باندھ رہا ہے۔ کبھی اللہ تعالےٰ سے ناراض ہے کبھی قیامت (روزِ سزا و جزا) پر نازاں ہے۔ ایک خونِ جگر کھا کھا کر دن بسر کرتا ہے۔ دوسرا ہے کہ ناو نوش کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ایک محض پینے کے لئے پانی کو ترس رہا ہے، اور دوسرا ہے کہ ہر چیز سامنے موجود ہے۔ لیکن پھر بھی نکتہ چینی ہے۔ ہر موضوع کو آزادؔ کے اپنے بیسوں شعروں کا حوالہ دے کر واضح کیا جا سکتا ہے۔ یہاں صرف سرسری طور پر اُس کی ہمہ گیر فکر کا ذکر ہے، اور اس ذکر کو محدود رکھنا مناسب ہے۔ اپنی شاعری میں آزادؔ نے غزل کو خوب نبھایا ہے اور کئی سُریلے اور میٹھے راگوں کے لئے مسالا بہم کیا ہے۔ وہ بنی نوعِ انسان کے لئے اپنی شاعری میں وحدت، ایکتائی، مساوات اور ملنساری کا پیغام سُناتا ہے۔ غرضمند لیڈروں اور مذہبی جنون والوں کے مکر و فریب سے احتراز کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ وطن اور اہلِ وطن سے پیار اور پریم برتنے کی تاکید کرتا ہے جنت، جہنم، قسمت اور تقدیر میں اعتقاد رکھنے والوں کو تنبیہہ کرتا ہے کہ یہ

باتیں خود غرض انسانوں کی ایجادیں ہیں، جن سے سیدھے سادے لوگوں کو دبائے رکھا جاتا ہے۔ اور مفلسی، بے بسی اور بیکسی پر قانع بنایا جاتا ہے، تاکہ غرضمند اور چالاک لوگ بلاشرکت غیرے اپنا فایدہ حاصل کرتے رہیں۔ وہ اہل وطن کو بیدار کرتا ہے، تاکہ غفلت کی نیند سے وہ جاگ اُٹھیں، علم پڑھیں محنت اور مشقت سے ہر شعبہ میں کمال حاصل کرکے اچھی زندگی بسر کریں، اور اسی دنیا میں جنت کے مزے اُڑائیں۔ آزاد زندگی کے گوناگوں مسائل کو راشنلسٹ (RATIONALIST) نکتہ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور دوسروں کو یہی نکتہ نظر اپنانے کی دعوت دیتا ہے۔ کشمیری زبان کے میدان شعر و سخن میں اپنے زمانے کی مروجہ روایات اور طرز شاعری کو چھوڑکر آزاد فکر و فن کی نئی راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور اس میدان میں متاخرین کے لئے فکر و خیال کی کئی راہیں تراش کر گیا ہے، جن سے موجودہ دور کے نوجوان کافی متاثر ہو چکے ہیں۔ اور ان نئی راہوں کو خوب سنوارتے ہیں، جس سے زبان وسعت اور ترقی پا گئی ہے۔ وطن، انقلاب، مناظر قدرت، ندائے ہاتفی والی نظمیں مختلف موضوعات سے متعلق ہیں۔ لیکن آزاد کے فکر و فن کی مختلف سمتوں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ کا کام انجام دیتی ہیں۔

اس بات کی طرف پہلے اشارہ کیا جاچکا ہے کہ موجودہ زمانے کے

تعلیمی معیار کے مطابق آزاد کسی اعلیٰ تعلیمی سند کو حاصل نہ کر پایا تھا، اور انگریزی زبان سے بالکل ناآشنا تھا۔ یونیورسٹی سے فقط منشی عالم کی سند پائی تھی، اور جو کچھ بھی تعلیم و علمی تربیت حاصل کی تھی وہ اپنی محنت اور ذوق علم کی برکت سے حاصل کی تھی۔ اس لئے ممکن ہے کہ کئی نکتہ رس اصحاب اُن کی تخلیقات میں کسی شعر میں وزن کی خامی دیکھ کر، یا کوئی عامیانہ شعر زیر نظر لا کر، یا کسی شعر میں فارسیت کا غلبہ پا کر، یا کوئی بھرتی کا شعر ملاحظہ کر کے ماتھے پر تیور چڑھائیں۔ لیکن محض ایسی خامیوں کی بنا پر آزاد اور اُس کی شاعری کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسی خامیاں اگر کہیں کہیں دیکھنے میں آتی ہیں، وہ اُن کی ابتدائی شاعری یعنی دور اول یا دور دوئم کی شاعری سے زیادہ متعلق ہونگی اور دور آخر سے بہت کم۔ غور کرنے کی یہ بات ہے کہ اپنے زمانے میں یعنی موجودہ صدی کے تیسرے اور چوتھے دس سالہ زمانے میں جب کشمیر غیر ذمہ دار نظام حکومت کے چنگل میں تھا۔ اور اہالیان کشمیر ہر حال میں ابتر اور زبون حال تھے) آزاد حال کا شاعر نہیں تھا بلکہ وہ اُس زمانے کے لئے مستقبل کا شاعر تھا۔ وہ اُس زمانے اور اُس ماحول کے خلاف بغاوت کا علمبردار تھا۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کے ہم وطن غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہو کر ترقی کریں۔ اور نئے زمانے کی خوبیوں سے مالا مال ہو جائیں۔ یعنی سماجی، سیاسی، جسمانی اور روحانی سب خوبیوں

سے اپنے زبوں حال اہل وطن کو آراستہ دیکھنا چاہتا تھا۔ اور اس کے حصول کے لئے عمل تجویز کرتا رہا۔ اُس زمانے کا ماحول زیر نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے کہ اہل وطن کو اپنی زبوں حالی سے آگاہ کرنا اور اُنہیں آمادۂ پیکار کرنے کیلئے آواز اُٹھانا کافی مُشکل کام تھا اور سماج کی ترجمانی کرنا ایک دلیرانہ قدم تھا

آزاد کشمیری ادب میں شعر و سخن کے میدان میں کیا مقام حاصل کر گیا ہے، اس کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نثر نویسی میں اُس کی فکری کاوشوں کا امتیازی شان رکھنے والا ایک تاریخی کارنامہ "کشمیری زبان اور شاعری" کے نام سے چھپ چکا ہے، جس کا ذکر پہلے .. .. کیا جا چُکا ہے۔ یہ ادبی کارنامہ لکھ کر آزاد کشمیری ادب کی تنقید کی راہ میں پہلا کشمیری راہ رَو کہلانے کا حقدار ہے۔ اس کتاب میں جو کہ تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ آزاد نے کشمیری زبان اور کشمیری شاعری کا ایک مُفصل جائزہ لیا ہوا ہے۔ اور شاعروں کا تذکرہ نمونۂ کلام اور تنقیدی جائزہ تاریخی تسلسل کے ساتھ درج کیا ہے۔ کشمیری ادب میں اپنی نوع کی پہلی کتاب ہے ہوسکتا ہے کہ کئی اہلِ نظر اس کتاب میں بہت کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ "سب کچھ" نہ دیکھ پائیں جو کہ کسی دوسری ترقی یافتہ زبان کے ناقد کی ایسی کتاب میں پایا جاتا ہے۔ لیکن ادب کی کسی ایک سمت میں پہلے چلنے والا اُس راہ کو ضروری طور پر پورا طے نہیں کر پاتا ہے۔ یہ بات قابلِ اطمینان

ہے کہ آزاد نے یہ کتاب لکھ کر کشمیری ادب میں نقد و نظر کے فن کا نہ صرف سنگ بنیاد رکھا۔ بلکہ اس وسیع میدان میں کاوش اور محنت سے کام کر کے ایک شاندار کتاب ہمارے سامنے رکھ دی ہے، جس سے زمانہ حال و مستقبل کے ادیب استفادہ کر کے فن تنقید کو اونچے معیار پر لے جائیں گے، اور کشمیری ادب میں اضافہ کریں گے۔

پدم ناتھ گنجو

بادۂ وطن

سون وطن

چھُہ کیاہ نُندٕ بوٗنۍ یہِ سونۍ وطن
یہِ سونۍ وطن نُندٕ بوٗنۍ وطن

یہِ روشن فضا صاف خوشبو ہوا — زُوَن زندگی، زندگی ہُند دوا
بلان دادِ فرحت یوان منز دِلَن — یہِ سونۍ وطن نُندٕ بوٗنۍ وطن

اَسان پوشہ ڈورِن اندر پوشہ ذاژ — یِتھ زُونہٕ گاشس اندر نصف راژ
نُنِس آسمانس چھِہ تارک نَنَن — یہِ سونۍ وطن نُندٕ بوٗنۍ وطن

دُوان آرٕ، تریشہِ ہتین ژھارنے — لھُو کُمت تہِ یُس آسہِ تَس ٹرارنے
شہلِ کُلِ چھِہ اَندۍ اَندۍ رُوزِتھ وَتَن — یہِ سونۍ وطن نُندٕ بوٗنۍ وطن

گمتر ناگ پُرِتھ جایہِ بیتاب گنتر — چھوان شاہ ییندرازنے مایہِ عیتر
بھران پیالہ پانالہ چے پرِیہِ زَن — یہِ سونۍ وطن نُندٕ بوٗنۍ وطن

ژٕ ہتھ زَن کھسِتھ کرتہ بوبن گَن نظر — ژلان غم بھوہلان دِل تہٕ شہلان جگر
چھِہ زَن سورگہٕ حورا چھلتھ تن تہٕ من — یہِ سونۍ وطن نُندٕ بوٗنۍ وطن

چھہ مس پیالہ بُری بُری اَنان مسولہِ — دُچھان دُورہِ مخمورہ مینمبر زلہِ

کھٹِتھ سوزِ دِل روزِ کیاہ بُلبُلن
یہِ سونُے وطن نُندہ بونُے وطن

وَنے صاف کیاہ صافو نفس چُھہ غائب
یہِ جنّت چُھہ دیدن سُہ جنّت چُھہ غائب

یہِ جنّت اُچھَن تَل سُہ گومُت کنَن
یہِ سونُے وطن نُندہ بونُے وطن

یہِ آزاد بُلبُل تُلان گرِیز تہِ شور
چُھہ کھتہ پوشہِ تھرِ پیٹھ کران بوش
بول

ونان بُلبُلن گُل تہِ بُلبُل گُلَن
یہِ سونُے وطن نُندہِ بونُے وطن

ترانۂ وطن

سَمِتھ وطن وطن کرَو ترانہٕ وَطنَ پرَو

صُبح تہٕ صُبحکےٚ ہوا
دمہ کھَن تہٕ دادِنی دَوا
زندٕ کرِنی چھہٕ ناروا
سُلے دِتھ تھِمتھ تُلوَ نوا

سَمِتھ وطن وطن کرَو ترانہٕ وطن پرَو

وُچھت گُلن تہٕ سُنبلن
ترانہ بازٕ بُلبُلن
پھولان چھہٕ نور منز دِلن
یوان سُرور غافلن

سَمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پرَو

گزہزان چھہٕ آرہ تہٕ کولہٕ
پران محبتُک وِلہٕ

دِلَن اَندر کَرُتھ ہٕلہٕ

یوان چھہ لولہٕ ولولہ

سُمِتھ وَطَن وَطَن کرو ترانہٕ وطن پَرَو

چھہ اَچھہ پوش تہٕ یاسمَن

ہر طرف چمَن چمَن

اَسان اَسان چھہ کوسمَن

عرق فِشان رُمن رُمن

سُمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پَرَو

نشاط باغ تہٕ شالہٕ مار

جِگر پھوٹلی ژلی غُبار

نسیم ڈل تہٕ گوٚپہ کار

ژِہ وُچھتہٕ قوٚدرتک بہار

سُمِتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پَرَو

چھُہ سارِنی گژھُن خوٚدا

سُمِتھ کرَو گژھُن صَدا

منگوس نہ زانہہ پنُن مُدا
الگ الگ جُدا جُدا
سمِھتھ وطن وطن کرو ترانہٕ وطن پَرو

تُلِو قدم بہادرو
کَرِو ہمیشہ جستجو!

جوان جوان دِلاورو
تھَوِو وومید بتہٕ آرزو
سمِھتھ وطن وطن کرِو ترانہٕ وطن پَرو

مےٚون وطن

تۄشان کیاہ چھُہ پوشن مےٚونُے وطن مُبارک
کرٕے توس روشہِ روشے پوشے وطن مُبارک

نُندٕ بون کیاہ وطن میون، وُچھ وُچھ پھولان بدن میون
قربان یہِ زُو تہٕ من میون امہِ چمن وَتن مُبارک

چھِس باگران محبت بُلبُل تمِر کران گتھ
چھِس پیالہٕ ہیتھ اُلقن کیتھ پوشے چمن مُبارک

چھِس بیقرارٕ آرٕ ہیتھ لولہٕ خارٕ خارٕ
بوسہ کران وارٕ کوہ دامنَن مُبارک

سبزار فرشِ مخمل وتھرن شہلِ گُلین تل
مرگن نیٚن تہٕ ڈارن، دارن وَنن مُبارک

وُچھ سبزٕ شامیانہٕ نُندٕ باغٕ سایبانہٕ
یِم لولہٕ سانہٕ پانہٕ گنڈی قہ درتن مُبارک

یِمہٕ پوشہٕ لَنجہ گرٛایے ماران کَمہٕ آسیے
ہوٚ ہوٚ کران دایے زَن موٗصمن مُبارک

شبنم چھکان جواہر پوشن چھہ روشہ روشے
کوچن وَتَن چھکان پوش مُشکِ ختن مُبارک

کیتہ سرحدس چھہ یتھ گوش کیتہ وارہ منز چھہ یتھ پوش
پھلی پھلی یِوان دِوان جوش بَری بَری چمن مُبارک

پرٛیتھ طرفہ جوٚیہ لاران آرہ کتین چھہ ژھاران
پرٛیتھ جایہ ناگ پزاران ترِیشہٕ ہتین مُبارک

پمپوشہ ڈل چھہ خاموش زَن رُودھمتی رَٹِتھ بوش
پانژادرن یِوان جوش بیہتھ سنگرن مُبارک

ترٛاوِتھ غرض تہٕ ہاوس لولاہ بہٕ باغ گراوس
کَمہٕ رایہ بوٚتھاوَس زُو آیہ تَن مُبارک

رَتم پرٛأنی داستانہٕ گوٚسیمتہٕ ہیتھ زمانہٕ
نوٚی نوٚی بَرس ترانہٕ، نوٚی نوٚی سخن مُبارک

روزِ یاسہ انتظارس اَتھ شرٛاوِنس ہیٚتہ ہارس
یَس درده نو بہارس ہیتھو گُل پھولَن مُبارک

اے دِل ژٕہ گرٛزھ مہ ووبأٔلی یأرا و لوٚبچی ڈأٔلی
آلوَ دِلکی گرٛزھن کأٔلی دِلہٕ کین کنَن مُبارک

کھوژُن ڈرُن ژٕہ کس چھُے رُت پھل مخنتس چھُے
حُبِ وطن ژٕہ بس چھُے دوٚ ہِنم مَنَن مُبارک

آزاد چھی نہٕ دَھنہٕ دِیار، وطنکُ ژٕہ چھُک وفادار
تَن دِلہٕ توَے وطن دار، جانٕہن کنھَن مُبارک ؎۱

۱۴ مارچ ۱۹۴۳ء

؎۱ ذیل کے اشعار بھی ایک نسخے میں اس غزل کے ساتھ ہیں۔ (گنجورؔ)

ووٚلہ بہِہ شہٕلی گُلین تَل زَن أیینس ژٔلی مَل
ڈیشِتھ یہِ فرشِ مخمل دِل کیاہ پھولَن مُبارک

وُچھ شوقہٕ سان وارہ ناگَن ہِندی نظارہ
آسمانکی سِتارہ چھِک مندہ چھن مُبارک

وُوِہ توٗ محبتک بیٖوٗل بُجرِ توٗس ماے تےٚ لول
لولن اندر چھُ بوٗڈلول حُبِ وطن مُبارک

آزاد لولہ وولا وطنَس بھران لولاہ
یِم لولہِ گُلٕ ہران کیاہ تہٕنزٕن کھتَن مُبارک

●

سوال

کیاہ تہٕ جوانیٖ منٛز وطنکٕ خیال آسیا
ڈ‍ٟپی توٚکھ محبتس نِش کانٛہہ کیتھ محال آسیا

کرِہ سوٚرگہٕ حوٗرٕ تارے یٖمہٕ سانہٕ پوٚشہ وارے
کیاہ ساگیٖ یہِ زندگانی اَسہٕ کرِتھ وبال آسیا

سون ماز وازہ وانہٕ سالن ضیا فرشن گٔیتھ
معصوٗم خانہ مالین سانین یہِ حال آسیا

اولادِ بادشاہس ہیوٚو ژھیٚمت پیٚچھ کیوٚ چھِے منٛز
بوٚہ چھہٕ سیٚتھ عُمران وتن پیٚٹھ تہندٕ عیال آسیا

کلہن غنی تہٕ صرفی ساراب کرٕ یمہٕ آبن
ہُسے آب سانہِ باپتھ زہرِ ہلال آسیا

اُسی چھوٚکہ لدِ جگرہ سیٚتھ وٗدی وٗدی چھہٕ خوٗن ہاران
تمہٕ خوٗنہٕ سون قاتل رنٛگہٕ رنٛگہٕ دوشال آسیا

غارت یوان چھہٕ غارن عبرت کھوان چھہٕ عالم
سختی کران تِمن پیٚٹھ ہیٚیہ پائمال آسیا

پیوٚمٕت چھہٕ بیاکھ سوزاہ آزادیٚس دِلس منٛز
نتہٕ یوٚت شورِ محشر تمہٕ سند مجال آسیا

وطن دارو

وطن دارو ژہِ روز تن دار کُھتھَن تھاو گوش معنی ژار

وَتَن چانِین فولُن گُلزار

کُھتھَن تھاو گوش معنی ژار

نہ بُوزُتھ ژانِہ نہ بوز نہ اوے جُکھِتھ جُورِتھ ژِہ کیاہ لاریوے

بو وَنہِ ہے چھم نہ وَنہِ نس وار

کُھتھَن تھاو گوش معنی ژار

نہ ژانَن وائِلی دُورِکی شُری مہِ وُنتھَ کاسہِ نئے کیاہ کُھری

یہ اوس مُہو دیادِ مین ہُنہند کار

کُھتھَن تھاو گوش معنی ژار

ڈیپِیہِ چونے جِگر ژائِلی یِہاہند شُری مُری تہٕ خانے مائِلی

تِہُند خون زیادہ چھا رنگدار

کُھتھَن تھاو گوش معنی ژار

ژٕ چھس کرِ کھیوٚوُک اَفیِن ڈوٗکھ ہوشہٕ مُشِتھ گوٚے رِدین

رٕٹِتھ تسبیح تہٕ بیٚیہِ زُنّار

کتھن تھاو گوٚشس معنی ژار

ژٕلِ پانٔے یِہ بیمأرۍ علاج اَتھہٕ چھےٚ ژٕہ بیدأرۍ

نِندرِ پِچھےٚ موت گژھ بیدار

کتھن تھاو گوٚشس معنی ژار

کباڑچ پأٹھۍ بیٚہتھ سِیٚخن لِہٕ فِرِ فِرِ زبان چھی زَن

نہ چھُکھ خوفِ خُدا نے عار

کتھن تھاو گوٚشس معنی ژار

الٰہی تھاو تَن آزاد تَہندے لولہٕ نٕشس آزاد

یِہُنٛد دِین آسہٕ محمہرہ تہٕ دیار

کتھن تھاو گوٚشس معنی ژار

ہا وطن دارو ہو

ژھیتہٕ کیازِ گوٚنے غاٲرتُک نارو ہو
گژھتہٕ بیدار ہا وطن دارو ہو

چھُک دبوٚمُت خوٚرفچہِ رِبہٕ اندر
بُتھہِ سِنہِ ہِندرِ پأٹھو چھےٚ تراٚومُت لَرٚ

لہرِ ماران نیر سِشہمارو ہو
گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کنہٕ شیشہ تہٕ آب گوٚنے سیمابس
گو کھ حاٲران پیو کھ منز گردابس

فوطہ سَینٹھےٚ کیازِ موٚختہ ہارو ہو
گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

کھونہٕ وَٹہ سیتی کنہٕ ژٹِ غاٲرتہٕ وول
والہٕ واشہ واو ژٹِ غاٲرتہٕ وول

شورہ منزِ کھار زورہ گلزارو ہو
گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

جوشہِ اندرِ مہِ توٚندرِ کہِ دِتہٕ اگہ ژھٹ
ژٹِ ہندرِ پأٹھی ییتہٕ ار کھلنی بیچھ

پوشہِ وَنِتھے ژٲلہِ خارہِ خارو ہو
گژھتہٕ بیدار ہا وطندارو ہو

شیرہ سندری پاٹھی نیر مائے دانش منز　　　پھہ ژھر لادین تہ شالن موہ ژہ ہا کرنز

ژھالہ جوراہ زنتہ زور دارو ہو

گرژ ھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

چھکھ بیین اتھہ داران اُنی سندری پاٹھی　　　کتہ اتمان ژھاران اُنی سندری پاٹھی

دِتہ سارِی سارِی پکھ مہ گاشدارو ہو

گرژ ھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

چھان کاروبار چونے ہنگ تہ رنگ　　　ژہی خاندان چونے ناموس ننگ

بیگانہ مولاگ خانہ دارو ہو

گرژ ھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

ژہی مالک چونے گھرہ تہ بار　　　ژہی باغوان چانی گُل تہ گلزار

ہالی مون ہا مِلکھ دارو ہو

گرژ ھتہ بیدار ہا وطندارو ہو

وارہ ساوان چھی ژہ وُزہ ناوُن وائی گی　　　سازو سنطور مدھم ترائِتھ نائی گی

مارہ سپنکھ امہ خمارو ہو

گرژ ھتہ بیدار وطندارو ہو

روز ساتھا وچھ یہ آزادُن سوز ہوشس تھاوِتھ دِلکیو گوشوَ بوز

معنہ سخنن ژار ہشیار وہو

گرشھتہ بیدار ہا وطن دار وہو

یا یار خدایا

مُناجات

یِہ کرکھ تہٕ، بندہٕ پننٕ چھُسے میہٕ چھُہ ژالہٕ نُے بہٕ چھُسے رضا
میہٕ صدا تہٕ زورہٕ کرٕن خطا، ژہٕ تہٕ پادشاہ بہٕ ہیوٚمت گدا

ژہٕ خُدایے چھُکھ تہٕ میہٕ بندگی چھ ژہٕ یہ کٔنۍ ہمیشہ کرٕنۍ روا
نہ بہانہٕ تہٕ حیلہ تہٕ کیُوہ تہٕ کیاہ، یہ ژہٕ سوزہٕ سم تہٕ میہٕ چھُم دوا

میہٕ چھُہ دِلٕ تہٕ خوٗن رگن اندر میہٕ چھُہ درد و سوز تہٕ لولہٕ زر
نہ ژہٕ یُن گژھن نہ ژہٕ زیوٗن مرٕن نہ ژہٕ ابتدا، نہ ژہٕ انتہا

ژہٕ کُنۍ تہٕ چھُے نہٕ شریک کانٛہہ، یہ چھُہ دین یِی چھُہ یقین میون
مگر از دُچھان تہٕ چھُس اُچھو یہ نہ مانہٕ ہا یہ نہٕ زانہٕ ہا

چھُہ ہیوان براندہٕ کنین نشٕن تہٕ کرٕن طواف عمارژن
چھ ژہٕ پارٕ بندہٕ کورہٕ بدی، چھ ژہٕ پارٕ ساسہٕ بدی خُدا

بہ منگے نہ مہرٕ تہٕ سمن دِتم مگر عالماہ شہٕ میہٕ ہا وتمٕ
یِتہٕ بندگی چھ خُدا سوٚرٕن نہ کرٕن ہمیشہ خُدا خُدا

یُتھ موٗل چھُ دردہ بہوٗدُرن نہ سونس تہ لال جواہرن
یُتھ ظائلمن تہٕ ستمگرن نتہٕ وانہ سر چھ کران جُدا

یُتہ افسری چھ بہودُری یُتہِ دِلبری چھ دِلاوری
یُتہِ شاعری چھ پیمبری یُتہِ دردِ دِل چھُ دِلک صدا

نہ چھ دُوی تتے نہ چھُ زیادہ کم نہ وُنان عرب نہ وُنان عجمٕ
یتھ پاٹھٕ ژلتھ چھُ یہِ ماز تہٕ نمٕ تتیُتھ پانہ وائی چھ کران وفا

یُتہِ جنتس تہٕ جہنمس چھ وُنان بندہ پننۍ عمل
یُتہِ عینِ دین چھ زندگی، یُتہِ کُفرہٕ کھوتہٕ مرُن گوناہ

یُتہِ شورہ گولہٕ شیتہٕ گئی نہ چھ یم بہانہ تہٕ مکر و فن
یُتہِ سارنۍ چھُ گژھنُے وطن یُتہِ سارنۍ چھُ گژھنُے خودا

●

مناظرِ قدرت

پاں ژادَر

بوزِہی پوٗمبرٕن سوز لولرٕیے

روزِہی دٕماہ پان ژادرٕیے

کٔمی سوزن ژٕہ گاٗجنکھ   پیٚرِہ تھٕر رو بیٚہِتھ واٗجنکھ

چھَند راٗونکھ کٔمی سمہٕ ندریے

روزِہی دٕماہ پان ژادرٕیے

سوز کیاہ میوٗٹھ چاٗنِس سازس   تِکیٚہ بوزٕن محرمِ رازس

چھُے مےٚہ جگرِس گرٕھان تٔری ترٕیے

روزِہی دٕماہ پان ژادرٕیے

چھَک ژٕہ ماران ہرٕ ہرٕ ژھالہِ   شیشہٕ مانٕہ ترٕ سنگ مالہِ

گمہٕ سیتی گیہٕ رٕم رٕم مرٕیے

روزِہی دٕماہ پان ژادرٕیے

چکہ چاوِ کیاہ چھُے شُہرہ پانس   چشم بد دوٗر اَتھ نوٗرانس

شِلہ ید ماٗژی لال مال پرٕیے

چھکھ ژٕ بیتاب سیمابکہ پاٹھو   لٔو کہ چار کرٕ حبابکہ پاٹھو

پکھہ اِیوان گبکہٕ بُری بُری ییے

روزی دَماہ پاں ژادرٕ ییے

دُورِہ ڈِیُوٹھمُ چون پرَتوا !   نُورہ ژادر زَن بَر ہوا

موختہ جالرَن چھِرِہ جُری جُری ییے

روزی دَماہ پاں ژادرٕ ییے

آرٕ بَل چھکھ روشنہ پکان   یارکہ چھِے کارِہ بُتھ پوش چھکان

نرِہ آلوان دِ چھِن کھوٗرِ ہی ییے

روزی دَماہ پاں ژادرٕ ییے

وُچھنہٕ دژ ایکہ لولکہ بہار   سمسارکہ سنبرنہٕ وتہٕ گنیار

آفرین چھے اَتھ بہودُرِ ییے

روزی دَماہ پاں ژادرٕ ییے

چَھکھ نہٕ زنیس نہٕ مرنس ڈران   زندگی ہُند سفر کران

زِندہٕ گژھان چھکھ ژٕ مری مری ییے

روزی دَماہ پاں ژادرٕ ییے

زندگی ہمہ ند سوزیس منے   تس نہ آرام تہ قرار گئے
شہ نہ ہران زانتھہ تہ مری مری یے
روزی دماہ پاں ژادری یے

چانئ آلو چھ لولک راز   چون صدا کونزِ چھ آواز
دِل چھ لوبان چانہ دلبری یے
روزی دماہ پاں ژادری یے

چانہ لولکو یم دلولہ   دچھ مہ دیدو پیٹھ اہرہ بلہ
چھم نہ مشان سہ دِلاوری یے
روزی دماہ پاں ژادری یے

●

مطلع دویم

شوقہ چانہ آم سینہ بری بری یے
روزی دماہ پاں ژادری یے

وارہ دنتم ژہ آیکھ کتے   چھس برزانان آسہ نہ تتے
بندہ بردارِی تہ افسری یے
روزی دماہ پاں ژادری یے

تتہٕ آسن نہٕ یونہٕ تہٕ مالہٕ   کفرو دینکی کینہہ ملالہ

نہ امیری نہ گداگرٕی ییے

روزٕی دٕماہ پان ژادرٕی ییے

تریشہٕ ہتن کیت چون صدا   شاہ شہ اُسی تن اُسی تن گدا

اُسی تن موزور یا دفتری ییے

روزٕی دماہ پان ژادرٕی ییے

وِگنہ وٕنوان منز پرستانن   شرونی شروہ نی کران رہنہٕ دامانن

آرہٕ گنڈی گنڈی نہٕ درٕی کرٕی کرٕی ییے

روزٕی دٕماہ پان ژادرٕی ییے

عشق ژھاران چھنہٕ چنگ تہٕ رباب   ساز و سنطورٕ کی بند تہٕ حساب

تتھ چھہٕ دامن رٹان کتھہٕ گرٕی ییے

روزٕی دٕماہ پان ژادرٕی ییے

سنہرن منز سر چھے ژہ ناو   ماٗدانن منز چھکھ درٕی یاو

کمٕ دِہہ چھک کران شاہ پرٕی ییے

روزٕی دٕماہ پان ژادرٕی ییے

مالہٕ کران مۆختن تہٕ لدٕرن
ژھالہٕ ماران منٛز سٕتن سدٕرن
وُچھنہٕ فند بازلند نکہٕ ترُرییے
روزی دَماہ پان ژادُری یے

آیہٕ باپأری بیٹھی دُو کانن
رُودی کران سانہٕن پانن
سُودہٕ باپار سوداگری یے
روزی دَماہ پان ژادُری یے

شُعلہٕ کُنٛزِمک ووہٕ بتہٕ لولہٕ نارس
گاٹہٕ آخر پیوٚ گاٹہٕ جارس
بأزی موٚہ کلاو تمۍ بأزی گری یے
روزی دَماہ پان ژادُری یے

کُفرٕ دینچہ شُری باشہٕ ترٛاوِتھ
آزادس یِم راز بأوِتھ
بوزہٕ ناوتکھ سأری کأشری یے
روزی دَماہ پان ژادُری یے

وٕیتھ

ویتھ نارِ چھ ماری منز کرِ ہرِ رِیے   سونٛدرٕ ہیے بوزی میانی زار
پینٛدرا زٕنی مہا سونٛدری سیے   چھون مالیُن تَل پاتال
ہینٛدہ رینٛدہ چانی ناماوٕری یے   سونٛدری یے بوزی میانی زار
سنٛدرہ بلِچھ مس ملرٕی یے   یوت کیاہ پچھے سون اَمار
چھکھ زٕہ یوان بکہ برٕی برٕی یے   سونٛدری یے بوزی میانی زار
پھچھکھے سونٛرگاہ پورہ لولرٕی یے   ڈورِی زنمک سگہ ناوان
چانِہ دَرشنہ سَرتہ گَے سُری یے   سونٛدرٕی یے بوزی میانی زار
ہستی باجرٕ چھی دُچھن لھوٕری یے   کھَتہ بَلہ ہیٹھ کھاوٕنی یار
پان آلہِ ان پیالہ برٕی برٕی یے   سونٛدرٕی یے بوزی میانی زار
گیان دیشتنے پننہِ آگرکٕی یے   تھہہ سٔدرس لو یُتھ پان
ہلہ ژارکی ناد کرٕی کرٕی یے   سونٛدری یے بوزی میانی زار
دوٗ گنیارن ماری کاشری یے   ہیچھ ناو تھ کوٗ نژکہ سرہ
پم تہ گٕژھہ ہن تارہ تری تری یے   سونٛدرٕ ہی یے بوزی میانی زار

زور کاٚژنیاہ ہاٚوِتھ ہِٹلرَن یے   مور پیٚنہِ ہنی دوٚگنیارَن
پیوٚس وِیہہ کھیوٚن گوٚس پیٹھ تریٚ   سوندَرِ یے بوزِ میانی زار

رُہہ ییہ رُوٗزِتھ نوٗرہ ژادرَن ے   زوٗنہِ کیاہ چھکھ گاہ ترٚوان
نیلہِ گوٚبُرِ چھی پچھوٗنہِ جُرِ جُرَن ے   سوندَرِ یے بوزی میانی زار

نوٚہ زِنیچھ پرانی لیڈرَن یے   رنیہِ سمپِکو سائلا بَن
اُمس موٚلہِ تَلہِ بازی گرَن یے   سوندَرِ یے بوزی میانی زار

بوزی لوٚلکی ناد لواُرَن یے   چھی نہ آئی آزادی

بچہِ نغمہ تہٕ سازندرَن یے
سوندَرِ یے بوزی میانی زار

آرہ وٕل

وارہ مِیہ وَنتہٕ آرہ وٕلی کیا زہ گیکھ ووہ بائے لیے
حائے کرٕمی نتہ کوٚن بٔری وَنتہٕ یہ کمہٕ گلائے لیے

سازہ ڈیکس شوٗبی ژٕ حدن وَنتہٕ کیاہ گیٚی وَنن
دوٗر ژٕ جِلکھ ہیو جِلکھ وَنن نوٗرہ بٔرِ ژٕ مشائے لیے

کمہٕ یہِ کنٛزل کوٚرے ژھمَن مأنز کمی کرٕے نمَن
جامہٕ چھکلی ژٕ یہِ شبنمن زُلف کمی سنبھائے لیے

مأرمِندین سمَن ہیوٚسے کالہ پگاہ نوٚوٕ نوٚوٕ سے
شامہٕ سمندرٕ کمی سوٗی جامہٕ ووہ زٕلی ووزائے لیے

لول ہرانِ سمَن سمَن حُسن پھولان چمن چمن
خندہ کران رُمن رُمن موختہ ہران ژٕ یہ لائے لیے

زو ژٕ چھونہِ چھکہ جران سازکران یہِ دل بران
اَنہِ گٹے ژٕ کیاہ کران رفہ یہ رفہ نچہِ گوٚ بائے لیے

عأنِ بہارِ یہِ حُسن چھون خار تہٕ کنڈی قبیلہ کرٕون

سونۍدرنے پہ اَزلہٕ لون زالہٕ دلان چھُہ بُرلیے
چون کسَن اُشن تہٕ شادی جانہٕ وتے نہ غم نہ دادی

خار ژھیل تہٕ کَنڈی فسادی فتنہ ٹلان چھہ کائرلیے
ڈروے پھُٹہٕ تھ پہ لولہ زر پردٕ ژُٹھتہ رُٹھتہٕ تھزٕ

چھا سَہ کھٹتھ وَنَن اندریمی ژٕ کرٕ کھ وُبائرلیے
عشق پھران کمَن کمَن تیہ رِشن تہٕ عائرلمَن

عشق کران چھُہ موصَمن پوشہٕ بدَن کنائرلیے
شوق پیندٕ چھکھ چھوان ژٕ یمس ژٕ آلہٕ وان

چھمنہٕ کنے وَ نے یوان شمع دِلکہٕ میہ زائرلیے
ٹکری ٹوپلی اوارہ داو، لول پنُن مہ راوہٕ راو

مارٕ مَتس ژٕ گذراو بانہٕ ہنزہٕ پہ ڈائرلیے
دَردٕ گمن گیکھ تچھتہ آرٕ پلَن ژنیہ دِل رٕ چھتہ

سنگدلَن اندر وچھتہ لال موہ لِکہٕ معہ لائرلیے
گارٕ گیٖی ژٕ یہ خوردٕ سائی یار بنان چھہ دیارٕ وائلی

میر دُچھم بنان فرشائی داتہ بنان سوائرلیے

ماے تہٕ لول مأشران دِل تہٕ دماغ راوٕ ران
زہر محبتس کران دِیار تہٕ دِیارٕ واٲسے رلیے

پارٕ جگر کرِتھ گُلَن دِل چھہ وُداٗسی سُنبلَن
نارٕ دُزان بُلبُلن سینہ بدَن تہٕ اٲرلیے

بوش تہٕ حُسن پوٗشنے، پوشہِ بہار توٗشنے
چھاوِی دوہے دِلِچ پھلے توشی ژہ پوشہٕ مأرلیے

کأٹی جگر تہٕ دِل پھٕٹن دردہ گُلَن تہٕ بُلبُلَن
ہولہ اَندرٕ اَندرٕ گُلَن لولہٕ بہانہ وٕ رلیے

آرٕ ژہ آسنَے وَنان آگرٕ چھی خبر اَنان
وَنتہٕ پیہ ماچھہ کانہہ وَنان کیاہ میہ لیوکھ ازاٗم رلیے

آزادس ونیوم سپھا چھے نہٕ گُلن اندر وفا
وونی تہٕ کرِن چھہ سوٗد کیاہ نہٕ کرِن سعہ کأرلیے

(۲۷ مئی ۱۹۴۵ء)

---

[1] یہ اشعار متفرق مسودات سے مل گئے ہیں۔ طبع شدہ نظم میں شامل نہ تھے۔
(گنجو)

شیٖنہٕ مائٔز

اُنی روزہ وارہٕ بوزولہٕ زار میأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

لُولی کیاہ شوزنکھ مالِنز کرأنی — ڈُولی چأنز آیہ آسمائٔز ییے

دَیہٕ سِحے وِگنہٕ چھے کھسہٕ لِلہٕ وأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

سُدرہ منزہ دٕرایکھ گرٲیہ مارأنی — یاو نکُھ باغ چھاوأنی ییے

ژٲیشہ ہُرٕ توٕ ترائتھ چھی ژٕرہ کرشأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

حالہٕ اکہٕ ڈٕلیٹھمکھ بالہٕ وسأنی — ہَرِنہٕ ژھالہٕ مارأنز ییے

زالس لاجنکھ کمی دُردأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

شمعکہٕ پأٹھی ژھک ژٕرہٕ تہٕ وہگلأنی — شمعچہٕ زندگی فأنز ییے

عالمچہٕ زندگی چأنز زندگأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

پنہٕ منہ تہٕ پردین لول باگرأنی — چھکہٕ پنٕن پان گالأنز ییے

مائٔز وٕلہ دیرہٕ چأنز قعہ ربأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

حبیبہٕ بیٹھ لوٕ زن پردہٕ ژاوأنی — رُمہٕ رُمہٕ گمہٕ چھے ڈلأنز ییے

کرٕ ژٕہ بلہٕ نوٕ بنہٕ بیٹھ زژہٕ ژاوأنی — شیٖنہٕ مائٔز شٕلہٕ پد مائٔز ییے

آرن ترَ آگرن جائی زندگانی   ناگن باگنے جائی یے

چانہِ سیتر رتھ کھرژ لاگنے سائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

عائنک پائڑھو چھکہ ژہ تہ پرپیز لائی   عائنک پرپیز لون عائی یے

عائنہ چون ازلے اوس پرپیز لائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

ٹھر رن بیبٹھ بہیتھ چھکہ مہارائی   کوژرک ساز وایائی یے

لولہ منز سدرک سوز للہ وائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

نے نیستانس منز چھہ نالائی   سوز چون لہرہ مارائی یے

چھوہ کہ لد سینہ منز گریچہ دوائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

منہ کے یارہ بلہ تن ناوائی   بیبٹھ ون چھکہ ژہ دردائی یے

بچھرژہ بلہ چھانز تان گیہ ہوگ جائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

ہارن تاو چھے دارہ گالائی   جوین اِمیرہ والائی یے

وندہ چھے منز ون تیرہ زالائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

دادی لد سینکو سوراخ جائی   آرہ کتو آلو جائی یے

چھم اچھن تل کنو چھن بوزائی   شینہ مائی شلہ پدمائی یے

ژہ تہ بوز آزادی غزلخوانی   بخشش ازلہ لائی یے

وُچھتہٕ کمہٕ لولہٕ چھےٚ ناد لایٲنی[1]

شیٖنہٕ مٲگٕز شٕلہ پد مٲگٕزیے

۲۰ جنوری ۱۹۴۶ء

●

[1] طبع شُدہ غزل میں نہیں ہے۔ ایک مسودہ سے حاصل ہوا ہے۔ (گنجو)

شمع

ہوش کہ پاٗدٕ لولہٕ دیوانے
گوش تھاو بوز افسانے میون

بۄنیمہٕ یکسانہٕ کہٕ ہالہٕ مأدانے
کُس پنُن کُس چھُہ بیگانے میون

یِتھ میہٕ نش ہیٚوند تہٕ تیٚتھ مُسلمانے
گوش تھاو بوز افسانے میون

دین میون مِلہٕ زار دھرم یکسانے
سارنے کیٚت چھُہ نوٗرانے میون

یِتھ میہٕ نش کعبہ تہٕ تیٚتھ بُتخانے
گوش تھاو بوزافسانے میون

وٕدہٕ نُس میائنس اسہٕ ؤن ترانے
غمہٕ سی منز چھُہ شادیانے میون

اَدٕ گے روشَن چاٗنٛژ گٔرٕ خانے
گوٗشس تھاوَ بوز افسانےَ مِیون

گٔژھ کران لولس دٔرد اَکی آنے
جان کیاہ لولہٕ دیوانے مِیون

میاٗنٛژ پاٗٹھۍ دَزٕ دَزٕ چھُسٕ پریٖتھ آنےَ
گوٗشس تھاو بوز اَفسانے مِیون

گٔرٕ مَنزٕ بو چھُسے گاشس ہاوانے
سوزِ دِل سازو سامانے مِیون

کتہِ کیاہ یِنیتہِ بورزانکھ پانے
گوٗشس تھاو بوز افسانے مِیون

بوز وٕنہٕ سوز مِیون چھُے نہٕ کُنہِ وانے
دِیدَو وُچھ ژٕہ داستانےَ مِیون

لولہٕ کِسی نارس نورٕ نُنہِ وانے
گوٗشس تھاو بوز افسانےَ مِیون

قُدرتَن دِیُتْنے گاش انسانَس
زانہٕ نَکھ تھوِنے بہانَے میون

لاگ نیہچانہٕ چھُس بوٗتہٕ اکہ دانَے
گوٗشِس لگاو بوز افسانَے مِیون

آزادہٕ مِیٹھ کیاہ چاَنْز پِیم ترانَے
ژٕ یہ لیٛوکھُٹ جان افسانَے مِیون

دَزہٕ نکھ دود زانہٕ دوٗدہٕ مُت پانَے
گوٗشِس لگاو بوز افسانَے مِیون

وَنِہچ یارٔ

تِگنَس تہندِس لگِزٕ پأرۍ پأرۍ یے ،
سَگ دِتُے کَمۍ وَنِہچ یأرۍ یے

چانہِ بَڈہِ کرٛانِہچ ناماوأرۍ
شمشاد سرو دِیو دأرۍ یے

نَنہِ منٛز بِبہِ کَس پٔژھ قبیلہِ دأرۍ
سَگ دِتُے کَمۍ وَنِہچ یأرۍ یے

آرہٕ پانٛژادرہ کوہ لہِ راد جأرۍ
رِچھی کران ناز بردأرۍ یے

سوزہٕ وأرلی سازندر تہٕ سیتأرۍ
سَگ دِتُے کَمۍ وَنِہچ یأرۍ یے

رنگہٕ وأرۍ ڈِیٹھمکھ بیٹھ سۄرسیأرۍ
سازس سوز گوم جأرۍ یے

اَندٕ اَندٕ اٲسِم ژاٹہٕ بٲجہِ ساٲرِی
سَگ دِ تےٚ کمٕ وَرٕپچہِ یاٲرِی یے

پوشہ وَن پانَس کران گُلکاٲرِی
رنگہٕ رنگہٕ پوشَس ژاٲرِی ژاٲرِیے

چاٲنٛی رٕسی سایَس تَل بِہِتھ ساٲرِی
سَگ دِ تےٚ کمٕ وَرٕپچہِ یاٲرِیے

سبزرِس چاٲنِس پزٕرچہِ یاٲرِی
سےچھےٚ توَے ناماوٲرِیے

چانہٕ ٹھَرِ یاوُن ہَردِ تہٕ ہاٲرِی
سَگ دِ تےٚ کمٕ وٕرٕپچہِ یاٲرِیے

روشہٕ روشہٕ وَنٛ دِتھم گوشَن ژٕہ پاٲرِی
رِقیبُس گامہٕ شہاٲرِی یے

سبزرَس تہٕ پزرَس وُچھم پایداٲرِی
سَگ دِ تےٚ کمٕ وَرٕپچہِ یاٲرِیے

دیندارن وُچھم کینا وأری
بأزِ گأری وطن دأری ییے

ہیچھ یہمو دوستو دُشمن دأری
سگ دِتےٚ کمو وَنچھ یأری ییے

آرہ کتہِ پونپوری گُنتھ کران سأری
بجلی ژانگین ژو پأری ییے

پانژ وأژِ چھاوان پان یِم بچأری
سگ دِتےٚ کمو وَنچھ یأری ییے

دوہ تارہ پردیہ کرُ دُکاندأری
پنژ نیمن آیہ انوأری ییے

باپأری کوچھن بیٹھو باپأری
سگ دِتےٚ کمو وَنچھ یأری ییے

بوزی آزادنِ دِلہ نتہ زأری
ساتھا روزِ اَچھ دأری ییے

دۄرِ پیٹھ آمُت چانہِ اَماٗرِی
سَگ دِتُے کمُر وَرنیچِ یاٗرِیے

●

نوٹ :- یہِ غزل چھ آزادَن تمَن دۄہَن لیچھمُژ یمَن دۄہَن تِم سوپورتسیار قیام کرِتھ اُسی ۔ (گنجوٗ)

دٔرِیاو

زلان چھُم شرٕ حبابَن اضطرابَن وٕلولَن اندر !
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر !

کنِین کھمبرِن کھیَن کھاشَن پکان چھُس شرٕ گبیٹِن گاشن
نہ چھُس محتاج شاباشُک نہ چھُس مُشتاق گِندہ باشُن

تِہیتھے چھُس راتہٕ کرٕہلَن منز تِہیتھے چھُس بُلبُلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اَندر

خوش آمد کرٕ تِتھ کانژھاہ ملامت کرٕ تِتھ کانژھاہ
بہ یِتھہٕ کیت چھُس گوٚمت پادا کرُن چھُم تِ ڈٕرُن کس کیاہ

بہٕ نوکر چھُس نہ کانٛہہ افسر لیکھیم نا قابلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

مےٚ عادت چھُے نہ پتہٕ پھیرُن مےٚ فِش گو برونٛہہ گُنےٚ نیرُن
نہ چھُس گُل بان چھُم شیرُن نہ بُلبُل اول چھُم ییرُن

بۆچھس خوش ییچ و تابن اِنقلابن زلزلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھُس شیشاہ نہ چھُم صیقل صفائی چھُم ینہز جائی
حسینن برونہٹہ کُن ییمہ سینہ دائرِ تھ چھُم ہر جائی

تِمن جائرِ تھ تہ حسرتھ کیاہ ییمن غائرِ تھ کلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

چھ کریشان زوُن تارکھ افتابہ تہ آسمان دُورے
وُچھان آئینہ میانے منز پننُ بُتھ گاہ بگاہ نُورے

سہ تے تِمہ ساتہ ییلہ وُچھنم سرن منز پاٹلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

بُتھین بیرن سنین وو گنین ژرٹھ والان چھُس بوشہ
درین تکرن ٹھرن سری پیہٹھی گژھتھ ڈالان چھُس ہوشہ

نہ چھُم تھارن نہ دِل ہارن میہ نیاین گانگلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

کمن سنگین قلاین تہٕ بلاین یان چھاوان چھُس
پنُن چھکراونہٕ آمت کُو نیر بییہ سوتہٕ براوان چھُس

زٕ ٹان سنگرٕ تہٕ ٹھاسان بال پھیران جنگلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

مہ وُچھ لہرن ہندین قہرن تسنازن لایہ لاین کوٗ
گنیر اُسِتھ کُونیر میون وُچھ مہٕ وچھ جھگڑن تہٕ نیاین کوٗ

کُونیر نے آسہ یم جاہِل وہین کتہٕ عاقلن اندر
ریوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

نہ چھُس بندہ نہٕ مستانہ بہٕ چھُس اکھ لولہٕ دیوانہ
گہے گرداب گاہ سالاب گاہے تیز طوفانہ

ڈلن ہنٛز شوب سہ رُک شان میانین ولولن اندر
ریوان چھم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

دِتھُم پرواز ابرس راحتک تاثیر بارانس
دُلم یِم نیلی جامہ تہٕ لاجوردن جامہ اسمانس

تُلان چھُس ہول گگرایَن تہٕ شولان وُزہٕ ملَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

پنُن سوزاہ پنُن سازاہ پنُن شوقاہ تہٕ آوازاہ
پنُن چھُم لولہٕ اندازہ سرُوداہ مستیاہ نازاہ

دُران پانہٕ شادرَن جہیَن سرَن آرَن کولِن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

سنِہ روہ گنیار سمارک بہٕ وُ چھنے آس سمارَس
یِمے زٕھوہ مارہٕ نَس کیت چھُس دہَس راتس پوَس ہا رَس

غولاماہ چھُنہٕ کانہہ تھاوِم میہ پنجرَن ہا نکلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

امیراہ بادشاہا اُسی تَن ہیُونداہ مُسلماناہ
بہٕ کھتہٕ ٹپارس بہہٕ چھاوِنہٕ چِھین ناوِنہٕ بَرِن باناہ

میہ نِش راجاہ نواباہ سائِلاہ اَکھ سائِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرَن منزلَن اندر

پننُن پان آیتن چھُم ھوٗومُت سارِس جہانس کیُت
پننُن زوٗ پیشکش ھوٗوُم زمینس تہٕ زمانس کیُت

وَلے ژرارُن تہٕ ٹھٕہرُن چھُے نہٕ میانین مشغلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

جواہر مالہٕ ہاوان مال ورتاوان سوداگر!
جران تاجن تہٕ تختن موختہ گاٹلی پوٗخنہ زورا ور

چھ سوٗنبران ہٕکُل تہٕ ژاران پھُلی یمن میانین کھلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

سنٕروٕ گنیار بُٹھو تے بیرہٕ ڈیشتھ جیرہٕ چھُم یوان
کوٗنیر کیسان چھُس ژھاران لاران یوٗت ماران بان

توَے چھُس آب اسِتھ وارہٕ تُلہٕ وین تیٚنگلن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزلن اندر

تھزر چھاوِتھ سنٕروٗ چھنے یوان چھُس یوٗت بے وایے
سُہُن ہندی پاٹھو ماران ڈالہٕ ہرنہٕ ژھالہٕ پہ یتھ جایے

شُرزِن یادر رِہَن شالَن تہٕ ہَرَنَن   ہانگلَن   اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرَن مَنزِلَن اندر

دِوان چھُس لہرٕ گامہٕ تہٕ شہرٕ گاہے ہوٗل تہٕ گاہے سیٚود
دمانس کف تہٕ پانس زرٕ سہٕ زریُس چھُم تہٕ بِنس وٕنیٚود

وِہان چھُنہٕ میوٗن آتش نارٕ بانَن منقلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرَن مَنزِلَن اندر

بہٕ چھُس خموش دورٕ دورَن زورٕ شورَن ہُند سیٚٹھاہ چھُم حا:
یِکُن بے خوف ژاوُن رٕو پھٹُن کیاہ گوٗ، ٹھکُن کیہٕ ناو

پنُن بل آزماوُن چھُم پھَساوُن مُشکلن   اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرَن مَنزِلَن اندر

رِینکُ، گرٛھنکُ، زینکُ، مرنکُ نہٕ چھُم پرواہ نہٕ چھُم کانٛہہ غم
نہٕ چھُس حاژان واتن کمَ، نہٕ چھُم پھیران گِژے کم کم

چھِ ہِتھی ہِتھی وُہمہٕ تہٕ وسواس آسان بُزدِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرَن مَنزِلَن اندر

بہٕ روزاہ سوزِ دِل ترأوِتھ سرِن سنرِن تلاون منز
بہٕ وتھراسینہٕ بیرِن عاشہٕ مۍتر ڈٔونگن تہٕ ناوٕن منز

یِوان چھا کارہ وأرِس وارجأہِل کاہِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

طبیعت مِیون آزأدی چھُ عادتھ مِیون آزأدِی
کُنبرِ یکسان عمل شأدِی محبت محنت آبأدی

تۄے چھُس ٹوٹھ آزادن رٔتین صاحبِلن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

پنِنۍ نرمی تہٕ گرمی منزِلن منز وأتنادان چھُم
نوین منزِلن تہٕ سفرن منز نوٕوے دُنیا میہٕ ہاوان چھُم

گُریزان چھُس جنگلن اندر وزان پوشن گلشن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منزِلن اندر

جگر چھُس سنگِن کتران رفتارس سۄ گرمی چھُم
مہ نوأرن بدِن نادان اطوارن سۄ نرمی چھُم

سبز رتے لول چھُم بُری بُری وٚرن ییچھن وٚلن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕند سوز سفرن منٛزلن اندر

چھلان چھُس جامہ ناوان یان گُل روین سیہ موین
ہیٚرے چھُس باگراوان لول خوشخوین تہٕ بدخوین

چھہ باقی ییٚن یینہٕ خصلتھ گلن تہٕ ارکھلن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕند سوز سفرن منٛزلن اندر

گُلن تہٕ بُلبُلن منٛز چھُس بہ وایان میوٚٹھ سنطورہ
یلہٕ سنگین دِلن منٛز انقلابُک ڈول ڈنڈورہ

یژھی نرمی تژھی گرمی چھہ میانین غلغلن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕند سوز سفرن منٛزلن اندر

ڈران یتہٕ قہرہ میانے لہرہ مارن وقتہٕ بڑی وٚلہٕ ویر
تتے پوشے بھرن چھُس روشہٕ چاوان دایہ ہندی باگھ شیر

زُوک میانی چھہ شمشادن تہٕ سروِن رائیلن اندر
یوان چھُم زندگی ہٕند سوز سفرن منٛزلن اندر

بہٕ وٕتھران فرشِ مخمل بیٚٹھ کِنارٕن تازٕہ یارٕن کیٚت
مۆزوٗرن تھکی میٚتِن بیہہِ شوقہٕ والین دوستارٕن کیٚت

بیٚہن راحتھ کرٕن دیوٕہ فرحتاہ واتکھ دِلَن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوزٕرٕ زٕن منزلن اندر

اُنان ترێشہٕ ہیٚتِن آلوٕ کرِتھ چھُس سالہِ چاوان ترێش
بھوٕ پیٚکھنا دِل جِگر شیٖشہٕ ہیٚکھ ژیٚکھ پٕکنُک تہٕ ٹھکنُک وِش

گِہے جوٚیَن کھہٕ لٕن گاہ سربندٕن نَلکن نلٕن اندر
یِوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرٕن منزلن اندر

گنٛجیم یاں ژادرٕن ہندِین ربابٕن سارٕہنِن تارہ
شہٕ شوٗد بُوزِتھ مُشان عائشہ میٚتِن سنطورٕہ سیتارہ

چھہٕ سوز پٕچھ مُستیاہ پاٗدا گرٕشھان غمگین دِلن اندر
یِوان چھم زندگی ہُند سوز سفرٕن منزلن اندر

سیٚہٹھاہ نرمی تہٕ دلجوٗئی کران چھس خوبروٚین منز
یِوان چھُس مَسٕلَن ہیٚتھ ترێش خوش رفتار جوٚین منز

تُلان تصویر ہموٚشُن ہیتھ یوٚشے ڈٲلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سفرن منٛزِلَن اندر

بہٕ چوونس زندگی ہند مے بہارن سیٚتھ تھاوُنم لے
وزان چھم دردٕ سوزچ نےٚ چوان چھس پیالہٕ پیالے دٕرپے

پیامِ گُل تہٕ شبنمِ حقّ چھُ میانین وُلولن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن منٛزلَن اندر ا؎

۶ نومبر ۱۹۴۲ء

ا؎ اَکِس بیانس منٛز چھُ یہ مقطع تہٕ درج ؎
ژٕ نیر آزادٕ وُنیُن زیادہ آزارن گژھان بوزٕوی
سیٹھاہ کٔم روزٕ باقی بوزٕ نادہٕ ساتہٕ اَکہٕ سوزٕوی

سَرُن مشکل سیٹھاہ مُشکل چھُ میانین مُشکلَن اندر
یوان چھُم زندگی ہُند سوز سَفرن منٛزِلَن اندر
(گنجو)

بہار

مبارک آدنکھ یارَن بہارن جلوٕ ہاوُن ہیوٚت
پھُلے لجُ لولہٕ کین پوشن منوشو باغ چھاوُن ہیوٚت

بہارٕچ سورٕ خروشکر کران گژھ مارہ کٕن اندر
گُلابَن جنڈٕ دِیت خوشبو ہواون لہرٕ ناوُن ہیوٚت

ہُلمَ بُرٕ بُرٕ چھکنہٕ دُردانہ ہیٚت اوٚبرن تہٕ بارانَن
جہانَن سأنٕ عالم آسمانک تشبہ لاوُن ہیوٚت

گُلن ہِندٕ کاروانَن، غنچہٕ دِیت باغن بیابانَن
پنُن دامانہ سبزارُو تہٕ کُڈٕی کُڈٕی داش ہٕتاوُن ہیوٚت

اُدرِہ وُٹھرِنی کران گُلزار مخمل سایبانَن تل
اُکھن کُیتھ پیالہ ہیتھ پوشُو مودُرمس باگراوُن ہیوٚت

زمستانَن ستم کم کم چھ کٕرٕ مہتہٕ لولہٕ دیوانن
گُلالَن سینہ مرشراوٕتھ یہ جگرُک داغ ہاوُن ہیوٚت

تیلے اوس نیرہ ۄن پھاگن گلے ڈُرِن ٹیمبرِ زلہِ ووٚن
وۄدٕر داوَن یَنِن اوقات ناحق راوہ راوُن ہیٚوت

گُلن منز نیرِ خوشبوئی گنڈِن ہُنٛد کار بدخوئی
یِنہِ کنز نوبہارن لول سارِن باگراوُن ہیٚوت

مَنس منز لولہ گرمی چھس نہٕ شینِچ سینہٕ صافی کیاہ
بہارن گاٹہٕ لیِن یارن آوِ یُول راز باوُن ہیٚوت

اثر گو کارِ ووہ گنِنن وارہِ ہندِن جان نثاری ہُند
تہمو کمزور ہمسایَن کلس پیٹھ سایہِ ترٛاوُن ہیٚوت

دَیان آزاد بلبل نیرِ چھاوِنہٕ لولہِ باغکی پوشس
گلابو مسٕ لوٚرِ چھو رچھو دِلَن منز دیُر تھاوُن ہیٚوت

سونٛتھ آو

ژٕول ونٛدٕچ آو بہار صد بار مبارک　　پھۆل دُدُونٛن گلزار　　صد بار مبارک

بابلبلہ غم ترٛاو سونٛتھ آو وہیک ژٕاو　　دوہ ژٕ بخت گوٚمی بیدار　　صد بار مبارک

ناگن کولن آرن بالن وٕنن نارن　　لوٚگ جوش آو سبزار　　صد بار مبارک

بوزٕم مے اَدٕر اَدٕری بوزِتھ گیم شادی　　دیدن چھم اَز دیدار　　صد بار مبارک

دوہ یتھ رِنٛدہ مارو ژھوٚہ گے بندگی ہندٕ　　گے نِندرٕ ہیتھ بیدار　　صد بار مُبارک

باغام گُل ہیچھ دٕراو خوٚشبوے صُبحکُ واو　　کھنہِ بلہِ کھادِ ژٕ یار　　صد بار مُبارک

دوہ یتھ رِنٛدہ قدم تَل پھۆل زندگی ہندٕ گُل　　ژٕلی زندگی ہنٛدی خار　　صد بار مُبارک

دوہ یتھ رندہ مارو ژھوٚہ آے زندگی ہندٕ　　گے نِندرٕ ہیتھ بیدار　　صد بار مُبارک

زٕ ہو میون میون وطن دل میون میون　　میون یار میون غمخوار　　صد بار مُبارک

وطناکُ چھ یُس ہمدٕ مردن نشٕے سے مرد　　بیدار دِل ہوشیار　　صد بار مُبارک

آیِت تھوٚس تن من اَز نتہٕ ادٕ کرٕسن　　چھم لول چھم لوکچار　　صد بار مُبارک

کمہ حالہٕ یہ آزادی شوٚقس چھ مہوران داد　　یچھٕ لنُس دِلکُ گلزار　　صد بار مُبارک

ندائے ہاتفی

اہرمیزہ فلکٕ

(ابتدا میں عنوان " اہرمیزہ فلکٕ " تھا، بعد میں محض غزل۔ شاعر کے نوٹ بکوں میں کئی جگہ یہ غزل درج پائی گئی۔ ہر جگہ کوئی نہ کوئی کمی یا بیشی شعروں میں دیکھی گئی۔ یہاں پر ساری کی ساری غزل درج ہے۔) (گنجو)

بولہٕ شہپا گزہ گمیژہ بازر گرٕن پرٕ زالی — دٕھمکے زال ژٕ یہ کمہٕ حالہٕ گومت چھے نالی

سارٕ گیتا پرٕ ژٕ کر یا کلام اللہ پرٕ — جان نے پچھے ژٕ یہ عمل زان پہ سوٗدا خالی

مندرن خانقاہن ژاٹھلن ہندٕ پہر عالم — ڈولہ کے گرٕ نزہ یسہ لولہٕ نشے دل خالی

یونہٕ زف مالہ نتہٕ نالی ژٕ تسبیح ژاوکھ — سوز نے چھے ژٕ یہ دلس بوزنس چھی نالی

جہلہٕ کے پردہ ژٕٹن دالی یوان کالہٕ یگاہ — علمہٕ کے پردہ ژٕٹن دالی یوان یژ کالی

ژھسٕ چ زانان خدائی تہٕ چھہ بوڈ درد مرا[1] — بندگی خوٗن جگر کھیون چھ جنابٕ عالی

دِل جُدا، جان جُدا، عشق جُدا، عقل جُدا — ژور خونخوار چھہ بے چارہٕ جنونس نالی

---

[1] ماخوذ از علامہ اقبالؒ ۔ خدائی اہتمام بحر و بر ہے (آزاد)

وٲے تَس عقلمندس حاًے تَس دیندارس مثلِ زنجیرِ یہِ تقدیر گوٚمُت یَس نٲلی

کار کرتوٗت پَنُن پچھے یہ جہنم جنّت یا نہ چھُکھ نار تہٕ گلزار جناب عالی

دامہ چوٗن زانہٕ پَنُن خوٗنِ جگر سے مسکین یُس ملِک دارِ تہٕ یُس آسہِ بنیو مت ہالی

یَتھِ[1] وَنان دین چھہ دیندار بہتھ غارَن منز

تتھ وَنان کُفرُ چھُہ آزاد تہٕ زانِ وٲلی

---

[1] اکِس پرزس منز چھُہ یہِ شار یتھ کنی آمُت ادا کرنہٕ ـ

نفرُ چھا سۆرُلُن دُور زٕ لُن غـارَن منز

اَتھ وَنان کُفر چھہ دیندار تہٕ زانَن وٲلی

(گنجوٗ)

آدم گری

مقبولِ ازل[1] عاشق ییلہِ جلوہ پُنُن ہاوے
اہ ریزہ خنجر نیزہ زَن پوشہ پھلے چھاوے

تس فتنہ گرس پتھ دین یکسان گُنہ آمین
شاہی تہ غولامی ہندِ یم فتنہ سہ اَتھ راوے

تَس شان شہنشاہی ڈولان چھ یادَن تَل
وسواس تہ ڈر تس کیاہ سر کیا زہ پتھر تراوے

پتیہ نارہ ترٹھ ہندی یا گٹھ اُراوہ کوہن بالَن
نہ زہ ہر نہ تہ بنتھہ شیرن اَلتھ یان پُنُن کھیاوے

سائلاب تُنُند اَہرہ ییلہ مارہ سہ یمہ لہرہ
جالَن تہ فریبن ہندی کوہسار تہ وسہ راوے

ہیتچھہ ناوہ لیکھُن تقدیر کھیکن والین
مجبور میرشے ڈیرَن موختار پُنُن ہاوے

تس دردہ غزلخوانس صد حیف ہزار افسوس
یَس خام خیالَن پتھ آرام دِلک راوے

تمہ لولہ کھتہ بہتر زولانہ غولامی ہندی
اِستادہ جوان مُردس یُس لول پتھر تراوے

وُرتاو دلیرن ہُند کیاہ زانہ سہ بے چارہ
یَس گزایہ لگان آسن ہیتھ آسہ کھسنہ کھراوے

یا[2] ہو جلالک نُور آمہ بوشہ وُسن مغرور
نہ تہ حکم دِہ آزادس یم نیاے سہ اترراوے

لے اَکِس جایہ چھ 'مقبولِ ازل' بجایہ 'سیماب جگر' درج۔ (گنجو)

لے اَکِس مُسودس منز چھ یہ شار ییتھہ پاٹھی درج سہ

میراث چھ آزادس پرواز تہ آزادی
اَدہ کونہ دلیرن سیتی آزاد فضا چھاوے
(گنجو)

ندائے ہاتفی

نیندرِ ہتیو گژھ بیدار گژھتہٕ بیدار ہاے ہاے
واگنٕ قافلہٕ منزلس اکیاہ ژٕ کران کیاہ ژٕ یاے

شکہ تہٕ یقین کفر و دین چون خیال چانٕ زاے
ہند، عرب، روم، چین، چانٕ قصہٕ چانٕ بناے

صبحکِ وکھتہٕ موژہ شوٚنگ کونہٕ یوان چھے ژٕ ننگ
شیرِ یہ چون ہنگ تہٕ رنگ چون موزور چھا خداے

چھکھ نہ فقط آب و گل چھے ژٕ یہ دماغ چھے ژٕ دل
خواجہ تُو کھی اتیٖ نو مالِ سنبالِ ماجہ زاے

دُچھتہٕ ژٕ یہ کُس حال گوٚی کیاژہ سہس شال گوٚی
واے یہ کُس وُہمہ پیوٚی واے دوٚ یُے کمرٕ یہ داے

چھے نہ پنُن دِل ہشار سوزِ جگر لولہٕ نار
پیالہ بُران بالہ یار چھکھ ژٕ کران ہاے ہاے

چون عیال کیاہ کران فاقہٕ وٕتی پیٹھ مران
چون جکھن راوہٕ ران چانٛی ژھعہ پیٚ پیٚ تہٕ چانٛی ماے

یا ژٕ نمان خدمتس یا ژٕ بزمان دولتس
مار کران غارتس حاٗف افسوس واےٚ واےٚ

نیر بُنیتھ شیر مُرد ھاوٕ پنُن دِل تہٕ درد
بُوز سیٹھاہ ہی مال بیہ تُسند ناگراے

لولہٕ بہار چھاوہٕ ہکھ سوزٕ جگر ہاوہٕ ہکھ
یام ژٕ مُشراوہٕ ہکھ نازو ادا ژھاے گڑاے

چانہٕ دِلکی وٕلولہٕ اُسی تُلان زلزلہ
دنہٕ فی ژٕ پیٚ پوان کرتلہٕ توتہٕ تہٕ فوران واے

اُسس یمَن درد لَن سوز تہٕ گرمی دِلَن
تم چھہ وُچھان مسُولَن نازو ادا ژھاے گڑاے

دِژاو ژٕ بیٹھٕ سونیتھ آو بلبلہ غم غمہ صبہ ژاہ
سوزٕ دِلاہ بوزہٕ ناو تازہ گےٚ ساز واے

بُلبُلہ غم غوصہ ترا او سوز دلاہ بوزہ ناد

بوزشے نے آزاد آو تازہ لئے ساز داے

یکم اگست ۱۹۴۳ء

لۄل تہٕ گاٹہٕ جار

آو گلن مُنٛد بہار آو دِلن مُنٛد بہار
گُل تہٕ گےٚ بے اختیار دِل تہٕ گےٚ بے اختیار

گُل کران دیوانگی دِل کران دیوانگی
گُل تہٕ ژھٹان لولہٕ نار دِل تہٕ ژھٹان لولہٕ نار

باغِ نسیمُک فِضا باغِ نشاطُک ہوا
سوٗرگہٕ کھوتہٕ خوشگوار عطرِ کھوتہٕ مُشکدار

جل تہٕ قمرپوشہٕ لۄل اُسمہٕ گمتیٚ دِل ٹلوٗل
آکھ منٛن بالہٕ یار کوٚنہٕ کرٚن جان نثار

چاو کران خوش ہوا واو کران آو کیاہ
آرٕ وٕلوٕ ژوٚٹ حجاب ییمبرزلن کھوٚت خمار

گوٚش ہتاوِتھ ہوش روز آرہ کنیو وارہ بوز
سوز ہیتھ آیہٕ گلعذار ساز ہیتھ آیہٕ جانوار

آرہ کنیٚن گارہ نےٚ ترٛیشہٕ ہیتیٚن ژھارہ نےٚ
آرہٕ پوان بار بار ناگ وزان بیشمار

نیر بہار چھاوٕ نےٚ سوزِ جگر ہاونےٚ
بہہ مہ ژہٕ یارٕ او نےٚ یان منٛن وقتِ کار

اَز چھہٕ ژلان لولہٕ شرٕ نیر نیر ساز کرٕ
از چھُ جنونُس اندر ہوش حواس گاٹہٕ جار

پوشہٕ گلین مُنٛد جنوٗن چھت گژھان گرمِ خوٗن
عقلِ دٕیان وُچھ بہار عشق وٕنان بن بہار

عقلِ پوان ہیتھ کمند عشق ژٹان تارٕ دو بند
عقلِ دٕیان پرار پرار عشق دٕیان لار لار

عقلِ دٕیان بندگی عشق وٕنان زندگی
عقلِ دٕیان موہرہ دیار عشق وٕنان یار یار

عقلؔ

بخت تہ میراث مێون تخت تہ میراث مێون

عشق

بخت تہ بے اعتبار تخت تہ بے اعتبار

عقل

بخت کران راج تاج تخت ہیوان جزیہ باج

عشق

بأذی کران بأزی گار   بأزی کران بأزی گار

عقل

بخت کران سرفراز تخت چھُ عزت تہ ناز

عشق

بخت تہِ ناپائیدار تخت تہِ ناپائیدار

عقل

ڈاڈھالن، دفترن، خانقاہن، مندرَن
لول بران گاڑلِی، دور کران گاہڑجار

عشق

یَس نہ وفا یَس نہ درد، روے سفید خُون سرد
دَردہ نیے منز شہ مرد دانہ کرُن سنگ سار

عقل

یار رفیق دوست میانٔی دڑاے وُپھان آسمان
فرشِ زمین گور تمو عرشہ کھوے تئی شان دار

عشق

مِیون مُدا چھُے گُنبر چون مُدا سیم و زر

مِیون مُدا لولہٕ نار چون مُدا شورہٕ نار

عقل

عقل لَبان مَرتبہ جاہ و حشم دبدبہ

عقلہِ ہُندُے منصبہ عِلم تہٕ عَملک بہار

عشق

زیادہ بنان عقلمند زیادہ ہیٚچھان ژَھل تہٕ فنٛد

وارہٕ کران تیز دنٛد زَن چھہٕ شکارٕی جانہٕ وار

عقل

عقل تہٕ سرمایہ یَس عائش تہٕ آرام تَس

ژھوٚہ چھُہ دِوان عالمَس تَس چھُہ ہِوُے پوہ تہٕ ہار

عشق

سہٕ چھُہ دیٚنٛطان ییٚمہٕ ژول سوٚنٛتھہ ہَرُد رتہ کول

پانہٕ یِژھک خانہ مول کارِ وہٕ گُن دیوہ دار

عقل

عشق چھُم اَندرِم حُباب محضِ ہوسِ اِضطراب
عقل سیٹھاہ رنج گار گنج ہُز لبان بے شُمار

عشق

وَوَن بہ دِوان چھُس ژوہ ہارِ گامہ شہر لارِ لارِ

خُونِ غریب ہارِ ہارِ گنج لَبان رنج گار

عقل

عشق چھُہ حُسنس فِدا، حُسن کنفا اکھ جُدا

عاشقِیَن ہُند مُدا عائش، ارام، لوکہ چار

عشق

عشق جوان تازہ دم زیادہ دوہ ہے زانہہ نہ کم

دِل تہٕ دِماغ نو بہار، پوشہ پھٔلےٚ، لولہٕ نار

عقل

دورِ فلک عقلہٕ کوٚر، ہوشہ اَنِنہٕ گٔژ تہٕ زُرِ

کِتھ سینہٕ دیدہ ور، خار گمژ نابکار

عشق

عقلِ نہٕ ہٕنزِ کیاہ چھُہ سُود، یس نہٕ اُچھن آب رُود

شرم تہٕ ہٕنز آبرو، حائف تسُند گاہٕ جار

عقل

عشق جنون بے ادب زانہِ کتے رب تہٕ سب

کرٛانہِ قبیلکُ لقب، مانہِ سُہ یس دِل ہُشار

عشق

کرٛانہِ قبیلکُ یہِ زیٚابے یس ہٕ انٛدان تس نہٕ پاے

یُس چھُہ غریبس خداے سُہ نہٕ امیرس بکار

عقل

دھرم تہٕ اسلام کیا وحے تہٕ الہام کیشاہ

عشق

دھرم تہٕ مٟیونٕے بہار، دین تہٕ میٛونٕے بہار

عقل

ہٕیوند تہٕ مُسلمان کیاہ، کعبہ تہٕ بُت خانہ کیاہ

عشق

چون ہجر، چون کار، چون ژھوٚرُے زاوِی جار

عقل

عرش، خُدا، لامکان، کیاہ چھُ مُدا، کتھ وَنان

عشق

مِیوٚلھ خیالاہ، پرٛھاہ، تنگ دِلَن ہُند قرار

عقل

وَلتھ چھُ گِنی، پَتھ چھُ کیاہ، زندگیُک ہُند مُداہ

عشق

لول، گُنہ، درد دِل، یان پنُن کاروبار

عقل

کیاہ چھُ گُنہ، کیاہ یقین، کتھ چھِ وَنان دھرم دین

عشق

یان پنُن پرٛ زِنتھ، بیا کھ تہٕ ہیوٚن در شُمار

عقل

بٔہنہٕ چھ کران وجے ناو، بُوزٕ کمَو کتہِ آو

عشق

یہٕ چھُ سیٖٹھاہ زأوِر جار، صاف وَنٕن چھُم نہٕ وار

عقل

عقل چھ سنگرن کھَنان، پکھ وٕنٕہن پُرانان
ساسہٕ کرٕزو ہے شیٚچھراَنان، وَن تہٕ چھُم ما انتظار

عشق

ساوہٕ ژُلکَن ڈائٕلی ڈائٕلی، بہٕ چھ ہتھن گأٹی گأٹی
عأشہٕ متھن کاروبار، عارہٕ کتھن لُوٹ مار

عقل

عقل چھ بیدأریاہ، عقل چھ ہُشیأریاہ
عشق چھ بیمأریاہ، ہُتھہٕ نہٕ علاج تہٕ وار

عشق

تَس چھ وُنان دل ہُشار، کرِہ بیٚیِن یُس بیٚدار
ساوِہ بیٚیِن یُس بیٚدار، تَس چھ وَنان جودگار

عقل

عقل چھ نوٗر چھ علَم، عقل چھ لوح و قلم
زان یہِ علمک بہار، عقلہِ ہنٛدٕے زاوِ جار

عشق

کیاہ چھُ خطا عالمَن، کیاہ چھُ خطا ظالمَن
علم تہِ گوٚ بے شمار، ظُلم تہِ گوٚ بے شمار

عقل

عقل کران زندہ دین زوٚر چھ کران دوٗر یقین
لول، محبت، زمین، عقلہِ دوٚیکھ کاشکار

عشق

عشق سراپا یقین، عشق نہ مذہب تہ دین
عقلہِ دوٚیکھ گرٕ تہ زیٚن لولہٕ جنوٗن شاہسوار

عقل

گاٹلیوِی لوٚب خوٗداہ، زندگئ ہٕنٛد مُدا
پوٚز چھُ پتوٚ کُن خوٗدائے سُے چھُ رفیق سُے چھُ یار

عشق

مَنْ عَرَفَ ییٚیمہٕ نہ سوٚر سہرٕ وہزار ییٚیمہٕ نہٕ کوٚر
نیٚبرٕ بوٚزِت اَندرٕ ژھوٚرٕ، مُشکہٕ رَفہ ستےٚ پوشہ وار

عقل

وُچھنہٕ ژوٚ پاٗرِی شہرٕ گام، عقلہٕ ہنٛدُے انتظام
آسے بہر جابہ دام وُچھ وُنے حبانہٕ وار

عشق

عقلہٕ تہٕ قونوٗن ژاو، دردہٕ نیے ہَردہٕ واو
یُس چھُ وَنان پوٚز تہٕ صاف تَس چھِ کران سنگسار

عقل

چنگ و رباب ہیتھ فقیر، مست شراب گے امیر

عشق

ہوشہِ تیلے ڈٲلی ہُشیار فضلہِ خوہ دا ووہ نی بکار

عقل

کیاہ چھُ حضورٕ کیاہ چھُ غائب صاف وَنن کینہہ نہٕ عائب

عشق

گورٕ ملہٕ تہٕ پیر صائب ، خام طمع پوہ خۃ کار

عقل

سادہٕ منوش کاشری کونہٕ کران افسری

وُچھتہٕ یہِشز ابتری وُچھتہٕ یہِنٛد کاروبار

عشق

یُس نہ موٗزوٗری محنتس، ڈٲنجہ بہان دِل نہٕ تس

منگہ تُس کیاہ دولتس، یُس نہ نِیِن یختیار

عقل

کیازِ یہندی دِل ووہ دٲسی، نالی گمرٕ شہوسہ پھاسی

اوس دوہ ہیم تہٕ اُسِ اہلِ قلم، تاجدار

عشق

ژٕہہ چھہِ کرِتھ ہانکلاہ، دوٗر پیٚومُت جنگلاہ
تُلہِ ژٕھہ پأری ولولہ، بێلہِ گژھِت زوروارہ

عقل

سُود بنٕن ژھأری ژھأری، کانٛہہ نہٕ دِوان کأنٛسہِ وأری
خانہٕ خرأبی ژٕھہ پأری کانٛہہ نہٕ گٔژھِس خانہٕ دار

عشق

زانہٕ یہٕ بےگانہٕ کیٛاہ، خانہٕ تہٕ وأرانہٕ کیٛاہ
یِم تہٕ سٔرِن خانہٕ زانٛہہ تِم چھہٕ گٔژھِس خانہٕ دار

عقل

آسےٚ تُلان گرٕز تہٕ جوٗش وانے ہتوٗان کانٛہہ نہ گوٗش
یِم نہ کران بادٕہ ہوٗش تِم چھہٕ یہندی غم گُسار

عشق

تِم تہٕ کران بوٗل بوٗشس یِم تہٕ کران بوٗل بوٗش

یِم چھہٕ تہندی جانہ وار تِم چھہٕ یہندی جانہ وار

عقل

آے اَنِکھ ژھاٚری ژھاٚری جان زَبَر ژاٚری ژاٚری

یِم نہٕ کران کاتھہ وِژار تِم چھہٕ یہندی دوست دار

عشق

شوٗبہٕ تِمَن نفٕگی مِتین عاُشس آرام کھین تہٕ چین

دوٗر نہٕ اگر آسہٕ پژون توتہٕ ونُس پژانہ دار

عقل

کوٚنہٕ پنٕنۍ سٕنز کران پانہٕ پنٕنۍ ٹٹھٕنز بران
وٕکھت پنٕنۍ راوٕ ران کُس چھُ یہنٛد ذمہ وار

عشق

گوٚشس رٕٹتھ باغوان، تارہ گمیتی نوجوان
وارٕ تِہمے کٔر دِوان یم نہ سٔرن گُل تہٕ خار

عقل

یس نہٕ پنٕنۍ دل دِماغ، تس نہٕ بہار تٔس نہٕ باغ
سُے چھُ غولام تس چھُ داغ سُے چھُ غریب تس نہٕ مار

عشق

از چھُ اَیِنز دورٕ دور، بوٗز چھُ تمن گرٛینز تہٕ شور
اہلِ غرض اینز نیر کرٕ یٔنِزس لارٕ لار

عقل

سوزِ جگر آسہ یس خوف نہٕ ڈٔر کیاہ چھُ تٔس
ڈٔر چھُ کھوان بوٗالہوس سر چھُ دِوان پوخت کار

عشق

آسہِ دوہا عنقریب دِیدہٕ وُچھن خوش نصیب
نیرِہ یہِ خونِ غریب جوش دِوان آشکار
وۄتھِ یہِ طوٗفان زَن تراوِہ پھتر ظالمَن
پھیرِہ کوہن جنگلن، نیرِہ کران لورہٕ پار
روزِہ جنونیچو کھفا پوشہ دُنی دولتھا
رُود کتے شوٗد خار، روزِہ یہِ سرمایہ دار ؟

عقل

دارہ کنن گوٚ نہ زانہہ، سوزِ دِلُک آلواہ
سوٚت چھہ یہِ لوٚکُک صدا ڈول وزان بے شمار

عشق

سون ملِتھ سرتُل اَنان، بازرَن اندر کہنان
نازہٕ پری چھابنان، ساز کرِتھ مازکھار

عقل

کیاہ چھِ پہنٕز شاعری، کیتھ چھِ وَنان دِلبری

عشق

بازی یہٕ جودوگری میٖوٕ ٹھ مرض کرِیوُٹھ بار

عقل

کیٚنہہ مہ وَن شاعرَن، کنہِ مہ لاسے بوٚمبرٕن
یِم چھِ بُچھان دِلبرن کیٚنہہ نہٕ وُچھان وقتٕ کار

عشق

شار چھُ پیغمبری، شاد چھُ آدم گری
ساز و سرود، کافری، کُفر چھُ مستیٔ خُمار

•

زِیُوٹھ سفر زندگی، بارِ گران بندگی
واتہِ شہ اَتھ مُنزِلَس تُرٛوو یَتھ یتیمہ یہٕ بار (۱۹۴۰ء)

فٹ نوٹ ۱ـ یہ نظم پہلے ۱۹۴۰ء میں لکھی گئی۔ جنوری ۱۹۴۱ء میں "سوانگا"

میں "سازِ خاموش" کے عنوان سے جزواً شایع ہوئی۔ پھر دسمبر ۱۹۴۲ء میں کسی قدر اضافہ کے ساتھ "ہمدرد" میں شایع ہوئی۔ یہاں مفصل طور پر نظم درج ہے۔ آزاد نے اس نظم کا نام "مناظرہ عقل وعشق" بھی رکھا تھا۔ (گنجو)

۲؎ اس نظم کی ابتداء 'آمدِ بہار' کے مناظرات سے شروع ہوتی ہے پھر 'گریز' اور پھر 'آمدم برسرِ مطلب'، وہی تکنیک ہے جو پہلے زمانوں میں قصیدوں میں برتا جاتا تھا۔ (گنجو)

۳؎ نظم میں کئی ایک مسائل کو چھیڑا گیا ہے۔ آزاد نے کما حقہٗ اپنی عقیدت کے مطابق سوالوں کا جواب پیش کیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ان جوابات سے سب پڑھنے والے مطمئن نہ ہوں اور متفق نہ ہوں۔ لیکن مسئلے پیچیدہ ہیں۔ اور اپنی اپنی رائے پیش کرنے کا حق سب کو ہے اور آزاد کو بھی ہے۔ (گنجو)

۴؎ نظم کا آخری حصہ کشمیر اور کشمیریوں کی اُس حالت سے متعلق ہے جو کہ شخصی حکومت کے دوران وادی میں چھائی ہوئی تھی۔ اور جس میں غیر ملکی حاکم یہاں آکر مطلق العنان بادشاہ کے زیرِ سایہ بے بس کشمیریوں پر حکومت چلاتے تھے۔ (گنجو)

بے خودی

ہا زانہٕ وٕنیو تہٕ او خودی زان خودٲیی
تقدیرٕ ہُنٛ چھےٚ ژٕ یہ غولٲمی تہٕ گدٲیی

مُشراوٕ ہُنٛ پان کَرٕن یادٕ سہ دلدار
تس تام چھُ ہلہٕ زار محبت تہٕ جُدٲیی

مختار سہ پانے تہٕ ژٕ مجبوٗر کرکھ گیاہ
بے چارٕ ژٕ گیاہ لَبکھ صبرٕ وَرٲیی

تس یارٕ سٕنٛزٕ ویرٕ ژھنڈٕ کوہ تہٕ بیابان
مجنونہ سٕنٛدی پاٹھی نیر گران خانہٕ گدٲیی

●

خودی

ہا بندٕ ژٕ یہ شوٗبی نہٕ غولٲمی تہٕ گدٲیی
سرمایہ دارٕی فند تہٕ فریب چھا یہ خودٲیی

کرُو بولبوشا پوشہٕ وٕنین پوشہٕ تھرن بیٹھ
ہا رنگہٕ بُلبُلہ رنگہ ولَن چھےَ نہٕ بقٲیی

چھے پانہٕ پکُن کنڈٕ ژٔ یہ ہتاوِتھ پانہٕ وٚوِتھ کیتھ
تقدیر ازل، سوٗ رگ جہنم تہٕ خوٗدائی

منصورٕ سنٛدی پأٹھی پایہِ بڈیو زان پنٕن پان
مجنون اوس دیوانہٕ کرٕن خانہٕ گدائی

شہمارٕ سنٛدی پأٹھی حُسنہٕ گنجس نال وٚلِتھ روز
کیٛا دٔروے بٔران پیالہ کران جان فدائی

یَس پٮ۪تھ ژٔ مَران، لول بٔران گولٕت پھیٚپان
ماران تِمس پایہِ بڈس حأژ جُدائی

یِم تازٕ شمع سٕزٕ نہٕ چشمن سوزٕ نہٕ در دِل
یِم ناز رنگین پوشہِ چمن مُشکہٕ وارائی

آزادٕ! یُہنزی پأٹھی واتہٕ مارٕن وعدٕ فراموش
تُتہٕ کونہٕ یاوان یاد پٔنُن وعدٕ وفائی

●

سُبھاش چندر بوس فلسفی

سنگر مالہ منز چھُ عنوان "بہادُر" دَرج - آزاد اوس نیتاجی
سُبھاش چندر بوسُن بڈ مداح - لیکن بوسنہ سُند یہ خیال کہ جاپانین
ہندِ مدتہ سیتی کیا ہیکہ ہا ہندوستان آزاد سپدِتھ، اوس نہ صرف
غلط بلکہ نقصان دہ قرار دِوان - (گنجو)

چھُ توشان پوشہ موت بلبُل تہ بولان گلشنن اندر
دلاور شیر نر شوبن نیَن اندر وَنَن اندر

چھ فولادس شُباں صیقل بنان چھا سر تلے کرتل
سو نَس تہ موختہ مالن موٗل ہیٹس تل یا کنن اندر

کران گرداب گتھ پانس انان اَدہ گیور طوفانس
شرف یُس صاحبِ خانس، تہ سُے چھا پرزنن اندر

بنیدرس لول موبائے گر تمن ہند قول خارس شر
شرف لاگتھ اژن ہاہتر ہیمن وُتر سے گنن اندر

یہِ اَز لگ لولہِ دیواناہ چھُہ آسان تیز طوٗفاناہ
یُکان محشر تُلان شَہرن تہٕ گامَن پرگنَن اندر

خیالَن ہِنز بُلندی چھا وبیان کم ور لفظَن منز
چھُ ژوٗنہِ مِتۍ لال ناداناہ بَران آمین پنَن اندر

ڈران تُس بندہ پوٗز وَنہٕ نَس تھَوِنی زنّار بێیہِ تسبیح
چھُہ پیراہ پیر صاۓبَن سۭتۍ بَرہمَن برہمنَن اندر

چھُہ رنداہ بندٕ آزآدانہ کانہہ مجنون نہٕ کانہہ فرہاد
کران یارانہ یارَن سۭتۍ دُشمنن دُشمنن اندر

لہ جاپان کی امداد سے ہندوستان کو انگریزوں سے چھٹکارا دلانے کے فلسفے کی طرف اشارہ ہے۔ (گنجو)

مہاتما گاندھی ـــ شاعرؔ

ایک کارخانہ میں مزدوروں کے ہڑتال کے سلسلے میں گولی چلی تھی
ہڑتال کو غیر قانونی جتلایا گیا تھا۔ اس ضمن میں مہاتما گاندھی کی قانون کی حمایت
آزادؔ کو پسند نہ آئی تھی۔ (گنجو)

وُچھان یُس جلوہ پوشن ہُند چھُ بلبُل نو بہارس منز
دِپان سُے جلوہٕ منصوٗرس دِتکھ نارس تہٕ دارس منز

غنیمت کو نہٕ چھکھ بوزان ہا دیوانہ پننہٕ نُے سوز
بنان لوٗسُس چھُ شورہٕ تہٕ گولہٕ ظالمہٕ گاٹہٕ جارس منز

فریبہٕ سیتی چھا روزان دردُک سوز پرٕدن تل
سُتن سِدرن تریٕتھ بارود دِتُن شورُس تہٕ نارس منز

تتے اِنسانیتھ کُنہٕ اُسُس ووہ زِ رُودسہٕ کینہہ باقی
گوہ ڈٰنی اُسُس واہِ گاٗمزٕ خرچ پوٗانُس گریٹ دارس منز

ستمگر ناخدایَن ہِنٛز خدائی ماوِہ کم کم رنگ
وُچھین والین چھُ وسان چشمہ رُوزِتھ انتظارس منٛز

جہانَس ترٛاوِہ نوٗرانہ گٔژھن اَدِہ حوٗرِہ دیوانہ
رَتھے نُندٕ بون آفتابہ چھُ رُوزِتھ یتھ غُبارس منٛز

بہارس پوشہ گٔژِ توشن ونکِہ رائِل بہِتھ گوشن
یتھی آسان ماگس منٛز تہتھی آسان ہارس منٛز

موٗزوٗرس خوٗن ہارن وقتہ روزان ژھایہ قونُنس
وُچھم انسانیت دوہٕ ڈیشِہَن سرمایہ دارس منٛز

●

شکوۂ ابلیس

بحضورِ باریٔ تعالیٰ

غرض میٚہ اَسمٕنٕہ بیوفٲیی وَنےٚ بوٚ اَز گوٚ تَنےٚ زمانا
ژٕہ بے خبر پٲٹھی تَمبر میٚبہٕ لاَیتھ گوٚژھتھ یہِ حیلا کوٚرتھ بہانا

میٚہ اُس کتھ مترٕ کٕڈٕرٕزٕ بدل کٔتھ نکار کٔرنس دِژتھ نہٕ فُرصت
یِتھے خودی ہنٛد جزا چھُ لعنتھ یہِ چھا خدٲیی یہِ گوٚ طُفاناہ

یہِ جلد بازی چھہٕ کارِ شیطان ژٕہ کیاہ وَنےٚ چھکھ رحیم تہٕ رحمان
کتھن لگان لگھ ذلیل گرٕژھان لگھ ژٕہ نے عیالاہ خاندانا

میٚہ چانہِ شانک لحاظِ ماران نہ چھُس بَہ کھوژان نہ چھُس بَہ لقاران
بَہ چھُس تہٕ زانان ژٕہ پِھےٚ خدٲیی ژٕہ پِھےٚ زمیناہ تہٕ آسمانا

جلال چونےٚ میٚہ اوس اُچھن تَل بہ تراوٕہ ہا سر بٕیِس کھوٚرن تَل
سوٚ نس گیٚم ہولہٕ چانہِ سرتَل نتہٕ میٚہ ہیٚوٚکُس حکیم دانا

میٚہ ہیٚچھی خودی تہٕ میٚہ وُچھی خدٲیی میٚہ سوٚر دوپہٕ ہے شانِ کبریٲیی
میٚہ چھا خبر دِژِن ژٕہ نِش چھُ آسان تہٕ بزدلی ہنٛد تہٕ امتحانا

مےٚ اوس لولک جلال ہاوُن مےٚ اوس سوزُک کمال ہاوُن
مےٚ اوس دردُک بہار چھاوُن تِکیازِ مےٚ تہٕ اوس پنُن گُمانا

بہٕ وارہ اوسُس اَوارہ کوٚرتھس بہٕ یُوت رُسوا نہٕ خار کوٚرتھس
گوڈٕنی بہٕ کمہِ تاپی خمارٕ یوٚرتھس اَدہ بہٕ زونتھس محض ازانا

تھوٚوتھ مےٚ لکہِ وَن یِہ خارٕ خاراہ بہٕ وارٕ ژھٹہٕ ہا دِلک بُخارا
بہٕ لال اَسِتھ نوٚوُس نہٕ ہارا مےٚ رِندٕ پانَس لَگان چھہٕ تانا

بناوِنی اَسی بہٕ ہنز خوٚدائی دوٚپُتھ مےٚ کرٕ تھَم ژٕ بیوفائی
ژٕ بیٚیھٕ نہٕ کُنہِ جاپی ہِش خوٚدائی اَدہ بہٕ مُژراوہ ہا زبانا
ژٕ نِش چھُہ سےٚرت ژٕ نِش چھُہ جان چھُہٕ اَچھوٚ تھیٚیس کران اَتہٕ مانان
ژٕ گوژیل یُس وَنان تہٕ زانان ژٕ گوشرِیف یِس گنج تہٕ زانا

کُنین تہٕ نیرُن بہٕ دارٕ سینہٕ ییٚم نہٕ زانِتھ ژکھ گرٕ ھیٚم نہٕ کینہہ
نَمُن بینِس کُن مےٚ نِش ہیِی نہٕ ژٕ کرٕ تہٕ اَمہِ کھوٚتہٕ لانہٕ تانا

تگُن تہٕ زانُن مےٚ آسہِ ھنے ژٕ کیاٚ مےٚ باقی تھوٚوتھ ہے ہے
اَکِس کمتے بیٚیھ تیار کوٚرتھَم نوٚوُے ترانہٕ نوٚوُے فانا

نہ مور نقش نہ ژھیتہ کوٚرُتھ میون یہ نار نے کاشرِ ہُند نقویو نقش

بہ پان پانے سنبھالہ ہانے گُنے تھویو تھم نہ کانہہ ٹھکانا

میہ کیاہ ونیوو تہٕ ژٕ یہ کیاہ تِہ بوزُتھ شکر میہ ورتوو زہر ژٕیہ سُوز مرتھ

اکُے سبق دِتھ زمانہ سیزرگ ہنوو تَھن بوٚڈ قصائی وانا

یِہ شوبِہے دُشمنس کرُن تی میہ کرُنزِہ ہے یوٚد پھُسے بہ دُشمن

نہ اُسی فتنے نہ اُسی تنازے نہ روزِہ ہے کُفرہ کِے نشانا

لوٚدُتھ جہنم برُن سہ اوسُے یِہ فتنہ برپا کرُن ژٕیہ اوسُے

مرُن چھُہ گوٚکُن ژٕیہ مامرُن پھُے نہ دِیُن حساباہ نہ دِیُن بیانا

مرُن تہٕ زیوٚن کیُت بچارہٕ آدم ژٕہٕ اندہٕ رُوزِتھ وُچھان تماشا

نہ زاکھ کاٚشُسے نہ زوے کانہہ ہانہ چھُے قبیلا، نہ خانمانا

بوٚرُتھ سہ آتش میہ سینس اندر اَتے رُمَن منز میہ کھن سمندر

اَتے دُزِتھ بِہن کنے تہٕ سنگر بچارہ آدم چھُہ سنچہ دانا

ربے تہٕ آتش کران چھُکہ رنگ دیان چھُہس وِہنی کرُن میہ سینہ جنگ

کوہس مُقابِل اَنان زورہٕ چھُہن یِہ کمزور شیشہ خانا

ژٕہ ہیُیہٕ ہٕہ کانٛژھاہتَل تہٕ ہانٛژل ژٕہ ہیُوٕنہ کانٛہہ لاوُ بالِہ تہٕ ڈانٛبل
پنُن مدا اُچھکھ کڈان کرِتھ ژٕھل بیٚیس غریبس کران وٕکانا

جہنمس منز چھُ بیٚیڑ گرمی قیامتس منز چھُ بیٚیڑ سختی
یٚیتھی پیٚتھی روبرداہ وٕنی وٕنی دوٚہے چلہٕ وُتھ یہ کاروانا

یہ گاہ ژومُت چھُھن پٔتس یٚتھ دبارہٕ کرِ کرِ ژٕہ گابراوان
دِلاسہٕ دِتھ حوصلہ بڑاوِتھ بپوان سنبالُن چھُ ناتوانا

نوٚی تگن واٚلی نوٚی شیٖچھ ہیٚتھ دوٚہے پیوان چھی ژٕہ یور سوزنی
اگر میہ اُکی سی پنُن ژٕہ وٕنتہٕ کھ زمانہ منگہ ناوہٕ من بہٕ آنا

یہ دردِ سر چھُکھ ہیٚوان پانس میہ ماکران چھُک ژھوٗرے مدارا
خدائے اَسیتھ موٗڑھے نہ کینہہ میہ تہٕ چھُ آخر زواہ تہٕ جانا

چھُسے وٕنان یورہٕ پٔز تہٕ سیٚز کیتھ چھُہم کران اورہ کُفر و لعنت
یہ ماسِہ زِ گوٚیہ گوٚ عداوَتھ یژھی خدائی بہٕ زانہہ تہٕ مانا

گڑ ہیکان چھُم منز دِلس حُباہ تہٕ تھُ کرِے یادہٕ انقلابا
نہ روزہٕ پرداہ نہ کانٛہہ حجاباہ نہ روزِہ عرشاہ نہ لامکانا

ژان ژہ لوٗدمُت سےٚ تے کھتوٚ سیتۍ لدٲن ژہ لۄمُت سۍ تہ کھتوٚ سیتو
نہ چھےٚ موٗزورن موٗزوٗری ژکاونی نہ چھےٚ سجاوُن یہِ کارخانا

انوٗل سوداگرن بہتھ خوش اڈِین گژھان عش اڈِین گژھان کھش
نہ فکر موٗلچی نہ مۄژ یہِ ہنہ غم دُکان زن پۍ چھےٚ کرایہِ وانا

اکھاہ چھُہ تختس بہتھ شہانا خزن جواہر بۄرتھ خزانہ
چھُہ بیاکھ پھیران دانہِ دانہِ بنان بیچھن شُم تمس نہ بانا

ژان اکھاہ سۄدن تۍ چھُہ جانن ہیبۍ زانہہ ان بنان شامن
وۄچھم تیمے زیادہ پاک دامن ژہ نش تمن کیت نہ آب و دانا

مُصیبتس منز وۄچھم تیمے لوٗک ژہ یاد ہر دم یمن یمن پھک
کرن تہِ کیاہ ووٚنی وسیلہ یمہ نئے اَنہ مزاراہ تہِ آستانا

ژہ یادہ کوز تھن تھیکتھ یہِ آدم ادہ بنوٗ وۄتھ یہِ سورعالم
تسندہِ عائشہ تہِ آرامہ باپتھ تھوٗ وۄتھ سجاوِتھ یہِ گلستانا

دوٗپت کریم بندگی عبادت عطا ژہ یہ کرتھس پننۍ خلافت
دوہے دپیو تھک کرن محبت یموٗ یہِ کوز وَن تہِ زانہہ بہ زانا

بزان یہِ سرمایہِ دار ڈیوٗ لکھم ہبگر غریبن تہ بے کسن ہمند
میہ چانہِ امہِ عظمتک قسم چھم تتے منگان چھس بہ تیہ امدنا

ژٕہ تہٕ امیرن ہندٕ سے امیراہ حیا گژھان چھُم وُنِتھ ہیکے کیاہ
امیر ڈیٖٹھِم غریب مازس دوہہ بسناوان وازہ وانا

ژٕہ یادہ کرِ ژٕ تھک برادری کتو محبتس کِتو بہاُدری کِتو
میہ وُچھم غمہ لٲمی تہٕ افسری کِتو برادری ہندہ نہ اکھ نِشانا

ژٕہ سوزِ تھک رہنما تہٕ رہبر تِموَ یوٚ ژھک خاڑ ہیموٚ کوٚر کھشر
بہٕ چون دُنیا میہ نِشس سراسر چھُہٕ نابکارن ہندٕ سے مکانا

چھہ کینہہ زٲنی تِم یِمن یِمن ہیچھ دوہہ بلاشک تھکِن ژٕہ شوٗبی
غنیمتھے آسہ تِم بہودُر غنیمتھے اوس تہند زمانا

بہودُرن سیتی لڑان اوس شراہ تہٕ واشا کڈان اوس
چھُہ بُزدِلن سیتی لڑان حماقت تہٕ زانہٕ دِلدار پہلوانا

دُربان چھُس تِم دِلیر کوٚت گے موٚ ژٕہ میہ پوژھ لٲوی شیر کوٚت گے
نوٚس زمانس لٹوان یم آسہ تیار کرِ کرِ نوٚوے جہانا

نہ رُود دریا وہ نہ رُود سمندر میہ رُود باقی یہ لولہ سکے زر
اٲمی ہیٚز وانہٕ چھُس بہٕ دوٚد مُت گُنے گُنے دوہہ کران شرانا

بجاہ خمہ دم سینٹھاہ چھہ قائل کمر کُنِتھ چھم پوان مُقابل
اشارہ اکہ چھک تہٕ استخوانس نکھہ تہٕ روزان استخوانا

اعوذ باللہ پران پُران ہِم کران رندی تہٕ وعظ خانی
کران ییٚلہِ چھُس بہٕ آزمائِش دَران نہٕ رنداہ نہٕ وعظ خانا

اگر ییمَن آسہِ ہی نہٕ تقوٗہش امیدِ جنّت تہٕ خوف دوزخ
چھُے بہ دعوٰی کرِتھ وَنان از ژہ سجدہ کرہٕ ہی نہٕ اکھ جوانا

یہ چھون آدم یہِ چھون عاقِل بُہتھے چھُہٕ ناداں یُہتھُے چھُ جاہِل
گُناہ تہٕ غفلت کَران پانہٕ مےٚ کُن چھُہٕ لاگِتھ تھَوان ترانا

دِیان اِبلیسس بہٕ ڈوٗلُس نتہٕ لعیٖنن بہٕ ناوہٕ دولُس
اُمی فریبن بہ زیادہ زولُس چھُنا عجائب یہِ داستانا

مےٚ کیا خطا کھوٚت چھہٕ زَن دوان ژھٔرِ شکار تقدیر کی وَتَن پیٹھ
بَرِتھ یہِ تیراہ اَنِتھ تھَوان چھُم مےٚ بَرونٛہہ کُن پانہٕ رژھ کمانا

چھُہٕ جانہٕ گُنہگارک تنازعہ تراوان یُتھُن گُنہگار لول راوہٕ راوان
ژھَرِن کِتھَن خارہٕ بازین پیٹھ لگان چھُک وارہ مانٛز مانا

بہٕ چھُس غوطن منز گژھان ہر دم جہنمی کم تہٕ جنتی کم
ونان چھہٕ جنّت بران چھہٕ جہنم کران غو شیا تہٕ شادیانا

یُہنٛد یہِ کرِ توٗت وُچھت ہِگی چھُم اُمُن یِوان گاہ یِوان عبرت
یِھتی چھُ گُل تہٕ ہِتھی چھِ بلبُل تہِتھے چھُ باغساہ تہٕ باغوانا

یُھتھے پرٛان تہٕ ہیٚچھان زیادہ تہِتھے غرضمند بنان زیادہ
اکِس اکِس بےہراس مردس دِہ ہے دِہ ہے گرٛزھ بنِ نخرٛانا

چھِ شالہ ہندی پاٹھی زہ زٕھالہِ ماٗرِتھ وِچھان یِتھ کنُ بہان زٕوٗر بے
وَنان دینس چھِ کفر، کُفرس وَنان دینُک مۆدر ترانا

چھِ خوٗن ظاٗلِم ہیوان غریبس، غریب دِیان چھُم لیکھت نصیبس
یہِ وُچھتھ تھوٚو تھک ژٕ یہ باغ چھاوُن تِمو بنوو خاصہ جیل خانا

سخن وَرَن ہُنٛد یہِ کارنامہ تہٕ شاعرن ہُنٛد مۆدُر کلاما
فریب حُسنُک دِوان عشقس بنِتھ بازری زنانا

جواب کیاہ دِن یِمے ستم گرٕ حساب ییلہِ ہیکھ ژٕ روزِ محشر
ژٕ تہٕ کرٕ لٕد کیاہ یہِ چھُم دِلس شرٕ بہانہ وِچھ ہاٗ اُچھو سہ آنا

یِمن چھِ آدم گری وراثت، مَران ڈیٖٹھم صنم گری پتھ
کران رنگس چھِ پوٗشِ بہٕ ہنٛ لیکھتھ، ہران بے وَکھت چھِ گُلِستانا

خبر ژٕہ کم کمہٕ عذاب کرہٕ نکھہ، دُبہ زمین آسمان پھرہٕ نکھہ
ہِیتھی پیہ تلٕے یوٗد بناوِہ ہے اَکھ غریب کرٕالا شریف چھانا

میہ وُنٕی اَکی کتھ میہ کٔرٕ پِلعنتھ، یہ نٔے رِیا گواَدہٕ دٔن کتھ
پھٔن تٔر ساٮ۪ن کتھٔن تہٕ عابٔن اُمس تھوان چھک ہمیشہ لٹانا

ژٕیہ راوہٕ رۄوٗمتھ یہِ میون آدن میہ گوٗش تھوٗومتھ تہٕ لولہٕ نادٔن
میہ کیاہ پھُٹہ فِتنن بٔنیہِ فسادٔن ییٚلے ژٕیہ رٕوز ہے نہٕ یاٗری زانا

دُنہٕ ژٕہ اَزماو یہِ میون طبیعت خودی تہٕ غاٗرت وُچھکھ ؤنان لٔگتھ
دِتَم بٔنیہِ، سٔجدہ کرنہٕ باپتھ ژٕہ سوٗ رگٕہ کھوہ تہٕ زٔبر مکانا

یہِ گوٗ تہٕ گوٗ اَتھ لوٗبُمنہٕ چارہٕ ژٕیہ میون خارہ میہ چون خارہ
ژٕیٚتے یٔنٕ عزتھا تہٕ شاناہ، میٚتے یٔنٕ دلولاہ زمانا

ژٕیہ تے کران بندگی بَما تھاہ میہ تے کران ببٔن گی جما تھا
ژٕیہ تے بنوٗمتھ الگ جہاناہ، میہ تے بسوٗوُم الگ جہانا

ژٕہ چھکھ ہمٔن کِتھ کران کمہٕ سٕنز بہٕ خوٗنکی پاٗٹھ چھیٚک رٕگن منٕز
جنوہٕ میانے فرہٕ تکان ژٕھرٕی گٕٹنٕز گریکاں سمندر تٕلان، طُفٕ نا

بہ چھُس نہ مأنِنھ ژٕ یہ ہیوٚ یہ نہ کانٛہہ شُہا، مے ہیوٚ نہ بنیا کھادِ تٔن مے ہأژِتھ
ژٕ یہ چھُے پنُن بنیا کھ روٗ ہٕ رکانا، مے تہٕ پنُن بیسا کھ روٗ ہٕ رکانا

بہ مانہ نادیدہ چھی ژٕ یہ مانان بہٕ کمرٕ وٕ چھُس دیدہ کُس مے زانان
ژٕ تے خیالاہ، کتھا، گمانا، بہٕ تے خیالاہ، کتھا، گمانا

ژٕ لاشریک تے ژٕ خأر بنیہ شر پنُن قلم تے پنُن یہ دفتر
قدم قدم بہٕ تہٕ تُلان برابر نہ میوٚن ویداہ نہ میون قوٗرانا

ژٕ پانہٕ خألِق ژٕ پانہٕ مألِک نہ کوٚر مے پأداہ نہ چھُم شہ طاقت
بہ چھُس تہٕ مانان ژٕ چھکھ بہر جا، مے رقس تہٕ وٕ چھتن شراہ جوانا

غریب آدم رباہ تہٕ آباہ بہٕ تیز آتش مے اضطراباہ
دمہ ہے جوابس وَنے جواباہ، ژھوہ پہٕ کرِتھ روزہٕ بے زبانا

یہ لولہ آتش مے شولہ ناوان، دِلک ہوس آرزو تہٕ ارمان
نھیکا ژٕ اُمسِتھ نگُن تہٕ زانُن اگر بہٕ یمہِ لھوہٕ آسہٕ داناہ

بجاے خود مے کژیوو فریاد یہ فتنہ گر بندہ چون آزاد
خبر یہ کتھہ شاپہ اوس بوزان تُلُن قلم تہٕ لیوکھُن فسانہ

نہ مسجدَن ہِنز ووہمید رُوزِس نہ مندرَن ہُند تھُوِن توقع
یِمَن کتھَن کیاہ چھِہ معنہٕ مطلب تہٕ زانہٕ رِنداہ تہٕ نکتہٕ دانا

یہ دأدی لدسُند وہدالکھ بُوزِتھ وُچھِم وُتن پیپھ گرٕ (ھا ا) رُوزِتھ
اَرمس خطا چھےٚ ہزٕ ژے بخشنھس ہمتھٕ دِلاہ تہٕ زِواہ دِہانا

(جمعہ ۱۲ اسوج ۱۹۹۷ سمہ ب)

فٹ نوٹ :- آزادؔ نے ایک خط میں راقم کو اس نظم کی نسبت کچھ لکھا ہے۔ خط کا وہ حِصہ جو اس نظم سے متعلق ہے، درج ذیل ہے :- (گنجوؔ)

رانگر، کشمیر ۱۷/۲ جیٹھ ۱۹۹۸ سمہ ب - بیروار / شکروار

میرے پیارے اور محترم دوست، سلامت رہو

آداب عرض ! ..... ایک سال سے میری آنکھوں میں تکلیف ہے، بہت علاج کیا، آج دو ہفتے گذر گئے ہیں کہ آرام ہونے لگا ہے نیلی عینک لگاکر یہ چِٹھی لکھ رہا ہوں۔ پلکوں میں سوئیاں سی چُبھ رہی ہیں۔ آنسو گرنے

لگے۔ اچھا ذرا آرام دوں ان معصوم گنہگاروں کو ..... دو چار غزلیں لکھی ہوں گی۔ آج محسوس ہوتا ہے کہ وہ غزلیں نہیں آنکھ درد کی تصویریں ہیں۔ خیال ہے کہ ان کو ضایع ہی کردوں۔ بھلا حسرت و یاس اور درد و کرب کے خیالات کو کہاں تک فروغ دیں۔ اپنا دل تو کمزور ہی تھا۔ اوروں کے وبال بھی کیوں اپنی گردن پر لیں۔ 'رونا گناہ اور رُلانا گناہِ کبیر' اور دردِ چشم کے لئے بھی مضر ہے۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ میں اندھیرے کمرے میں آنکھیں بند کرکے بیٹھا تھا۔ آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔ میں درد سے کراہ رہا تھا یکایک ابلیس کو خدا کی حضور میں دیکھا (یہ نہیں بتا سکتا کہ کن آنکھوں سے دیکھا، یہ آنکھیں تو بند تھیں) کرنا کیا تھا؟ شکوہ۔ لمبا شکوہ، جو جو باتیں مجھے یاد ہوئیں، قلمبند کیں۔ کئی باتیں آپ بھی سُنیں ؎

" غرض میہ او سُم نہ بے وفائی، وَنے بہ از گو تہنے زمانا..."

یہ نظم بہت طویل ہے۔ بڑا گستاخ اور شوخ ہے ابلیس ایسی ایسی پتہ کی باتیں کہتا تھا کہ میرے رونگھٹے کھڑے ہوتے تھے۔ شانِ کریمی خاموش سُن رہی تھی۔ نہ کوئی جواب نہ کوئی عتاب ....

جواب کا مُنتظر

آزاد

ایک اور جگہ آزاد نے لکھا ہے:۔ "..... عرصہ گذرا کہ میں کلامِ نورالدین

ریشی رحؒ کے ایک قلمی نسخے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ جب یہ شلوک پڑھا ؎

دوَد شیطانٕ ژھ کھ لوگم دورس　　　　میہ تہٕ منصورس اُسس گنی کتھ
تمیٚ بیلہٕ لوُدم تہٕ بر کتھ لوُرس　　　　دوٚیمہ زٕہ مردودہٕ میانہٕ رٕلو لعنت

میرے دل پر رقعت طاری ہوئی۔ مدت تک وقت بے وقت یہی شلوک گنگناتا رہا۔ اتفاق سے انہی دنوں علامہ اقبالؒ کا جاوید نامہ میری نظر سے گذرا۔ اس میں " نالہ ابلیس " والی نظم پڑھکر یہ نظم (شکوہ ابلیس) لکھنے کیلئے طبیعت حاضر ہوئی۔　　　　(گنجورؔ)

نالۂ بڈشاہ

دردِ دِل سوزِ جگر روزِہ سۄر پرِدَن ژھایے
یُس نہ وَرتاوِہ گژھِس ضنایہ پنُن سرمایے

کیاہ چھُنا کانٛسہِ رفیقس تہِ رگَن منٛزِ ہۄے خوٗن
ہاے ژِم لولہِ ژُمرِ ژھایہِ بِہِتھ کَتھ شایے

سۄے ہوا سۄے پَتھ زمین اَز تہِ رتیمے ناگ وُزان
اَز تہِ کولہِ راد رتیمے آب تہِ سۄے پرٛنیتھ جایے

شیشہِ کھۄ تہِ سردٕ وُچھان چھُس بہ رتیمے رینہِ گمتہِ
یِم پننہِ سوزِہ وزِے اُسی گژھان زن کرٛایے

ہا وطن دارہ وُنے نِیٛندرِہ گژھکنا بیدار
مال چون ضنایہِ سَپدُ زوٗ تہِ گژھی ماضایے

چھُک ژِہ خاموش کمَن لولہ چمَن زارَن منٛز
بول وۄنہِ ژٕ جانورو ہول گوٗمُت چھے کیاے

چھک ژٕہ بیہوش نہ پھٹے دود نہ پھٹے دگ موٗلوٗم
ژھارہٕ نِکھ چارہٕ پنُن ہوشہٕ یہک ہیٚے ہا ے

گٔرٕ ہُند شور بُھولان نوٗرہ مشالین ڈیوٗ ٹھم
عمر تکُ اَینٕہ گوٗمُت اَینٕہ ڈبے ۂنزٕہ جا ے

ہا ستمگارہ رکمیوٗ نارہٕ پٔمن زاگ لِتھ بہ کرا
کوترَن نِشہٕ ڈران باز وٗچھم پرٕ یتھ شا یے

خانہ موٗل بندِ کتے زانہٕ یہٕ آزادُن حال
زانہٕ سعہ ے جا ے دزُن نار بیوان یتھ جایے[1]

---

[1] سلطان زین العابدین بڈشاہ (۱۴۲۰ء سے ۱۴۷۰ء) کشیری نژاد تھے عادل اور رحمدل اور نیک بادشاہ تھے۔ اُن کے دورِ حکومت میں کشیر میں خوشحالی اور امن و امان رہا۔ (گنجو)

شکوهٕ کشیر

(بحضورِ باری تعالیٰ)

زمانہ کائنیاہ کران چھُہ گردِش نہ چھُس ارام نہ چھُس قرارا
کمَن بہارَن کران دُدوَن اَنان کمَن دُدوَنَن بہارا

اکھاہ زراعت وِوان کماوان وُچھِم پیِس اَتھ لوِ نہ ناوان
یِوان بیاکھاہ کھِوان تہٕ کھیاوان ہُمس نہ تھاوان شُبہ گُذارا

اکھاہ چھُہ بنگلہٕ تہٕ لرے بناوان چھُہ رنگہٕ رنگے تمے سجاوان
یِوان بیاکھاہ چھِوان تہٕ چھاوان کران ننتھ بیاکھ لُورہ پارا

امیکُ یہ گردِش امیکُ یہ قونُن ژھندر زُوہ داٲ ہیِم تہٕ گُنتہٕ ہیم زوُن
نہ اَتھ کمالس تہٕ اعتبار اہ نہ اَتھ زوالس تہٕ اعتبارا

چھُہ کیاہ یہ افسوس یہ آدمیتہ وَلتھ اَتے وپان چھانگُن لیاقت
نَنان اَمی سیتھ چھہ جائی قودرت گژھان خودائی تہٕ آشکارا

دِلے میہ چھِم کینہہ فریب دردل وُنُن تہٕ مُشکل کھٹُن تہٕ مُشکل
ہیکےٚ وَنِتھ کیاہ بھرِ یکان چھُم دِل یتو میہ وَننس لوگُم نہ چارا

غریبہ سینہٕ خونہٕ چوٗنہٕ گژھ کیاہ بنان چھ قونکس قلایس
شرزن تہٕ یادر سہین ہندس جنگس بناوُن شہید مزاراہ

گوڈٕ ڈان بہ اُرس پران سرس منز نیار کرہ تھم ژٕ یہ تارہٕ نکو ستز
میہ چاٗنز عاشق زٕ چھم لوے منز وُچھم تہٕ ہاٗد لتھم تہٕ ہند بہاراہ

ژٕ یہ یتھٕ کران اَسہ جانثاری نہ زانہ ہیٚن فند نہ بازیگری
غمس اندر شاد رٕ ہیتھٕ ژٕ یہ یاری کران تم اَسہ پٕنٕن گذارا

زمانہ نوٚی نوٚی زمانہ ہاوان زمانہٕ زانٕن چھ نٲزٕ داوان
زمانہٕ دٕ پچھٕ وُچھی بناوٕن چھ انسان وُچھم نہ دارا پیٚم تہٕ دارا

کوچھے بہ رٕچھناوُ لھس رتھمے ٹاٹھ کوٗرم ہمو ساز گلشنکہ باٹھو
نہ رُودی تم گُل نہ رُودی بُلبُل دِلس لھوٗ لھ گے میہ خارٕ خارا

کرٕ کھ فقیری تہٕ رژٕ فقیری کرٕ کھ امیری زبر امیری
کرٕ کھ دلیری تہٕ بڈٕ دلیری ، پرہٕ نہ کتاب پتھرٕ نہ کارا

ہمو اُچھنہٕ وُچھ ہٕ راجہ للن دتس ہوی گل ہیوٗ یوٗہ واے
رٕتھمن اُچھن تل نہ ژٕ یش ناگن کٕرٕ ۔ ۔ ۔ باغن پٕٹ لوہ پارا

پلیمتہ آسن چرخ تہٕ کلہن غنی تہٕ صرفی پہیمس لوہ لے منز
ھۆون پژ یاتس یہ نار للہٕ ؤن تہٕ یوت حسرت تہٕ خارہٕ خارا

گۆبرٕ تہٕ اولاد بڈ شہس ہوی ہیمو اتھو ر چھینہٕ اسی آمتہ
جلھت تہٕ جیو رتہ کرٕ تھ تہٕ کرٕ او تھہٕ تہمے اتھ وسن لکن دارہ

ییتھی ییتھی خانہ مالی گاٹنیاہ میہ پالی کمہ لولہ سیتی لوہ لے منز
چھہم تمے چشمہ لوسہ ناوان گژھان چھہٕ جگرس میہ پارہ پارا

وچھت یمن کٔن کمن کمن رستمن گژھان اوس خارہ خارا
تمن شکارین شکار تہندسے گژھان یوتس بحد کرتھ شکارا

بوٚ مبوٚرہ شند غم تہٕ لولہ ہندی ستم مشن کرٕ میہ تاقیامت
سہ ناگرائن مرن تہٕ ہی مالہ ہند دزن ونتہٕ ز انہہ سندارا

سہ شاہ یوسف، سہ حبہ خاتون سہ شوقہ دفتر سہ لولہٕ مضمون
سہ قصہ بوزتھ گژھان جگر خون پوان چھہٕ ڈینٹھ محشرک نظارا

یہ کیاہ خدائی تہٕ لا ابالی ییمے ملک دار تمے چھہ ہائی
جہنمی جنتس چھہ مالک تہٕ جنتین نہ اختیارا

پرٛدی میہ گنٛزراوی پننٕہ بہ سادہ، پنٕنیس نہ سادس تہٕ اوس وعدہ
ڈیکہ ننہٕ دِل بیٚون تھوٚوُت کُشادہ دِتم جنوناہ ننہٕ گاٹہٕ جارا

انون یُرٛتھ لازِہ یۄد کمیناہ مخولہ بازی چھُہ قول تمُ سُند
لولان چھُہ کھیاوِتھ پلاو مُتنجن گرے نہٕ تراوان پننس بغارا

یہ سینہ وتھران چھُہ یُس بیدرٛدن تمے بنان چھس وبالِ گردن
تمن گوٚل پوٚش روے زردن پتو کھسان ارکھلک خمارا

ہمن ہمن زن میہ ووندنن رٕلتھ تمے ننہٕ وُنی کین کران میہ پنٕنز کتھ
دیان یرٛتھی چھس پننٕز لیاقت، دیان تمھُے چھُس پننُن ستارا

تمن گنج ننہٕ خزانہ چائِ میہ نش نہٕ گنج تہٕ خزانہ چائی
کران تم عائش آرام نہٕ راحت میہ کو نہٕ پنٕنتے نصیبہ ہارا

تمن ننہٕ خوناہ دِلاہ زباناہ میہ ننہٕ چھُہ خوٗناہ دِلاہ زباناہ
میہ کیاژہ تھوٚوُکھ دارو ننہٕ نٕس میہ تے ژھٹُن اوس دِلک غبارا

یوان اوزہ چھہ زورہ شورہ گرٛیزان کمہ حالہ محفلن منز
دیان چھُہ انسان بوٚڈُے چھُہ کُتام پتو یہ آسان ژھوٚرُے نغارا

چھِ میانۍ ہیچھن وٲلۍ ہیچھان بَکن کیتھ، ہیچھان لَگن مُند، ہیچھان لُگن کیتھ
مےٚ نش نہٕ ژٕ نش تِموٚ یہٕ ہیوچھمُت تھوان تِتھ کانٛہہ اعتبارا

گلان ریتہ کالہِ تاپہٕ چھک تَنَ، دَزان چھکھ وندہ تیرٕ ہَن ہَن
شہہِتھ ہیکن کیاہ، وٕنِتھ ہیکن کس نہٕ چھک رفیقاہ نہٕ غمگسارا

منگان منگان یِم مےٚ آے برَتل تِمن گرٕ تھ سوٕن گرٕ مےٚ سرٕتَل
خطا یُتھے چھُم مےٚ کوٚر توکّل مےٚ ما غروراہ، نشاہ، خُمارا

بِہِتھ کھوژن تِم یہِ ہنٛز کمٲیی یِمن نہٕ میلان موٚرُور گدٲیی
وونۍ ژھارہٕ ہن یِم پیٚنہٕ بجٲیی گرٕ ھان تِمن کیا زِہ ناگوارا

منگے نہٕ موٚ تیٚمے مےٚ عاش وعشرت، شراب کباب یا سہٕ ناز و نعمت
مےٚ گوژھ غریبن تہٕ بیکسن کیتھ منُن گذارا تہٕ اختیارا

دِتکھ ژٕ توفیق برادری ہُند، محبتُک لولہِ دلبری ہُند
دِلاہ بخشتکھ دلاوری ہُند دِلس ژٕ تراونکھ پرٕزیکُ امارا

سُہ ولولہ دِکھ زِہ کاٗلی نیرِن ہیُن یہِ سامانہٕ پانہٕ شیرِن
قیامتکی یٲٹھی ژھ یٲری پھیرِن کوہن تہٕ بالن تُلُن غبارا

بہ کیاہ وَنےٚ چھےٚ خبر ژٕ یہٕ پانٕس دِلس میہٕ کاستم سہٕ خارِ خارا
خوداہ تھوٗیا بندٕ سندِ یہٕ خارٕ سہٕ آسہٕ یوٗد بوٗڈٕ گونا ہگارا

ستم تہٕ بیداد گمتم میہٕ بیحد یہٕ دل چھہٕ کہٕ لد جگر چھہٕ کہٕ لدا
سینٹھاہ بہٕ وَنہٕ ہے بنُن تہٕ گدرُن وَنے تہٕ ونٕس میہٕ چھےٚ نہٕ وارا

یوان چھہٕ ازٕ ہوشہٕ میاٚنٕ ذاو لادٕ ژٕ بٹس یوان چھکھ ستم تہٕ بیداد
اکھاہ چھُہ تمی منزٕ یہٕ آزاد خوداہ یہٕ ہاوتم یہٕند بہارا

لہ للتا دتیہ ۔ کشمیری ذات کا ایک بہادر اور مشہور فاتح آٹھویں صدی عیسوی میں گزرا ہے۔ (گنجو)

کہ چرخ :۔ کشمیری برہمن پانچویں صدی عیسوی میں مشہور محقق طبیب گزرا ہے۔ (گنجو)

سہ کلہن (کلیاں) بارھویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آمد سے پہلے برصغیر ہندوستان کا پہلا اور واحد محقق اور کشمیری برہمن تھا۔ مشہور تاریخ یعنی "راج ترنگنی" کا مصنف (گنجو)

سکہ غنی ۔ ملا محمد طاہر غنی (وفات ۱۶۶۸ء) مشہور شاعر کشمیری

نژاد تھا۔ (گنجو)

۵ شیخ یعقوب صرفی (وفات ۱۵۹۵ء) کشمیری تھا اور اپنے وقت کا ایک مشہور عام شاعر اور صوفی تھا۔ (گنجو)

۶ بڈشاہ۔ زین العابدین بڈشاہ کشمیری ذات کا ایک مشہور عادل اور نیک بادشاہ گذرا ہے۔ (گنجو)

۷ یوسف شاہ چک (عہد حکومت ۱۵۸۱ تا ۱۵۸۶ء) کشمیری نژاد تھا اور چک خاندان کا آخری بادشاہ۔ (گنجو)

۸ حبہ خاتون۔ معمولی زمیندار گھرانے میں پیدا ہو کر اپنے حسن اور لیاقت کی برکت سے بادشاہ وقت یعنی یوسف شاہ چک کی منظور نظر بن کر ان کی ملکہ بن گئی تھی۔ (گنجو)

۹ جمہوری حکومت سے پہلے ریاست میں صاحب اختیار حکام کو عموماً ریاست کے باہر سے منگایا جاتا تھا۔ ایسے حکام رعایا کے حال احوال سے بے خبر ہوتے تھے۔ (گنجو)

خاباہ، خیالاہ، وھما گماناہ

مُتخانہ کعبہ دفتر کتابہ
جنّت جہنم یم ردبہ دابہ
میانہ خیالہ میانہ حسابہ
خاباہ خیالاہ ، دھما گُماناہ

سرمایہ دارُہی ہنر پوختہ کارُہی
زوراوارُن ہندہ کہ یم صزب کارُہی
ناپایدارُہی بزم بازی گارُہی
خاباہ خیالاہ ، وھما گُماناہ

تختِ سکندر تختِ غضنفر
سنیاس تپہ رِیشی صوفی قلندر
زنّار تسبیح مسجد نہ مندر
خاباہ خیالاہ وھما گماناہ

انسان پانہ، رنگ نہ زمانہ
تقدیر قسمت خالی ترانہ
شاہی غوملائی ہندہ کہ داستاناہ
خاباہ، خیالاہ وھما گماناہ

چھُے شین نارُک دولت حکومت   دِہ کھاہ زیبا غائب محبت
غفلت جہالتھ وسواس وحشتھ
خاباہ خیالاہ وَہما گماناہ

یکسان وحدتھ ایمانِ کامِل   یکسان مانان اِنسان کامِل
عالم دُدرِ یی مُہند کُہ نی رس مُقابِل
خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

زولانہِ یوُت کال چھُے ہا غولامہ   رتیوُت کال ساری جائی کارنامہ
شاہانہ شوکت درویش جامہ
خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

زولانہ کرِیو کرِی تَن یان بیٖمی شُند   حاران پریشان دل جان بیٖمی شُند
تقدیر، تدبیر ایمان تمی شُند
خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

سۆدرس تران چھکھ حِس کرِتھ پارِ   یتھ جایہ داتھُن چھُے وارہ کارہ
تتہِ گاٹہِ جبارِ کرِ ساری نظارہ
خاباہ خیالاہ وہما گماناہ

دوراہ کرِتھ گو کھ سرمایہِ دار ہ　　　شوراہ کرِتھ گو کھ خالی نقارہ

بازی گار ثابت ژٕ گو کھ دارہ وارہ

غاباہ خیالاہ وھما گمانا ہ

ریم پوش چھاوان بوشہٕ نوٗل بلبُل　　　رنگس تہٕ مُشکس مُشتاق بلکُل

آزاد بُلبُل مانان رتم گُل

غاباہ خیالاہ وھما گمُاناہ

وچھہ[1] زندگی گن کر راچھی پانس　　　بینس زمانس بینہٕ نس جہانس

پاتالہ[2] واتن بیپھٹ لامکانس

غاباہ خیالاہ وھما گمُاناہ

۲ مئی ۱۹۴۳ء

[1] یہ بند مسودوں میں کسی جگہ مل گیا۔ شامل نظم کیا گیا۔ [2] پاتالہ۔ اہلِ زمین یعنی دنیا میں رہنے والے 'خاکی' لوگ۔　　(گنجو)

نظم

پوشنوٗلو وۍ ھتھوٗ نِندرے　　گُل خوشبوے چھاو سُلہِ گرے

گُل خوشبوے چھاو سُلہِ گرے

گُل خوشبوے چھاو سُلہِ گرے

صُبح صادق آو چاو بَران　　گٹہِ ہِنڈے طِلسم لوٗران

ہلہ کرو نوٗرٕ چہ لشکرے

گُل خوشبوے چھاو سُلہِ گرے

ژاے تارکھ ژوٗر زَن ژھپِن　　ییٚنلہِ زونکُھ اور نو وہین

نارٕ تیٚو نگل ترٚ بنیہِ تیمبرے

گُل خوشبوے چھاو سُلہِ گرے

گاش دوہ نی آو واش کہ ژٹہِ پھکن　　بوز دردُک بے پردہ سوخن

کیاژہِ مَران ژھکہ زندہ مَرے

گُل خوشبوے چھاو سُلہِ گرے

برأرِ موارِل تہٕ شہپارٕ چھوان　　خارٕ پچانے ہنٛچھی ہنٛچھ چھہ یوان

فند فریب ژھل بند رٕیے

گُلِ خوشبوٕ سے چھاوسُلہٕ گرے

ژاے گوٹٕل یتھٕ گُلتانَس　　ہاے کُس وَنہِ تسَ باغوانس

تسَ چھُ یہ دود سُے چارہ کرے

گُلِ خوشبوٕ سے چھاوسُلہ گرے

وُچھتہٕ بیمرٕ تسَ ماچھہ زوٕلہٕ　　دُزہٕ ناوتَن سُہ کُنہٕ ژھلہٕ

شور لاگُس بیہٹ رنگہ لَرے

گُلِ خوشبوٕ سے چھاوسُلہٕ گرے

گرٕ ھنتہٕ بیدارسُل پچھے وُنے　　اُتھ گُلِس تہٕ کرہ نے سگنے

اول چون ماگرٕ ھ ہَری ہَرے

گُل خوشبوٕ سے چھاوسُلہ گرے

از چھُ　آزادصاے بنِن کھتھَن　　حُبِّ وطنُک حُباب دوہتھَن

سوزہِ دِلَس کیاہ روزہ بھرے

گُلِ خوشبوٕ سے چھاوسُلہٕ گرے

نظم

یہ دین تہٕ مذہب ژٕ دیندارو سوزان غلامی نتہٕ گدٲیی

ژٕ بٕن تیتھے بندٕ ییٚتھ سہٕ مالِک ہِنٛدٕ وٕنی پانہٕ وَن گرٕھی کیاہ

تماہ چھُہ تاوَن غرض چھُہ نقصان ہیٚیے ژٕ دشمن رفیق ژہٕ اَنیتھ

دِوان چھُہ ہکھ لھیون یہِ خونِ جگر ژٕ وُچھتہٕ حاصِل پتہٕ ییی کیاہ

سہٕ لاشریک تسُنٛز یہِ قدرت ہمیشہ نتہٕ درایہ آدمس نش

اَما سبب کیاہ یہِ ہَن تہٕ کونہٕ وَنان یہِ آدم چھُہ آدمی کیاہ

سیاہ سفید یا ہِنٛدٕ بَرٕ دٕ پرٕ ژٕ ناوِ نےٚ چھا یہِ آدمیت

یہ گرٕ گیُن تام چھُنا یچھ ہُنتھ ہیکان ہِنٛدٕ کیاہ نہٕ اجنبی کیاہ

یہ یوٗدوٕ نے کَس وَنان چھِہ آدم نمبر ونکھ کھارنے ژہٕ دارِس

کَرِکھ ژٕ یانس طواف تہٕ سجدٕ کنین تہٕ کعبس نمن وتیٚرٕ کیاہ

لگکھ سر وراہ بَنی ژٕ یہ نوراہ ہِنٛدٕ ظہوراہ وُچھکھ ژٕ یوٗدوے

بنکھ یہ پونپرٕ تہٕ شمع پانےٚ ونکھ مرُن کیاہ تہٕ زندگی کیاہ

میہ بندٕ نِنہی منٛز اَکِس اَکِس بندٕ رِسی وُچھم داریاہ خُدٲوند

یِہ چھُمنہ بوزُن تَگان زِتھٕ مے لُکھ وَنن خُدا کیاہ تہٕ بندگی کیاہ

●

سرمایہ دارٕی

شاہی غونہ لاگی پرژراتہ رازہ
انصاف ترٲوِتھ پوزا نمازہ

اَکھ دۄرِہ ترسان بیاکھ پورہ نازہ
یم فتنہ سازی سازِی تنا زہ

سرمایہ دارٕی سرمایہ دارٕی

مُردَن چھ ڈالان نشہِ دردہ ولہ
لولس بناوان شورہ تہٕ گولہ

کُفرِ کہٕ تہٕ دِینکہٕ کرِی کرِی مخولہ
مستانہ رندن گالان ہولہ

سرمایہ دارٕی سرمایہ دارٕی

وُچھ لہرہ ماران خونکہٕ سمندر
تریاں رکھتہ پاٹھ سوندر تہٕ گوندر

وٲران گامتہٕ آباد بندر
مطلب تہٕ مقصد ڈُوبتھ اندر

سرمایہ دارٕی سرمایہ دارٕی

پیٹھ عرشہ دولت تقدیر سالہٕ
عالم تہٕ آدم کوٚرنس حوالہٕ

گے زیر ہرنہٕ تہٕ لگی شیر زالہٕ
اَدہ کُس چھ ماران یمہ برادرٕی ژھالہ

سرمایہ دارٕی سرمایہ دارٕی

یُس دین باوِہم گُنہرُک ترانہ — سُے دین و ایمان زانہِ نہ مانہِ
ہیم سائنی دفتر براگنی افسانہ — بس لولہِ رہتھن لوکہ بہانہ

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

مأرِس نہٕ گوٚبرس دوٗرِ ہیوٚر چھُ باوان — بأرِیس نہٕ بأرِیس نِشہِ راوہ راوان
یارس تہٕ یارس دشمن بناوان — اُلفت محبت بِلکُل نہٕ تھاوان

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

شاہ پأز لأگِتھ سۆدرہ اپارے — ماران بُلبُل دیدرہٕ تہٕ ہارے
دیندار لأگِتھ سۆدرہ یپارے — ترآٹن موٗلن اَتھ لولہ وارے

سرمایہ دأری سرمایہ دأری

انکار کمٕی سُند دینس تہٕ دھرمس — کمزور چشمہ چھ محتاج سورمس
یِتھ بأگراوان کفرس ادھرمس — پوٚز لول ترأوِتھ چاوان پرمس

سرمایہ دأری سرمایہ دأری[1]

---

[1] ایک مسودے میں مقطع بھی یوں لکھا گیا ہے —
مہجور اُسِنہٕ آزاد اُسِنہٕ — شاگرد اُسِنہٕ اُستاد اُسِنہٕ

مخمور وطن کو دلشاد ائے سنو   سرمایہ داری برباد ائے سنو

سرمایہ داری سرمایہ داری

●

اس مقطع میں مہجورؔ اور آزادؔ کے درمیان اُستادی اور شاگردی کے رشتہ کی طرف اشارہ ہے۔ آزادؔ نے کچھ دیر کے لئے مہجورؔ کو استاد تسلیم کر کے کئی ایک منظومات کی اصلاح اُن سے لی تھی۔   (گنجو)

"نغمۂ بیدأری"

غرض غوٗلأمی تہٕ افسری ہُنٛد
بہانہٕ کُنہٕ روک برادری ہُنٛد
سبق تہٕ سامانہٕ کافری ہُنٛد
ترانہٕ دینکُ تہٕ رہبری ہُنٛد

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

برادری کِتھ مَشیدہٕ مندَر
سِتمگری کِتھ قلم تہٕ دفتر
زہرہٕ وٕندس منٛز زبان شکر
گلاب اَتھن کیتھہٕ تہٕ نالی خنجر

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

زٕوسے وَنان زندگی محبت
وٕندس اندر بندگی تہٕ وحشت
نماز پوٗزا دلیشہٕ عبادَت
جہنمُک ڈر اُمیدِ جنّت!

یہٕ دِلبری چھا سِتمگری چھا
یہٕ رہزنی چھا یہٕ رہبری چھا

ڈیکس ستیندر پتہ نشانہ ٹیجہ ژک دِلَن اندر سحر سامری چھک
یہ مس موزرکس انکھاہ نہ چوکھ شہ کس نہ بیدار یس نہ سوژک

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھہ پوز کدان نوِن اَپز دَباوان یہ پوز وَنن کیازہ مارہ ناوان
کنان وہشکہ تہ کنکھ چھہ ہاوان گژھنہ تہ یکسان راوہ راوان

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

دِوان کنڈ ین سنگ بہتھ گلن منز وَنان یکسان دُوئی دِلَن منز
غرض عداوت محبتک سنز وَلِتھ لباساہ تھوان ژھوٚرے کرنز

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

وَنان زِیدس خیالِ باطل دَپان شنیدس یقینِ کامل
خیال مقصود خواب مُشغِل خیال باطل تہ خواب باطل

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

حقیقتک رنگ دِوان حُبابَس
مُشک مُلان کاغذی گُلہ لابَس
کران بدنام انقلابَس
ہہوان تھُوٗن پردہ آفتابَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

چھُ سُور مُلی مُلی چھوان نُورَس
فریب غائبُک دِوان حضُورَس
خودی وَنان نخوتَس غرُورَس
تھُپکان فرعون کوہِ طُورَس

یہ دِلبری چھا ستمگری چھا
یہ رہزنی چھا یہ رہبری چھا

---

[1] یہ دو بند نہ جانے کِس وجہ سے آزادؔ نے اخبار میں شایع شُدہ نظم میں شامِل نہ رکھے تھے۔ (گنجو)

انقلاب

پیامِ اِنقلاب

سوال

کتھ چھ وَنان انقلاب کیاہ چھُ وَنان انقلاب

جواب

پَردہٕ تھوٗتھ ھُور تھاہ اُسی کھتاہ در حجاب
کیاہ چھ وَنان کیاہ کرَان کیاہ چھ عمل کیاہ کتاب

کتھ چھ وَنان کُفر و دین کیاہ چھُ گوناہ کیاہ ثواب
یی چھُ وَنان اِنقلاب اُتھ چھ وَنان اِنقلاب

کُفر چھُ کیاہ؟ بندگی، دین؟ بہٕ ہیٚز زندگی
زِندہ گیی زانہٕ دوٚن زانہہ تہٕ کریاہ بندگی

عائب تہٕ شرمندگی بندگی مُہند عذاب
یی چھُ وَنان انقلاب اُتھ چھ وَنان اِنقلاب

بڑونٛہٕ پکھُن زندگی، پرٕدٕ ژٕٹنہٕ دمبدم
شانِ خودائیی تہٕ یوٚد پردہ بنی برمہٕ غَم

پھیرمہٕ پوٚت تُل قدم نیرٕ ژٕٹتھ یمہٕ حجاب
یہی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھِ وَنان انقلاب

کانٛہہ چھُ امیر کانٛہہ غریب کُس چھُ وَنان کمہٕ بہٕ موٗن
کیاہ چھُ ازل کیاہ نصیب کتھٕ چھِ وَنان کرمہٕ لوٗن

ساسہٕ وُہُر قصہٕ ترٕون محض خیال عینِ خاب
یی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھِ وَنان انقلاب

ہند، عرب، روم، چین فتنہ گرن ہُند نفاق
دین تہٕ ایمان کیاہ؟ لول گُنٛنِس اتفاق

زان دُوی بوٚڈ گوناہ، مان گُنٛنِس بوٚڈ ثواب
یی چھُ وَنان انقلاب اَتھ چھِ وَنان انقلاب

دٔرم تہٕ اسلام چون عرش بٔتھ لامکان
کعبہ تہٕ بُتخانہٕ میون بنہٕ گژھ ہندکہ دُوکان

تۄہ چھُ بناوُن ضرور ، پرٛون ییٚلہِ گوٚ خراب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھِہ وَنان انقلاب

غائب دِوان پھُٹے فریب اور مہ کر جُستجو
چھُک تٔرہ ہزار داستان باغ و بہار روبرو

پھیرِ یمَن شِنٛہین راتہٕ معہ گل بےحِساب
یِی چھُ وَنان انقلاب، اُٹھو چھِہ وَنان انقِلاب

ہاے کُنہِ منایہِ کوٚر پرٲنی موٚدرِہ فلسفَن
زندہ مَرے مرد بیٹھو مۄردہٕ وٲلِہتھ زَن کفَن

یوٚد نہٕ لبَن زندگی دفَن کرِتھ چھُے ثواب
یِی چھُ وَنان انقلاب اُٹھو چھِہ وَنان انقلاب

ناوٕ ژٕہ انسان چھُے ہیٚنٛد تہٕ مُسلمان کِہٕ شاہ
ہیٚنٛد تہٕ مُسلمان یوٚد ناوٕ ژٕہ انسان کِہٕ شاہ

زندہٕ پنٕنہٕ زندگی کیازِہ تھاوِتھ درعذاب
یِی چھُ وَنان انقِلاب اُٹھو چھِہ وَنان انقلاب

عشق کران اضطراب حُسنہٕ بہار چھاوِ ہاے
حُسن گلان درعذاب جلوہٕ پننیٚ ہاوِ ہاے

عشق تہٕ گومُت خراب حُسن تہٕ گومُت خراب
ہی چھُ وُنان انقلاب اُٹھو چھِ وُنان انقلاب

لولہٕ بہارس گومُت ہردہٕ کھوتےٚ زرد رُوے
حُسنہٕ خمارس وُچھُم غائب گومُت آبرو

اہلِ دِلن ہُند یہ خوُن سنگ دِلن ہُند شراب
ہی چھُ وُنان انقلاب اُٹھو چھِ وُنان انقلاب

نارِ جہنم تہٕ سعہ رگ روزِ قیامت حساب
چھانہٕ دماغکی خیال چانہٕ دِلکی یم حُباب

وہم پننیٚ پانسی چھےٚ نہ تھوان آب و تاب
ہی چھُ وُنان انقلاب اُٹھو چھِ وُنان انقلاب

زندہ گیبن گندہٕ نے دزاے گنیر زانہٕ وُنی
شان پننی زانہ وُنی پان پننیٚ مانہ وُنی

راج بۄن گو کرِ لۄ خواجہٕ عالی جناب
بِیہ چھُ وَنان انقلاب اُٹھ چھِ وَنان انقلاب

انقلاب

نو بہارکی راز یارٕن باوِہ پانٕے اِنقلاب
انقلابکُ باغ ییٚلہِ پھوٚلراوِہ پانٕے اِنقلاب

ہیوٚشہِ پِن بے ہوش بُلبُل جوش مارٕن پوٚشہِ باغ
بے دماغن بے دِلن سنبھلاوِہ پانٕے اِنقلاب

کیاہ غرض یِتھ کُن وُچھن والین کرِو زارٕی تہٕ زور
دُنیہس برٕونٕہہ کُن وُچھن ییٚچھہِ ناوِہ پانٕے انقلاب

کُنڈی چھکان مِیانِن وَتن یُس کونہٕ تَس بوزن تگان
تس تہٕ مایِمنی وَتن یِکناوِہ پانٕے انقلاب

لال جُرِی تن یِہ نہٕ لاگِتن مالہٕ پھرِی تن عالما
نیاے ساری سیتی سیتی اثر راوِہ پانٕے اِنقلاب

پوٚشہِ گُلُ کُنیرکی چھِہ دَدٕہتی یِتھ دوئی ہندہ ناوِہ سیتی
اُلفتُکُ بارانِ رحمت تراوہ پانٕے انقلاب

وُنِیکیٖ زِ میانِیو آلوٚو سیٖتی نٔندرِ کینہہ کینہہ نوجوان
اَز پگاہ اٚزِ تِھمَن وُزہٕ ناوِہ پانَے انقلاب

میانِہ سازٕک آسِہٕ تٔس یوٚدوے ضرور لٔگہِ چھُس تیار
انقلاٚبی محفِلن گرماوِہ پانَے انقِلاب

موٚختہٕ مارس لولہِ کِس منٛز اٚسہِ کینہہ کینہہ فِطٕ ژٕلی
ژاٚری ژاٚرِ کٔرِیم موٚختہٕ ژٕلی سونٛبراوِہ پانَے انقلاب

آگرٕ اکِہ طرفہ دَرِ یاوس تہٕ ساٚلابس ژھٕ پاٚرِ
ظُلمہٕ کین بالَن دَوٕرِتھ وِیسہ راوِہ پانَے اِنقلاب

رٔشکہ سیٖتی کینہہ سینہٕ دٔدی رِتی عشقہ سیٖتی کینہہ دِل زُان
شوٗبِہ یَس یِتھہ پاٚٹھٕ تَس شیٖہلاوِہ پانَے انقلاب

کٔتھ وَنان سوزِ دِل وجان کٔتھ وَنان سوزِ بدَن
لولہِ رٔسی تِمن سوزہ والین ہاوِہ پانَے اِنقلاب

غمہٕ تہٕ آزادٕس چھُہ کینژھاہ دِل تہٕ کینژھاہ چھُس زٔبان
زِندہ اٚسی تَن تَس تہٕ چھُہ کُھلہِ راوِہ پانَے انقلاب

انقلاب و انقلاب و انقلاب

زندگی کیاہ؟ انقلابن ہنز کتاب
انقلاب و انقلاب و انقلاب

انقلابو یاُدہِ کریٚ مذہب تہٕ دین
انقلابو کوس شک ہو وُکھ یقین

انقلابک معنہِ گُستاخی معاف
پھیٚہ نہٕ باوان کانہہ تہٕ زہر صاف صاف

زندگی ہُند اصل معنی اِضطراب
اضطرابک معنہِ مطلب انقلاب

گاہ جارن ختم کر پیغمبری
رُوز باقی شاعری سوداگری

اُسی پن پننس یقینس پیٹھ فِدا
رُستمِ دستان یا شیرِ خدا

وحدتِ حق اوس کُنرُک ابتدا
وحدت اِنسان کُنرُک انتہا

باغوانس شوٗبہ تھاوُن عقل و ہوش
ابرِ نیسانس پیٚتھ کُنڈی تتھو چھہٕ پوش

مُسولن یاوُن گلالن ماتمِ نم
سُنبلن ماتم، بنفشن کارہِ خم

نو بہارن وحدتک پیلہِ دِیت ظہور
دادی ماتم شادی غم، کمی سُند قصور

وُچھ خُدایی یادہِ گیہٕ کاتیاہ خُدایے
آفتابکی نورہِ نی کر یادہِ زِھالے

ہوش کرو ہمن گمانن تھاد گوشس
گُل زِ تھِتھ نیران اندی زیچ جوش

بُر دُشھٹ کُن بکھ زردہ باغنَ برَ مُرشِد   پچھے بنے مُرشِد پردہ ہش پنی نظر

بے غرض دیندارہ مُسند مقصد چھُم وباک   بے غرض انسانہ مُسند مطلب چھُم بناک

بے غرض دیندارہ مُسند ایماں خودا   بے غرض انسان انانس فِدا

یتیمی بہارَن شین ترا اُوبتہ ڈوبط ترؤو   پوشہ باغی زانہ تیمی کُس داغ تھوؤ

اکھ تہ مارِس، بیاکھ مارِس دارہ خُوَن   زھاولِس تیرِس ہاہیٹے ہیچ رامہ ہوُن

خُونِ مردم تھوؤ قو تو نُن حلال   رلتہ حیوان بادر سہین کم ذالتہ شال

بندگی ساوان مو تیچہ نینشدر سے   زندہ دِل عاشق چھُ گامیتہ باثبر سے

وائے مجبوری، غم لاّمی، بندگی   بیقراری، بے کسی، شرمندگی

دل پریشان، عقل حاران زو خراب   بندہ گی منز زندہ روزن بوؤ عذاب

پردہ زتھٹ دِلکین حُبابَن تُل نقاب

انقلاب اَن انقلاب اَن انقلاب

١٣، جنوری ١٩٤٦ء

انقلاب اَن انقلاب

بندہ گییے راوہِ روو زندگییے ہُند حساب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب ان انقلاب

زندگیے ئِنِش گوہ ناہ بندگئے ہُند حساب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

دین پنُن زندگی دھرم پنُن زندگی

زِندہ زُوُن مَرنہٕ بُرونٛہہ موت انان بندگی

گڈھہ مہ پریشان دماغ کرمہ پنُن دل خراب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

غور کرا سے نوجوان بور پنُن چھُے گوہ بان

دورِ زمان پچھے ہیوان سخت گُذرا امتحان

نِندرہِ تُلَن واکی جائنی یانہٕ گمتہ مستِ خاب

اِنقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

پُرژون گوٚمت چھا نوان رنگہٕ تہٕ مٕلہٕ مایہ سیتی

درده چمن چھا پھولان ہردٕچ گگرایہ سیتی

نازٕ کریاہ یاونس غازہ اوٚلُت یا خضاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

قِصہٕ تہٕ افسانہ پرٲنؠ پنجرہ تہٕ زولانہ سٲنؠ

زہرہ بٔر تھٕ شہمار ڈٔنٛتھ یوان تُندہٕ بٲنؠ

پوشہ تھٔرِ کیاہ بکارسازہ گرِ ہُند ھٔباب

انقلاب ان انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سوزٕ جگر مارِ جوش سازِ دِلَن ہندی وَزَن

درده نٔیَن پھیرِ ہوش پرده فریبکۍ دَزن

پرده ژٕٹان بٔرونٛٹھ پکھ تراو قدم تُل حجاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

سجدہٕ لگن ٹھُک کران خوفہ کھُندہٕ ٹھُک مران

لول پھُہک بٲگران بٔرانٛدہ کنین سعون جران

آسہ تہند خوٗن سعہ رخ چھےُ ژ یہ رگن منز یہ آب

انقلاب ان انقلاب انقلاب ان انقلاب

یان ینن پرزہ ناو چھاو ینن لولہِ باغ

داغِ غمہ لائی مِٹاو ہاو ینن دل دماغ

چأنی خیالن بنائیو خواجہ، امیر، بٔڈ نواب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقِلاب

صبر کران ژائلی ژائلی زیادہ ستم کرنہٕ آو

خوٗن جگر ہأری ہأری پیالہِ دِلک برنہٕ آو

زہر سپنہٕ زندگی رود نہٕ وۄنی آب و تاب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

کیاہ چھِ کران کیاہ وَنان اہلِ وطن دیندار

وُچھتہ اَچھو کیاہ بنان کرِ ژوٗٹھ ستم لوٗٹ مار

بأی سندِس جگرس بأی کرِنی ہیتی کباب

انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

ژٕریشہِ کِنہ خوٗن چوٚن عائشہِ متھ چھا رَوا
مارہ گرٛزھن بے گونا عارہ کتھ چھا روا!
ڈرمہ یِتھ مذہبَن دوٗرہ بِہِتھ کر جواب
انقلاب اَن انقلاب انقلاب اَن انقلاب

● سورہ بسیار - ۲۸، ساون سنہ ۲۰۰۲

ؔ غیر کشمیری حکمران اور صاحب اختیار حکام جو غیر ذمہ دار نظام حکومت
چلاتے تھے۔ (گنجو)

سوز و ساز

سون

افسانہ دردو سوزک بوز میانہ دوستدارہ　دادیو دوکھو میہ بدنس کوزمت چھ پارہ پارہ

ییلہ تن ڈرم بلایئ دادین غمن تہ نشاین　ادہ شوبہ دارجاین دوتس بہ وارہ وارہ

گوشن اندر حسینن ہیتھ شیرہ نازنینن　ملکہ اسہ ومن جبینن خوشبو ہنگن طومارن

میونے چھم لوب راجن بختاورن تہ خاجن　شوب میانہ سیتی تاجن ترپیتھ ملکہ ریتہ شہارہ

سامانہ چھس خزانن، دولت گرن، دکانن　ہم قدر میانی زانن روزن ہمیشہ وارہ

زنشہ ننگ دل کمینس موہ ٹھس بہ تل زمینس　نو دولتس نوینس تھوؤم دلس میہ خارہ

کھوتہ منز روچھس بہ کانو چھوکرس تہ ٹوطفانو　زورس حساب دانو کورس بہ تھاجہ نارہ

ازلن کرم عنایت، نرمی، شرف لطافت　گالان توسے میہ اوتھ زالان چھم بیگارہ

نیرتھ ٹوکو نہ نارو، منزو، چھپہ کو ازارو　کھورس بہ پوختہ کارو ٹکالہ ہیتھ دبارہ

ییلہ زوال میانی یانن ادہ مول دتم جہانن　سمسارہ کین دکانن میونے چلان گزارہ

گنیر کی شہر بسؤم آب حیات چاؤم　ولہ ویرزہر کھیاؤم دوگنیار کے شرارہ

چنگیز خان سکندر شیر زیان سہ ہٹلر　ڈلی ہوشہ کیتی گندر گگ میانہ خارہ خارہ

دولتہٕ تَن چھکھان چھکھ میانہٕ کٕہ ٹیوکان چھکھ انسانیت ہتھکان چھکھ بیکار نابکارٕ

بَرٕ رٕکھ زٕ محنتُک دم ہیمہٕ ہے پَرن ہر دم وَنہٕ ہے قبول کرتم کرٕہے بہ زارٕ پارٕ

چھُس قوہ درتَن بہ جوُر مُت چانے خیالہ زٕیتی رکُیت افسوس چھکھ زٕ دوٗد مُت بے عارہ میانہٕ نارٕ

سَرتَل تہٕ سوٗن بہانا زٕینی کُیت چھِہ امتحانا انسانہٕ چھکھ زٕ دانا بس عاقلس اِشارہ

آزاد چون غمہ خار ہتھو یاد لولہ اسرار

گاہ گاہ ییٚنے زٕ یہ درکار ییم نوہ کتہٕ پوختہ کارٕ

● سوٗرسیار - ۱۳-۱۴ اِ ساون ۲۰۰۴

میٲنی سلام نِکھنا

کِشاہ کرہ لولہٕ نارس   دِلہٕ کس غمس تہٕ خارس
گُل خندہ گُلعذارس   گُل روے دِل قرارس

ہا صُبحکے ہوا وو
میشانی سلام نِکھنا

یِتھ وارہ بیٚنیہ بُرِتھ پوشس   گے پوشنول خاموش
سُنبُل، بنفشہ، سبز پوشس   گے جایہ جایہ بے ہوش
یِم ژریشہ ہیو چھ پرداران   بے اختیار تھاران
کستور، جل تہٕ بُلبُل   ہاران چھ خون بِلکُل
ہوکھ آب دردہ جوین   پھُٹِھ پیالہٕ لالہ روین
ژلہٕ تاو لالہ زارن   لگہٕ چھاو جانوارن
پیٚیہٕ شوب پوشہ باغن   گژھ فرحتاہ دماغن

کشاہ دِمدی نوبہارس

میأنی سلام نِکھنا

عاشق چھ اَھرہ نیہمتو خاکس اَندر رَلے ہتو
دِل چھکھ وُدأسی گأمتو فِکرن اندر بوڈے ہتو
بے وایہ شیر مَردن زولانہ گئے بَہ گردن
لگو زالہ والہ واسئے ماران سہہن چھ لاشئے
تدبیرہ وأل کران سنز تقدیرہ چھے رَبے منز
وِنی وِنی وَنان دَنوکس وَدی وَدی وَدان نصیبس
لگو خام کار پامَن شہرَن اندر نتہ گامَن
تس دَردہ پوختہ کارَس

میأنی سلام نِکھنا

غمہ کی ترانہ پُری پُری دِل گأمکھ وارہ مُری مُری
چھکھ جودگار ژُری ژُری پشالہ اَنان بُری بُری
کم دِل ہُشار چأوِکھ بیدار نِندرہ پأوِکھ
مُژہ راوِنا شکر لب ژلہ ہا پہ ہوکے تب

حیسہ بچھیرہ رٕٹہٕن مٹے رٕمتھ   ہوٚشہٕ پیہٕن سعہ تے رٕمتھ
ژٕلہٕ شاف لولہ شیرٕن   ماران ژھالہٕ نیرٕن
ہُشیار نامدارس
مِیانِی سلام رٕنکھنا

ئرٕکرِ بنیٹھی گوٚمُت یہ سیٔلاب   سوزِ جگر چھُ نایاب
گردِش کران یہِ گرِداب   بے تاب دِل چھُ درخاب
کیٛاہ سنہٕ کمیٚ دِتُھ شاف   ژاٚدِلتھ چھ موتنی ڈاف
رٕچھکھ نٲلی وٕہمہ کی زال   خوٚفکی ئرف وٕلیتھ نال
لولس کران بدنام   بوٚنہٕن منگان چھ بادام
کوٚت لولہ وٕلولہ گےٚ   تمہِ غم کمٕن دِلن پیےٚ
تَس لولہ غم گُسارس
مِیانی سلام رٕنکھنا

ژُو جان وٕندس بہ پادن   کن تھاوِہ ناسہ نادن
مُژرِتھ یہ سینہٕ ہاوس   یمہ غم تہٕ داغ دی باوس

دیوہ نیرہٕ نَمہٕ دِلکۍ شُر   اَز نےٚ شہ واتہٕ اَدہٕ کر
گومُت سینٹھاہ چھہُ بیداد   اَدہٕ کر شہ بوزہٕ فریاد
بے چارہٕ دردمندن   سنگ دِل چھہ نالہِ گندن
بے رحم سائنۍ پرزن   ساہن دِلن تہٕ جگرن
ہہتھ چنگ و نےٚ رباب   بُوزی تُوزی کران کباب
پرزہٕ ہا تہٕ یوٗت فراموش   شُرہٕ ہا تہٕ یوٗت خاموش

غمخار دوس دارس

میانی سلام نکھنا

کیاہ کرہ لولہ زر چھُم   سوزہٕ بَرتھ جگر چھُم
گوتاہ دنس ہنن حال   ییتھہِ حالہ گوم یُتھ کال
دردِ جگر یہٕ نالہ زاری   کینہہ چھُم نہ اختیاری
زارس تہٕ میانٚی خاری   دمہ کھ دأدی تہٕ ضرب کاری
دِلدار ہیوٗن بوزِتیا   بُوزتھ دوا تہٕ سوزِیا
آزاد خستہ گومُت   چھُے در عذاب پیومُت

پھیران چھُ کنھ شہارس پنھ لولہ تاجدارس

ہا صُبحکے ہوا وو

میہ ائی سلام نِکھنا[1]

●

---

[1] نظم شاعر کی نظرثانی سے محروم رہ گئی ہے۔ (گنجور)

مِیٲنۍ یاوُن

شُلہٕ پھوٗل یاوُن مِیٲنۍ گٔلہ ٹوٗراہ ژٕن دِلہٕ گوم سٔنز ژھوٗراہ اوس
اُتہٕ چھُس مٕوران بال مستوٗراہ

بول بوشٕ کرہٕ وُن لولہٕ کستوٗراہ بُلبُل باشے کرٕان آو
روشہٕ روشہٕ پوشَن گوٚ تُلِتھ وِیُوراہ

یاوُن مِیٲنۍ اوس ببرے ڈوٗراہ ڈوٚٹھ کھوٚتہٕ کرِ یُوٹھ پیوس ہَردُن واو
یاد پیٚیلہٕ چھُم یِوان چھُم گژھان شُوراہ

یاوُن مِیٲنۍ اوس نارہ تندوٗراہ نارٕ دُزہٕ مَلہٕ نے خارٕ ہتاوان
جوش پیٚیلہٕ سوریوس پھٔتہٕ موٚژیو سوراہ

یاوُن میٲنۍ اوس لولہٕ بوٚمبوٗراہ حالہٕ اکہٕ چمنَن ڈالہٕ ماران
ییٚمبرزلہٕ رنی ہُند اَنٛدرہٕ ژوٗراہ

یاوُن میٲنۍ اوس سعہ نہ کنہ دوٗراہ نازنین یارَس گراَیہٕ ماران
دمہ تارہٕ کوٚژمَس وادہٕ گوٗرہ گوٗراہ

یاڼُن مِیون اوسس آولیۀ ګیوُراه   کم کم وله وِیر وله نے آس

تَتِۀ آزادَس نۀ رُود کھُورۀ کھُوراه

عید

دیدار پٮ۪ٹھ یارٕ سُند بے تاب یارن عید　　ساز آہ عُمرٕ وداہ شادیانہ روزٕ دارن عید

باوان کم کم رازٕ لولکۍ دلٕ ہُشارن عید　　کم نوکتہ درد کی بوزٕ ناوان خستہ کارن عید

ژاوان زُٹھہٕ پردٕ ، ہاوان شانِ خدائی

یعنی چھہ بَنان بندگی بیچارٕ گدائی

ژاران اکس رنگہ رنگہ نعمژ تہٕ ضیافژ　　گُرنہٕ چھس یوان کیژہ کھین تہٕ روزِس کمژ

غمگین ہیہتہٕ بیا کھہ چھُہ بیچارٕ کران سرژ　　روشان خدائس تہٕ چھُہ تو شان قیامژ

ہاران اکھاہ خونِ جگر بیا کھہ ماران ہٹکہ

اکھ ترِیش تھاران بیا کھہ چھُہ ژاران دسُن کٹہٕ ہر

تھدِ پایہٕ وزان جایہ اکس میوٕ کھٹہٕ میوٕ درسوز　　تمہٕ ژھایہٕ بٮ۪س جایہ گُنہہ گاران آہ جہان سوز

دُچھ وارٕ وُچھن والہٕ بہٕ نظارٕ دماہ روز　　پامال گاہ مرژہ زندگی ہُند ساز کنو بوز

مدہوش چھہ مے نوش کمن زیرٕ و بمن منز

کم نوشہ بدن روشہ گلان دردٕ و غمن منز

اَکھ ڈراو مُلہِتھ مُشک وُلہِتھ تام تہٕ اطلاس   چھِس عید ژٕلیس داغ پھُلہِتھ باغ دِلک آس
ژھاین تہٕ گژھاین چندہٕ چھوٚنی ہمسایہٕ وچھنہٕ ڈراس   اَتھہٕ نورہٕ دِتھکھ پورہٕ مُلہِتھ چھُس تہٕ عمک ساس

بے وایہ بے پروایہ یہ کیاہ چاےٚ خُدایی
پُرزی یا ہٹھو بے کس بندگی بیچارہ گدایی

چھُس بندہ بہ شرمندہ مے کیاہ ژٕہ خداوند   ژٕ بٹھیوک تمن سنگدلن یم چھِ غرضمند
چھِے دین تہٕ ایمان پھِنہٕ دیار رستم فند   یم سینہ بران کینہ وُنی چین عرب ہند

گنزرس چھِ وَنان کُفر تہٕ کینس چھِ وَنان دین
مِلہ وان مے معرفتس بنگہ تہٕ آرفین

زیٖنان تہٕ گماوان چھُ یُس ڈورہ تہٕ ترسان   للہ وان چھُ کم ضرب جگر زانہ تہٕ تندان
بیاکھاہ چھُ بہِتھ شاد نہ زینان نہٕ گماوان   بے کار تہٕ دل جمع، جکھن وُ دل پریشان

تہٕ فاقہ مران یُس چھُ ہران خوٗن تہٕ موکنہٕ
کُس خوٗن جگرک خوٗن اُچھو کنہٕ تہٕ نموکنہٕ

کیاہ عید تمن نیزہٕ تہٕ اہریز یمن آے   صد پارہ جگر پارہ کرِتھ وارہ یمن درٲے
یم زندہ مرے فاقہ پھرے نالہ دوان آے   کینہہ آو زمین وائتی تہٕ کینہہ اندر ازٲے

ژاوان گُلن آرہ وُلن ہاے غریبی
گاشُس چھ کران گٔنڈ تاپس ژھاے غریبی

یِمہٕ شادِ یِم شأدِیانہٕ وُچھتھ کمیٚ گٔژھان شادٕ، غم غوٚصہٕ ژلان دارِ بلان دأدٕ لُدن دأدی
بے دردہٕ یہ چون پردہٕ چھ الٹہٕ ژھایہ غمُک لأگِ، یِم رنگ چھ نیرنگ طلسمات ایژہ جادی

تَل پَردِ نظر ژاو وُچھکھ بیٚیاکھ جہاناہ
زانِکھ ژٕ یہ شأدِیانہٕ چھُ وُہسانہٕ گُمانہٕ

آزادٕ ژٕ غم ژاو چھ از عید جہانُس، ورتاو بِنُن شوق یِہِتھ لول دُکانُس
توشان چھ مدہوش گمتو رحمت شہانُس، دوہ تارِ بینیہ تُوشرتِن زنگس تہٕ زمانس

پھیرِ یہٕ نیرَن شیر زبان دردہ نیٚن منز
پرژھ لأوی ہاپتھ شال بینیٚن ژٕدرِ کھیٚن منز

لگہٕ پوشہٕ ونٕ پوشہٕ گُلِن تازِ ژھلیہ جوشس، پوشتُول بولَن ہوشہٕ ین بیہوش تہٕ مدہوش
بنہٕ شأدی گژھن دأدی تہٕ غم غوٚصہٕ فراموش، سوٚ یہ عیدٕ سُے دِشہٕ ہارسے نوروزٕ ژٕ تِتھ توش

پُوزا چھُ گُنبر لولہٕ تہٕ انصاف نمازہ
نتہٕ کلمہ زکواۃ روزہٕ تے حج بوز طنازہ

(۱۳ دسمبر ۱۹۴۳ء)

انجام ہوس

خنہ شبہے گگاہ ڈیوٹھم خاموش ینینہ شایے — روپوش دِلکُس زُور پوشن تہ کنڈن زھایے

مُشتاق چمن تس گوٗن مُشتاق سُہ باٗغی پانُش — ماران تہٕ ہنُد یاوُن ماران سُہ ینیلہِ گرٛاے

للہِ وان ھُراہ تہتھ باٗھٹہ تس اُسولبے اندر — ہیتھ باٗھٹہ زہ موٗکُس ہو ہو چہ کران داے

پھاوان پنُن لوہ کھار کھاوان ینین لادن — تس بابہ بدٗس ھرپُور وُنہ سُود تہ مرٛاے

نظارہ کرِتھ ٹھکھاہ ہیوٗ تمس تہ گیم شادکہ — گو سنگ دِلس میانس تاٗثیر خبر کیاٗیے

کس ماٗرِ مندس پوشس آرام کنڈن اندر — کہتھ باٗھٹہ دِل آزارن تراوان پنن شایے

بے کینہ دِلکُس پُر نوٗر آئینہ مقابل پیتھ — للہ ناوِہ زہ مُنز سینس ہمہ گرٛاپہ تہ یمہ زھایے

پُھتہ پوشہ ہنگس ھوکی زِین لاہ تہ میٗرہا برٛز یِس — وندس مہ گنان اُسم گرہ تارہ سیٹھاہ راٗے

تھف ہیٗرمہ کرِز لُنجہ کنڈی خستہ کورُم پنجہ — دوٗ یمہ مہ کہ اے نادان کمہ گرٛاپہ ووٗ لگھہ ماٗے

یِس یاردہ ہن تارن یارانہ کرِتھ راوان — کرشوٗبہ کرن تس پتھ اوقات پنُن صناے

گوس زن خاب موٗچھان اوٗس بیدار یہ بوٗزِتھ — گمہ کام رُمن جارِی رُو تہ دوم مہ تمہ جایے

یعنی مسوٗل تہ یمبرزل اُسولب خندہ کران — افسوس نظرباز ن مسہ رمہ چھ وُنان ھاٗے

دُشمن

ہُرُد بہارس تہٕ ماگھ ہارس ہمیشہ نارس چھُہ آب دُشمن
شریف اَسِنہٕ رذیل اَسِنہٕ چھُہ دُشمنس کُیتھ عذاب دُشمن

نہٕ دُشمنی دُشمنس چھہٕ ماران نہٕ دوستی دوستس چھہٕ تاران
زمانہٕ ڈیشِتھ گُچھان تہٕ پزاران گژھان چھانے خراب دُشمن

گُمٕتؠ چھہٕ دفتر گُنیٔ فسانہٕ مگر وُچھِتھ گردشِ زمانہٕ
بنان اسمانہٕ چھین کتابن چھہٕ آسمانی کتاب دُشمن

گژھِ پتہٕ گاش ژھوپہٕ چھُہ دِوان چھہٕ راتہٕ زٕ اُزدہا ہیٔ لوان
چھہٕ راتہٕ موہ غلس پننہٕ نحوست دِوان چھُہ آفتاب دُشمن

یہٕ دین، ملّت، وطن، حکومت، خُدا، خُدایی، ازل تہٕ قسمت
نقاب کاٰنٹیا حقیقتس پیٹھ لھتہٕ وان ییم انقلاب دُشمن

گُران پنجرہٕ تہٕ کران بہانہٕ تھوان بُری بُری چھہٕ جیلخانہٕ
ہوا چھہٕ نارس کران پانہٕ دزان ییم بیحساب دُشمن

ہیتؠ چھُم کتابن تہٕ دفترن منز وُچھُم مشیدن تہٕ مندرن منز
چھہٕ دوستی ہُند لباس لاگِتھ کران جگرن کباب دُشمن

غریبہٕ سِنز دُشمنی رذالت امیرہٕ سِنز دُشمنی شرافت
غریب مجرم خراب دُشمن امیر عالی جناب دُشمن

غریبہٕ سُند پوز وُنُن بغاوت امیر منصف کران عدالت
سُہ تے چھُہ تہمنی کران حماقت دِہن یمِس نِش جوابِ دُشمن

۲۴ ستمبر ۱۹۴۴ء

بے درد نظر ژاوان حُسنس چھُ کران پردہ

بے پردہ حُسنن ہُند چکہ چاو تہٕ ژُملہٕ ماے

١٠ر جون ١٩۴٥ء

•

"فریب نظر" کے عنوان سے یہ نظم شایع ہو چکی ہے۔ (گنجو)

یاوُن تہٕ بُجر

گُلاباہ وارِہ ہُند یاوُن، بُجر سوسن مزارن ہُند
رِچھوان یاوُن کنڈین پوش، بُجر پوشن تہٕ خارن ہُند

چھُ یاوُن شرٛاوٕنچ گرمی پھُلے ہارِچ ہوا سوٚنتُک   بُجر کیاہ تیرماگچ سوٗر پانژالن تہٕ نارن ہُند
چھُ یاوُن ولولاہ سوزاہ ژھٹان بے تاب سوزک جوش   بُجر آہ و فغان یعنی صداہ سوٗدہ تارن ہُند
چھُ یاوُن نار لوٚکُٹ سوز درٛدُک جوش اماوٕک   بُجر سوٗداہ چھُ تمہِ ناروٕک تمن شُعلن ہنگارن ہُند
چھُ یاوُن رائے بے پروائے ژھۄنہِ ماران سمارن   بُجر کمزور بُزدل تختہ مشقاہ زورہ وارن ہُند
منوشاہ پوشہ موت یاوُن چھُ توشان تازہ گُلزارن   بُجر داغاہ تہٕ افسوساہ برہِ گمتین بہارن ہُند
چھُ یاوُن زندگی ہُند باغ چھاوُن عاشقن رِندن   بُجر کیاہ؟ بسے تیوٚ نشہِ دوٗر غاراہ دیٖدارن ہُند
چھُ یاوُن تازٕ خوناہ زندگی ہشرن رگن اندر   بُجر اندری دوہ دُر تقدیرہ والین اہلکارن ہُند
چھُ سوٗد رُکی وہ لن یاوُن پوتُس پتہ گیتھ کرانِ پانس   بُجر گرداہ غباراہ ہو کھمتین نالن تہٕ آرن ہُند
چھُ یاوُن چاوِ جولانی بُجر حسرت پشیمانی   بُجر مجبوٗرین ہُند بندہ یاوُن اختیارن ہُند
[1] تۄے آزادِ بس لوٚلس کران ساٗری خریدارٕی   چھُ ازیاوُن موٗزورن ہُند، بُجر سرمایہ دارن ہُند

---

[1] ایک مسودے میں یہ مصرعہ یوں درج ہے یمن پوشن تہٕ باغن توشہٕ نا سہ میون یاون را دِ گُنٛی

مزدورو!

سرمایہ دارس مار موکھار بارہ مزدورو — ژُپھہ کانسہ پننے پان تارہ ہتہ مارہ مزدورو
شاہانہ رختن چھُونہ جران خون جگر چون — چانی تال دزمژ تا پہ عرقو نینہ وارہ مزدورو
ہا کینہ رستیو پھٹے ژہ پہ زخمن دارہ پکان خون — بتیہ سینہ دار تھ چھکھ ژہ اکھہ تلوارہ مزدورو
چھکھ شانہ بدلیو انقلابک تیز طوفانو — دیوار طاسان نیر و یتھ کنڈی وارہ مزدورو
غارت ژہ کرکھ باج سوزی لامکانک تاج — دامن ژہ کن محتاج سندی پائٹھی دارہ مزدورو
یتھ زیادہ لاگکھ نرم روزکھ سادہ گیمن منز — تیتھ زیادہ پکن پھٹے دوہے بگارہ مزدورو
چھکھ انقلابچ اکھ کتاباہ اکھ رہ کیتمین منز — چھی تازہ ورقن منز گندان ژھیپہ ژھارہ مزدورو
چھکھ پانہ سود ر پانہ لدر پانہ جواہر — چھکھ حسرتن منز پانہ خم دتھ کارہ مزدورو
پننس سونس منز پانہ کران چھکھ ژہ ابران حاو — غم چون کس بادہ ژہ پہ کس کھارہ مزدورو
چھکھ آفتاباہ نور ینہ ہاو جہانس — سنز ژور سندی پائٹھ چھکھ پکان ژلہ لارہ مزدورو
افسانہ پنن پانہ پرن پانہ کرس رائے چھی — ژھیپہ ژور نوان چھی ورق ژھیپہ ژھارہ مزدورو
خوش باش عاشق ووُر تلان حُسنہ گلزارن — آزاد عاشق چانہ لو لچہ دارہ مزدورو

صبحِ صادق

صُبح پھۆل مۆلو تھۆد تُل نقاب آہستہ آہستہ | تُلُن ہیوت بُلبُلو چنگٕ رباب آہستہ آہستہ
گٹہ ژٔجی سنگرو پیٹھ گاش آو ہاران نوٗرٕ پھٔٹی | ژھیپِن ژاو ظُلم نۄن دراو انقلاب آہستہ آہستہ
گٹہ زوٗل راٗژ ہُند ژوٗل گاش پھٔل آکاش گوٚو رۄشن | مُشتھ گو سارِنی یارن شہ خاب آہستہ آہستہ
گگٹ منز بزم دِوان اوس سنگدِل شبرنگ جادوگر | گژھن تھہند و طِلسمہ ہیوت خراب آہستہ آہستہ
اُزُن دُرزُن تہٕ ددہ ریز راتہٕ کریو راتہٕ مو غلوٗ ہیوت | گُوژُن ہیوت پوشہ تُلو باحساب آہستہ آہستہ
دِوان وُنی کس نگارس اُسی تارکھ نوٗرہ مشعل ہیتھ | یہ کمی سِندہ جلوہ سیتی بوٚوٗ ٹھک حجاب آہستہ آہستہ
امیرو خوش ہو اہیوت چیون غریبو یار ہل نیرو | مستہ چھپو عاشہ مُتی گٔے مست خاب آہستہ آہستہ
جہانس تنبہ لاوان میون دِلبر جلوہ ہاوان دراو | پھولان دِل چھُم ژلان اندرم حُباب آہستہ آہستہ
ڈیکہ پھولُن دِمن امرُن تہٕ کھۆن مأدی متوند یاوُن | پھولان زُن وقتہٕ وزہ پھولہ وُن گولاب آہستہ آہستہ
دلو دِلدارہ ساتھاہ روز تم کیاہ بوزتم زاٗری | بہ دا پیٹھ سوزہ سان لوگُس رباب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمن سادن پیتہ پتہ راو ربھہ آدن
ژیہ پیٹھہ نیرِتہ کوٚرٕ آزادن جواب آہستہ آہستہ

(۲ اکتوبر ۱۹۴۴ء)

جلوہ

دِلبتھ جامہٕ نوٕی نوٕی تِلتھ پردٕہ ہاوُن پنُن جلوٕہ ہیوت دِلبرن وارٕہ وارٕہ

برٕتھ لولہٕ پیمانہ دیوانگی ہِندی دِتُن زندٕہ دِل گوہندرَن وارٕہ وارٕہ

سیاہ چشمہ شوُبان برٕی برٕی خمارٕہ کران مارہ ونجٕر تمن ہندی اِشارٕہ

چھُہ کیاہ چارٕہ ییمبرزلن بادمن ہند کڈُن کش ہیوتُن خنجرن وارٕہ وارٕہ

کوٚرُن فِتنہ برپا کوٚرُن کونہ پروا کوٚرُن نِندرِہ بیدار شہار یعنی

کوٚرُن شانہٕ پیچانہٕ خمدار زُلفن کوٚڈُن واش پیچن دُرن وارٕہ وارٕہ

نوٕی گرمیاہ تہٕ نوٕ وُسے آب تاباہ چھُہ شوبان تس حُسنہٕ کس آفتابس

نوٕ وُسے جوشن لوٚگ دردٕہ پوشن منوشن نوٕی گرمیاہ بازرَن وارٕہ وارٕہ

سیٚتھے پاٚٹھی یِدٕ ہاوِہ دیدار دیدن پھُٹن طلسمات غائبٕکر فریبکی

گرَن دوٚرہٕ دوٚرسے مسلمان برٕہمن سلاماہ تمن کھنڈرن وارہ وارہ

دِنتھ تھاوِ مٕرٕ گٹھ لوٚرٕ مِشالاہ کم لس زوالاہ زوالس کمالاہ

ڈکھوٚ سیتو کوٹ کال اسادہ روزن پتھر پیون چھُہ ثرائین گرن وارٕہ وارٕہ

یِوان جوش جوئن کوہلن ناگرادن ژھمتھ چھکھ بنان تیز رفتار دریا

بران چاو بیون بیون وُچھتھ تاو ہاوِک شریان تاوہ ڈکریو دِن وارہ وارہ

ژُلاٗنی کران اَسی یم پرانہٕ ہُوگے تِمہٕ ہیوت یکُن بروٗنٹھ کُن روگہٕ روگے

تسلی گژھان آسہٕ پہٕ رنگہٕ ڈیشتھ مُشیدن بتیہ مُندرن وارہٕ وارہ

مرُن عاشقن ہُند چھُہ اَوبرک نقاباہ تہِنہٕ زندگی پوشہ وُن اَنتاباہ

مَرُن تہٕ گلُن واتہٕ شمعن تہٕ ژانگِن مران آیہٕ ساٗرٕ مرن وارہ وارہ

پَران میاٗنی افسانہٕ آزادیے ہندی کران خندہٕ بن سیٹھاہ جاٗنی بندہ

کرُن غور اقرار کیتھٕ وٚ کرُن ہیوت تہِ تھے پاٗٹھو ساٗرٕ کرن وارہ وارہ

۵ فروری ۱۹۴۵ء

وقتچه کته

"وۄتھو علمٕ پرٕ"[1]

ترٲو غفلت غافلو وۄتھو علمٕ پرٕ
علم چھُے دولتھ تہٕ عزت، علم پرٕ

علمہٕ سٟتی زانہٕ ہٕن پننۍ خۄدا
علمہٕ سٟتی نیرِ پُرُن مطلب مُدا

علمٕ بیٚیمو پوٚرتس چھُ دُنیاتس چھُ دین
بیٚیمو نہ کیٚنہہ پوٚرتس نہ دُنیاتس نہ دین

ویرِ علمچ لاگ بلبُل تے بوٚ مبوٗر
نیر گوشن کھسیر پوشن تُل زٕہ وِیور

علمہٕ کِس باغس دۄہے آسان بہار
علمہ کین پوشن اندر چھنہ کنڈ تہٕ خار

علمہٕ کِس گنجس زوالُک چھُے نہ ڈر
یوت خرچاو کھہٕ تیوت سینس ہُر ہُر

جلوہٕ علمہٕ کہ آفتابُس کاسِ گرٕدن
دوٗر تامتھ واتہٕ ادہٕ نوٗرانہٕ چون

بالغو ہا نوجوانو علمہٕ پرٕ
نور کیٚیت تے پور کیٚیت سامانہ کر

لاگِتھا کیٚنہہ چھے نہ خرچ چھُ نہ دیار
زانہٕ مُکے دِیت یِس خوداین گاٹہٕ جار

تھاوی سرکارن خزانہٕ ٹھانہٕ دُکھی
ژیشُن تہٕ ورتاوُن تہٕ یِیوان چانہٕ اَتھی

ترٲو غفلت عقل وہمت پادہٕ کر
علم پرٕ وۄتھو علم پرٕ وۄتھو علم پرٕ

---

[1] تعلیم بالغان کی تحریک کے سلسلہ میں سنہ ۱۹۴۰ء میں یہ نظم آزاد نے ابنِ مہجور کی فرمائش سے لکھی تھی۔ اُسی سال 'کاشر' میں چھاپی گئی تھی۔ راقم ابنِ مہجور کا مشکور ہے کہ انہوں نے آزاد کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ نظم فراہم کی، تاکہ شاملِ کُلیات کی جائے۔ (گنجو)

گریسی نامہ

خُدایِن زُو دِتُھم پزٕی پأٹھۍ تہٕ ہٕزی مہربأنی چھَم
دلے باقٕی یہٕ آسُن گوٚڑھہ سٕمہ بینہٕ نٕی جان فشأنی چھَم

وَنےٚ کوتاہ ہتھ کیٚاہ یاد بوزِکھ کیٚتہ افسانہٕ[٣]
پتھٕ مُشکل کہأنی یاد سر تا پا زبأنی چھَم

نہ چھُس شأعِر نہ چھُس افسانہ لیکھن وول نےٚ عألِم
نہ ہاوس بأتہٕ بأزی ہُند نہ پیٚیان شعر خأنی چھَم

گمتہٕ شُراخ سینس چھَم تہٕ نیٚہ ہِندی پأٹھۍ نالان چھُس
نہ چھُس نوزُکھ طبیعت نےٚ تگان نوزکھ بیأنی چھَم

غولأمی ہِندیو زمانَن سرفہٕ سِندی پأٹھۍ نال ووٚلمُت چھُم
اُمی زہرَن تہٕ خوفن پأدہٕ کوٚر مےٚ ناتوأنی چھَم

فقیری ناتوأنی منٛز غریبی کمٕ زبأنی منٛز
وپیان کیٚتہٕ کأنسہ منٛز زور آوری یا پہلوأنی چھَم

خمدائين پاءِ دره ڪرسي باقي ٻهُند رهيه ماز ميونئي خون
ٻيوان اُسم نہ ٿُلمه ٻلبگُل ويسڪن ووءِ ني ٻيوائِي ڇڪم

ڏُجهان ڇڄُس يٿهه زمانش ڪُن نظر ٿرادان پانس ڪُن
رتيمي دُشمن ٻيمن ڪرڻ وقف نصاءُ مرثر زندگاني ڇڪم

عزيزين، گريستين هنٿر ترجماني شئوبه آزادس
پسند ڪاڱڙاه ٻيوان تهندين خيالن هنٿر رواني ڇڪم

●

آہِ مظلوٗم

غلامی منز اَپُز ایمان، غلط ہمت تہٕ جولانی
دِلَن اندر پریشانی دماغَن منز پریشانی

خُدا وندن ہِندین تیرَن تہٕ نیزَن حُکم تقدیروک
کرِن آہ دادِ لدِ بندن بغاوت کُفر شیطانی

چھِ آسَن وانٛلی آسان بیوقوف اَسہِ تہٕ دانشمند
ڈیکس لیکھتھ غریبس گاڑ جارُ اسہِ تہٕ نادانی

کرِم کمَہ لولہ گچھہ باغس دوٚہ پُم دِل خوش کریم آغس
دِتھُم سگ حرکین پوشَن تہٕ پھُلراوِم مُسلمانی

شہنشاہی تہٕ سُلطانی بنان میانِس رتس ماز س

بنان جسمُ دَردہٕ فریادَن تہٕ نادَن گردِ آسمانی
مہ گوو تقدیر ہادُن پانہٕ گو تدبیر ورتاوُن
یہ چھا فرموو مُت دُھرمَن وَنان چھا اُتھر مُسلمانی

جہالتھ اُسی ہتے واُران جہانن کرُمیہ آبادی

مێ حاجتھ چھے نہٕ تمہٕ علمک کران یُس خانہ واُرانی

فِدا آزاد انسانس نہ کُنہ کعبس نہ بُتخانس

توٚے پٔرِ ہمتہٕ کأتیہ انسانس پنداُمی شرز غزلخوانی

(۱۰ اپریل ۱۹۴۶ء)

شاعر، لیڈر، قوم

سوز و سازِ زندگی رازِ حیات　　دل سخنور، مغز لیڈر، روح حیات

تازٕ رُدعن تازٕ سان دل تٔرِ دماغ　　نو بہارن جوش دِیت پھوٚل پوشہِ باغ

رُوح سیتی رنگ تہٕ خوشبوی تہ گُلس　　عقل مغزن گاش چشمن حِس دِلس

پانہٕ وٚنی کوٚر والٕھ ذرٕ اتو سیتیلے　　آفتابک نوٗر گوٚو پأدا تیلے

جمع گوٚو ذرٕ اتوی سیتی فیض نوٗر　　آفتابن بأگرٕن ہیوٚت دوٗر دوٗر

جوشہٕ لوٚگ ناگن، جوٚین، آرن، کولن　　لہرٕ ماران دٔراو دٔریاو منزلن

کوٚر سمندر پأدٕ دٔریاوو ڈٔلو　　ڈٔل تہٕ دٔریا پأدٕ کٔری آرو کولو

گۄنہٕ کٕس نقاشہٕ سٕنٛز صورتگری   لیڈری پیغمبری یا شاعری
جذبۂ پیغمبری قومک حساب   عقلہٕ ہنٛد ہوشک جنونک انتخاب
لیڈری یا شاعری قومچ زبان   عقلہٕ ہنٛد ہوشک جنونک امتحان
اہلِ دل، اہلِ زبان، اہلِ کتاب   گۄنہٕ کٕس سندرس وۄتھان موج و حباب

●

تقدیر

چھکھ بنیومٕت کیازِ تقدیرٕک شکار   وۄتھ پنٕن تقدیر پانے کر تیار
آزماونہٕ عاشقن ہنٛد ولولہٕ   ڈرایہِ پرٛی یاہ غائب پردہٕ تلہٕ
عارہ بٔرٕژن سعرمیٖر چشمن چھُس خمار   عارِ زلفن چھُس مُلیمہِ مُشک تتار
روے رنگین موے مشکین قد بلند   نوٗرکہ چھانوٕ چرخہ کنٛڈ ہتہٕ سۄم اتہٕ بند
سالہٕ اینہٕ مٕرژہٕ عسالیچہ سازہٕ گرے   نازمویس شاہہٕ کرٛی مٕتہٕ سۄندرے
نازہٕ نقشن رنگ و روغن قسم قسم   پوٗختنہٕ کارن جودگارن ہنٛد طلسم
غارتِ ایمان تمہٕ ناز و ادا   رہزنِ قلب و نظر سازو نوا

بُلہوس لوٗلس دِتُن حُسنکۍ فریب   هاوسن نزدیک اَسِتھ دوٗر نیب

نیزٕ رٲیہ ہیٚتھ تمو ہنٛد اشارٕ تیز وٕتھند   اُلفتس تِہندِس اثر اَمیٖتہٕ ہُند

آیہ لوٗکہ زٲن تِہنٛد یادمن شباب   چھُس بہٕ تھ جادوٗ گرد دِیتمُت نقاب

دیرہٕ تمۍ پٔشرہٕ زیرِ سگۍ کم شیر نر   بیٚیٹھو ہأرِتھ سخت جان لاوٕ ستم جِگر

دلبرن بأزی گرِی ہُند برم دِتُن   غأزین ساز ندری ہُند غم دِتُن

محفلن منٛز رقص کرِتھ کٔرۍ بے حجاب   بأگرون أمین ہلہ نأوِتھ شراب

ہولہٕ سیتھ گو ۔ اولہٕ والین خوٗن سرد   جعفرکۍ پأٹھٕ گو گولابس روٗے زرد

شراد نچہ ہیبہ یادفس گو ۔ اُرہ بہٕ رنگ   شہسوارو نالہٕ متہ رُدُّ پوشہ رنگ

عاشقن ہُند سٕہ ارخو خون جگر   خلوتن منٛز درینہٕ لوٗگ ژانگن اندر

گُنبر

دین بر حق فطرتُک آیینہ دار   زندگی ہُند پوشہ وُن پوشہ بہار

پانہ گُل، پانے چمن پانے پھُلے   لاگنے سونتھچ تہٕ ہردٕ چو ما گنے

جیس دِوان تقدیرہ کین آفین کھوٗرن   دل دِوان دلگیر گمہٕ تین دِلبرن

زندگی ہندِ بہارن ہُند بہار   نارہ دٕرامُت سون نبوٕ مُت پوختہ کاٗ

لولہ والین گاٹلین ہُند رہنما   عاٗرِ حکمت ابتدا، تا انتہا

سون کران خاکس تراُمس کیمیا   جسمہ کین تہٕ جانہ کین مرضن دوا

رازِ فطرت جوہرِ انسانیت   جسمہ نشہٕ پاٗدہٕ کرُن رُوحانیت

تازہ دم یاوُن دوہے بُجرُک تہٕ غم   حُکُم تدبیرُک تہٕ تقدیرُک قلم

لوٗ ریچھے گیتا پہ ہُند سوز و گداز   مغز قورانُک وُچھے ہُند اصل راز

مذہبن دینن یقینن ہُند خدا   وحدہٕ تیچ آواز یکسانُک صدا

وحدتِ حق اوس گُنبرُک ابتدا

وحدتِ انسان گُنبرُک انتہا

آس گھنبرس مُنز گُنبر پاٗدا گوٗرُم   سارِ نیٖ وَھمن گماتھن لا گوٗرُم

خاندان

نوکتہ دانو پاٹھ دہ کریو بڈٕ خاندان
خاندانو کرُیو نہ پاٹھ دا نوکتہ دان

خاندانکی بندہ وائرٕث دولتس
زندہ دِل گاران لولس حکمتس

ادس کُس فوق البشر خیرالبشر
خاندانس سیتی یُس آمت ہشر

خاندان ییٚلہِ زایدالمیعاد گوٚو
ژٕوپہ اولادن ہنٛدٕے برباد گوٚو

بڈٕ بنٕ ہندٕ دین مالین ہند یقین
قاطرن وُوزنن گرٕن لاکم تہ زین

اُچھ وُٹھتھ برونٛہہ کُن پکان یُس نوجوان
برونٛہہ کھسن تیسرٕ پن پتہ تیوٗ راہ دوان

خاندانُکی کاٗفرن ہنٛز کاٗفری
ملتن ہنٛد ناز قورُج رہبری

جُستجو لولچ تہ ایمانچ دلیل
آذرس فرزند نافرمان خلیل

خاندانکہ شوقہ ییٚلہِ غازی ننٛگھ
تنگ دامن سنگ دِل ناڑی ننٛگھ

خاندانکہ سوزہ ییتمی کوٗر جدوجہد
پاٹھ پانس کرٕ کھنٛتھ تمی تھاو لحد

واسے شورہ تہ گولہ ییتھ لولس بنن
لول ییٚلہِ گو زہر قاتل کتھ ونن

خاندانس قوم گوٚو قومس وطن
رُٹ دِلن منز جاے نورچ نفرتن

خاندان اِنسانہٕ ہنٛز انسانیت
پوز یقین پوز دین پزُ روحانیت

وطنیت

صۆرتھا صوٗرت گرن ہِنز دلفریب   سبز باغاہ مأری مۆند عاقل فریب
گنزرٕ کین چالن کرِتھ روغن تہٕ رنگ   کامہ دِلو لاگِتھ دوٚ گنیا رٕک نہنگ
ٹھگ متین ژیشہ متین کیٚت بوٚڈ عذاب   دوٗرہِ چھکھ بیوان بوزنہ سکھ تہٕ آب
آرٕ کوٚت موصوم بلبل خستہ جان   پوٚنپہ رِفی گٲتھ کاغذی پوشن کران
نوٚ گنہ دِینہٕ قومس گنز رٕک امتحان   دوٗرِ حدنیا اِنتقاماہ چھس ہیوان
پیٚٹھ خزانس رائچھ تھاوان جاجا   خانداںک دیو تہٕ قومک اژدہا
زندگی ہِندین خزانن یکطرف   گٲتھ کران سرمایہ دأری ہِندی صرف
راوٕ راٗدی یکسان گنز یتیم غارتن   گاٹلیو تھتھ ناو کوٗر حُبِّ وطن
قومیت، حُبِّ وطن، عشقِ خدا   اَبجد اگنزرک تہٕ دردک ابتدا
نارٕ ستیٚ فولاد شستر کھوٚٹ بنان   نارٕ ستی شستُرس کرکٹ بنان
ییمی یقینن کینہ بوٚر دِلن اندر   تمہ یقینس سینہ دارن شوٗبھ کر
اکھ یقین زنجیرہ تژادان زأل زأل   بیاکھ تژادان زال تہٕ زولانہٕ نالی

تھاوِنے اہلِ وطن کُنہٕ رُک یقین
لول وطنُک چُھکھ گٹے منز دِلہٕ دٔربین

موج اولادن رٔچھان یُژھ باگرٲن
پانٕہ وٲنی رتھم خانہ وٲرٲنی کران

مذہبس ایمان بنیوٕ مُت انتقام
تھاوٕی متٕر وردِ زبان حُبِ امام

اُلفتس وحشت بنان بیلہِ ڈٕوٚل جدٕ
ناد دِیَنک راوٕہ ران مذہب زدہ

اُمی مدٕن لُکہ کُم مدن کٔرٕی متٕر خراب
حسرتھی خارن کٔرٕکھ سینس کباب

اُمی شرابن لُکہ دِلاور ہوشہ ڈالی
کھورنکھ اماس تراوِن زالی زالی

باغوان لاگِتھ دِتکھ بیتھ گُلشنس
ناد پوشن دٔژ وت ہولِن ساگ چمنس

ہوش چُھس رُدُکھ نہ لوکُن مس خنیک
دردٕ چشمن بیٹھ حبابک پردٕ چُھک

اُمی جنونن دردٕ خونس گرٕنیکھ دٔژکھ
ہا ہتو انسانیت ژٲپنٕہ ہیژکھ

انقلاب روس

زندگی ہِندِ یہ دلولن بیلہ دیت ظہور — خواجہ پیو بر خاک تختس کھوت مزدور
کافری منزٕ دزاو دینک آفتاب — نور تمی سند وحدنیچ کنز پیچ کتاب
دِل پریشان بیقراری ہند رفیق — بے کسن بے روزگارن ہند شفیق
زندگی ہند ذوق بے جانس دِتن — لامکانک راج انسانس دِتن

ژاو گنہرس منز گنہ یا گدا کورن — سارٕ ہنی وہمن گمانن لا کورن
حِس دِتن تقدیرہ کین اَمین خورن — دِل دِتن دلگیر گمہ تمن بندن

اختیارک تاج مجبورن دتن
افسری ہند شان معذورن دتن

مارکس ازم

دین تمو سند فطرتک آیینہ دار
تازہ دژامت سعٕن بہارن ہند بہار

عشقہ سوزاہ بے نیاز امہ سازہ نش
تازہ حسناہ پاک سعٕ رمہ ہتہ سازہ نش

پاکبازو سعٕن سپکے منزہ ژورمت
کاٹھہو کاریگرو بیٚیہ کوٗرمت

عالمِ خاکس دِتُن تمو ولولہ
عالمِ غائبس اندر ووتھ زلزلہ

نیاے لانیک فتنہ کژانیک دوٗر گوو
بازی گر بازین چھ گیس سوٗر گوو

یمہ خیال آسی عالمِ پاکس اندر
نقش کرِ کرِ تمہ وچھن خاکس اندر

زٕن کوٚڈُن جذبات کیٚو پرٛدٕ تلہ
عشق موٗسی کوہِ طوٗرٕچ مشعلہ

زندگی ژوٚل لن ترانی ہُند تھسکُن
ژروٚنٹھ کُن ہیٚوت عاشقو رِندو پکُن

غافلن نِش راز بٕتھاوِن کھوٗلی کھوٗلی
عاقلو ژٲڑِنی قدم ہیٚتھ توٗلی توٗلی

عقلہِ ہُند جوہر تہٕ عشقُک آب و تاب
زندگی ہِنٛزٕ گُلشن ہُند آفتاب

دوٗدٕ ہیمتیٚن عاشقن وصلچ برات
گاٹہٕ جارُک ہمتُک آبِ حیات

کافرِ بیدار دل روشن دماغ
کفرٕ سیتی روشن کران دینُک چراغ

اضطراب صبرٕ کین جامن اندر
پوختہ گی یادا کران خامن اندر

پوشہ باغن پوشنؤ لاہ خوش آواز

تنگدل گاغبطن گڑیدن کیئت شاہباز

موم دل، شیرین دہاں ویوختہ راے

نشترِ دستیتو لوٹہ ؤن شستر قلاے

مغز. نمرؤدن کھیواں لائگتھ موھا

رامہ ہوئین گالہؤن پادر سہا

•

....منزلاہ اکھ لامکان

میانہ سفروک منزلاہ اکھ لامکان

شہرِ خیالاہ آسمانکُ درمیان

تن دِرُشم نارن سعنکی پاُٹھی دمبدم — صافیاہ کم زیادہ اِدہ حاصل گیئم

چُشم مولوام اُنجھ سعہ نُس کُرے کُرے گنے — آسہ نیرنُ کائتہو نارو ؤنے

پانہ تھاُ ویم پیہطؤ تن لڈی لڈی قلاے — برقہ تہہ تیکنس پانسی آرام نہ جاے

پردہ ژٹ ژٹی بروتھط نیرنُ کا میون — گردشِ بیکار چھنہ رفتار میون

ییتھ نہ چھے کانہہ حد ستے معبودِ میون   بے نیاز از بندگی معبودِ میون

دراو تقدیرن ستارن ہند ہے   آو تدبیرن تہ کارن ہند سمے

یس شابکھ اضطرابن دیت جواب   کیاہ کرِس یارہی خضابن ہند ثواب

وقتہ ورزہ سونتک ہوا مرضن دوا   وقتہ ورزہ مرضن دوا ہر دک ہوا

گارِ جارس کھوژہ یس عاشق اَج   زانہ تن بُزدل مریضاہ لا علاج

زندہ عاشق داد تدبیرس ہیوان   بندہ بیکس تن چھہ تقدیرس دوان

عالمچ دولتھ کران پادا موز ور   اہلِ دیوانس قلم چھانس چھہ تور

مال ورتاوِتھ کران یس جمع مال   دشمنِ انسانیت زہرِ ہلال

دوستدار آو دوستس خون ہشنے   شراک ہیتھ دراو بوی بائیس دنے

ہیوت پتن گرہ مالی کو پانے موہن   مالی پو ترو پانہ وانی ہیوت لکھ ژہ من

حسن گمہ ہارن تہ دِیارن ہند غلام   فند بازو عاشقن ہیتز دِنی وولام

کاو چھاوان باغِ بلبل دل ملال   ہولہ سیتی دم چھسے سبز ہیت پوشہ نال

گکلہ پاٹی وول نال پوشن سنبلن   مسولن ہندی ڈاری آو ہمار کھلن

باغہ وانن پانہ وانی بیلہ نیاسے ہیو   دردہ باغک آسے کھسہ وُن ضایہ گوو

خارہ خارو سیتھۍ سمسارٕک بساو
پانٕسۍ کھُرِ لدِ بیٚنکو بأٹھ وَلنہ آو

یِوٲت کال وۅدُر بیٚہنس کھُر گٔسنے
دِھیان نقاٗد لِحقٕ کونہ نۆو بھانہ دِیے

پرٲنۍ لُہر روزن ڈٕکھس ہیچھ کِیٲت کال
لوٗرِ ہ وُگھ کوندن نوٗپن سُئے کوٗرٕہ زال

شأئیٚنتۍ، گاٹٕلی، زانہٕ ورٕنی تدبیردان
غأیبہ کیٚن خایَن ہیٚچھ نأبیراہ کران

عادتٕک بیمار زانان اکھ دوا
چرٕس، بھنگ، اَفین، دُتُر تہٕ شیٚنکیا٥

وہم یِیلہٕ عادَت سُیدُ دوٗپہس یقین
آسمانَن دامنس تٔل رُٹ زمین

زندگی زنتہٕ دوٗر زِوٗل سأیِک سپُن
سوٗر مٔلی مٔلی قسمتٕک مأیِک سپُن

گاہ جارٕک معرکن یِیُس بٔرہ نوو
عالمِ غأبَن ملکٕ مأیِک بنوو

گاہ جارَن یُس کرُن ہیٚوٗرِت نقاب
پردہٕ غأبَن کوٗرُس غأبَن ثواب

آسہ یُس نازُک دِلس اندر دماغ
زانتن بے میوہ خوشبو پوشہٕ باغ

عقلہٕ یِیلہٕ دِلہٕ کیو حُبا بہٕ لوٗد خمار
غأیبہ کُس پردس اندر نقش و نگار

خوداہ

اَکھ سوالاہ صاف مُبہم یِتھ جواب
کأنسہِ نِشہ افسانہ کینژن نِش کِتاب

کانہہ وَنان چھُس آتما پرماتما
کأنسہِ ہُند یزدان کینژن ہُند خودا

گاہے جارِ کُہ تولہ نارُک نیائے پرٛدن
سوزِ دل یعنی خیالاہ نُندہٕ بون

سادہٕ مضموناہ چھِ یِتھ سأرِی پرِان
زیادہٕ یُس پرِہ تَس نہ زانہہ فکرِ ترٛان

زانہ نےٚ آسُن تَسند زانُن بیوان
گاہے جارِ چھِ اُچھِ وُٹھِتھ مانُن بیوان

لولہ نزداہ یِتھ گِندُن سأرِی یژھان
بُڈٕ گِندَن وأٹی ستتے ہأرِتھ گژھان

اُنتھ رستین حُسنٕ جلون اِنتہا
لولہٕ چینن بے تاب نظرَن ہُند حُبا

غاًبہٕ کین پرٛدَن اندر سازاہ وَزان
مٔژ دِلَن مشعل حُبابن ہِنٛز دَزان

زیٛرکی کیٚژ قہر لولُس مہربان
راٗچھو ارادن سٔیدِن سادَن کران

نعمتھاہ وَیہِ وٕرٕنی دِلَس پٮ۪یہِ وٕرٕنی کتھا
پٔرٕژھ کرَن والین سیٚٹھاہ سٔیزٕرٕچ وتھا

سٔتھ غریبن اَن گو ژھک شامُن بنُن
یژھ امیرن ہِنٛز بڑُن گو ژھ ہیٚون گُنُن

زندگی ہِندِ کارخانُک مُژ تہٕ موٗل
مذہبَن ہُند شوٗغُل دِینَن ہُند اصوٗل

شان مبتنی ہُک تہٕ کعبُک رُعبہ داب
بس نہٕ از تانی کأشرِ وُچھ سے آفتاب

لۄرہٕ وان پنہٕ نین خیالی دفترن
شتریاہ ہیوٚ راچھ پانے کھنڈرن

پانہٕ روٚزتھ بندگی نِش بے نیاز
حکم تہندُے بندگی پوٚزا نماز

مون وُلی یُو دُچھ نیلے پیغمبرو
تھوٚو لیکِھت گرُ گرُ کنین پیٹھ بُتگرو

مستیٔ ہافظ تہٕ سازِ بیخودی
حضرتِ اقبال سُند سوزِ خوٚدی

مختصر بوز کیوٚہ تہٕ کیاہ وَنہٕ نسٕ وار
زاُمرِ جاراہ بہ چھُرٔن کوٚرمُت تیار

روزہٕ باقے چون یا تمُ سُند گنٛہر
وارہٕ دُچھ دلدارہ اَمہِ کارُک سنٛہر

مردِ ماگدان ترٛ یمن پرٛدٔن اَپور
حضرتِ انسان وُچھکھ پانے زٔلہ پور

پانە آگرە، پانەر جوێن مـتـسر پێوان

روومُت ژهاران لۆبمُت راوران

●

رُباعیات

و

قطعات

وغیرہ

میہٕ آدٕن راوٕرُم سادٕن متین سیتھ — فقیرن صوفیین عاشقن متین سیتھ

یِژھان اوسُم نہٕ دِل کُفرس وٕنن دیِن — گژھان چھم دُشمنی آرہٕ متین سیتھ

●

لدٕو پژون مُس کیاژ بانن نوین منز — برٕو خون بجرِوک جوانن نوین منز

خیالی قلعایہ لدِن منز ہواوس — پیٚہ مضمون چھُنہٕ امتحانن نوین منز

کرو کھ بادہٕ ساقی تہٕ میخانہ نوی نوی

۱۷ ماگھ ۲۰۰۱ ب

●

چھِہ گاہ ہتی آرہٕ کاژ فرشکو سوالی — بنے ہتی داتہٕ عرشکو لا او بالی

بڈیمژ نیچ کتھا معنی امیک سہل — خیالی گلشنن بُلبُل خیالی

●

یِران پژون مُس ژُس چھِہ بانن نوین منز — تھوان سنبہ لاوِتھ دُکانن نوین منز

زندٕن موچھے نِندرٕ ساوان ظالم — یِران خون بجرِک جوانن نوین منز

●

نہٕ پوشیتس کانہہ نہٕ پورتیس کانہہ بلایاہ — نہٕ روز تیس کانہہ سینو جھگڑاہ تہٕ رینیاہ

چھِہ پانس ژُم سیٹھاہ ہندوستانس — کتن کیُتھ بیندراہ کھیتون کیتھ نخہ دایاہ

غمہ طلَن منز چھکھ گژھان بڈٲے بڈٲے زٕہ مجبوٗر
وُچھان چھکھ پانسی کُنہٕ کرٕ نظر دوٗر
مہ بَن گِرداب، بَن ساٲلاب پکھ بڑوٚنٛھ
نژان یُس زیادٕہ پیوان زیادٕہ تَس رٕگیوٗر

●

قلندر مست کٔرِ سازو ربابو — جوانن جوش دِیت پرانیو شرابو
وطن دارو کرِنہٕ ہیتھ وعظ خوانی — یہِ گُل پھوٚلروو گۄشتابو کبابو

●

بہہ بے کار نیکو کار چھانی — قلندر، پیر، مذہب دار چھانی
امیرس کھیون روا مسکینہ تُند خون — وُچھتھ راوان چھُس ہم کار چھانی

●

دینُک زینت یہِ اقرار میوٗنُے
کُفر چھُ حقیقت اِنکار میوٗنُے
رنگِ زمانس روغن تہٕ رونق
دورِ زمانس رفتار میوٗنُے

●

سیٹھاہ مطلب چھُ مذہب وأرین منز — سنگأری ہمن غمخوأرین منز
وطنہ دأری تہ بیلہٕ ہتھ ناوِ دوگنیاہ — چھ اَکھ بیمأر یاہ بیمأرین منز

●

گُڈُر بیتہٕ پانسی تس خانہ دارس — گرِس دوہ دریمتس لٹھِ یُس دِلکھ پیٹھ
بُنلہٕ گزا یاہ پیٚس پانس ہیٚیس جان — کھسِن تس خوٗن بارٕنن ہند کھن پیٹھ

●

خودأیی بندگی نش کس چھُ انکار — خوداوندس وُنُن بندس تُلُن بار
ویکن زندگی ہُند ولولہ یس — تِمس نِش پھاٖیوان ییم فرِشتکار

●

پریشان دل پریشان عالمس منز — بوٚدِ لٹھ گأمتہ چھ پن پنہٕ نین غمن منز
وتَن بیہہ ژوٗر تختن پیٹھ شہنشاہ — بہتھ افسر کلارک دفترن منز

●

غریباہ فاقہ، دوٚ دمتہ تیٚرِ دِیُوِ ٹھُم — عدالتس منز کران ژالنک بہانہ
جگن لیٚو کھ با حواس خمسہ دموش — گزٕ ھتہ حاکمن دِوان مُلزم بیانہ

قیامت وحدتک گُنزرک زمانہ ・ نہ روزن ٹھریرہ نہ بیم و ہم و گمانہ
الن جنگل پھٹن سنگر، نٹن بال ・ قیامت بن قیامت تُل جوانہ

●

ہیچھم کائتیاہ سخن صاحب دِلن نِش ・ سیتھاہ اِسرار بُوزِم عاقلن نِش
یُسے دم نیرہ خوش پاٹھویسے گذارن ・ پہ کہتہ بلبل پسند آیم گلن نِش

●

ژاپڑہ ہل

معذور چہ، مجبور گمتو زندگے نِش
بلبل چہ بہتہ دور گوہ لابس تہ ہیسے نِش
ژاران گنزرکی معنہ لا گہتہ شپتہ دوئی ہندکر
بے چارہ گمتو وارہ بینہ گاشہ لیسے نِش

●

عقلہ چہند راجہ یام تختس بیوہ طا ・ مذہبن چہند تنازعہ پینس پیش
اورہ آد عشق زورہ شورہ دوان ・ ساڑی ہسی دفترس شہ دِتہ گو فیش

●

گرٲو

سرمایہ دارن رۄد نہٕ وٕنی آب اَچھن منٛز — یانٛے چھُ دوٚہلی گورٕ مَلہٕ تہٕ رِژت کفن زۄٚر

وٕنی چھُمٕ نہٕ ژالن بانٕ صبر کٔت بیالہ بُرِتھ آم — چھُس چوٚن گدا، میٚیون مُدا کرتہٕ وٕنی منظوٗر

مجبوٗر گٔمتۍ کیٛاہ نہٕ وَنان عفو، خطا کر — چھُس مست نہٕ مدہوش نہٕ گُستاخ نہٕ مغروٗر

از تام گذاریوم تہٕ وٕنی پیوس سرِ راہ — کوٚت واتہٕ گژھیوم بور تہٕ منزل چھُہ سیٛٹھاہ دوٗر

گژھہٕ ساعتہٕ ییمہٕ جیرہٕ ژھٔٹان نیرہٕ ولٕک گوش — کیٛاہ چون یہِ بیمار گژھہٕ ہَک یانہٕ زٕہ مجبوٗر

ییمہٕ خواجہ گژھی اٚتی زیوان ماجہ تہٕ ماٗلس — شاید چھِ پھٔٹان کنہٕ یہِ مسکین تہٕ مزوٗر

اَشہٕ وانہٕ میٛانہٕ شوقہٕ چمن زار پیوٚ گگر — زٕہ تہٕ وُچھتہٕ دوہا آسہٕ فولان آسہٕ تمن سیوٗر

ق

یا ترٲو یمن سنگدِلن رحم تہٕ اِنصاف — نتہٕ کاس میٛہ وسواس تہٕ غم بار خودایا

افسوس دِلس چھُم نہٕ یمن کیٛا زہ زٕچہٕ ژھٹیوٚک — چھُم چانہٕ جلالُک میٛہ قسم بار خودایا

افسوس پیوان چھُم میٛہ بہٕ تہٕ یادہٕ کوڑھتھ بے — میٛہ تہٕ کرتہٕ پننٕ فضل و کرم بار خودایا

چھُم خارہٕ دِلس پیٚی ہٕز سرٕ ہا تی میٚیہ سرٕ ون پیٚوم
الماس اُسِتھ شیشہ کھنجین نشہٕ ڈرون بیٚوم

یوٚت کال بنِٕ یان نو بُم وارہٕ ژالِم ٹھُری
بے جان کنین رنگہٕ کرین سجدہ کرون پیٚوم

یوٚت کال میٚیہ یم پنجرہٕ تہٕ زولانہ ژٕ ٹھِتھ ژاوِی
سیٚہ یان اُسِتھ پیٚہ ژھ لاوین سینہ دٕرن پیٚوم

●

یہٕ سمسارٕک سفر بے کس مسافر زانہٕ کوتاہ کٔژ یوٚٹھ
گرے یُس زانہٕ نہٕ دژامت آسہِ تس شوٗبیا وُنِی حال

بجُن یُس پیٚو چھُنبن چھارن تہٕ نارن سُے ژھکُن زانان
نظر یتیم ژاو نظر رو ییتِھ سہٕ زانیا کتھ ونان توٚ ٹھو بال

●

طۄل دِتھس عاقلو داد ہیٚتھ جاہلو
زیٚوِ ژھنہٕ کٔژ یوٚٹھ بیاے اوس افسانہٕ میوٚن
نام پوٗزُے کژام کیاہ دَرم تہٕ اسلام کیاہ
ویدٕ تہٕ قرآن چھُن کعبہ تہٕ بُتخانہٕ میوٚن

●

یارِ خودایا

کوٚہ زانہٕ وُنِتھ عاشقہٕ متیٚن سنگدِلن کر اَسہِ پوٚس ژُلن پانہٕ دِلن رخصتِ شہانہ

چھم کیاہ خبر کُس دیدہ تہٕ قدر آسن دِیان چھکھ ہیوٚن خوٚن غریبن تہٕ بُرُن گنج تہٕ خزانہ

نہٕ وانہٕ ورتاوان چھہ قانون کرِتھ ناو یِم ظُلم ستم فند فریب حیلہ بہانہ

سارِی چھہ دِیان رنگ چھہ بدلان زمانس

پھیران فقط آسہِ نہ زانہہٕ میٚون زمانہ

•

اَرزَحِتھ میٚون جان تہٕ انسان مرِس منٛز

بے عار لاگُن یوٚت بے پرواہِ روا چھا

پانس زِیُہ کوٚر تھَس پاٚدہٕ میٚہ ماکینہٕ تہٕ خبر چھُم

سامانہ بنُن پانہٕ کرُن ضایہ روا چھا

گوٚڈہ چھُم نہ سمان رُٹے دوٚیِم چھُم نہ وَنن ودار

بے وایہِ ونہ ہے یُتھ بنُن بے وایہ روا چھا

•

ونہ ہے تہٕ ونُن ماگژھم دپنہٕ ڈلُن میٲنۍ
ژٕ وُچھتہٕ ژیہٕ بے پرواہٕ پتھر بانہٕ پیٚس میٲنیو

ووں کیاہ میہٕ گژھم کیٚنہ غرضمند لُکن مُنہ
سٕتھہٕ چاۓ زمیٚہ آسم تہٕ ژیٚنتہٕ چھےٚ نہٕ اثر میون

پرٚیتھہٕ آنہٕ وُچھان پانہٕ ژہٕ چھکھ میون احوال
یم غم تہٕ ستم کیٚتھہٕ چھُم ژالان جگر میون

کس باوہٕ کمُس ہاوہٕ بہٕ زانم تہٕ پننُن پان
کم تیر تہٕ کم ضرب ژٹان سینہٕ سپر میون

بے عار ستمگار کران رنگہٕ ریٚن رنگ
طاقت چھہٕ جران چوٚنہٕ ژہٕ زن لخت جگر میون

ڈولیوک ہمن میانہٕ کھوتہٕ چھکھنہٕ تمن یاد
پژھتھ کانہٕ لگان زہرِ پینا بدتہٕ شکر میون

لوکہ چار گذار یوم غمن منز تہٕ ووٚنۍ چھُم غم
کمہٕ حالہٕ تہٕ کیتھہٕ پاٹھہٕ سنا نیرہٕ جگر میون

●

غریبی

دلہٕ ضرب جگر نوان چھکان چھُم میہ ستمگر
کس باوہٕ شھتہٕ چھُس ہیکان ہاے غریبی

ہے ہاے کمن آرہٕ ولن وارہٕ ڈلان رنگ
چھک حارہ کران غم تہٕ ستم وائے غریبی

ہے ہاے کمن سازہٕ ڈلیکھ تازہٕ جوانی
چاوان زہرکی پیالہ تراوان ہاے غریبی

امہ ناره دزُن زانہ تسند بان تہسے دوٗد چھی واره آتشخانہ گژ یکہ وِنی گرائے غریبی

نیوان کوہ ہٹھن ہوش تہ چشمن نہ تھوان گاش گاشس چھ کران گٹہ تا پس ژھلائے غریبی

تھد جایہ سَمہتھ دادی تہ غم کیا زہ چھ یوان

ہے ہائے چھ یتھ جایہ کران جائے غریبی

●

اکھ شار

وَنان[1] کیاہ نہٕ دیوانہ دیوانگی منز

مےٗ اَن یاد آزاد نے پرٕانہٕ گژاوو

---

[1] ۱۹۳۹ء میں راقم کسی وجہ سے آزاد کے دو ایک خطوط کے جوابات وقت پر لکھنے سے قاصر رہا تھا کہ تیسرا خط بھیج دیا جس میں شکوہ بیگانگی اور شکایت بے التفاتی خاص انداز میں درج تھی۔ راقم نے جواب میں صفائی پیش کی۔ اور شکوہ بے التفاتی کو مٹانے کی کوشش کی۔ آزاد نے اس کے جواب میں ایک پُر مذاق اور محبت سے بھرا خط لکھا جس میں یہ شعر لکھ کر اپنے شکوہ کو اور بھی موثر بنا دیا۔ (گنجو)

ایوانِ غزل

شوقہ سان مأنِتھ لولہ فرمانَن
آزاد آو غزل خوانَن منٛز

زانہٕ وٕنی پانٔے معنہِ اَتھہٕ زانَن
روشہِ بِیٚہ ہٹہِ پوشہِ ڈالانَن منٛز

•

پیامِ آزاد

غزل

ہا لولہٕ رٚسیتیو لولچی افسانہٕ وٕنٕے کیاہ
دیوانہٕ گٲمتہٕ بوالہوس نادانہٕ وٕنٕے کیاہ

ہا پوشنُولو سوزہ سان اکھ بول بوشاہ کر
بے ہوش کرِ تھک پوشہٕ مستہٕ مستانہٕ وٕنٕے کیاہ

فند بازِ یارٕ بازی گارو باز پیٚنہٕ نہٕ گوٚن
ہاوِن ژٕ یہٕ تھوٚرو ہے کعبہ تہٕ بُتخانہٕ وٕنٕے کیاہ

ہا مالہٕ منتیو رٕس لوگےٚ ساگٕن تہٕ شکارن
رنیتہٕ کالہٕ منٛھٹی وندہ کی سامانہٕ وٕنٕے کیاہ

مولوم گژھان شیرہ سندر پاکھٹھی نہٕ بیٚنہٕ زوٚ
پھیران گژھکھ وارانہ پھٚٹھ وارانہ وٕنٕے کیاہ

ژٕلہٕ لارہِ حُسنٕچہٕ وارہِ ژٕ مان گژھکھٕ ژٕ ہ ادہٕ فٕلی یوش
شل چھے ژٕ یہٕ پیٚٹھ مَل پورٕت دامانہٕ وٕنٕے کیاہ

آزادہ وٕنان آسنےٚ کیاہ ہیندی تہٕ مسلمان
رندانہ سخن گژھکھ وٕنان نہٕ دانہٕ وٕنٕے کیاہ

ہا لولہٕ رٚسیتیو لولہٕ کی افسانہٕ وٕنٕے کیاہ
دیوانہٕ گٲمتہٕ بوالہوس نادانہٕ وٕنٕے کیاہ

(۴ اکتوبر ۱۹۴۲ء)

غزل

نادان لوگُت پانہٕ صاحبِ خانہٕ وٕنٕے کیاہ
ہمخانہٕ تھاوِتھ تھک خودغرض بیگانہٕ وٕنٕے کیاہ

تاراج سپُن وارہِ چانےٚ پوشہٕ چمن دُدی
گژھکھ روشہٕ بیہتھ پانہٕ ژٕ باغوانہٕ وٕنٕے کیاہ

ہٕنہ کھر سروٕ گُلہ دمہ نی گاسہ تُلی رُودِکھ زلرن — گرٛ شالہ مارٕن وارہ آتشخانہ وٕنے کیاہ

آکھ سوزٕ رٕ بستیو سازٕ وایان ژاکھ رندن منز — بیمار زٕن لرٕ ساوی ٹھک ارٕ جانہ وٕنے کیاہ

ژٕہی ڈنگن سیتہ جورٕ ماران سوزٕ ساماں — ژٕہی فوط پھلین چھکھ وٕنان درٕ دانہ وٕنے کیاہ

ییکہٕ شاٹھسی کُن چھکھ ژٕ لاران کُنٹ ماران پان — بیتاب گمتہٕ ژٕ ریشہٕ ہمتہ نادانہ وٕنے کیاہ

پانالہ بیٹھ ژٕہالہ نیتھ آسمانس تام — وٕنہ پچھے نہ یوان پان پٕتھ پانہ وٕنے کیاہ

جانانہ پٕتھ پچھے ژٕ بہ ژٕہاران خانہ بخانہ — ژٕہی پانہ کنیٔ پچھکھ نہ ہا نادانہ وٕنے کیاہ

دیندارہ پہ ہیز گارہ ونہ ہے چارہ پٕتھ کر — چھی نالی گمتہ ہمہ کی زہٕ لانہٕ وٕنے کیاہ

اتھ ڈیڈہٕ چانے بیاس ژُھم لامکان ٹنگ — ہتہٕ شانہ کوتاہ ڈیٹھ ٹھک انسانہ وٕنے کیاہ

آزادہ ژٕ استادہ کوہستان پیٹھ پیڈ
حاگران چھس فولادہ کے انسانہ وٕنے کیاہ

غزل

بے سوزِ دل بنی کیاہ سوزٕ کہٕ ترانہ والے — دلس مخولہ موکر لولکہٕ بہانہ والے

بتخانہ ژٕ بنی بناوِتھ کعبک بنا ژٕ یتہ ژٕ ژادِتھ — گیتا پہ کیاہ خطا کورٕ وٕنتم قرانہ والے

تقدیرِ منٛز ژہ پانے تدبیرِ منٛز ژٕ پانے　　ژٕہی رنگ تہٕ ژٕہی زمانہ وہمہٕ تہٕ گمانہ والے

نے دِل نہ سوز ہمت دٕزاکھ دینٕچ علم ہیچھ　　اَمہٕ کھمہٕ تہٕ کیاہ قیامتھ آخر زمانہ والے

جاپان تہٕ چین گمٕ شُد مکہ تہٕ مدینہ گمٕ شُد　　مجبوٗر زمین گمٕ شُد ہا آسمانہ والے

بۄ زِتھ عزیب شُند آہ لرزان چھُ سورٕ دنیاہ　　سنگین یہٕ چھِ دل کیاہ رنگین مکانہ والے

یس جانہٕ عائشہٕ باپتھ راتس دۄہس ژھنان رٕتھ　　کوٚہ چھی کھران تہٕ مٕژ کتھ مغرورٕ خزانہ والے

کم چھُ تہٕ گژھ کران چھُکھ قانوٗن کٕرِن فلایس　　عدلکٕ مکانہٕ لوٗہرتھ رحمکہٕ دُکانہ والے

آزاد اکھ ذرادٕزاکھ گستاخ شوخ بیباک　　عرشٕک جگر کوٗرتھ چاک فرشکہ ٹھکانہ والے

بے سوزِ دل بنی کیاہ سوزکہٕ ترانہٕ والے

ولس مخولہٕ مۄکرہ لولکہٕ بہانہ والے

غزل

کیاہ روزہ پردٕن ژھایہٕ ژھایے سوزِ جگر مٕتیوٗن

کرہ چھیرٕ سبزی لولہٕ باغس نیرِہ یہٕ شر مٕتیوٗن

کُفرکٕ تہٕ دینکہ نیرٕہ تہٕ اہریز تقدیرکٕ

بے کینہٕ اَستھ ژالہٕ کوٚتاہ سینہ سپرٕ مٕتیوٗن

فرہاد ژٕد پٕھم نار زٕولُم خوٗنِ جِگر چوم
از تام ژٕیہ رٕوس کانٛسہ برمہ شہ کٕن پیٚیہ زٕ یہ مٕر میٚون

تُہ میانٛی پانٛن سارہ سُمیک بر کلس پیٚیہ
مُلکن تہٕ فلکن لرزہ وٕوتھ ڈیشتھ یہٕ جگر میٚون

ظاٰلِم تہٕ جاہِل دژاس یٚژی یاٰٹھ پیٚوس نہ یایٚس
چھُنہٕ کانٛسہ خطا اُکھ وٕنُن نہٕ وانہٕ سٕبز میون

نہٕ راوہٕ نے آیوس کٕنہٕ چون گٕنہٕ گٕنس خُسو
شٕسترن تہٕ مٕسترن زہرہ کھٕسہٕ ٹیوٹھ لوٚگ یہٕ شکر میٚون

یم عقلہٕ ہندی زولانہٕ یہ کٕتہٕ یاٰٹھ زٕ ژٕھ دژاس
یا ژانہٕ یہٕ میون پان نتہٕ ژانہٕ مُژُر میون

بیٚیلہٕ لولہٕ چُہ دیدہ مینہٕ حُسنس تیز نظر ترٛاو
لٕچھ پردہٕ چیٚران ژاوہٕ تیرکٕ یاٰٹھ اثر میون

شوٗبی تہٕ زانکھ یانہٕ پٕنُن شانِ خُدائی
پٕچھے کیاہ ژٕیہ معلوم زٕیٚن مٕرن یاوُن تہٕ بجر میون

وُدِہ نو وھتَن شہمارہ سندی پاگھُو باہژ یہ آزادَ
تیلان چانیَن خانہ مالیَن چھے یہ زَھر میَون

●

غزل

چھے ولولہ یادہ کرَ نوجوانو

شکایت لوکن ہنش مَہ کر نوجوانو | ژہ کر یادہ پنہ نے جگر نوجوانو
ژیہ چھے وہمہ نیشومُت یہ تاریم ہُنارِم | ژہ اُٹھ ژھایہ پنہ ے مَہ ٹوار نوجوانو
ٹھدین آسمانَ بڈین خساندانَ | چھہ چو نے ٹھوژ بَرتہ بجرَ نوجوانو
یقین یادہ کر انقلابکُ قدم تُل | طِلسمات وھکر فُٹر نوجوانو
کمر گنڈ قدم تُل یہ دم چھی غنیمت | سفر زیہ ٹھ چھے وہ ٹھہ سکھر نوجوانو
ژہ وہ ٹھہ روز اِستادہ منین کو ٹھیش پیچھ | ہنُ نیاے پانے اُنزر نوجوانو
چھیے زندہ روزَن ژوس گنشنا کرُ | سبق زندگی ہُند ژہ پرَ نوجوانو
موُدر سازہ سنطور سیتارہ مہ ہم | یہ چھے زندگی گیتُ زھر نوجوانو

چھُہ آزاد چانے دِلُک ولولاہ اکھ

ییتھی ولولہ پادہٕ کرٕ نوجوانو

غزل

پٔزہٕ شمشیرِ گِندٕہ نا کرٕ

پٔزہٕ چھے رَزہٕ لمَ گُنزرِ چھہ ویرے — پٔزہٕ شمشیرے گِندٕہ نا کرٕ

رندہ مستانَ زندگی پھیرے — پٔزہٕ شمشیرے گِندٕہ نا کرٕ

دَلہ وِیر ہلہ دزہٕ پیٚتھ نو پھیرے — وَلولہ تمیُٔ سُندٕ تُلہِ محشر

سہی گرہٕ تیزہٕ شال بیٚیہِ ژُورِ تِل بیرے — پٔزہٕ شمشیرے گِندٕہ نا کر

برونٹھس پتہٕ پتہٕ رٔکہ وٕنہ تیرے — پانہ تہٕ برونٹھ کُنُ نظراہ کرٕ

کھَیہ منز ماگرٕ ھکھ نیہِ منزِ ویرے — پٔزہٕ شمشیرے گِندٕہ نا کرٕ

مردی چھینہٕ سمن وتھرن ہیرے — ژندنکی لاٹِ گنز دارہٕ تہٕ برٕ

سمہٕ نہٕ سیرہٕ لاگِنہٕ تھرہٕ کنہٕ ویرے — پٔزہٕ شمشیرے گِندٕہ نا کر

گوٚندچھے نو گٹ شوٚبہٕ دارشیرے — بالا درہٕ بیٚیھ ترٚاو مُش کرٕ

اَمہِ سٕتۍ ہُرِہ کیاہ زٕھرِ کلہٕ ہیرے پَزِہ شمشیرے گِنڈُہ نا کرٕ
پعہ خِتہ کار محنتچہ ویرِہ نٕہٕ زیرے وَسہِ منٛز سۆدرس نیریٚس شرَ
آرِہ کوٚت ٹرٛیشہ ہوٚت پھَٹہِ ماکیرے پَزِہ شمشیرے گِنڈُہ نا کرٕ
وارِہ وُچھہ اُچھرن زبرہ تٕہ زیرے پُرِہ بکُٹ چھُنہ آزادس ڈر

معہ خیترِ چھُنہ شبنم قُطرٕ اکہٕ زیرے
پَزِہ شمشیرے گِنڈُہ نا کرٕ

آسمانکی تارکھ ونان انسانس

(یہ نظم کلکتہ کے تازہ واقعات سن کر لکھی گئی)

ژِہ اوسکھ گاٹہٕ جاوِرک نوٗر بوٗ گژھ نار اِنسانو
کرُتھ اِنسانیت بدنام ہا بے عار انسانو

محبت باگراوُن رُکیت کریونک قدرتن پادا
ژٕ یہٕ لوگُت دین وایمانس کرُن بابار انسانو

تھوو یُس قدرتن ینین خزانن لٹان مژراوِتھ
ژٕ یہٕ اوسُے باگراوِتھ کھیون بنیوک شہمار انسانو

گُنیٗ عالم، گُنیٗ آدم نمس سپتھ ماز ماژس نم
یہ کمہٕ ژراوِہ دِلس اندر دوہی ہند نار انسانو

بنیوک ورمک تہٕ دِینک ہتم نہ دینُک غم نہٕ درمک غم
کران انسانیت ماتم وُچھت چانیٚ کار انسانو

پٔزیا دِیُٹھ سینہ انسانس تمس دینس تہٕ ایمانس
کران کنٕز رس تہٕ یکسانس چھُس دوٗگنیار انسانو

کوٚرُتھ فتنن فسادَن ناو دِیتھ اَزی وطن دارِی
وُنان پیٚتھ چھُکھ ژٕ بیدار ی یِہ چھےٚ خمارِ انسانو

دِتےٚ بڑٕم پننیو ہی کارو دِوان چھُکھ قسمتکیو بارو
تران چھُکھ پرانوی تارو لگی کیتہٕ تار انسانو

دِلس منز اضطراباہ چھےٚ حُبابن ہند حجابا چھےٚ
یِہ سورُے میوٗٹھ خابا چھےٚ ژٕ گژھ بیدار انسانو

جگر یارَن تہٕ غمخوارَن رفیقن دوستن یارن
جگر کیتھ پأٹھو کڈادن ژٕ چھُکھ خونخوار انسانو

دِوان چھُکھ پننیس باغس ژٕ موٗلن ذرٕدت پیٚترن سنگ
گرس ییٚنہٕ نِس ژٕ چھُکھ پانے کران لُہ پار انسانو

دِتےٚ ہأوِتھ ژٕ یہ آزادن چھُر کیاہ انسانہٕ سند آدن
ژٕ نےٚ کن بتھاوِ ہس نادَن گمہ بان پیٚھ بار انسانو

دِلکُ ساز

دوٗن عالمَن ہُند غوٗصہ غم مُشراوِہ دِلکُ ساز
آوارہٕ گمتین عاشقَن سنٛبہ لاوِہ دِلکُ ساز

کھٕرکی تہٕ دینکھ تیٖرلاگ یمہ میسہٕ شکارُو
صد پارہٕ گومُت سینہ میوٗن بوٗزراوِہ دِلکُ ساز

غم چھُم میٚہ یٮ۪یمہِ سنٛدٕہ شوقہٕ پیٚہ سیتارہٕ وزان چھُم
کن نےٚ سٕہ دِلبرُ تھاوِہ میٚہ ماراوِہ دِلکُ ساز

اُمین دِلس یمہ زٕنٛدرہ موتس چہ ساوِہ دیدارو
سارٕنی اَکی آوازہٕ سیتی وُزہ ناوِہ دِلکُ ساز

نَس پوختہ کارس پتھ بہ کرہا جان فدائی
یُس گاٹہٕ جارچہ تارہ گُنٛڈی گُنٛڈی تھاوِہ دِلکُ ساز

مستی تیٚتھ کرِہ نیٚنٛدرِہ ہتین غافلَن بیدار
یٮ۪بلہٕ جوش لوکھ ہوشہ سان ورتاوِہ دِلکُ ساز

یُس ہوش تھاوِتھ روزِہ کنۆ بوزِہ دِلکُ ساز
جوشَس اندر یُس آو تِمَس راوِہ دِلکُ ساز

یتھ بلہ یادہ گژھن زندگی ہُند سازداین وأنی
تُلہ تراوِہ زیر و بم تِمَن ہیچھناوِہ دِلکُ ساز

یُس ناوِہ لوٗلچ ضرب لایان کارِہ خم دِتھ بیوٗٹھ
تس بیخودی ہِنز مسیط نِندرِ پاوِہ دِلکُ ساز

آزادیے ہُند سوز لوٗکُت میوٗٹھ آزادس
خاموش رُوزِتھ عالمَس بوزِہ ناوِہ دِلکُ ساز

غزل

روزِہ ہے سانتھاشہ دِلبر بوزِہ ہے افسانہ میون
بے وفا بیگانہ لاگان آدنکُ حبانانہ میون

کینہہ پران کُفرکی ترانہ کینہہ چھہ دینکُ دَم دوان
چأنی لولَن روٗچھ یمو داغو نِشہ دامانہ میون

کُنہ کُس باغس پھۆلم گُل چھُس وُچھان لوکُن بہار
کُس میہ دُشمن دوست وُنہ کُس کُس پنُن بیگانہ میون

چھُس گرٛیکان دِلچھسن زِگن منز خوٚرہ کِنہ لوکُن جنون
ہوشکین پوشن کران گَچھتہ بلبُلِ دیوانہ میون

تھاہ میہ لائیم حُسنہ کین تیٚے لوٚرکین سوٚدرن انٛد
یُس نہ تتہِ کِنہ حبابہ ڈیوٚ ڈھُم سُے مولُل دُردانہ میون

چانہِ ہاوِس رنگہ رنگہ حُسنکو تہٕ لوٚرکو وہ کران
پنٛتنٛیِنی زٕھاین تہٕ گرٛاین موٚت گوٚست گمانہٕ میون

کافری ہندِ حجابہ لاگِتھ کامہ دیوٚ لوٚب عاشقو
پرٛنٛد میانین دردہ چشمن کعبہ تہٕ بتخانہ میون

ڈورہ وُچھ وُچھ ڈرہ ڈوٚسے چھُس چیوان خوٗنِ جگر
میانِ نسی بنجرس رفیقو ہیٚوت کرُن زولانہ میون

چھی میہ نشہ مَس بانہ نوٚو پیمانہ نوٚو نوٚو نوٚو شراب
ترٛاو ساقی پرٛا گٔژھ مستی چھاوادہ میخانہ میون

لولہ تیر لُگو ظالمَن اُلچِم آب ڈُنہک زہرہ ستو

زانہ آزادُن جگر یا سینہ بریانہ میشون

غزل

یُس وردہ نیستانَن مردانہ قدم تڑاوے

اہریزہ، نیزہ، خنجر زن پوشہ پُھلئے چھاوے

وُلہ ویر گنبدان جانُس نیران مثر مائدانُس

ییلہ شیر نیستانُس دم نیرہ گرڈزُن تڑاوے

درناو دلیرن ہُند کیاہ زانہ شہ بے چارہ

یُس گرٹاپہ لگان آسُن ہمیتھ آسہ کھُشتھ کھتراوے

نَمہ لولہ کھوتہ بہتر زولانہ غولائی ہمند کر

اُستادہ جوانمردس یُس لول یہ مختصر تڑاوے

یُس پاپہ بُڈس ایمان انسان گُنیر یکسان

سئلاب، ہوا، طوفان، تاران تہنزہ ناوے

پیٚیہِ نارہ ژٔٹن ہندی پاٹھی اُلراوِہ کھ ہُن بالَن
ژُبھکہٕ ہواوِکی پاٹھی پوشُن دِل پھولراوے

پُرٕ کتھ دیٚیہِ انسانَس پنٕہٕ نِس کہو بیگانُس
ہیٚندِس تہٕ مُسلمانَس وَنہٕ ماتہٕ وَنُن راوے

آزادٕ چھ کمہٕ دِینہ اٰئینہٕ تُسند سینہٕ
پرٕ پھتھ کاگُنہِ سہٕ بے کینہ صوٗرت پننی ماوے

•

غزل

دل ساٰنی مہٕ کر غمگین تقدیر ہتھکن والے
افسانہٕ پَرَن والے دیوانہ کرَن والے

تقدیر چھےٚ انسانَس نیرُن مشرٕ ماٰدانَس
یَس توٚگ نہٕ گِندُن جانَس بیچارٕ گِندَن ہالے

رٕگندہٕ کھےٚ دِل کِس زارس اَدہٕ گِندہٕ سیتی دِلدارس
ییٚلہِ شورہٕ وُچھان نارس دزِہ پانہٕ بٔیَن زالے

ووہ لقہ پانہ پننٕ سٕنٛز کٔر بن پانہ پننٕ رہبر
اوتار تہٕ پاٛغمبر ایوان اُسی پتھ کالے

دوٚگنیار چھُ پنیلہِ مطلب پوٚرزا پہ نمازن ہنٛد
سوزِس بہ پہ بخشایش بتیہ توٗرِ لدِ لقہ ڈالے

اُیرِس معول ییٚس کھالان ییٚس آسہ پیرِس گالان
مٔردن رِشتہٕ نا انسان، سٔہ تہٕ ییٚس تہٕ تہٕمس گالے

بائیس دُشمن گو بوے خوش خوے سپُن بد خوے
کیاہ دٔنتہٕ زٔہ ہاٛصِل اوے دِینکُ دٔم دِیزِ دالے

انسانٔس کٔتھ نعمت گٔژھ پانہٕ کران قہ درت
رہ پہ کھاٛ سِی اُلقہٕ کیتھ ہبتھ اُندی اُندی سعنہٕ بشرہ لقالے

ہیٚندِس تہٕ مُسلمانٔس شیٚرِ لقہ اکی ہی بانٔس
زانُن تیجہِ اِنسانٔس کیشاہ معنہِ چھُ مثالے

تٔس در دِہ غزل خوانٔس صد حیف ہزار افسوس
ییٚس خام خیالن پتھ دُو جان پننٕ گالے

حاژان گوشت حضرت پھیران خوداۓ ہیمتھ
ژٕ ہتھ کانہہ چھُنہٕ بے غارت ایمان ہِنٛز زالے

کُس ساز دِلک وایان ہیم نادکُس لایان
آزادن ہیُوٗ انسان اَتھ زیرِ بمس تالے

غزل

دِیرن سیتۍ نغاوٕ کھٔلے گژھی دِل تہٕ جگر پاۓدا
چھٕ صحبت بُزدلن ہِنٛزی کران وسوس تہٕ ڈر پاۓدا

گُلن منٛز چھکھ ژٕ ہ تراوِتھ لرٕ بچیاوِتھ مخملک بستر
گُلن تہٕ گُلشنن اندر گژھان چھا شیرِ نرٕ پاۓدا

ژٕ ہ ووتھ تھاہ لاے ستوٗدرس ہاو لوریجی تیز جولانی
یِمَن بے سوز لہرن منٛز ژٕ ہ کر سوزٕچ لہر پاۓدا

دُزِتھ ییم پنجرہ تہٕ زولانہ ہیٚن جانی اَکی شعلہ
دِلس منٛز جوش ایمانک یقینک سوز کر پاۓدا

غوٗلامی تہٕ گدائی ہُند محبت زہرِ قاتل چھےٚ
مہٕ بٔن احسانکۍ بندہ ژٕ کر لوکٕ اثر پٲدا

وٕتن منٛز چھِکھ خوٗدا ژھاران ژھارن رُودمُت پاژ
وٕنی یتیمہ ہستی یِکھ پانس گوٗڈٕن کر سوٗے نظر پٲدا

غریبن ہُند جِگر تہٕ دِل بُزان یِم کیا زِ سیٖخن ہیچھ
امیرن ہِندی خوٗدایٖن تِم تہٕ کرِی مہتاجی اگر پٲدا

چھِ قوٗمہ دردکھ خاص انساناہ مِثلان ساسٕن کروٗرن منٛز
ژٕ ووہ لچھ لاگ پانہٕ آدم گرہ ہتو منٛزہ ساس کر پٲدا

مہاراجن تہٕ راجن ہیٚچھ ہیموٗ کوٗر راج تہٕ شاہی
یتیمی منٛزٕ تہٕ زمینس وٕنہٕ کرِی ناتِم جگر پٲدا

ژٕ نیرِ بے واہ اے آزاد بے پرواخوٗدایس وَن
ہُنرمندکھ ونی پانس کرِتھ یِیلہٕ بے ہنر پٲدا

غزل

یُس نارہ ژٕلِن ہِندی پأٹھی پان سوزہ پنُنہٕ زالے

تف کھارہ بیابانَن ژھوٗرہ مارہ کوہَن دالے

پچھے قبلہ پٕنُن ہاوان اِستادہ گئےٚ ہُند شان

بر خاک ژٕیہ ترٛوُوُتھ پان چالاک نمَن دالے

دیُن سجدہ چھُ ہیچھناوان یوٚد بندٕ گئے ہُند فنٕ شد

"سوزِس بہ یہٕ بخشٲیش بیٚنیہٕ تۄرہی لدِتھ ڈالے"

گرُتھ ژٕاو ژٕہ یِم داہ گورَن تہٕ مَلَن بابَن

"دِل سأئے مہ کر غمگین تقدیر تھپکن والے"

قانون زبان بندی منز خانقاہَن سوٗزِتھ

تتہٕ چھے نہٕ سعہ خنداناہ قانون تھپکن والے

گوَ دورِ ستمگأری دژلے عأشہ مٔتین ہِندی دوہ

منحوٗس سیاہ تارک گئےَ ژھایہٕ سنگر مالے

غزل

بۄ ہا لالہٕ وَندے لال بۄ نو ژالہٕ جُدائی

بۄ ہا ساس مُلتھ نیرہ کرَے کاسہٕ گدائی

کَس بادہٕ پنیز دادی کُمس ہادہٕ دِلکی آرخ

یُس سیتھ اوسُم وعدہ تمُس چھُم نہٕ وفائی

پرٛیتھ کانٛسہٕ پننے کینہٕ چھُ اَنہٕ دِلس ژھاے

ہے ہا سے مہ روز ژھایہٕ پنُن سینہ صفائی

ہیم چانہٕ بختاوار ساٗری میانہٕ زورا وار

کینہہ چارہ پنُن چھُس نہٕ وُچھان صبر ورائی

انصاف چھُے نامیانہٕ تیمہٕ موصوم عیالکُ

ہے ہا سے بے پروایہٕ یہ کیاہ چانی خدائی

چھم ژٹھم جگر پارہٕ مران خاقہٕ اُچھن تَل

بیگانہٕ کران عاشق کھیوان میانی کمائی

ژھک چون زُوٗسے اوٗت تہٕ باقی یہ تہٕ ژھک میون

بٔنِیہ وُچھتہٕ ہِمَن خوش نہ یِوان میانِ بجایی

یُس کانٛہہ تہٕ بوزان لول تہٕ ہاوس چھ کُنی کتھ

سُہ چھُہ ناز کران نازٕچ گُلاہ مُشکہ ورایی

گُدٕرُن تہٕ ہِنَن بوز کتھاہ کَس تہٕ بُنِتھ آو

زانُن تہٕ وَنُن زانہٕ دُنیو زان عطایی

آزاد یہ کُس سنگدُلس سیتو گیی کام

پُرزِ پاٹھی چھ راوان جایہِ ساری جان فدایی

لہ غیر کشمیری حکام اور حکومت کی شکایت ہے۔ (گنجو)

غزل

یہ غزل ہموطنوں کو اپنے حال زار سے آگاہ کرنے اور غیر ملکی حکمرانوں کی لاپروائی سے متعلق ہے (گنجو)

گِنٛدیٛ پرواز طوطس بُلبُلس کاوس تہٕ شہبازس

ولیکن وُچھ تفاوت کیٛتر پروازس تہٕ پروازس

عذابہٕ تیز طوٗفانہ ڈراں چھا لولہٕ دیوانہ!
مُتِھس زنجیرہ زولانہٕ چھ شوٗبان تارہٕ زَن سازس

کھُڑن ہُندرس الگ چیٖزاہ دِلکو آلوٗ الگ چیٖزاہ
ہِشر چھا گرُتہٕ گوٚندٕ اُسِتھ مہاراجَس تہٕ مہرازَس

دِرِیچ آواز پانے سوز پانٕے ساز تہٕ سنطوٗر
سہٕ خن بأزی رٔٹان دامَن گیوٚن وأنِس خوش آوازس

بہان یِیلہٕ زندگی ہُندساز واین وأنِی گوشُن مُژ
گژھان مُشتاق بوزَن وأنِی سارنٕگس تہٕ شہنازَس

کران عشقس ہوس بدنام لوٗ بیٚاّ عاشقن ہُند دِل
دوہٕ ہَن تارَن ہِندین یارَن تہٕ سازس ناز و اندازس

وُچھان مغروٗر پانس کُنٕ زمانس کُنٕ وُچھان قند باز
نظر یِیہٕ یتھ ساعتہٕ آسان زندگی کُنٕ رِند جانبازس

مُدانیری ژٕ یِیہٕ نِش پانس نہٕ مُژ کابس نہٕ بُت خانس
دِوۄنَم ہِیندِس مسلمانس وَنُن گوژھ محرمِ رازس

ہُران کمزور ڈیشتھ زورہ والین زور تہٕ ہِمت
کران تیز ہی تہٕ گرمی شراکھ یِیلہِ نرمی وُچھان مازس

خطا کیاہ چھے زیٚتہٕ اے ظالم بہٕ چھس پانے بنُن قاتِل
وُزان یِیلہِ جانوارن دوان یِوان وَتھ تیر اندازس

زیٚتہٕ نے خوفِ خودا او سُے خودایس کونہٕ ایوان عار
خمہ داوندی تہٕ جائِنی پائٹھی زاگان میانِس ہی مازس

یِیتھس بے عار تقدیرس نَمُن زانہہ چھُم نہٕ دِل مانان
زِہ ہارک خوانِ دل وُدی وُدی بہٕ لاگا چوٚنہٕ دروازس

دِتک کُمہ بازی گارن بَرم پریشان دِل سپہن یس دم
حجازس ملک چینس، رُوم و شامس، ہند و شیرازس

فریبکہِ زال ترٛاوان او اوٚنٛن لیہِ[1] داو تہٕ دری یاد
پتہ پانس بُڈتھ گژھ ناوِ بے انصاف فند بازس

گژھان آزاد گلزارن تہٕ یُد سیرس چھُ یارن سیتہٕ
نظر تھاوِتھ تہٕ کُن داگِتھ چھُ آسان دردہِ کیس سازس

۲۸ مارچ ۱۹۲۳ء

---

[1] اوٚنٛن لیہِ داو تہٕ دریاو ...... ہوا اور پانی کو قابو کیا۔ (گنجو)

کیاہ ہاؤ جلالک نورٗ موختار بنِتھ مجبوٗر

بے تاب گومُت آزاد کوتاہ پہ ہستم زالے ؎

؎ ایک مسودے میں مقطع یوٗں درج ہے ع

یا ہاؤ جلالک نورٗ امہ ستاہ وَسِتھ مغروٗر

نتہ حکم دِہ آزادس حق چون ستہ نچھ والے

(گنجو)

غزل

محفلن منز خوش دِلاہ آتش زباناہ آسہ ہے

بوزہ ناواں سوزہ سان لولک ترانہ آسہ ہے

بُلبُلن ہمند آے ہَریتن دِل چھ تاہم خوش کران

ہر دِہ کاوو دردہ نیہ تمُت طُفاناہ آسہ ہے

ہیم وُنان اُسہ ہمنیدی مسلمان بائی بارِنی باہنہ واگُنی

کیاہ تیمَن نشہِ بنیا کھ کاتھہ ویداہ قوہ رانہ آسہ ہے

قدرتس بیون بیون ھاوُن ییلہٕ آسہٕ ہَن عٔلت تہٕ قوم
پرٕ ہتھ اکس بیون بیون زمیناہ آسماناہ آسہ ہے

قسمتس یا خاندانس پرٕ ہتھ اکھاہ ڈٕیوٹھ سوار
برٕہ نہہ یکان پنہٕ نیو کہ ہٹیو کانہہ نوجواناہ آسہٕ ہے

گاہٕ جاراہ آزموٗم ژاٹہٕ ہالَن پھیرِ پھیرِ
واے تیٚتہٕ نیسان بنہٕ نک امتحاناہ آسہ ہے

لولہٕ والین ہوشہ ڈالینہٕ لولہٕ رٔسی کلہٕ وٲل آسے
ژھرِ کھاٗصواٗمہٕ خشہٕ چاوان مہرباناہ آسہٕ ہے

زندٕ دِل عاشق تہٕ کرہ ہَن بندٕ رٔنی سیتہٕ بندگی
بندگی منز زندگی ہُند اکھ نشاناہ آسہٕ ہے

نیرہٕ ہٕ سنیاس لاگِتھ فیرٕ ہا تِمہنی وُتَن
دوستَن ییتہٕ دوستی ہشز یارٕ زاناہ آسہٕ ہے

کیتھ بچہ چھہ نہٕ آرہ کنٕ گیے آسمانس کُن ڈُن چھاں
لامکانس ییتھ تہٕ دیارَن ہُند خزاناہ آسہٕ ہے

کیاہ وُنان آزاد کُس بوزان تمۍ ہند زیٖم وداکھ

زانہہ تہٕ لیکھان زلفہٕ خالکُ داستان آسہِ ہے

٣ جنوری سنہ ١٩٤٢ء

غزل

دردُک ناریُس لہلہ مژ للہٕوان روزٕ نہ پرٕن زھایے

تیرن تہٕ نیزن سینہ یُس داران کھوژنہٕ گژکہ وُنہ کرایے

کس کیاہ کرِہ مُن پھندباز ترہ ہُن امہ خوتہٕ زورہ تہٕ شورہ

لوکٕ آلو ضایہِ چھِ پیٚنان امہِ ڈولچہ ہٹہ رائے

چھمہ کہ لدپانس نوُن چھم ژادان زخمن خُون گوم جاری

زاہ کاٗلہٕ وُنس راہ چھم کھاران آخر آہ تہٕ کرِہ نایے

ریتہٕ کول واٗژن مُولہ موہ نچہ وسِرن تُلہٕ کتر چھِ مندورہ

شینہ کین بالن چھلہٕ چھلہٕ والن سونت کالچہ گگرایے

نیپہ نیپہ کرہ وُن مال کُوت کال یکہ دژرہ گہ موله ایزکہ وانہ

سُر تلہٕ کھوٚچہ بیچھ ٹیلہٕ کھالن مُولہٕ تلہٕ وبہٕ مُولہ ملایے

لوکٹ نار بنیٖلہٕ شعلہ گرٕ تھ ماران ژھاران پننے آدن
ظُلمک آرہ پل تمہٕ نشہٕ تھارن وارہ زن برٕ بزی لایے

مندہ چھان کیا زہٕ چھکھ لولرٕ دِ کھلاین تن دار ہا وطن دارو
گھرہ کین بنایِن سرہ گی لبجی بیٖلہٕ گیلان اَدہ ہمسایے

یمہ چاگی پرزن چانے دمہ سیتی ژھوہ مارنہٕ دراے یمیس
شری سیندری پاٹھی چھکھ پننہ من ژھاین کھوژان بے پرواے

سہ رنگچہ دودہ کولہٕ یتھ تہٕ زائتھ دوندہ میون چھُنہٕ ہشراوان
سندہٕ، زنبو آرس، دچھی ویرنا گس، گنگایہٕ تہٕ جمنا سٕے

سینکہٕ ماداتن پوشہٕ وُنی پوش فولی یمہ درشنہ کے جوشے
لنکایہٕ زالتھ آو مرتہٕ راون گوپیہٕ منتر منتراے

عزرہٕ کوم ییٚمہٕ گاٹہٕ جارکہٕ دفترٕ، کعبہ چھُم نشہٕ بتخانس دور
لولکہٕ ژاٹہالہ آبہٕ قورانکو ڈینٹھم منتر گیتاے

وطنک سوز لوگ میٚون آزادس تراوُن سارِی ہاوس
باغچہٕ مسولہٕ کھاسی ہیتھ پژاران اَسہٕ کُن بتیہٕ بیہٕ نایے

۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء

نوٹ:- ایک نسخے میں یوں درج ہے ؎ کعبک تہٕ بتیہٕ بتخانک نیائے (گنجو)

غزل

ڈلو رندو چھُ مس بُرِ بُرِ خمن شیشن تہٕ پیمانَن
پیاپے اُلفتُک مے چیتھ کرو گتھ لولہٕ میخانَن

چھُ از جانانہٕ ساقی پانہٕ لولُک مس بران کھاسن
کرِتھ باوراو ناوِتھ پان ترٲوِتھ زُلفِ پیچانَن

قُمرُ، کستورُ، جل، بُلبُل، تھرِن پیٹھ از چھوان بلگُل
گُلو تہٕ مسوَلو دِتی چاک دامانَن گریبانَن

اَکھنَن کینہہ پیالہ ہیتھ پرٛاران کمہ تان حالہٕ یَمبرزل
چھُ سپر نوگت چھُ اَچھ پوشن بنفشن عشقہٕ پیچانن

بُہتھ خوشبو گُلن اندر ترانہ نو بہارُک بَر
ورٕٹھے وائلنجہ لولہ بَر نوِن باغَن گُلستانَن

غمَن منز ترٲو دینہ دارو، ستمگارو، دلآزارو
یمو زولانہٕ تقاضی کرِ کرِ کمَن شیرِ نیستانَن

کوٗرُکھ تاراج ژُووٗکھ زٔھر کیاتھ تہٕ یارانس
دِلس منٛز کینہ تھٲوِتھ بُرٕ بُرٕ ہیندس دِیِن تہٕ ایمانس

پرٛان افسوٗن ہاوان رنگ تہٕ نیرنگ جادوگر
کران آے خار گلزارن سرف تہٕ گنٛد پیشانن

یہ تے دوٗ گنیاد رُگ رنگا تہٕ یکسانک بہانہ بوز
ثمن ہیوٗت برہمنو کابس مُسلمان ژاے بُتخانن

بہارک دوہ تہٕ یاوُن عید دیدن یارہ سند دیدار
بیزیاو ذکین ثمن سعہ رگس برٛمن حوٗرن تہٕ غلمانن

عذاباہ کرُیوٗرٕ روزُن زندٕ ظالم بنٛدگی اندر
کرُن قمہ ربان زوٗتے جان زنجیرن تہٕ زولانن

یوان یاد اُلفتکی افسانہٕ بوزِتھ شاد پیٛنان دِل
چھُ سوز آہ یاونک آزادہ چانٛہِ تازہ افسانن

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء

غزل

بوالہوس دیوانہ لاگنٕ لولہِ دیوانس پزٕیا
براٲری سندی پاٹھۍ زاگ ہیٚنز شیرِ نیستانس پزٕیا

ییٚمہ گمانن پھاس ترأوِتھ پانہٕ وأتی زوٚٹ ثم تہٕ ماز
نازٕ ٮ۪تھ بیٚٹھ گاٹلس ہیٚندِس مسلمانس پزٕیا

ییٚمہ یقینن کیٚنہ رستیٚن بارہٕ نیٚن دوہن کرٕ جُدأیی
سیٚنہ دارن وَننہٕ ٮ۪تھ دیٖنس نہٕ ایمانس پزٕیا

دیٖن یوٚد مُشراوہٕ یکسان کافری تِمہِ خوٚتہٕ جان
ہا رٕژہٕ لأگِتھ داغ تھاوٕن پاک دامانس پزٕیا

کافری دوٚگنیار تھاوٕن دیٖن دأری گوو گُنیر
نفرتیچ اُفیٖن مِلہٕ ورٕنی دردہٕ پیمانس پزٕیا

زندگی کیٚنژ زہرِ قاتِل بندگی شرمندگی
اَرکھلس دیٚنژ سگ، بُرن گوڈٕ مژ گلستانس پزٕیا

کیاہ کرٔن گنہ رٕس تہٕ لوٗس بأڑی کأرن ہنٛدی فریب
ڈیٚزہ داوس، گرٕدہ کھورٕژن مردٕ مادانس پیٚزیا

پنجرہ طوطس بلبلس قمرس تہٕ جلہ سی گیٖژ گرٔان
دل ہراوٕن سختیٚن اندر سوہ خندانس پیٚزیا

سٲہ پکان بے وایہ بروہ نہہ کُن شال وٕچھان پھیرکر
موتیٚن پیٚٹھ موردہٕ الاگن زندہ انسانن پیٚزیا

گاش اُسُتھ کیا زٕہ چھٹک انمانہٕ انمانہٕ پکان
دین بَرنی بیمارٕ سِنٛدی بأٹھی منٛز اُدِس جانس پیٚزیا

لاگانکہ قصہ تھاوِتھ یاد مۆشرووِتھ وطن
شِنیہِن منٛز واو میٚنس صاحب خانس پیٚزیا

داگی لدٕ آزاد للہٕ وان آسہِ کانہہ ضرب جگر
زانہٕ تےٚ الزام دیُتھ پننِس تہٕ بیگانس پیٚزیا [۲]

(۲۰ جون ۱۹۴۳ء)

[۱] دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے۔ چھُنہٕ کانہہ چیز اہلِ دٲرِتھ منگان اے آسمان
بے سبب آزار دیُتھ آزادہ نس پانس پیٚزیا

[۲] ایک مسودے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے۔
قدرتن چھےٚ بخشمُت پرواز کرنک ولولہٕ زھایہ روزٕن بالے ہیٚتھ گیتاہ قعہ آنس پیٚزیا
(گنجو)

غزل

بے دردہٕ ژٕہ دِل موٗردہٕ میٚہ چوٗن غمہٕ صبہٕ گژھِتھ کیاہ
گوکھ مارہٕ ہا بیمارہ خبر چھےٚ نہٕ وَیِم کیاہ

بے دردہ پٮ۪کُس پَردہٕ زٕہاٚ ہتھ چھُےٚ ژٕیہٕ اُچھَن پیٹھ
وُنہِ چھُےٚ نہٕ ایوان پَرتہٕ بَنِتھ مازتہٕ نَم کیاہ

انسان وُچھِم لول بَران شکلہِ تہٕ رنگس
انسانٕیتس نِشہٕ عرب کیاہ تہٕ عجم کیاہ

یُس دین بہتر تراوِہ نیٚندر پاوِہ بیدارن
تمہٕ دینہ خوتہٕ بھنگہِ تہٕ اَفیمہ چھِ کَم کیاہ

ہا رِندہ ژٕیہٕ چھُےٚ زندگی ہُندہ یہِ سفر زیٖوٕٹھ
یَس یوٚات سفر آسہِ سُہ ٹھہراوِہ قدم کیاہ

پتھ پَردہٕ ژٕ ہٮ۪تھ برونٹھ رٮ۪ٹھتھ چھےٚ ژٕیہٕ خدائی
پتھ برونٹھہٕ یہِ اکھ پَردہٕ ژٕہٮ۪تھ خوف تہٕ غم کیاہ

ماران سۆدرہٕ لہرہ، ہیوان غم نہٕ بھٹین ہُند

سیلاب وُچھان کوٚہ چھُ سُتریر تہٕ چھم کیاہ

دپنداریہٕ ییم جایٔنی کار چھ یوٚد اصل حقیقت

ادہٕ وَنہٕ اَیُر، بازی، فریب دھوکہ تہٕ برم کیاہ[1]

●

[1] یہ نظم "وتستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے:۔

مرنکی تہٕ زنُمکی قصہ زانن پیرتے درویش

آزادہٕ بنَ آزاد مرُن کیاہ تہٕ زنم کیاہ (گنجور)

عالمِ عبرت کا ایک لمحہ

گرٕھان چھُم پارہٕ پارہٕ جگرس زٕنہٕ کنُ وُچھت دِلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہٕ باغہ میانے خمارہٕ ہتہٕ لوکہٕ چارہٕ میانے

چھوان اُسس بہٕ چانہٕ آشے ہزار دستانہ میانہٕ گاشے

دُبارہٕ گرٕہ تارہٕ کرتہٕ باشے بہ وارہٕ بھولہا بہارہٕ میانے

گُلالہٕ ناوٕس لگے بہٕ پارٕی کرنٕی ہمُن گوٚسے زٕنہٕ گہٕ جارٕی

میہٕ کوٚن بنیہٕ تکتہٕ سہ رمہٕ طارٕی ارامہ میانے قرارہ میانے

ژٕہ عارہٕ بٕرٕ ژٕوٚ بیمار چٕشمو وُچھان کیاہ چُھکھ میٚہ وارہٕ وارہٕ
بہٕ کیاہ کرَے بیقرارہٕ پانَس لگے چھُم کیاہ اختیارہٕ مِیانے

وُنڈے پنُن زُوٗ لگے بہ بأری چھِ دیارٕہ سیتۍ یارسأری
دُعا کرٕہم یا دوا میٚہ کاٗنٛہہ ہاہ دِیُم تہٕ کمہٕ اعتبارہٕ مِیانے

میٚہ اُچھ اَنے یِمَ وُدان تہٕ رِیوان وِداکھ دیوان تہٕ نالہٕ دِوان
چھُ کر خدایس تہٕ عار اِیوان ژٕھر یوٚ اُکھوٚ زارہٕ پارہٕ مِیانے

جُکھِتھ تہٕ جوٗرِتھ، کرٕتھ کمأوِتھ، نصیبہٕ مِیانے یہٕ غم تہٕ ماتَم
شراب خانن تہٕ وازہٕ وانُن چھِ زندگی کارہٕ بارہٕ مِیانے

بٕرٕتھ پِوان بانہٕ یُتھ زمانَس فِرِتھ غریبَس تہٕ ناتوانَس
ثنا بوٚوِان مالکِ جہانَس، ہُران کیاہ چھُس دِدارہٕ مِیانے

یِمَن تہٕ وارِن پھُلے چھِ لُجِمٕژ امایہٕ ہُتھٕ مِیأنی کُونہٕ پھوٚلہٕ جِمٕژ
بہ زُوٗنہٕ ہندی یا کھٕژ کاٗژاہ گُجِمٕژ ژہٕ گُنہٕ یِکھنا بہارہٕ مِیانے

غریبہٕ سِندہ کردہٕ تہٕ کاگٕلی فیرِن ہَوَس تہٕ ارمان تِہندۍ تہٕ نیرِن
وۍ غمکو جامہٕ وُلِتھ سوسن پھولان آسن مزارہٕ مِیانے

وُچھمنہ تِم دوہ غریب اُسس عزیب کیاہ بدنصیب اُسس

ژٕہٕ وارہ آسٕتم تہٕ وارٕ وُچھہٕ ہک شفیقہ تہٕ غمگسارٕ ژٕ میانے*

۴ جولائی ۱۹۴۳ء

* معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل

پاپِس پیتو انسانہٕ بے پروائے ژٕہٕ مولاگ"

مستانہ چشمن سورمہ کنٔے ہاے ژٕہٕ مولاگ

وہمو گمانو زرد کوٚرُکھ دردہٕ گلابو

شہپازہٕ بوہٹہ ہارہ ہنز فرٕ کہ راے ژٕہٕ مولاگ

ژھک شیرِنیستان ژٕکھ لرزہٕ جہانس

بیبرن بہٹین تل شالہٕ سندی پاٹھی ماے ژٕہٕ مولاگ

بیتلہ سوز آسی کُنہٕ مارکھ لہرہٕ سوٗدرکی پاٹھو

زانٔمہ پُٹن سینہٕ گرٕ کہ وٕزٕ کراے ژٕہٕ مولاگ

چھُک ابرِ رحمت تازہ کرٕن زندگی ہنٛد باغ

گرایہ کرٕی کرٕی ژٕھایہ ہول ژٕھورٕ نیاے ژٕہٕ مولاگ

چھک سجدہ کران آسمانن خساندانن کُنُ

زولانہٕ پانَس پانہٕ سرتا پاے ژٕہ مولاگ

دُنیا پنُن وٲران کوز تھَن شِنیھن لاریُکھ

موختس تہٕ ماگنہٕ گاڈہٕ ہشٕر بسلاے ژٕہ مولاگ

فٹ نوٹ :۔ یہ پنسل سے لکھی ہوئی نیم محو شدہ غزل شاعر کی نظرِ ثانی سے محروم رہی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

لاے محبتچ کمند ملکِ خمہ دا شیکار کر

روزہٕ محبتچ کھتساہ سوزٕ دِلَس مہ عار کر

ہردہٕ وِزے ژٕہ دِل مہ مار یہ چھُ پیام نو بہار

تازہ گُلن چھُ انتظار تازہٕ دِلک بہار کر

بزم تہٕ فریب چھہ زُلف و خم ناز و ادا تہٕ مأثرہٕ تَم

زندگیے مہٕ کر ستم رندہٕ ہنا ژٕہ عسار کر

زون میٖنہ وارٕ چون شان، لون ازل تہٕ لامکان
نِشہِ محبتس ویٚپان ؛ عقلٕ تہٕ گاٹٕہ جبار کر

عشق ژٕھٹان ژٕلہ نار حُسن کران اِنتظار
ژھایہِ مہ تھاوِتھ پنٕنۍ خمار ضایہِ مہ لوٚہ کھپار کر

زانہٕ بچارٕ بندٕ کیاہ لول بُرن ژٕ وٕنِندٕ کیا؟
بندٕ گٔیِن خوشامدن زیادٕ مہٕ اعتبار کر

توشس ژٕہ "دیدہ" اُلفتس پوشہ وٕنِس محبتس
"بوزٕ مہ تس" قیامتس زیادہ مہٕ اعتبار کر

نالہ رٕٹِتھ ژٕ بالہٕ یار زار وٕنُس اٚنس ژٕ عار
وعدہ کرِی ژٕ بار بار زیادہ مہٕ اعتبار کر

بُرون فسانہ کفر و دین پاٚدٕ ژٕ کر کُنُے یقین
زان زمانہ گُر تہٕ زین پان ژٕ اَتھ سوار کر

عرش تہٕ لامکان چون، دیر و حرم دوکان میون
نوٚ چھُ لدُن مکانہٕ پرُون اَزٕ نہٕ بِگاہ پہٕ کار کر

پردٕ ژٕٹِھم میٚیہ لچھ تہٕ ساس چون بحر بوٗچھنہٕ آس
اَز بہ ژٕٹِھتھ پیٚہ پردٕ دٔژاسس خشم ژٕ کر خمار کر

اَز چھُ میٚیہ یاونگ حباب، اَز چھُ میٚیہ لولہٕ اضطراب
کھسنٕ کرِم گنہ ثواب اَتھ ژٕ پگاہ شمار کر

آزادٕن پیٚہ ساز وسوز تازہ بتازہ وارٕ بوز
شعلہ تہٕ نارٕ ژالہٕ وُن دِل تہٕ جگر تیار کر[1]

●

[1] طبع شدہ غزل صرف شعر ۱، ۲، ۳، ۶ اور ۱۲ پر مشتمل ہے۔ باقی اشعار قلمی بیاض میں درج ہیں۔ نہ جانے کس وجہ سے شاعر نے ان کو قابلِ طباعت نہ جانا تھا۔
(گنجو)

غزل

کُنہٕ رس معنہٕ بیٚلہِ زون انسانن کنہٕ روٗد نفرت وحشت کیاہ
یکسان زانہٕ نتھہ دوٗگنیار تہٕ آو تھ دُنیا دارِس تہٕ غُربت کیاہ

گرٕ یکہٕ نادٕن شوٗبہِ گرٕ والین یَس یُتھ لازِم تَس تیُتھ بوگ
بے انصاف بیٚلہِ لوگ خانہ دارٕن شُرِس تہٕ بازُگرِس یٔزت کیاہ

پوشہ بترِ توشن ٹٲرِن تہٕ پوشن، پوشہ نۆل آسن پنجرن منز

باغ آسہ چھاوُن پانسٕ آلی کاوُن اَمہ کھوتہٕ حسرت عبرت کیاہ؟

جگر کہ خوانہٕ سیتی سنگ دِزہٕ پوشن گرٕ زیچھ ادہ پوشنوٕ لیٛن گتھ

ییٛمہٕ سیتی ہول گژھہ لولہٕ دیوانن تتھ یارانٕس لذت کیاہ؟

کلہٕ ییٛلہٕ ٹھاسن ہیوٚت ولہ ویرو براندن بیٛیہٕ برٕ نیاسن پیٹھ

گاٹلٕ کیاہ مَنگہ اُتھ گاہٕ جارُس غارتہٕ وول کرہٕ غارت کیاہ؟

کتھ گوٚر لاگُن گُنہٕ رکہ دم دِیُن دوٚگنیار تھاوُن وونِس منز

سہ نہ کین بیالن روٗہ پہ کین تھالین برٕ برٕ نُنہٕ روٗس نعمت کیاہ؟

میٛنے دِیُت کنہٕ اُتھ دٕرمس تہٕ دِنس میٛنے لوٗد کابہٕ تہٕ بُت خانہ

گاٹرِ ہوگاہ منز بازارن کرہٕ یارو شہرت کیاہ

پتہٕ نیٛ کرتوت جنت تہٕ دوزخ یعنی سوٗرُے پانس ٹام

گانسہٕ ہُند احسان ہیوٚن کوٚہ بَاپتھ کھارٕنی گانسہٕ ہنز منت کیاہ

وطنُک بزم دِتھ ہیوٚت انسانو ہارُن خوٗن انسانن ہُند

گر یدہٕ نیٛنہٕ دیٛ پانٹھی مو رِدارس لاران لولہ شاہ پانُن غارت کیاہ

بندن چانین بندگی ہند زرشٕ ویمٕت بندن بندن منٛز

چانِ ڈٲرہٕ چھکھ مرہٕ مرہٕ لوٚگمٕت کرہٕ یک زٕہ تہٕ چانٛز رحمت کیاہ

۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء۔ وتستا

غزل

عاشقی ہنٛد شور و شر چھا فتنہٕ بازار چھا

مارہ کن منٛز شولہٕ ماران وٕنتہ لوکٕٹ نار چھا

شیر مردن سیتہٕ چھکھ نیران ہمیتہٕ جنگٕ ورباب

دردہ سے دستوٗر دن چھا باغ شالیمار چھا

مردِ مٲدان تھاوہٕ کیاہ پیرن تہٕ سادن نشٕ وفہ امید

بندگی منٛز نیزہٕ چھا ہیزہٕ چھا تلوار چھا

کیاہ کرن یم فتنہ گر یکسانکِس شہرس اندر

کابہ چھا، بُتخانہ چھا، زف مالہ چھا زُنّار چھا

ووہ خنجر تُل پوتُس پتہ ہولہ سیتھ گوو دل خراب

عشقبازی منز یوان آرام کرنس وار چھا

اُمی نگارن پیہ ختہ کارن منز اِشارن دیت جواب

خشم چھا خُمار چھا اِقرار چھا اِنکار چھا

دل پریشان عقل حیران ضایہ گومت لوکچار

بزم دِوان خوشباش یارن صورتک جودگار چھا

یُس غزلخوانس چھ توشان دردہ باغچہ مسولہ

راوہ ران آگالہ پوشن پتہ پنُن لوکچار چھا

نارہ وُزملہ تراوِہ رُو اُلراوِہ جنگل کوہ تہ بال

ژنجہ سوزِ چہ ڈانجہ روزان خاپہ مول گگرار چھا

دردہ سوزک مس جُدا اگر گری کتھن ہندرس جُدا

موہ ختہ ہارس سیتھ شوبان چوبہ جری جری مار چھا

ضایہ گگتھن دردہ باغن آب دِنہ ہمہ ردر آسے

کاشرن ہند بخت پرزی یا ٹھودو ذ گومت بیدار چھا

پوشہِ منٛت آزاد بُلبُل دزاو چھاوِنہٕ لولہٕ باغ
یارِ میٚن کیٛت گُل تہٕ سُنبُل کاشرِن کیٛت رچھا

۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء

غزل

برجستہ پھُلے لبُچ دردہ گلُن از روشہٕ بہُن جانانہ شوٗبیا
روپوش بہِتھ ییٚتھ پوشہٕ ڈلُس تاہراج کرُن غنچہٕ وانہ شوٗبیا
مس پیالہ چَمو وہ تھ ڈالہ نمو از داد ہیمو ییٚتھ سوزِ دلس
منٛز خانقاہن بے سوٗد کرُن آلوٗدہ بنُن دامانہ شوٗبیا
گل جامہ ژٕٹِتھ آے لوٗلہٕ اندر للہٕ وان بنُن صد پارہ جگر
عار چھےٚ نہٕ یوان منٛز داٗدی لدن بے دردہ کرُن شادیانہٕ شوٗبیا
گاہ کابہ گاہ بُت خانہ وُچھم امہِ کینہ دِلک آئینہ رٕوچھم
ییٚتھ جایہِ شہ میٚون جانانہ بہان تتھ جایہِ ہتُون بیگانہٕ شوٗبیا

کمہ آنہ لبن جانانہ پنن دامانہ رٹس بے واپہ ونس

زولانہ کرِتھ بے گانہ لگن اتھ دیش یہ پنن دیوانہ شوٗبیاہ

آزادہ مہ رُٹ دامانہ لگن وۄتھ پانہ پنن زِہ سامانہ بن

مہ خار زِہ چھک مجبوٗر مہ گژھ بیمار بنن ارِہ جانہ شوٗبیا

۱۵ بہادون ۱۹۹۷ ب

●

غزل

دوۄتھ رندہ یوٗت کال زندہ وۄنی آسو   پانہ وائی کاسو پنینی رنیا سے

باغ سون راوہ روۄ گُری لد گاسو   یِنہ پیپھ بازی گار باغوان آسے

تِی ہیوچھ عامَن تِی کوٗر خاصو   پانہ وائی کاسو پنینی رنیا سے

پیرو تہ سادو بیبہ سنز یاسو   حنایہ کوٗر یاوٗن سون ہے ہاسے

خاکس سیتو ملہ نوو وسواسو   پانہ وائی کاسو پنینی رنیا سے

شیشس سپنہ پیلہ دور الماسو   شیرن کھوٗژھ ناوِنہ برارِ آسے

اَپرٕنِس ڈٕجہِ ڈٕجہ کوٗر اِجلاسَو　　پانہٕ واتُنی کاسَو پنٕنی نِیاسے

بٕستی یَن شٕنیاہ کوٗر دَنو اسَو　　لولِچ پھُلیے تراوٕکھ ہاسے

زوٗر ہمُوی کرٕی ہمُو خر قوَ تہٕ عاسَو　　پانہٕ واتُنی کاسَو پنٕنی نیاسے

تالہِ پیٹھ پادیٖلہِ کھارٕی لَتہٕ داسَو　　شیرہ ہند اچھ پوش پٔرٕنہٕ آسے

وارہِ وارہِ پیٹھ ہنگن جاے کرٕ نیاسَو　　پانہٕ واتُنی کاسَو پنٕنی نیاسے

گاٹلہِ اَمہِ کھوتہٕ رموے وال پھاسَو　　تمہٕ منٛزہ گاٹہٕ روٗس نیری کیاسے

وولہ یتیمہِ ظُلمکی کوہ تہٕ بال ٹھاسَو　　پانہٕ واتُنی کاسَو پنٕنی نیاسے

اُسہ تہٕ آزادس یٔرتھ بران آسَو　　شہ بران سائنِس وطنس ماسے

یُتھ چھُہ کانٛہہ نیران منٛز پھُجھو ساسَو

پانہٕ واتُنی کاسَو پنٕنی نِیاسے

ہا وطن دارو

تَن دارُو وطن دارہ، پننُن وعدہ وفا کر
تُل لولہ قدم شوقہ وَتَن پان فِدا کر

سیٚود روزہِ کمان یوٚدٕ، تہٕ لگیا تیر نشانس
کُنہِ ساتہٕ پہٕ سیٚود پان پننُن ہوٚل تہٕ ذرا کر

راتَس تہٕ دوہَس چھکھ ژٕ وُچھان نش پننِس پانس
اکہِ لولہ نظر زندگیٔ کُن تہٕ ہنا کر

بُلبُل ژٕ بنکھہ لعلہ اندر جاے کرٕنے گُل
یوٚد وَے ژٕ گدا چھکھ تہٕ زرا بیہتھ دوٚرہِ صدا کر

مندورہِ لدن وائی وُدان آے برس تل
مندورہِ چھاوُن والہِ ذرا خوفِ خدا کر

ہا رندہِ یمن پوختہ کتھن سوختہ ہران چھے
نِشہ زندہ دِلن زندگیٔ ہِشر تہٕ کتھا کر

اکہ کتھہِ چھہ وُچھن پان بیا کتھہ چھہ برزن پان
تھوٚو پشمہ تلیتھ پوٚر، انظر دوٚر ہنا کر

منصور تہٕ انسان نمرود تہٕ انسان

انسانیتچ فرق ژٕ انسانہ ہنا کر

غزل

افسانہٕ جُدا ساز تہٕ سامانہٕ جُدا میون

مے خانہ جُدا شیشہ تہٕ پیمانہٕ جُدا میون

خُمار پنُن سوز تہٕ ساقی میہٕ پنُن دِل

چھُم ساز پنُن سینہ تہٕ سنطوارہ صدا میون

دیندارہ ژٕیہٕ چھُے دین پنُن چھُم میہٕ پنُن دین

ایمان خُدا چھُن تہٕ انسان خُدا میون

منہ زٕن مشیدٕن دٔرم سالٕن چھُن خُدا خُش

لولُس تہٕ کُنہٕ رَس درد دِلس رٲحتِ خُدا میون

پھیوٗرُس حکیمَن پاد رٔٹِھم بٔرہمنن ساوٕن

زخمَن تہٕ دادٕن پانٕسی نِش وُچھتہٕ دوا میون

نے رشک نہٕ چھُم کینہ نہٕ وسواس نہٕ چھُم خوف

یارَن رفیقَن روبرو آیینہ صفا میون

چھُس دوٗستی ہُنٛد دوس یہٕ دُشمن میہٕ کریم کیاہ

یَتھ دوٗستی ہِنٛزٕ وارہ منٛز دُشمن تہٕ گلا میون

یوٗت کال چھِ انسانٕہ سٕنٛدٕہ کھتہٕ معٲلِی دیار

تیوٗت کال میہٕ پیٛٹھ راج کرِہ محتاج گدا میون

آزاد بنٕ ظلم گالٕن وہمہٕ کرٕن دوٗر
یِی میون ہاوس یِی چھُہ صدایی چھُہ مدعا میون

۳۰ ستمبر ۱۹۴۵ء

غولأمی

دِلک ولولہٕ راوٕ راوان غولأمی — دِہمأغس پٮ۪ٹھٕ دم نہٕ تھاوان غولأمی
کمن دِل ہُشارن تہٕ بیدار ہمزٕ ن — زِندے موٗتہٕ نیندرِ ساوان غولأمی
کمن دردہٕ باغن کمن پوشہٕ وارِن — چھُہ زَن واو ہر دُگ ہراوان غولأمی
کمن نابکارن ہِندِین براندٕ نِی کنٕ — کمن گاٹلین سجدٕ دِیاوان غولأمی
یِمن شو ہٕ ہے جاے تراوِنی کھٕٹین تل — کلس پٮ۪ٹھٕ تِمن کھارٕ ناوان غولأمی
وَسان نار یِہِندِین دہانن تہٕ قلمن — تِمن کنٕ کلمہٕ دارٕ ناوان غولأمی
کران فوطہٕ موٗ خیتس لٔدِر پوخت لالن — سونٔس وارہٕ سرتل بناوان غولأمی
چھِہ وہتھ پأٹھ اَچھَن ڈالان ہوشہٕ — تِہندے پأٹھی حیسہٕ وِسراوان غولأمی
بپلاہن تہٕ غم داگ ہِی خأری تہٕ ذِلت — چھِہ ساری سِتم ژالہٕ ناوان غولأمی

ولیکن چھُ ییلہِ وقت واتان برابر　　ییمِز ناو پانۍ ڈُباوان غولامی

چھُ ادہ شورہ وَ تھران تِمہِنی منزوُرن　　ییمن خوٚانِز پننہٕ نے سجاوان غولامی

چھ ادہ توپہ خانَن تہٕ جنگی جہازَن　　ژھٔری پانٕز دَم ہارہٕ ناوان غولامی

چھ اَکھ ظُلمچ ناوِہ ییتھ بوٚہ سرس منٛز　　چلاوان غولامی ڈُباوان غولامی

چھ آسر فلین سنگرن سیتھ آخر　　یِمن وقت وائتھ لرٛاوان غولامی

کُنِر تے یقین پاُدہٕ سَپنتھ غولامَن　　بڑٕین مُنزلَن واتناوان غولامی

غولامی چھ پننہٕ نہٕ زانُن نہٕ واتُن　　زِہٕ ناحق پچھِن منزہ چھاوان غولامی

غولامی کرِنۍ شوٚبہٕ تَس پوختہ کارَس　　چھُ سمسارہٕ منزہ یُس ژٹاوان غولامی

چھ زانان یِم سورہ وِرٕنۍ دوہہٕ غنیمت　　توٚرے کاُشرِن یرٛی ستاوان غولامی

کران پاُدہٕ رندَن تہٕ آزاد رایَن

چھ بُنیاد ظُلمچ ہلاوان غولامی

غزل

فریبکچ پردہ ژُٹ ژُٹ دژاو مرٛدَن ہُنہ حُباب آخر

یہٕ عالم اوس بیدارئ شہ عالم اوس خاب آخر

چھہٕ پیومُت راتہٕ کٔرِتھ راتہٕ مۄہ غلن غم تہٕ ماتم کیاہ
پھِہندے عائشہ باپتھ نیرِہ ہے نا آفتاب آخر

وُڈِتھ کمہِ رونمُت از تانٛی سالاباہ طنابو سیتی
ہیکیاہ سنٛز ژۄر تھاوِتھ صُبحکس نورس نقاب آخر

دوہہن تارن ستمگاری دوہہن تارن وطنداری
پنُن دوراہ کرِتھ گوو خاجہٕ عالی جناب آخر

چھہٕ کر وہر آرٕ ہندی کیٛہمہ ہردہ روزان زندہ وۄنی روزن
ژٕیتس پیٛیہِ تُن یِمن سرمایہ دارن تم نواب آخر

دران چھا تُلہ کیٛترہ مندورہ ہارس شراونس اندر
خرابی آسہ یِتھ لازِم شہ عالم گوو خراب آخر

رِوان دِل کیا زِہ مظلومس رِوان ظالِم چھہٕ رُسوائی
بنان مظلومنی ہُند آہ انصافچ کتاب آخر

قوَے کرانیک تہٕ لانیک نیلے پانٕہ پیوم اُتھ راوُن
کرمن او سے ژیہ گوونہہن تہٕ ثوابن ہُند حساب آخر

بجا تھاوِتھ یہ تقدیرٕچ حکومت خاندانک راج
کرِو کینھ ناو آزادی وُنو کینھ انقلاب آخر

مرِتھ جنت جہنم زندگی منز عائے جزمی سرخم
خدایاہ بندگی ہُند غم عذاب اول عذاب آخر

سران ییلہ زندگی ہشرن رگن منز بندگی ہُند خون
کران انسان انسانن ہندین جگرن کباب آخر

قیامت، واحدالقہار، دوزخ، محشرک مادان
اکس کمزورس ہیتھ یہ کوتاہ رعب وداب آخر

خداہ ییلہ گوو محبت کیشاہ خدائی چھا ستمگار رہی
پریژھن ییمہ ساعتہ دیندارن گژھن لاجواب آخر

چھ سازس زندگی ہندس ربابس سیتھ کیاہ نسبت
ربابس جرتہ سپدن وننس رباب اول رباب آخر

غلامی منز یہ آزادس چھ آزادی خیالن منز
ییس ماز کھ خداوندن ییس ما دیُن حساب آخر

۱۹۴۶ء

غزل[۱]

پہ عالم حسرتک خاراچھ میأنس گلشنس اندر
سہ عالم وحشتک داغاہ چھ میأنس دامنس اندر

کرُن چھُم نو بہاراہ پأدٕہ باغاہ تازٕہ فولہٕ راوُن
گلُن ہندی پأٹھی انسانَن فولُن تتھ گلشنس اندر

چھم آزادٕی غزل پٕہ یتھ کأشرِ رکتھ پأغام آزادی
چھم کُنہٕ کُنہٕ جایہٕ روزان فرق وزنس بوزنس اندر

دسمبر ۱۹۴۵ء

۱۔ غزل نامکمل صورت میں دستیاب ہوئی ہے۔ (دگنجو)

امتحان

روزِ یاد افسانہ گٔمتین زمانن ہُند — تاج خاندانن ہُند راج آسمانن ہُند
گردِش زمانٕچ دِیت گردش زمینٕ ہٲوِتھ — باگہ نے ستارن ہِشہ گردش آسمانن ہُند،
پوشہِ ڈاڈری مُشکہ برِتھ پھُلِ متین گلن ژھالے — بلبلن فریب نظر پردٕ گُلستانن ہُند
افسری تہٕ سرداری، نوکری تہٕ لاچاری — بے خودی جوانن ہِشہ عالمٕچ گمانن ہُند
مسجدن کران بدنام مندرن چھہ تھاوان پام — مٕژ گرن کرُن آرام شوٗبہ ناتوانن ہُند
بندگی کرنی بندن افسری خداوندن — بس یہ تے چھہ لب لباب دفترن فسانن ہُند،
ژھایہِ ہوٗل وقتہ دراو نارہ وزملن سیتۍ واو — روشہِ روشہِ یوٗز آو آدٕ پوشہ کاروانن ہُند
پُچھ اُنتھ تہٕ گٲلتھ ساس کاژہ فول بنیا الماس — مٕژ وٕنن بنیا سنیاس تخت پہلوانن ہُند

لولہ کین دِلادارن آزمایشن ہُند ساعت
حُسنہ کین خریدارن وقت امتحانن ہُند

۱۹۴۴

مزاحیہ غزل

یمبرزل ژ ینہ پتے مرٕہ ہا بہٕ کُس تھاوَن گرے بوٚمبرو

اَمی غمہٕ سیتی نیندرٕ چھم نہٕ ایوان لولہٕ بوٚمبرو

بُنِتھ لیس آوُ سے زانان چھُم اولاد دود کیاہ طوٗفان

فدا ژ سے یتھ بہ کرٕہ ہا پان شیٖنہ سَتھ شُرٕ چھم گرے بوٚمبرو

جَجوٕ ہا ینچھی میانہٕ مہ کھ قوٗنن خہ جوٕ زول چایہٕ خہ تہٕ نوٗن

جَجس گرٕ ژھی گرٕ ژھی تہٕ میوٕ نے خوٗن کران گتھ تتھ لرے بوٚمبرو

نِمازَن کِشت تہٕ میرٕ نے پان نیازَن کِشت تہٕ میونے پان

یوان یئیلہ اورٕ ماہٕ رمضان بہان میانے گرے بوٚمبرو

وَنے کیاہ یارٕ کم کم نارٕ تیتھ یَتھ اُولس پانس

کرٕم ریٚنہ کالہٕ اَکھ تابَن وَندس منز کانگرے بوٚمبرو

وُسان یتھ کالہٕ اوس پا غمبرن جبریل اَسمانہٕ

سُہ تھوٚو سانیو وطنداروٕ نہٕ درویشو گرے بوٚمبرو

اگر پأنٕ غمبراہ گژھہِ آسہٕ کٔس باوٕ پس تسٕند پأغام
غریبس بدنصیبس کٔس دوا دادِن کرِے بوٗمبرو [1]

---

[1] ایک نسخہ میں ذیل کے اشعار کا اضافہ ہے:

بہٕ ییلہِ موٗدُس جہاں مٔرِتَن پٔرن واگِی سوچھ میہٕ منتہٕ کٔرِتن
یہِ میوٕ نےٚ پوز دُنٕ ژٔرِتن ییٚمِس کولس ژٕرِ بوٗمبرو

مُژن ووٗنی آسہِ ظاہر شیٹھ دٔہرِس عشقہٕ مسکینس
مشیدو ژدوہ کھٔژ تام مدرِس منز ما مٔرِے بوٗمبرو

بوچھ ہُتی فاقہٕ یمہ موصوٗم تُنٛز ہی گاسہٕ ووٚگوٚس پیٚٹھ
ژلیوٚ تیوٕ نگٔل زَن آسان رائٕتی راتس پچھم لرِے بوٗمبرو

بہٕ کیٛاہ منگہٕ آدمس آمس میہٕ گژھی ہیم شرکہٕ پوش ماس
رہنہٕ ساری چھہ آرامس بہٕ کوٚزہٕ کس بانٛبرِے بوٗمبرو

دگنجو

مزاحیہ غزل

مدنوارو سگے پاٴری
بۆ نو ذرہ عشقہ بیماٴری

ژیٚہ سیتۍ گرٚژھ فرصتھاہ آسیٚ   دِلَس گرٚژھ فرصتھاہ آسیٚ
میٚہ گاٴمژ نالٕی ناداٴری
بۆ نو ذرہ عشقہ بیماٴری

ژیٚہ چھے عاشہ متیٚن سیتۍ رے   چھُہک جادان وصلک موٚے
میٚہ ہیٚتھ کرٚ واتہٕ انواٴری
بۆ نو ذرہ عشقہ بیماٴری

ژیٚہ چھے ژُلفک ہۍ خالکۍ غم   میٚہ چھُم موخُم عیالکۍ غم
بۆ چھُس مسکین ژۍ درباٴری
بۆ نو ذرہ عشقہ بیماٴری

خزانٕی ٹھان مُژ راوِتھ   بیٚیِن رِکیت سۍ ن ترٚ وھ پھ تھوٚکھ

میہ کیُت اوسُے ہرُد ہأری

بۄ نو ذرہ عشقہٕ بیمأری

جَدس یُس آلہٕ مُطہِ اوسُم وُنس تام مُے نکس پیٹھ چھُم

بۄ کیٚشاہ ہاوَسے دِلاواری

بۄ نو ذرہٕ عشقہ بیمأری

پییم بیٚنِلہٕ راکھ فأرِشٹر دِمکھنے کیٚنہہ اَن رینجر

گژھیم دِرہٕ ژیُن بہٕ سرکأری

بۄ نو ذرہٕ عشقہ بیمأری

پکن چھُم کارو بیگارس بِرُن چھُم جنس سرکارس

ہیٚیَم وۄہ گرایہٕ بایأری

بۄ نو ذرہ عشقہ بیمأری

پگاہ چھُم ہُدیہٕ دِیُن پیرس ھٹوِہم کَن توبہٕ تقصیرس

قیامژ دوہ کرہم یأری

بۄ نو ذرہٕ عشقہٕ بیمأری

ہُنٛدٕسٕس کرِہ ہٲون ہٲنٛس ہۄنٛڈ   کُنٛدٕس کرِہ پوش پوشُس کۄنٛڈ

کرُن چھُم راضہِ پٹواری

بہٕ نو ذرہٕ عشقہ بیمٲری

بہٕ کرہٕ بیپٔرٕن بلایَن کیٛاہ   گھرٕن پنہٕ نیٚن تہٕ نیاین کیٛاہ

میٚہ چھم جھکہٕ جھکٕرٕ بیکٲری

بہٕ نو ذرہ عشقہٕ بیمٲری

وُنان ہیم دوٗرہ چھم جاگاہِل   دِتکھ انسانہٕ ہُند ہیوٗ دِل

دِتکھ نےٚ اچھر دِتکھ ٹاری

بہٕ نو ذرہ عشقہ بیمٲری

●

موئے خانہ

وگنہٕ وَنہٕ وُن

لولہ باغَس آوَے نوبہار ونیسی یے
نیرِ ہی چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار ونیسی یے

آیہٕ پھَلی پھَلی پوشہٕ وُنہٕ پوشہٕ وارے
دٕرایہٕ چھاوان لُچھ بَرٕ ژٕ اَچھ دارے

جایہٕ جایہٕ پھیرٕ مُشکٕنی دار ونیسی یے
نیری چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار ونیسی یے

ژاوِی پہٕ اَنی قِصہ تےَ افسانےَ
ژاوی زائلی زائلی بنجرہٕ تہٕ زولانےَ

چھاوِی یاونگ ژاوُن تہٕ ہار ونیسی یے
نیری چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار ونیسی یے

کرِی پَرواز لاگِتھ سوزٕ کی پَر
پھیری نتھرٕ زَن پَنٕ رچہٕ وُزٕ ملہ کر

شولہٕ ناوِتھ لولہ کوہسار ونیسی یے
نیری چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار ونیسی یے

چھکھ ژٕ تو شان سازس تہٕ سامانَس
واجہ مرمَن تہٕ بنیہٕ روونہٕ دامانَس

یہٕ چھُہ سورُے ناپائدار ونیسی یے
نیری چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار ونیسی یے

پائدارِی چھہٕ ناوَس تہٕ ورناوِس
نہٕ ژٕ سعہ رَس تہٕ سازس پارٕوِس

پوشہٕ وُن چھایہٕ جوشہٕ وُن ناروینسی یے
نیری چھاوٕنہٕ گُل تہٕ گُلزار ونیسی یے

چھکھ ژٕ ژُھنگ تہٕ لولُک افسانہٕ
بن مہٕ اسہ نکُھ تہٕ گندنُک سامانہٕ

پانژ گُلشن پانہ چھک بہار وَیسی یے — نیری چھاونہِ گُل تہٕ گُلزار وَیسی یے

پوشہِ مالن چھہ عائشہ مُتہٕ لُوکھ چھاوان — موختہ ہارن چھہ پہ ختہ کارمولہ ناوان

توشی پوشن بَن زٕہ موختہ ہار وَیسی یے — نیری چھاونہِ گُل تہٕ گُلزار وَیسی یے

گرہ یسی کوُراہ اُمس ژندہارچ زوُن — شاہ یوُسفنہٕ معشوق حبہ خاتوان

گاہٕ ژ جارنے کرٕ سعہ نامدار وَیسی یے — نیری چھاونہِ گُل تہٕ گُلزار وَیسی یے

سعون چھُہ نرمی نتہٕ اوس یتہٕ مُترل — چھُنہٕ لاُس نرمی سیتی معول

معنہٕ امہِ کے زانہِ دِل ہُشار وَیسی یے — نیری چھاونہِ گُل تہٕ گُلزار وَیسی یے

لولہ نادَن گوُش نقاو آزادُس — وُنہِ آدن اوسُے یتہٕ سادُس

چھےُ غنیمت یُتھ وفادار وَیسی یے

نیرہِ چھاونہِ گُل تہٕ گُلزار وَیسی یے

غزل

چھُم ہوَس نالہٕ رٕٹنھ لالہ بہٕ ژوٗرے ژوٗرے

کیاہ وَنےٚ حال دِلُک بال بہ دوٗرے دوٗرے

بُلبُلن ہول سپُن چانہِ فراقہ تہٕ لولہ

خوٗنِ دِل نوش کران پوشہِ چھِہ ٹوٗرے ٹوٗرے

پوسمن ظٔر بہ اُمی چانٕی فراقَن زاےٚ جس

چھُم نیوٗہے نار پٔتومُت یارہٕ میٚہ موٗرے موٗرے

لاگہ بوٚمبورہِ مٔتیو زاگ ہیٚمےٚ دَردہٕ نیَن

وارہ پٔتھ وارہِ وُچھتھ فیرہٕ بہٕ ڈوٗرے ڈوٗرے

یَس یہِ قسمت چھُہ ہلان فوطہٕ گرٛھان چھُس مہٕ خَس

یَس ڈیکہ پوٗرہِ تمِس میٚرہِ موٗزوٗرے پوٗرے

پٔرژھتہ چشمن تہٕ خنجر باز بُتمَن کیاہ بہٕ وَنےٚ

ژوٗرہِ آزاد ہِہان کیازِہ چھُہ دوٗرے دوٗرے

غزل

کامہٕ دیو میون جامہ زری یے لولو
عاشقن کران دلبری یے لولو

آئینہٕ خانس منز وچھان پانس
بازندہ ناز کری کری یے لولو

دل شیشہ اوٕیتی خوش باش بلبل
دل رچھُن بڈ دلاوری یے لولو

منز سنبل وارے گندان زھپہ زھارے
اژھہ رژھہ دِگنہٕ تہٕ پری یے لولو

مشکدار مستس منز شوبان کیاہ چھ تس
دُردانہ جملہٕ دوُرہ ہُر دیے لولو

حُسنک جوہر نوکھ سمندر
عاشقن ہانز قلندری یے لولو

رمہٕ دار لالس اتھ ھوُرس مالس
موٗلی ہیوان چھنہٕ جوہری یے لولو

دوٗگنیار ماران، تارو چھ تاران
گٹلین ہنز برادری یے لولو

مور دوٗگنیارن خشمن، خمارن
دورکیشاہ کری سکندری یے لولو

گنزہٕ چھی فقیری پوشہ ورنی امیری
پچہٕ خیتہٕ کار بختاوری یے لولو

تن من ناون حُسنہ باغ چھاون
لولچی بڈ بہادری یے لولو

پیلہٕ آزادن لوب پنن آدن
مشرا وٕ ژ سہ خن وری یے لولو[1]

---

[1] غزل نیم محو شدہ پنسل سے لکھے ہوئے کاغذ سے نقل کی گئی ہے۔ شاعر کی نظرثانی سے ...

غزل

تَس نہٕ وفا میٚہ اضطراب کیازِ یہِ دل ہراوٕہا
داغ تھوٚوُن میٚہ برجگر باغ پَنُن بہٕ چھاوٕہا

تو تہِ رُماہ چھہ خوش گژھان تازہ گمتو آوارہ دل
سیتی گُلَن تہٕ سُنبلن خوٗرے بہٕ کیازِ تھاوٕہا

یِد میٚہ اُمید آسہے روزہٕ کھُٹِتھ یِہ سوزِ میون
دوٗرہٕ بہِتھ وَنَن اندر ژوٗرہٕ بہٕ نالہٕ تراوٕہا

ہولہ تہٕہندہِ آم کیٚتھ ضرب جگرَس تہٕ لولہٕ تیر
کیٚنہ ورَس ستمگرس سینہ پَنُن بہٕ ہاوٕہا

چشمہ تُلِتھ ہیٚچھَم نہ زانہہ خشمہٕ ہتس کرِتھ نظر
کیاہ چھہ وَنان یِہ لوٗکہٕ موت مارہٕ سُتس بہٕ باوٕہا

عاشِقن تَمَن تُمَن کرٛال پوشہ بدن زہٕ پوشہِ تُلی
نِشہِ تہٕ تِمَس ستمگرس ژوٗرہ یہِ دل بہٕ تھاوٕہا

آدنہٕ یوٗد بہ زانہٕ ہا آزادس چھُ یِتھ وفا
ویرہٕ تہٕنزہ نیرہٕ ہا کرٗون قبیلہ ژاوہٕ ہا

لولک باغ

لولہ باغُک بولہٕ وٗن بُلبُل ژوٗلمُ اوڈاے لِیے
باشہٕ کرِی کرِ ڈ گوم نیرِتھ آمہٕ فیرِتھ کاٹھ لِیے

باغ ژراوِتھ ییم گُلالہٕ ژاس ہاوِنہٕ داغِ دِل
زن چھہ درمحشر شہیدن خوٗنہٕ جامہٕ نالِیے

لولہٕ تیرن سینہ دور [illegible] گیاہ خبر اسہ سہ یار
پامنے کیتو چھُم لھوان وا لیخہ کرِی کرِ واے لِیے

میون اوٗش تہٕ میاگیٔ آلو چھس ینینہٕ نازہ ادا
نیرہٕ تہٕ اہر یزہٕ [illegible] لولہ نازن [illegible] لِیے

بُلبُلن چھُنہ سوز درد [illegible] نام بہار
ہاردہٕ [illegible] واو [illegible] بوزن واں

حالہٕ اَکہٕ نے آسہٕ نالان حال دِکھٕ تس پرٛژھام

ہاوِ نم سوراخ سینکر اندرہ ڈیشم خانہٕ لئے

شینچھ[۱] کُنی ہیتھ آو صُبحک واو گلزارس اندر

گُل اَسان، شبنم وَدان بُلبُل گوٚمُت دوٚبارٕ لئے

باغوانن شادی آتشبازی وارٕنی منز دزان

دردہ پوشن پھیر زردی بُلبُلن دوٚیہ آلئے

جلوہٕ ہاوان دزاکھ یا محقہ وُڈھہ قیامت عاشقن

قتل عامس کتہ زٕ یہ یم سامانہ کُمہ سنبایہ لئے

آذنک آزاد دردِل اُدی اُدی یاد پیوم

کیاہ ہیتکس بالی ونتہ تمیہ ساعتہ ڈیشن کالئے

۱۲ فروری ۱۹۴۵ء

۱ ابتدائی مسودہ میں یہ شعر یوں لکھا تھا ؎

"سرِ خوش سنبل پریشان، گُل اَسان شبنم ودان

کینہہ تہ دِین ظلمین لرزان، کینہہ تقوین خہ شہانہ لئے"

دگنجو

غزل [ل]

جانانہ چھُم نہ بوزان سوزِ ک ترانہ ونیمہ یے | یم داد کمُس زِنفس باوُتھ بُزانہ ونیمہ یے

للہِ دان یہ تولہ خنجر وائلنجہ چھُم ژٕلان شر | بتیہ سوزِ ناسہ دلبر کینژھ شاہ نشانہ ونیمہ یے

لاگِتھ بہ بیرہ سنیاس فیرِس وَنن مُلیمہ ساس | تس روِس یہ سوِن تہ اطلاس چھُم جیلخانہ ونیمہ یے

بیلہ اوس تازہ اُلفت اُذ مس تہ روبہ کانہہ کتھ | کُنہ ساعتہ گرٕہ ہتہ پرٕژھتس تی غائبانہ ونیمہ یے

کیاہ تام خارہ اوس گوڈہ دا جنس تہ ناوے | وونی چھُم کران ستمگر کم کم بہانہ ونیمہ یے

رووُم میہ بالہ یس پتھ یاوُن ارام تہ راحت | اُمہ ہم تہ چھُم تہنز سُتھ گنج تہ خزانہ ونیمہ یے

چھَس ماریو منز آوارہ کرہ ناسہ سیون چارہ | وُنی زنیس ژٕہ وارہ وارہ موٗ دیرے دہانہ ونیمہ یے

کعبس اندر ژٕہ بوٗس مینژ ہمبرن چیان مس | تمہ سوٗمہ چشمہ ڈیشتھ سپنان گمانہ ونیمہ یے

کُنہ چھُم نہ ڈیو ٹھمت ژانہہ تیتھ بیاکھ نازنین | راوان چھَس وُنے کیاہ تمہ سُند نشانہ ونیمہ یے

یا میانہ سِتم تہ بیداد نتہ آرہ کوٗت سُہ آزاد | کُنہ ساعتہ چھُم پوان یاد تمہ داستانہ ونیمہ یے

ل ماسٹر جی پنڈت زندہ کول ثابت کی غزل "شمرن پننہ دزانم یہ ییمک نشانہ ونیمہ یے" سے متاثر ہوکر یہ غزل اُسی زمین میں لکھی گئی ہے۔ مسودے میں کچھ اشعار سیاہی اور کچھ پنسل سے لکھے گئے ہیں، اور نیم محو شدہ ہیں۔ غزل شاعر کی نظر ثانی کی محتاج رہی ہے۔ (گنجو)

غزل

چھس شوقہ چانے بیقرار   معشوقہ یوان چھے نہ عار

ہا مارہ متہ رُود ہم کتے   یِکھنا رُٹھتھ نالہِ متے   ژٲلہِ ہیم دِلک غم تہٕ غُبار

چھُم آتش چانٛی گاشرو   یمبرزلے ہِندہِ بوٚمبرو   چھوٚوُتھ نہ زانہہ میوٚنے بہار

منٛز بول بوشس کیاہ وَنان   یا زانہِ عاشق خستہ جان   نتہ زانہِ پنجرک جانوار

چھُے فتنہ خوشبو منٛز گُلس   یِتھ لولہ زر میانِس دِلس   آوارہ واوو تُل مہ نار

کیاہ کرہ کوُت کال ژالہ غم   اندری گلان چھس دمبدم   چھُنہ لولہ نب مرنُن ازار

دوہہ چھُم گژھان فکرن اندر   راتس چھیوان خوُنِ جگر   یِژھ زندہ گانٛی کیاہ بکار

آزاد چھُہ جاہِل نوجوان   کاہے وُچھُم ہوشس یوان   کاہے گژھان بے اختیار

غزل

پوشہ متہِ لالو ژاو روشنے   اُتی روز وکنہ ونہ دوینے بوز

وِیرہ جانہ رودُم راجہ مالہ نے   وائرو باژو ہیوتہ ہم دوٚر   ژہ تہ یہ ژاو ہم نیرہ لوت گٔنیے

پرزٕنٕ شوٗبیاٗ لول باگرٕ ڈنیے ہولہ سیتی گلہٕ میون دل بیاہ رُمہٕ دار شیشہٕ گرٕ ھدار میون ہیوٗ نیے

ہا پرٕ نہٕ صنایہٕ گوٗ میون یاوٕ ڈنیے اورٕ کنہٕ دِل میون چھُنہٕ رٕ فراٗن نادان کوتاہ پہ غرض افٕ نیے

شیٖنہٕ مانہٕ ہندٕ سو پاٗٹھ یان چھُم چھوٗنیے خارٕ کیاہ زٕ دے یارٕ ہے ہاٗ دٕزہٕ دٕزہٕ ھتوٗو تم ریتہٕ کالی ہنا نیے

گٕریشنہٕ کرٕ ہس پوشہٕ وتھرٕ نیے کریشان زوٗ چھم ڈیشنہٕ کر چھاوٗن ھتوٗہٕ ہُس ڈوٗلہ یاوٕ رٕ نیے

زانہٕ ووٗنہٕ وُچھہ میہ آزادس گٕنیے تہندٕ سنہٕ ہَن معنے زٕہ تسٕ چھہ پاگٕ نٕ پانسٕ تہٕ جواب دیوٗ نیے

•

غزل

چھُس وَندہ دٕزان تیٖرہٕ تہٕ ریتہٕ کالہٕ بہٕ تاپہٕ
ژٕ ووٗتھہ ژینہٕ بیٖین کیازٕ پنُن سایہ وَنے کیاہ

کمہٕ ساعتہٕ گُڈٕتھ میاٗنٕ ہوس میاٗنٕ تمنا
سوٗرٕے ژٕ زانکھ پانہٕ بے پروایہٕ وَنے کیاہ

یتھہ پاٗٹھۍ چھُہ برجوش آمژٕ پھُلیہ پیٚوان ڈولہٕ
چھُم لول تیتھے پاٗٹھو گژھان صنایہ وَنے کیاہ

زِ ینِتھ یِہ جُکھِت دیُت میہ یمن چھم میہ تمے لوکھ
یِتھ زندہ مرِس وارہ تلان کڑایہ وَنے کیشاہ

چھم خارہ یِہ کم ییتو خطا میانہِ اَتھہ آسے
دمہ کھ داگدی تلان چھُس توَے پڑنیتھ جایہ ژنے کیاہ

شرمیائی تہ اَرمان دِلکو میائی دَزِتھ پییے
بے آب چمنکی پاٹھو ہارہ چہ کڑایہ وَنے کیاہ

غزل

لولہ وِیداکھ بادہ ہُس اہلِ دلاہ آسہ ہے
زخم جگر ہاوہ ہس داگدی لداہ آسہ ہے

پردہ ژٹِتھ نیبرہ ہا دردہ نیَن پھیرہ ہا
تس نتہ میہ تائی منزلاہ دوُر وَتھاہ آسہ ہے

زانہہ
سے چھُ میہ دادین دَوا یُس نہ سیُن میُون
چھم نہ کران سیتہ کتھا دل میہ بجا آسہ ہے

لولہ اندازن اندر ناز و نیازن اند
تازہ گیاہ، دلولاہ، سادہ گیاہ آسہ ہے

تس تہ گمتو یم ستم آسہ ہمنے زیادہ کم
ضایہ گژھان دمبدم میون صداہ آسہ ہے

نن
نارہ میہ زولن بدن بیوٹھ گژھتھ برز
کاش یتھین ظالمن خوفِ خدا آسہ ہے

وُچھ مینہ خمہ دازا نہ ژِرنی ساسہ بَدی عقلمند   پان پَنُن زانہ وُن کانْہہ تہٕ اَکھاہ آسہِ ہے

شاہ تہٕ گدا ذات کَرُن میون سِرِ زفتنہٕ چھون   آسہِ ہیٚنے کرِ ملون وَن تہٕ یہ ما آسہِ ہے

اکھ چھہ فران مُہرٕ دِیاروا ے بنیس کُرتہِ ہار   آسہِ پیٚنے اختیار بیا کھ کتھاہ آسہِ ہے

اُمس خودائی کتھاہ جان وتھاہ نعمتھ   بندہ گیٚ منز تہٕ بوٗد زندگیاہ آسہِ ہے

بوٗڈ تہٕ لوکُٹ یہ تہٕ یان آسہِ ہینے ہیوٗ وینداں   ملک خودا با گیان خلق خمہ دا آسہِ ہے

سادہٕ یہ آزاد اوس وعدہ کرُن کریُٹھ پیوٚم

یس سُہ دَنان میون دوس تس تہٕ وفا آسہٕ ہے

نوٹ :- ایک اور مقطع یوں ہے :-

"زالہِ یہ آزاد کرِ پیتھ ستم یوٗت شرُ   زَن یہ چھُ کانْہہ بے خبر تن بہ رضا آسہِ ہے"
(گنجو)

غزل[۱]

نولہٕ منز یہ کوٗنہٕ للاوُتھ دل بے قرارہ میانے   چھکھ نا زہٕ لولہٕ آتش للہِ دان امارہ میانے

موٗصُم خیال بُلبُل او سکھ وُچھان زہٕ بیم گل   کمہٕ ظالمَن زہٕ ژٹھہ یہ ترووُکھ زہٕ خارہ میانے

اکہٕ ژھارہٕ چون جارہٕ ہا لولہ سیا فوارہ   پَرہٕ ژھیوٗن زہٕ گو کھ وارہ اُجہ زارہ یارہٕ میانے

لمٕ لولہٕ نارہٕ بوٗز نَکھ بہم دِتھ ادارہ گوٗز نکھ   غمہٕ چیٚنی دِتَن چھکَرِ نکھ با موختہ یارہ میانے

وَدِہ نا بۄ دادِہ چانے دوٗدِہ پیالہ زٕن رٔچھیو مُکھ   کَمہِ گژ ایہِ خطا یہِ کوٗر نیچھ ہالوٗ کچارہ میانے

بلہ ہَن میٖہ لولہٕ دادٕمی گژہِ ہا غمن میٖہ شادٕمی   تیٖتھہ گردشا ہ کرٕکھ نادر دِل ستارہٕ میانے

(چھک)

بے پردہٕ گُل وُچھان چھکھ شہارہ دِل چھان   کَم کَم ستم ایٖچھان چھکھ بے عارہ خارہ (میانے)

(وایٖچھان دوٗر)

مدہٕ وائہ جہتھس بہ مستوٗر وعدٕ ژ کیا زہٕ چھک   رٕکھتہ ترأو ہتم کرٕیتھ سوٗر حدہٕ رتہ یارہ میانے

مستیرہٕ غم ہیٖو تمُ چون شُری بانسی لوٗ گم گرُون   فیرِی دُبارہ شُرِ ییہ میون کمہٕ اعتبارہ میانے

(روٗدتھ)

[۳] یِتھہ پأٹھو لولہ گُل میاگ ژ پتہ رنختہ پھتر زٕیہ ترأو   سوٗسن تہٕ امہ ترائے سوسن مزارہ میانے

آزادؔ سوز دِل چون اوسُم تگان بوزُن

کرہ ہے دوا بٕہ دادِن چھُنہ اختیارہ میا (نے)   ۲۰ر ۲۳ ساون ۱۹۹۵ب

[۱] غزل پر نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ [۲] موصوم سے مطلب معصوم ہے۔ [۳] اس شعر کو بیاض میں ایک اور طرح بھی ادا کیا گیا ہے۔ (گنجوؔ)

زندہ یانہ لولہ گُل میأنئ نیٖتھ پأٹھی لُوسناوِتھ

سوسَن تہٕ ما تیٖتھی پأٹھی لوٗسَن مزارہ میانے   (گنجوؔ)

غزل

مسول بہٕ کرا نہٕ دژا یِس گُلبلہ امارہ چانے

چھُم یارہ یارہٕ گومُت بدنس امارہ چانے

اَمِس چھوان بہارس یاوُن بہٕ ہاوہٕ یارس
ٹھہٕ کہٕ سۆر لۄکچارس گوم لولہٕ نارہٕ چانے

بۄمبرو چھس بہٕ مستوٗرہٕ یمہٕ ٹُلرہ چھُم کران گیوٗر
واہ لبنہٕ منز رژھتھ ویوٗر تھاوِیوم امارہ چانے

یمہٕ ہانہٕ کاٹسہٕ منز کیٚتھ لوکہ پامہٕ ہانژہ، تۄہمت
کرِہ ہا دِلس ملامت، سُہ چھُ اختیارہٕ چانے

دۄیمس گیس بہٕ دلگیر لایان چھُہم غمکۍ تیر
دۄیمہٕ ژلیا یہٕ تقدیر امہٕ زارہ پارہٕ چانے

بےکس یہٕ زار وَنہٕ کس مولوٗم تہٕ چھُم نہٕ پانس
ژے پتھ بہٕ بال مران چھس کمہٕ اعتبارہ چانے

ژٕی میون ازل تہٕ ژٕی لون ژٕی میون قبلہٕ ژٕی کۆژن
اَدہٕ وَنتہٕ کُس مدامیون چھُنہٕ اختیارہ چانے

آزادہ آسہٕ ساقاہ یس پتھ ژہٕ گوکھ شیدا
سُہ تہٕ چانہٕ کھسہٕ تہٕ فلواگژِھ خارہٕ خارہ چانے

(۳۱ جیٹھ ۱۹۹۸ ب)

غزل

تمنا اوشم تنہٕ تَن رلہٕ ہے — ادٕہ سنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

خشمہٕ موت مارہٕ موت چشمہٕ تھوٚد تلہٕ ہے — باغ زَن فولہٕ ہے میونےٚ دِل

جگرس میانس لولہٕ شرٕ ژٕلہٕ ہے — اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

آدنک یار میون وعدٕ نےٚ ڈَلہٕ ہے — ساتہٕ اَکہٕ بَلہٕ ہے میونےٚ دِل

رشکہٕ سیتٕ دشمن شین زَن گلہٕ ہے — اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

نشہٕ تقدیرس تدبیر چَلہٕ ہے — ہوشہٕ ما ڈلہٕ ہے میونےٚ دِل

نکہٕ موت کیازِہ میون دامن چھَلہٕ ہے — اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

ولس میانس یوٚت نےٚ لولہٕ ہے — کیازِہ تنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

اَندری اَندری ہولہٕ ما گلہٕ ہے — ادٕہ سنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

آزاد صبرک جامہٕ نےٚ وَلہٕ ہے — کاٗل ہیتھ ژٕلہٕ ہے میونےٚ دِل

آرٕہ کوٚت بیمار وارہٕ وارہٕ بلہٕ ہے

اَدٕہ سنبلہٕ ہے میونےٚ دِل

۶ اسوج ۱۹۹۶ بکرمی

غزل

کتھ بوز سوزِ دل میون ژٕ مےٚ راوٕ راو لٔگتھ یے

یُمبرزل چشمہ تھوٚد تُل میٚہ مےٚ وٕہہ کھیاو لٔگتھ یے

یِہ چوٚنۍ سروِ قامت قیامُک ہٕند علامت

کرِتھ برپا قیامت قدم ٹھٔہراو لٔگتھ یے

رٕخس پیٹھ زلفِ خمدار خزانس راچھ شہمار

کمٔن گوٚو بخت بیدار کمٔن اِتھ آو لٔگتھ یے

چھُہ راوان کانٛہ یاوُن یِہ زانِتھ ہیُچ باوُن

نہٕ روزان مار شرٛاوُن نہٕ سونتُک واوُ لٔگتھ یے

بٔ ژےٚ پٔتھ گوس بدنام بہرجا شہرہ تتہٕ گام

سۄ کوس لٔنڈ یَتھ نہٕ اَز نام چھُہ لوٚگُت داو ویسیے

ژٕ پھیران دردٕ گامٔن بٔ لوٚگمُت لوکہٕ پامٔن

چھلان یم سون دامٔن تِمٔن کیاہ ڈراو لٔگتھ یے

تھوُن گرٕھ پاک دامن ہمسر کیٛاہ لوٚکہ پامن
کھتھن، ہانژن، وٕدہ لامن ژھ سے کن تھاو لگتھ ییے

گژھان بُرٕ یاوٕنکی پوش ہہان بلبل تہٕ خاموش
نہ روزی حسن نے بوٚشس یہ روزی گژھاو لگتھ ییے

سہ آزاد لولہٕ شیدا میٚہ بوٗز گومُت چھُ فلوا
یہٕ عشقُن دود کوتاہ چھُ آدم کھاو لگتھ ییے

غزل

بہٕ مسوٗل خوٗنہٕ دِل ہارن سہ پھیرِتھ یاہ تازہ یارن سیتی میٚہ کوٚرمُت سوٗر اہارن"
اَنن سالہ زٕٹن نالہ بہٕ اَچھ پوشن کرس مالہ قلے چھیم لولہ گلزارن"
برس شیشن یہ لولکٕ مس اَتھن کینتھ پیالہ ہیتھ روز ییم کرہ بال چھس پرادان"
سنیس ماپوشہٕ بدنس مس مِلتھ کمہٕ شوقہ تھاوان چھس مُشکدار زُلفہٕ خمدارن"
میٚہ کاٹتیاہ لولہ خنجر آے سہ قاتل ماکران پروا مَرس پیٚلہ مارکس کھارن"
دِتھم دِل کیٛاہ کھوتم تقصیر پگاہ روزس بہ دعواگر ستم کرٕ ہم نم ستمگارن"

غزل

ڈلو رندو چھُ مس بَرِ بَرِ ہمن شیشن تہٕ پیمانن

پیاپے اُلفتک مے چینہٕ کرو گتھ لولہٕ میخانن

چھُ از جانانہٕ ساقی پانہٕ لولکٕ مس بران کھاسن

کرِتھ پامال ناوِتھ پان ترٲوِتھ زُلف پیچانن

قُمر، کستوُر، جل، بُلبُل، تھرِ پیٹھ از چھوان بلگُل

گلوتہٕ مسوٚ لو دِتی چاک دامنن گریبانن

اَتھن کیتھ پیالہٕ ہیتھ پرٲران کمہٕ تان حالہٕ ہیمبرزل

چھو بر لو گمُت چھُ اَچھ پوشن بنفشن عشقہٕ پیچانن

بہِتھ خوشبو گُلن اندر ترانہ نو بہارک بر

ورشہ وٲلنچ لولہ بَر نوٚ ہِن باغن گُلستانن

غمن منز ترٲو دیتہٕ ازو، ستمگارو، دلآزارو

یمو زولانہٕ نقادی کَری کَری کمن شیرِ نیستانن

کوٚرُکھ تاراج ژروٚکھ زٕھریٚکیانٕس تہٕ یارانَس
دِلس منٛز کیٖنہ تھوٗی بُرٕ بُرٕ پہنٛدو دیٖنَن تہٕ ایمانَس

پران افسون ہٲوان رنٛگ تہٕ نیرنٛگ جادوٗگر
کران آے خار گُلزارَن سرف تہٕ گَنٛدہٕ پیٖسانَن

یِہ تے دوٚگنیار ژُکَے رنٛگا تہٕ یکسانٕک بہانہٕ بوز
نُمُن ہیٚوٚت برہمنو کا بس مُسلمان ژٕلے مُتحانَن

بہارٕکی دوٚہ تہٕ یاوُن 'عید' دیدن یارٕ سُند دیدار
یِنژ یاوُنی کیٖن نمُن سعہ رگس بزُمُن حوٗرَن تہٕ غلمانَن

عذاباہ کٔژ یُوٚژھ روزُن زندٕ ظالم بنٛدگی اندر
کرُن قٕمہ ربان زوٗتے جان زنجیٖرَن تہٕ زولانَن

یِوان یاد اُلفتکی افسانہٕ بوٗزِتھ شاد پیٚنان دِل
چھُہ سوزاہ یاوٕنُک آزادٕ چانِن تازٕ افسانَن

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء

غزل

بوالہوس دیوانہ لاگُن ولہٕ دیوانس پزٕیا
برٲری سٕندی پأٹھو زاگ ہیٚنہٕ شیر نیستانس پزٕیا

ییٚمہ گمانن پھاس ترأوِتھ پانہٕ وأنی ژوٚٹ نَم تہٕ ماز
ناز تُتھ پیٹھ گاٹلِس ہیٚندِس مسلمانس پزٕیا

ییٚمہ یقینن کینہہ رستیٚن بارہٕ نین دوٕن کرہٕ جُدأی
سینہ دارُن وَنتہ تَتھ دینَس تہٕ ایمانس پزٕیا

دین یوٚد مُشراوِہ یکسان کافری تَمہٕ خوتہٕ جان
ہازٕ لاگِتھ داغ تھاوُن پاک دامانس پزٕیا

کافری دوٚگنیار تھاوُن دین دأری گوو گُنہہ
نفرتیچ اُفیٖن مِلہٕ وٕرٕنی دردہٕ پیمانس پزٕیا

زندٕگی کیٚنٛژھ زہرِ قأتِل بندگی شرمندگی
اَرکھلس دِچھ سگ، بَرِن گوہ ڈمٕژ گُلستانس پزٕیا

کیاہ کرَن گُنہ رسس تہٕ لوٗس بازی گارن ہِندی فریب

ڈُنزہ واوس، گردہِ کھوژُن مردِ ماُدانس پیٚیا

پنجرہ طوطس بُلبُلس قمرس تہٕ جلہ سپی کیٚنژٕ گرٲن

دل ہراوُن سختیٚن اندر سوٗخندانن پیٚیا

پہہ پکان بے دایہ بروٗنہہ کُن شال وُچھان پھیرِتھ پھیرِتھ

مومتیٚن پیٹھ موردہٕ لاگُن زندہ انسانن پیٚیا

گاش اُسِتھ کیاز چھُک اَنماںز اَنماںز پکان

دین برٔنی بیمارہِ سندی پاٹھی منز اَرس جانس پیٚیا

لامکانکۍ قصہ تھٲوِتھ یاد موٗشروٗوُتھ وطن

شِنیہن منز واو میٚنُن صاحبِ خانس پیٚیا

دادی لۍ آزاد للہوان آسہِ کانہہ ضربِ جگر

زانہہ نے الزام دیُٚن پننس تہٕ بیگانس پیٚیا[2]

(۲۰ رجون سنہ ۱۹۴۳)

---

[1] دوسرا مقطع بھی ایک جگہ درج ہے ؎ چھُنے نہ کانہہ چیز زاہ ہلمُ دارِتھ منگان اے آسمان
بے سبب آزار دیُٚن آزادہ نس پانس پیٚیا

[2] ایک مسودے میں غزل کے ساتھ یہ شعر بھی ہے ؎
قودرتن چھُے بخشمُت پرواز کرنک ولولہٕ زٕھ ایہ رُوٗزُن مائے ہیٚتھ گیتا یہ قرآنس پیٚیا
(گنجو)

غزل

بے دردہٕ ژٕہ دِل موٚردہٕ میٚیہ چوٗن غمہٕ صبہٕ گژھ ہیٚتم کیاہ
گوکھ مارہٕ ہا بیمارہ خبر چھےٚ نہٕ وَیم کیاہ

بے دردہ یِہ کُس پَردہٕ ہٕہٕ ہیتھ چھُے ژٕیٚہ اَچھَن پیٹھ
وُنہِ چھُے نہٕ ایوان پَرَتہٕ بنٛن ماز تہٕ نَم کیاہ

انسان وُچھم لول برٛان شکلِہ تہٕ رنگَس
اِنسانٛیتس نِشہِ عرب کیاہ تہٕ عجم کیاہ

یُس دین بہتر تراوِہ نیٚندٕر یادِہ بیدارن
نمہ دیٚنہ خمہ تہٕ بھنگہٕ تہٕ اَفینہ چھہِ کَم کیاہ

ہا رِندہ ژٕیٚہ چھُے زندگی ہُند یِہ سفر زیٛوٹھ
یَس یوٚت سفر آسہِ سُہ ٹھہراوِہ قدم کیاہ

پھُھ پَردہٕ ژٕ اَٹھتھ برونٛٹھ رُٹھتھ چھےٚ ژٕیٚہ خودائی
پھِھ بروٗنٛہہ یہ اَکھ پَردہٕ ژٕ اَٹھتھ خوف تہٕ غم کیاہ

ماران سۆدرہ لہرہ، ہیمان غم نہٕ بٕھٹین ہٕنٛد

سالاب وُچھان کوٚہ نہٕ چھُ سُتر یرتہٕ چھیم کیاہ

دپنٛدارہٕ ییم جاۍ نٕ کار چھِ یوٚد اصل حقیقت

ادٕہ وٕنہٕ اَپُزٕ، بازی، فریب دھوکہ تہٕ برٛم کیاہ[1]

•

[1] یہ نظم "وتستا" میں بھی شایع ہوئی ہے۔ قلمی نسخوں میں مقطع بھی شامل ہے :-

مرٕنکو نہٕ زِنٛدگی قصہ زانٕن ہیرِ تے درویش
آزادہٕ بنٕ آزاد مرٕن کیاہ تہٕ زُنٛدٕ کیاہ (گنجور)

عالمِ عبرت کا ایک لمحہ

گرٕھان چھُم پارٕہ پارٕہ جگرس زٕنہٕ کٕنٕ وُچھت دِلقرارہ میانے

بہارہ میانے تہٕ باغہ میانے خمارٕہٕ ہٕتہٕ لولہٕ چارٕہ میانے

چھوان اَسس بہٕ چانہٕ آشے ہزار دستانہ میانہٕ گاشے

دُبارٕ گرٕہ تارٕہ کرتہٕ باغُس بہٕ وارٕہ پھولہٕ ہا بہارٕہ میانے

گُلالہ ناوُس لگے بہٕ پأری کرٕنٛ دُشمن گوٚسے زٕنہٕ گمہٕ جٲری

میہٕ کُنٕ بنیہ تٔکیہ سٔہ رمہٕ طأری ارامہ میانے قرارہ میانے

ژٕ عارٕ بُرٕزٕ بیمار چشمو وُچھان کیاہ چھُک مےٚ وارٕ وارٕ
بہٕ کیاہ کرٕ بیقرارٕ پانَس لگے چھم کیاہ اختیارٕ میانے

وٕنِدے بنٕ زٕ لگے بہ بأری چھہ دیارٕ سیٚتہ یار سأری
دُعا کرِہم یا دوا مےٚ کانٛہہ ہاہ دِیُم تہٕ کمہٕ اعتبارٕ میانے

مےٚ اُچھ اَنےٚ یم وُدان تہٕ ریوان وِداکھ دیوان تہٕ نالہٕ دیوان
چھُ کرخہٕ دایَس تہٕ عار اپوان ژھر یوٚ اُٹھوٚ زارٕ پارٕ میانے

جگِھتھ تہٕ جوٚرِتھ، کرِتھ کمأ وِتھ، نصیبہٕ میانے یہٕ غم تہٕ ماتم
شراب خانن تہٕ وازٕ وانُن چھہ زندگی کارٕ بارٕ میانے

بُرِتھ ریوان بانہٕ یِتھ زمانس فِرِتھ غریبس تہٕ ناتوانس
ثنا بوٚوِان مالکِ جہانس، ہُران کیاہ چھُس دِدارٕ میانے

نیٚن تہٕ وارن پھُلے چھہ لگِمرٕ اما یہٕ تھرٕ میأنی کوٚنہٕ پھوٚ لگمرٕ
بہ زوٚنہٕ ہندی پأٹھو کأژاہ لگمرٕ ژٕ گنہٕ یِکھنا بہارٕ میانے

غریبہ سِندی کرِدِہ تہٕ کأنٛہ فیرن ہوَس تہٕ ارمان تِہندی تتہٕ نیرن
ولے غمکی جامہٕ وٕلِتھ سوسن پھولان آسِن مزارٕ میانے

وُچھمنہ تہم دوہ غریب اُسس غریب کیاہ بد نصیب اُسس

زہ وارہ آسم تہ وارہ وُچھ ہک شفیقہ تہ غمگسارہ میانے [1]

۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء

[1] معلوم ہوتا ہے کہ غزل میں کئی اشعار پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجو)

غزل

پاپس پیتو انسانہ بے پروائے زہ مولاگ

مستانہ چشمن سورمہ کنئے ہاے زہ مولاگ

وہمو گمُانو زرد کوُرُکھ دردہ گلا بو

شہبازہ بوڈ ہارہ ہنز فڑکہ راے زہ مولاگ

چھک شیرِ نیستان مُلکھ لرزہ جہانس

ببرن بٹھین تل شالہ سندی پاکھٹو ماے زہ مولاگ

یتیلہ سوز آسی کوتہ مارکھ لہرہ سوّدرکی پاکھٹو

زانتہ مہ پنُن سینہ گڑکہ وڑی کڑاے زہ مولاگ

چھکے ابرِ رحمت تازہ کرن زندگی ہندباغ

گلزایہ کڑی کڑی زھایہ ہتول زھور بنیاے زہ مولاگ

تعشوقہ چانے ژٔرو آزادٕن کرٕن قبیلہ تہٕ نندہ بون آدٕن

جگرٕ کی خونہٕ تہٕ اَشہٕ سکے آبہٕ سیتی کوٚت کال دل شہلاوے

غزل

باگلی وَنتے بالہٕ یارَس وارہٕ دیدار ہاوہ ہے

روزہ ہے ساتھاہ مقابل سودٕ دل شہلاوِہ ہے

دوٗر گرٕ گرٕمَس پیالہ بَرٕ مَس بوسہ کرٕ مَس ٹٕہ نیے

چشمہ تلہٕ ہے شرمیہ ژٕلہٕ ہے زانہٕ تہٕ وُٹھ گملاوہ ہے

میانہٕ پینہٕ تہٕ زاگ ہینہ سیتی رٕو دیتھ باغَس تہٕ شر

مسولن فوٚلہٕ راوِہ ہے دِل بلبلن بَکلاوِہ ہے

پُپتہٕ نیرس، پوٚت نہٕ فیرس ریزہٕ ریزہٕ یوٚد کرہ ہم

بازای ہے ہیتھ یہٕ خنجر زمیون ازماوِہ ہے

کیاہ نیٚنا ژوٚرہٕ دِل یاتَس ہوٚسے کانہہ دلبراہ

زاہدٕ ہے دیوہ قندٕرلو پلگ دزہ گُل میانی چھاوِہ ہے

لولہ وَتہٕ وُچھان وُچھان تَس تہٕ ییلہٕ لیہ لوسہٕ ہَن

زانہٕ ہے دوُر سرِ وَنان کُنھ سوُرہ مارِی للہ ناوِہ ہے

بوزہٕ ہے معشوقہٕ سُنہ راوُن کران کیٛاہ عاشقس

راوِہ ہا ہے کنہٕ میون آدَن گوش نادِن تھاوِہ ہے

تس تہٕ ییلہٕ بیداد گاٮہتہ آسہٕ ہن ایوان یاد

ژوُرہ ژوُرے دوُر گژھو گژھو خوُنہٕ باران تراوِہ ہے

گاہ نمان آزاد لولس گاہ کران جنتس طواف

عاٮِرفاہ سُنہٕ اوس یوُدوَے ییم ہوس مُشراوِہ ہے

لہ مقطع کا پہلا مصرعہ اس طرح بھی ادا ہوا ہے: "گاہ نمان آزاد کعبس گاہ نمان بُتخانہٕ پیٛٹھ"

دگنجو

غزل

جانانہ کرِے جان فدا لولہٕ صدا بوز   دامانہٕ رَٹے خُمارہ ہتیو میون مُدا بوز

دِلدارہ ہوس چھُم نہٕ جواباہ تہٕ دِ کھنا   اُتی روز پہ میون سوزِ جگر پاسِ خُدا بوز

چھس کیاہ زِہ وَدان نالہٕ دِوان، باکہ تہٕ ھٹان بال   مستوٗرہ دِلکُ شیشہ پُھٹُم مُے پہ صدا بوز

دیوانہ وَنان کیٛاہ نہ چھُم دیوانگیے منز   لو کچار جُدا. سوزِ دِلکُ نار جُدا بوز

فولادُ حُنکٕ آب پیٚنان لولہٕ نارس نش   یِم میانہِ اَشکی دِ انہٕ پنیٚنہِ ناز و ادا بوز

آزاد دِتھُکھ وعدہ اکِس سادہٕ منوشس

کیا ہتام لیکھتھ چھےٚ ژٕ یہٕ گومُت لانہٕ مُدا بوز

غزل

"دٔر موہیم دٔردانے نُندہ بانے آدِنو   ژٕ سے پیتہٕ دژایس یہٕ کُرانے نُندہ بانے آدِنو"

بٕرونٹھ کُنہٕ حُمرِ رِتھۍ بُہتاوے دِ اَدی لدسینہ پنیٚچ کتاب   بے وفا بیٚرہٕ باجہٕ میانے نُندہ بانے آدِنو

بال چھس اَندری گلان ڈیشتھ یہ چون بُلبُل مزاج   کیاہ میہٕ اوُسُم کرمہٕ لانے نُندہ بانے آدِنو

دٔرہٕ بیٚوٹھہِم شورہ پانس کاژھ کٔرتھَم ہاژلو   مارہٕ پان امارہ چانے نُندہ بانے آدنو

کیاہ وَنے ہا مارہ متہٕ ہیہ کیازہٕ پیٚنِم اَر رنگ   ژھنہٕ کتھ کتھا ییتھہٕ زیٚوٹھ مانے نُندہ بانے آدنو

گاہ چھُہ لولس پتھ مُران گاہے چھُہ حُسنس گتھہ کران

"کم فریب آزاد زانے نُندہٕ بانے آدنو"

غزل

وٕنِس یے دِل ہے آم لولہٕ سیتیٚ برنَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

بوزُم تَس چھہ میانۍ دُشمن پرنَس　　غمہٕ پچے اَتھرے گوٚزنمُ تعوہ

اَمہٕ شرہ دَمہٕ دَمہٕ چھس ہیٚوان مرنَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

وعدٕہ اوس بادام پھُلے ترٕہ نَس　　یاد پیوس وآتھ سورہٕ وَن پوہ

پارٕی پارٕی لگو زِیَس یہٕ وفا کرنَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

چشمہٕ میانہٕ بہٕ چمنن جوٗیہٕ آب فرنَس　　لولہٕ نشاطَس مارہٕ نا ژھوہ

اَشہٕ کے ڈٕلہ مِنزٕہ ناوہٕ ہا میٚتھ ترٕہ نَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

کرٕہ کیاہ دِلہٕ کَس بیتاب ہَرٕہ نَس　　باغ پہ چھُس ایوان بوزنہٕ کوہ

تمُی تہٕ کیاہ باقی تھوٗو راوَرنَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

ناز کیاہ بہٕ چھُم گران لول باگُرنَس　　تاب یوٗد روزہٕ ھم وچھہ ہا بہٕ

میانہٕ خمہ ترٕ لولہٕ وائی لول کیاہ برنَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

وُچھتہٕ آزادنَس وِلہ زار پرنَس　　ساتھاہ آسہٕ ہیٚلہٕ واتن دوہ

شوقہ وائی کتھہٕ نے تاگہٕ ہیزٕہ کرنَس　　دیدار کرنَس دوتمُ دوہ

غزل[1]

توہہ ماڈیو ٹھُوِن آدن میو نُے — غم چھُم گوزڑھنِہ راوونُ ییے
لیہِ چھُمَ لوسان پیہِ نا سونُے — غم چھُم گوزڑھنِہ راوونُ ییے
گوشَن کرِ ہَس پوشِہ وتھرونُے — کاڑہ زُونِہ ژلِہ ہیم گژونُ ییے
کیاہ سَنا پیہ نا دِیہ درشونُے — غم چھُم گوزڑھنِہ راوونُ ییے
کَس سِتیہ لوگتھَ نازہ دیہ پونُے — رُودُس کونہ سترِیہ میونُ ییے
لوت ہیکہ ژاٹھ لکہ گیلونُے — غم چھُم گوزڑھنِہ راوونُ ییے

ل غزل ناتمام رہ گئی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

کیاہ وَنے مارہ میتیو نارہ دزن ہاے — زانہِ سعہ کرجاے دزن نار پیوان یتہ جاے
آر سہا پردہ ژٹھتہ یارہ بہٗ دژامرتہ ژیتے چھتہ — حالِ دِل زُورہ تھویم بالہ میہ کمہ تام رٔاییے
کرہٗ دوبارہ وُچھتہ خارہ یُتے چھُم دردِل — دمہٗ نی پنن حال وَنے نالہ رٹھتہ ہوائے

پھیر کر پھیر کر دٕرِ ژٕ وچھت حوٗرِ ہتو وٕتھ وارٕ ــــ گوکھ بے عارٕ چھیہ کُنی کرٕ اکی تلتھ ہے ہاے

کیاہ وُنے نعبہ چھُہ زن موختہ برتھ حیرا بُس ــــ گُمہ ہٲرٕ ہاز ہ خنجر ہمہ شوہان چھس کیاے

زانہہ تہ سور ہم پٕز مدنوارٕ محبت چرنے ــــ نیاگٕز ہاہس تہ پنٕنۍ غنچہ کران چھک منتاے

ادٕ ہرٕ بارٕ ژٕنیہ تے اوس ژٕ زن عمر وفا ــــ نیازٕ میانٕز سرٕب جگرٕ آزٕ کرِتھ ہے ہاے

چھُس بہ اندیشہ کران فتنہ کران چھُکھ بیدار ــــ نیرٕ بیلٕ جیرٕ پیم نالہ زٕ تلتھ بے وفاے

ہولہ ستھر بال سوندر مال کلان چھس اندری ــــ ازمیہ کٕنۍ لولہ خنجر چھکنہ ٹکان تہ آے

سوز کر یادٕ ژٕ آزادٕ لیکھ آزادی
یہی چھُہ فرقان وَنان تی چھُہ لیکھت گیتاے

غزل

آدم محبت عالم محبت ــــ شانِ محبت سبحان اللہ

لوٗکھ فدا چھس لوٗکھ گدا چھس ــــ الحمد للہ الحمد للہ

لو اچھ فقیری چھُم بڈٕ امیری ــــ لوٗکھ گدا گر بڈٕ بوٗد شہنشاہ

مرد محبت ژھاریاہ یہ دولت ــــ استغفر اللہ استغفر اللہ

دردِ چرِ یہ گرمی یُہ چھکھ دردل   عالم تہ گمراہ عاۓ قبل تہٕ گمراہ

بردار کھوٗکھ در نار زوٗنگھ   شیر نیستان مردِ خود آگاہ

از قول زاہد کربوو تمہٕ توبہ

در فعل ساہد استغفراللہ

نوٹ :- بیاض میں غزل ناتمام حالت میں لکھی پائی گئی ہے۔ (گنجور)

غزل

"جانانہٕ لرِ جان فدا لو لہ صدا بوز"
وُنہٕ پچھے ژیٚہ آدن کرٕ تہٕ پٔنُن وعدہ وفا بوز

چھم دردہٕ باغس تازہ پھلے تازہ چمن زار
دوٚلہ سوزہٕ والین بلبلن ہُند تازہ نوا بوز

نوٗر لولہ نارن حُسنہ کین اہریز پھلین آب
یمہ میانی اشک دانہ پٔنُن ناز و ادا بوز

کفر کَتہ دینک نجے اندِ مے فتنہ گرِ شہ مے دوٗر
نوٗن جلوہٕ پٔنُن ہاو مد نوارہ کتھا بوز

لہ نچار یاون ہار شراون زان غنیمت
لہ چار کی پاٹھی شراونک ژٔن تردو ہا بوز

کربوٗن بو شاہ پوشہ وُہن دردہ پوشن مغز
آزاد بلبلن دِھیانہٕ ڈلن چھے نہ روا بوز

سنہ ۱۹۴۶ء

دوّمُ دور

منظومات

وُزہ مَل

یہ کوتاہ یاونس پچھے باو   کران چھک وُزہ مُلیے داو

نوان کہرِ ژھالہِ چھک پدمانی   پری زَن چھک وُنان اسمانی

شُبان کیاہ پچھے ززی پأراو   کران چھک وُزہ مُلیے داو

غنیمت لحہ کرِ جار کر دمہ   کران چھک باشہِ ماران ژھوہ

بران اَتھ شور یاونس چاو   کران چھک وُزہ مُلیے داو

چھوان رویس تھوان چھک ٹھار کو   گہے رِڈ مال گاہے نژ کر

چھُم کیاہ نندہ بون یہ چون ورناو   کران چھک وُزہ مُلیے داو

یہ کُس دِلبر ہہت گوے ہوش   شہہت زو نتھ بہِ اندریم جوش

وانتھ زانیا بننتھ نیس آو   کران چھک وُزہ مُلیے داو

کمیَ گندرَن کرکھ وُڈ بالی   گپی سینہ ژیہ سعہ ندہ مالی

زہِ زانج نکھ نارہِ تس کیاہ ڈراو   کران چھک وُزہ مُلیے داو

کہندے ہولہ چھک بیتاب   بران لارہ لارہ نارہن آب

کران لولہٕ وَتن پھِر کاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
گگھے گٹہِ شوٗبہ یک اَچھ داگر   گجکھ کاوٗن اندر وَنہاگر
لُجی واوس اندر زَن ناو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
ژیَہ ییلہِ اکھ جلوہ ہوو تھ پُور   نہٕ مرٕ موٗسالی تہٕ کوہِ طوٗر
تیتھے ... بلواہ دوبارہ ہاو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
ژیَہ چھی شاہ ... زر ...   یمن بے تاب جلوٕن مژہ
... سوزاہ اسے ہیچھ ناو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
بَرِتھ اَمہ سوزہ سیتہ یم اَدِل   سپز آسان تہندی مُشکل
یمو روٗٹ والہ واشے واو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
کَمَن تھَزِن ژیَہ کوٗسُتھ شر   یمن سُنزن تہٕ نظراہ کر
یہ کرشمہ ستے خاک زانیتھ تراو   کران چھک وُزہ مُلیے واو
وُنان وِلہٕ زار ... آزاد   وَژے واہٕ لنجہ لایان ناد
بگرمی ... جگر شہلاو
کران چھک وُزہ مُلیے واو

بٹہٕ کوٗر

درم پھولرو وتھن شرم کرٕی کرٕی یے   بٹہٕ کوٗرہ مأری منز سعندر یے

زمی بخشنے پرمیشور سییے   بٹہٕ کوٗرہ مأری منز سعندر یے

دردہ شاہ کود لرہ ہشرہ پانژادری یے   آیک کمہ آگری سییے

اسہ وُن سوز چون رسہ برٕی برٕی یے   بٹہٕ کوٗرہ مأری منز سعندری یے

نوتہ کتہ مشک دار بانز بہ ری یے   پھولہ وُنی یاسمن تھزہ سییے

کستورہ نافہ سینز نوودُ لمی بہ ری یے   بٹہٕ کوٗری مأری منز سعندرو یے

منہ مقس شمعس گتھہ کرٕی کرٕی یے   یان زولتھ ژیہ لولہ سییے

یہ تہ چھا کوزمت کاگتہ پیمبری یے   بٹہٕ کوٗری مأری منز سعندری یے

وأروہ کھوتہ چھے مالینچ عمری یے   رنگہ رنگہ ناما ورٕی سییے

مول چھُ حاکم باگے دفتری یے   بٹہٕ کوٗری مأری منز سعندری یے

پرُد زُ پھٔر چھے ژیہ یاوری یے   کرمن ہنز بہودری یے

یہ زنم دِتھے ادہ ایشوری یے   بٹہٕ کوٗری مأری منز سعندری یے

نامہٕ تھو رامُن ناو سوٗر سوٗریے — سیٖتا یہ کُن دُچھی سونٛدرٕی یے

یوٗنٛگ راوُن ییٚنہٕ راوٕرٕی یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

شاہٕہال دٕرایِتھ منٛز بانٛزٕی یے — بوہن تھاوِتھ شلوار نرٕد یے

تن چاٚنی زو تان دوتہٕ اندرٕی یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

تازہ گُلزارن کرٕ ہوا خوٗرٕی یے — ہوشہٕ رٲوز پوشہٕ گونٛدرٕی یے

ہُنٛدرہٕ تہٕ بوٗمبر چھی مگرٕی دٕرو یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

ہٹہٕ گنڈ تُلسی ہارٕ شہٕ لاگ کرٕی یے — ساعت دُچھِتھ مُنز راو تھنٛدرٕی یے

ببٕر کارٕ گیہٕ کار چھُنہٕ مرمُرٕی یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

دوٗرہ ہرکہ چاٚنی کیاہ نوٗرہ بُرٕی بُرٕی یے — نرکرِوار چھُنہٕ جُرٕی جُرٕی یے

گوڈٕہ گوڈٕہ جامُن دامن ژرٕی یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

باگہٕ دان مالی سٕنٛز کوٗرٕی ہیہٕ تھرٕی یے — لو لکہٕ بازِنٛچ دیدرٕی یے

بلبلوش چھون کیاہ سوزہ بُرٕی بُرٕی یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

مارتن منٛز گٕنٛدھن چھاوِ لاورٕی یے — غارت گٕڈٕھ بہو دُرٕی یے

دردس نشہٕ کیاہ پردہ تہٕ ڈھرٕی یے — بٹہ کوٗرٕی مارٕی منٛز سونٛدرٕی یے

لوٗژہ ریٖ ژھٹہِ بند بیہِ ژٕ بہٕ ہرکے — اطلس کیمخاب زرٕی یے
ناپائیدار اُرِی تہٕ بازٕی گرٕہو یے — بٹہ کوٗرِ مأری منٛز سونٛدرِی یے
لوٗکھ جامہ وَل غیر بازٕی یے — لوٗبہ نے وِکنہ تہٕ پٔرٕی یے
ژٕ لوٗبہ نے سونہ رگچھ حوٗرہ نوٗ کرٕی یے — بٹہ کوٗرِ مأری منٛز سونٛدرِی یے
گژٕ وِزہ پاوسے یاد سونٛدرِی یے — آزادٕ — سوخن وَرِی یے

کأشرین مانان چھینہٕ کأشرِی یے
بٹہ کوٗرِ مأری منٛز سونٛدرِی یے

نہ استاد (عرفی) کا یہ شعر ملاحظہ ہو:-

"چون زن ہندی کسے در عاشقی مردانہ نیست
سوختن بر شمع مردہ کارِ ہر پروانہ نیست"

(گنجہ

پہلہٕ کوٗر

اَکھ تصویر دیکھتھ

اَتی روزِ وارہ بوز میانہٕ دِلہٕ زاری   پہلہٕ کوٗری لولہٕ وَن ہاری ییٚ
سرو خوتہٕ شۆبان چھےٚ قدٕ داری   سگ دِتے کمہٕ وَنچہٕ یاری ییٚ
نگہٕ نس تہندِس لگزہٕ پارِ پارِ ہی   پہلہٕ کوٗری لولہٕ وَن ہاری ییٚ
جامہٕ چانٕی شوبی کمہٕ شامہٕ سۆنہٕ زاری   ہاری مَندی زُلف کمہٕ پاری ییٚ
وگنیَن سیتی مالاٚ ژھتہٕ دوس داری   پہلہٕ کوٗری لولہٕ وَن ہاری ییٚ
دود کیاہ گُدریو یتیمہٕ سمساری   پیٹھ وَنن بیٹھہٕ ہاری پاری ییٚ
جود ما کوٗرنے کانٕسہٕ جود گاری   پہلہٕ کوٗری لولہٕ وَن ہاری ییٚ
سوز کمہٕ ساز گُک کن داری داری   بوزان ژہٕ چھکھ اُچھہٕ داری ییٚ
کتہٕ چانٕی ساز ندر تہٕ سیتاری   پہلہٕ کوٗری لولہٕ وَن ہاری ییٚ
اَسہٕ گۆنہٕ ہمدِ نجہ بہٕ زِ کھرٕ اَچھہٕ تل ہاری   دوندہٕ کیاہ چھےٚ ژیٚہ سوندی ییٚ
بادہٕ تمُہ بہٕ کیٚے پٔزرہٕ نہٕ فراری   پہلہٕ کوٗری لولہٕ وَن ہاری ییٚ

پوشہٕ مادٕ چھے بُمبرِ چارِی چارِی   رُمبرِ رُمبرِ گُمبرِ گوٚسے جارِی ییے

دَمہِ دَمہِ پوٚشنَے یہِ شرمدارِی   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

حارتن کوٚرنس چانٕی خمارِی   خاب چھا کنہِ بیدارِی ییے

مستی چھا کنہِ یہ چھُہ ہشیارِی   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

لولس چانِس چھِہ خریدارِی   لولکہِ لال بازارِی ییے

ینیترِ نادارو لوگ باپارِی   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

دُنیا ڈیوٗ ٹھُم برُم تہٕ بازی گارِی   دیارن مُتھ گمتھ سارِی ییے

یارن منز چھِنہٕ رٲوز ہرش یارِی   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

کینژن گرٕ تہٕ گوٚند جامہِ سعہ ہارِی   کینژن سَر تہٕ سرداری ییے

کینہہ بکان وڈہ نۍ کھیرِہ ننہٕ وارِی   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

ازلہٕ لارِنس تن دِت سارِی   اورمے سَن زرہ وَن ہارِی ییے

سارِی حارّان تمہِ بازرِی ییے   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

سورِمس تہٕ سازس چھِنہٕ پایدارِی   دردس چھِہ وفادارِی ییے

ساسہِ بوٚد گنج لوٚہ چانٕی رنجگارِی   پہلِو کوٗری لولہٕ وَن ہارِی ییے

کینول ہیتھ دزاِیکھ اَری اَری   روشہ روشہ آمہ اِنہاری ییے

یان ولتھ دوٗرے پوشہ سبزاری   پہلِ کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

کارِ پیٹھ یاری تے بیٹھ دیوداری   چھی ژٕیہ زٕہ آلوان ساری ییے

پوشہ وَن چھی کران پیالہ برداری   پہلِ کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

صنوٗر تٔس جانس معنہ ژاری ژاری   دال میون ہیٔژھ ہاری ہاری ییے

ییتھ پٔ اُٹھی ہارِتھ چھ بہان زاری   پہلِ کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

بلبلہ یار میوٚن بیٹھ گلزاری   ڈیشہ ۂن یوٚد شہ ہنجاری ییے

میانہِ کنہِ وُنی زنیس زاری پاری   پہلِ کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

آرہ ولہِ جگرس کنڈی تھوٗن لاری   ییمبرزلہ بیماری ییے

سنگدل کوتاہ لوگنٔ بے عاری   پہلِ کوٗری لولہ وَن ہاری ییے

یان آزادَن لولکہ ناری   شین زَن گولنٔ ہاری ییے

دُپی زنیس چھا روا اِی دلازاری

پہلِ کوٗری لولہ وَن ہاری ییے   ۳۰ اسوج ۱۹۹۹ ب

لہ ابن مہجور نے آزاد کو "پہلِ کوٗری" کی ایک تصویر پیش کی تھی۔ اور فرمائش کی تھی کہ اپنے تاثرات تصویر کے دیکھنے کے بعد انکو بھی بتائیں۔ یہ نظم وہی تاثرات ہیں۔
(گنجو)

ایوانِ غزل

پیامِ آزاد

غزل

پایس پیتو انسانہٕ دیوانہٕ ژٕہ مو لاگ — برہمہٕ پیٹھن میخانہٕ مستانہٕ ژٕہ مو لاگ

پانو ہیٚژِ ہا سیٹھہ روز ژٕ و رچھہ نصیحت بوز — شمعن اندر چھُنہٕ سوز پروانہٕ ژٕہ مو لاگ

چھُنہٕ دوہ ژٕ گُلن خوشبوے گیو فائدُ گروے — بد خوینےٚ سیٹھو خوے حارانہٕ ژٕہ مو لاگ

چھاوان روین یان گوٚو زُلف پریشان — اُمہٕ ہاوسہٕ حیوان انسانہٕ ژٕہ مو لاگ

دُنیا چھُ مردن جین جیلس اژُن چھا کھیل — گرژھ دوستس سیٹھو میل بیگانہ ژٕہ مو لاگ

رنگدار گُل رٕتی رٕتی یت گُلشنس پھُلِتھ کیتھ — ناپائدارن سیٹھو یارانہٕ ژٕہ مو لاگ

تھف کرُ میٚیہ دامانس پننس ترٕ بیگانس — اَتھہ موٚ کلس پانس زولانہٕ ژٕہ مو لاگ

ژھانڈان تہٕ جوہر ہیوٚ تمت دلس چھےٚ شر — پُھکھ یانہٕ سمندرس خانہ ژٕہ مو لاگ

گژھ موٚ لےٚ تھانکُ چھُکھ پوٚرہ دُکانکُ — حس کر کھےٚٹےٚ وانکُ پرمانہٕ ژٕہ مو لاگ

خوش زندگانی ہندہٕ نشانہٕ جانی ہند کر — چھی دوہ جوانی ہندی غمخانہ ژٕہ مو لاگ

مردی چھُنہٕ پانہٕ راو دماغ دِل شیراو — کاراہ ینن رُت ہاو سامانہٕ ژٕہ مو لاگ

آدن چھُ آزادس کیاہ پتہٕ ناسادس — وُنی توس دِلدارس، دیوانہٕ ژٕہ مو لاگ

غزل

تُلن قلم تہٕ لیکھٕن سراپا نتہٕ خوش آمد سعہ سخن وری چھا
زٕلیٹھ کرِتھ تہٕ تلے سونٛگ سادہ لوٗکھ لُٹاوٕنی بہودٕری چھا

تُلِتھ حیاتہٕ مُلِتھ یہِ خوشبو وُلِتھ زری ہانِہ بہان طاقس
چھ چھُنٛبہ لان تس وُچھت جہانہ زٕہ وتنہٕ اُمی سے ونان تٕری چھا

نہ سوز دردل نہ شور درسر نہ چاک جامن نہ پاکدامن
یہِ عاشقی چھا، گداگری چھا، یہِ شاعری چھا، قلندری چھا

مہ بوز وُنان اَسی بہٕرتہٕ وارِلی چھُ کتھ نہ میٹھ چھوان بُلبُل
یِمن ضعیفن تہٕ بے زبانن حریف لاگُن بہودُری چھا

کران کٲڑلی محبتکُ سنٛز تھوان جامن وُلِتھ ژھوٗرے کرٕنٛز
وُنان اَلِتھ جنگ زرگری چھا یہِ رہزنی چھا یہِ رہبری چھا

پزر کڈان نون اَپزٕ دٔباوان یہِ پوٚز وُنُن کیازِ مارِ ناوان
وُچھت نظر بازتوے چھ راوان یہِ دلبری چھا ستمگری چھا

زبان دراز چھی زبان پٔ مطلب پٔنُن خودائی پٔہ بندگی منز
یمن یوان زانہہ برادری تہٕ محبتس منز برابری چھا

وَنے نہ بوزِتھ پیام رومی دَپے نہ زونتھ امام رازی
سونے چھہ اُمرِ خرِوزان پیھم ژٕ یہ یارِ ساری گمتہٕ زری چھا

ژٕ لامکانس اندر یہتھ خوش میٚہ کیُت جنونُن تہٕ پہٕ خونٕ آتش
یہ بندٕ چونٕ فتنہ گرِ تہٕ روکش ہیچھان پہٕ تھے پاٹھی برادری چھا

وُچھتھ سینٹھ وُنی دٕرتھ ژٕ یہ یارِ ونان ساری چھہ دینداری
ژٕیہ ھتاو ہرٕ لولہ دانی کٔرز ژھتہٕ ژٕ اُرتھ یہ کافری چھا

پرن آزاد چھہ یم ترانہ ہیچھتھ تہٕ زانتھ وُچھتھ زمانہ
نہ گُل نہ بلبل نہ مے نہ مطرب تہٕ شاعرن نش تہٕ شاعری چھا

غزل

نظر یا نٔے کُن ژٕ انسانہ کرتو ستو رٔتھ دین و دنیا پٔنُن یان سرتو
ژٕ چھک از لکے نورہ گے پورہ پرٕتہٕ تتمی نورہ سیتین زٕ عالم ژٕ برتو

چھُ تقدیرٕ والین مُبارک   ژٕ پننے نصیبُک قلم پانہٕ گرتو

کرِتھ دورہ دوراہ مَرِتھ زورٕ پننے   طلسمات ییمہِ آسمانکۍ پھُٹرتو

پہٕ تسبیح تہٕ زُنّار زولانہ کوٗرہے   بُچھن واش نیری ژٕ یِم گنڈمُژرتو

ژٕ ییمی زندہ کوٗرنکھ بُرِتھ لول تہٕ یڑ   سُہ چھارِ تیتھٕ ستمگر وَنی زانہہ تہٕ مرتو

ییمی شیر تہٕ بوٗر لاگِتھ یہٕ وسواس   ژٕتھ ہمتُک نیرٕ تَس ریزہ کرتو

دِماغَن تھوان عقلمند چھے رٕٹٕ مالہ   ژٕ شونَن کِتھ چرس تہٕ بنگہ بَرتو

بنیوکھ عشقہ مسکین لاگِتھ سہ خنور

دِلَن زندٕ کرٕونی غزل تازٕ پرتو

غزل

دین و دُنیا ہاوسَن پتھ رادٕ روٗدُتھ تی پرٕزیا

مُشکہ رُستین پوٗشنہ پیٹھ دِل ہرودُتھ تی پرٕزیا

ہا وطن دارو ژِیہ وطنس کُنڈٕ ہا ژھکرادِتھ وَتَن

ہے کمن پوشہ وٕنن دُدوَن ہنوٗدُتھ تی پرٕزیا

بلبلن چانین ہا کوز پانژائی کاوو آلی ناشس

لول ییمہ نے لونہ رستین باگرووتھ تی پزیا

خدمتس مردی کنتھ تہ ملی یہ یا مردی ہیتھ

ناو مردن ہند ژیہ ہے ہے مندہ چھوتھ تی پزیا

منز بہانن اکھ بہاناہ خدمتک زونتھ یہ علم

عالمن عزت تہ حرمت راوہ رووتھ تی پزیا

شاند تھاوتھ غارہ نے ہشرہ براندہ کنہ چھکن کیاہ چھلو

غارتس نیلام کرکر نام یووتھ تی پزیا

یس ڈیکہ آلی راوہ عرشس فرش ہیتھ وقت نیاز

سے ڈیکہ دروازنے بیٹھ کیازہ ژووتھ تی پزیا

در بغل تدبیر تہ تقدیر چھے تیر و کمان

بر و نتھ کن وائتھ نکاراہ کونہ یووتھ تی پزیا

بنگہ تے افین ملہ دتھ چوو ہتھ مس پیالہ پور

دورہ کین بگانہ نے ہند تکیہ تھووتھ تی پزیا

واے پنٕنہِ نس مأذِ ملکس چھُک کمو چشمو ڈُچھان

ناخلف اولاد لاگتھ کھیاوٕہ نوو وُتھ تی پرٕزٕیا

بس مرُن اوسُے ژٕیہ زونتھ پتہٕ پرٕن میراث ملک

زندگی ہُند خوانِ ناحق بارٕہ ھُو وُتھ تی پرٕزٕیا

بأرِس ھاوان چھُک ژٕہ اے آزاد یارن دوستن

پان پننے کونہٕ اَز تانی سنبلو وُتھ تی پرٕزٕیا

(۱۹۳۸ء)

فٹ نوٹ :- عوامی راج سے پہلے غیر کشمیری حکمرانی اور حاکموں کا ذکر ہے۔ کشمیریوں کو اپنی حالت زار سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ہوشیار ہونے کی تلقین کی جاتی ہے۔ (گنجو)

غزل

یہ عأیش وعشرت چھُہ بوڈ مصیبت ارام تہٕ راحت چھُہ محنتس منز
کوٗرٕ تھ ژٕیہ رُت کیٛاہ نو بُتھ نہٕ رُت عمل گومُت بدٕ تھ چھُک ندامتس منز

درین پأٹھِن بارٕہ سنگرن منز چھیہ خوان جیگرٕ تہٕ بن جوأہر
ھوی ژٕیہ راحاہ ہمیشہ تاجس ژٕہ زمان اپی چھیہٕ ژٕیہ قسمتس منز

زٕہ گُلشنن منز فوٗلکھ بنتھ گُل ییٚہ مون سارٕنیٚو زٕہ دل کرکھ خوش

اَسان ہیٚکھ شیرٕ ہیٚتھ تہٕ ساقاہ ہیٚکھان ہیٚیہ پیٚکھ ذِلتس منز

شہلہ گُلبن تَل تہٕ سرحدن منز ہہان چھ تسبیح تہٕ مالہ پھیرٕنے

خودارٕ چھیمٕنز پیٚز چھ یوٚدسہٕ گرمی بچاَرٕ کرٕن کیاہ قیامتس منز

یہٕ منگہ پننٕس خودائے پاکس روزِ محشر الگ مکانا؟

یہٕن تہٕ کھیوٚن چیوٚن شوٗنگن تہٕ عشرت اگر ییٚتہٕ ت اوٗ چھُ جنتس منز

غزل

مُبارک تازٕ دورانس مُبارک   مُبارک سازٕ و سامانس مُبارک

سہ پزٕ انیوٚمُت سرٕ ایوٚمُت ہمہ گوشہ دوٗرٕ   نوٚس دِنِس تہٕ ایمانس مُبارک

گُمتو اَسی حنایہ کمِ گُل ژھایہ ژھلیے   شو بکھ الحقہ پاک دامانس مُبارک

بنن جنگی سپہ دوہ ذی عشقہ مسکین   ذرا اکرٕ تہٕ غزل خانس مُبارک

سپُن وُمہ ذی شانہ سازن بخت بیدار   مُبارک زُلفِ مردانس مُبارک

نہ ڈیوٗانھ کُہ توپ نے بندوق نے بم   چھُ سامس تہٕ زِیمانس مُبارک

گیہ ڈ گیہ دؤر نوٗ نوٗ روشنی وائژ ۔ نوٗس ژٔندرس تہٕ اسمانس مُبارک

تہٕ زانتہٕ تم ہیمو عبرت امیک روٗٹ ۔ چھُ اُٹھ گاشس اندر کوتاہ انہ گوٹ

غزل

بے دردہٕ لولکو بہانہ کٔرتھ کٔرتھ ترانہ لولک پرٔن روا چھا

محبتُک مٔنز بکار چھہ ہمت ڈٔرن تہٕ غم ہیتھ مرٔن روا چھا

زبان زائہٕ ج مثالِ بُلبُل دِلس اندر چھے نہ سوز بلکُل

مخولہٕ کٔرتھ کٔرتھ یہِ لولہٕ گلشن ژٔرن تہٕ برہم کرٔن روا چھا

دِتھکھ ژہٕ ازلن محبتُک گُل ہمیشہ نوٗ لِنے محبتکو گُل!

نہ پیچے ہرُد تے نہ سوٗنتھ بلکُل ژہٕ یہٕ کرٕتھی ینکو یاٗ ڈٔنہ ہرٔن روا چھا

ژہٕ ہاوس ژھکھ ونان محبت محبتُک خوٗن ہیوان بگرٔن

لطیف تہٕ شیرینِ یہِ ناگہٕ چشمہ کثافتو سیتی برٔن روا چھا

سُہ چونٕ دِلبر چھُ چانہٕ لولہٕ کرٕان سنٔز تہٕ برٕان پیشالہ

سُہ آشہٕ رٔدز یتھہ خیالہ چانے ژہٕ بہٕ نول بیٖین باگرٔن روا چھا

ملک، دِ نے سجدہ اُتھ جنوٗنس طواف کرِنے ژِیہ سوہ گہ حوٗرہ
یہ لولہ آتش رِبے تہِ رۄدس اندر فِطرتھ راوہِ ژُن روا چھا

ژِہ کالہِ زُلفن تہِ کاکلن چھُکہٕ چھان کمہ لولہٕ اُتھ لعلے مژ
بہان یتی آسہ چون دِلبر سُہ خانہ سرفو بُرُن روا چھا

ژِہ زاکھ انسان بڈیہ کھ انسان کتے جنیہ کھ ہیٚونہ کتے مُسلمان
چھُ چون مذہب گُنہ رتہ یکیان ژِہ اکھ بیٚ اکھ گنہ ژن روا چھا

یہ دردِ نیٚہ ہُند فضاء دِلکش وُچھت چھُ آزادہ دل گژھان خوش
ژِہ نیٚر گنڈِتھ لولہ تیرو ترکش سہن تہِ شالن ڈُرن روا چھا

غزل

آرہ کیتہٕ لارمو نِشہ بیگانس | پنہٕ نس پانس سعنے ژار
یُس چھہ چھن ژھاران چھُے نِشہ پانس | پننس پانس سعنے ژار
ناو پچھُے کوٗرمُت سوٗد نو نقصانس | دِپن بنز رواں زینت دیٖار
چاوِہ کمہ بہہ آکھ مژ گانس | پننس پانس سعنے ژار

اُلتھ چھُک داران دوٗرہ آسمانس — یہ چھُ انسانس خدمتگار

گتھہ کران چانِس یتھ دیوان خانس — پننِس پانس معنے ژار

ژہی چھُک باغوان یتھ گلستانس — چانی گُل تہ چانی گلزار

ژہی کیاژہ حارَان منز واٲرانس — پننِس پانس معنے ژار

شیرہ ژندم دِوان پھیر نیستانس — دمہ دمہ دمہ ہے چھے نمسکار

دمہ سیتی ہمیوش پھیہ لیہ واٲرانس — پننِس پانس معنے ژار

راچھ کر پننِس عہد و پیمانس — پننِس یارس روز وفادار

کیاہ چھ منز کعبس کیاہ چھ بتخانس — پننِس پانس معنے ژار

حق پننُن نیچھ وال حق سُبحانس — ادہ حق ژھانڈنُک چھک حقدار

پانہ کر حق حساب دانس دانس — پننِس پانس معنے ژار

گژھہ ڈیرہ دامانہ رٹھ جانہ جانس — دمہ دمہ لاگس ناز بردار

شوٗبہ ادہ لاینہ ہقف گریبانس — پننِس پانس معنے ژار

کیاہ چھُ غم دردہ کس مرد بادشاہس — ملکن تہ فلکن ہُند چھُ تاجدار

حوٗرہ چھس تاہ ڈران رخت شاہانس — پننِس پانس معنے ژار

آب ژبتراٲژہند کھال اَسمانَس — ناساز روزی یوٚد سمار

ناز کر پننِس تازہ دورانَس — پننِس پانَس معنے ژار

شیر خار زانان تدبیر دانَس — فندہ باز تقدیر زور آوار

بندگی چھہ کران رند مستانَس — پننِس پانَس معنے ژار

بیٚہہِ نا آغز چون بیٚیٹھ دیوانخانَس — تھوونکھ مالِک بیٚیہ موختار

دوہنوے ذمہ دار پانَس پانَس — پننِس پانَس معنے ژار

وَنہِ کیاہ آزاد نشہِ غارٕ زانَس — چھُنہ وۄنی رۄد مُت وَننَس وار

وَنہٕ ہا یوٚز لگان ٹیٚوٹھ انسانَس
پننِس پانَس معنے ژار

غزل

مہٕ لاگ پان پنُن زالہ ہستم ژالہ وَنہٕ یو بوز
ستمگار چھے دُنبالہ ستم ژالہ وَنہٕ یو بوز
یہٕ چون یوت ژالُن چھہ جایٕ خانہ خرابی

غارت پچھے نہ ژہ مشقالہ، ستم ژالہ ونہ یہ بوز

رباب چنگ تہٕ زتٕن چھنو دردہ سیٚے مشنہ

ییٚتیے چھ شیرماران ژھالہ، ستم ژالہ ونہ یہ بوز

وسان پچھے نہ یہ خمار گرٕ ھان چھک تٕہ ژہ بیدار

چومت پچھے ژیہ یہ کٕس پیالہ، ستم ژالہ ونہ یہ بوز

چھ یس سوز جگرتشنہ ٹسہ بیٚیہ روزہ سوٚدر چیٚتھ

ژہ گو کھ ییرہ اکی پیالہ، ستم ژالہ ونہ یہ بوز

ژیہ کمہ حالہ گندان نالہ چھی فند باز گندن وآلی

بنتھ اوسے انتھ سالہ، ستم ژالہ یہ بوز

چھوان درٛاد یہ آزاد ہیٚوان سوز دلس داد

ریون واگی دوان نالہ، ستم ژالہ ونہ یہ بوز

●

ے غیر کشمیری حاکموں کی طرف اشارہ ہے جن کو کشمیر سے باہر کے اطراف سے لایا جاتا تھا۔ (گنجو)

قطعات

قطعہ

یُنٛہ پان زان ہا اِنسانہ پانَس پانہٕ عزت کَر
شمع بنیتھ نور چھٕے پانے ژٕہ پانَس پوٗنپُرٕ گژھتھ کَر
ییتھے عاشق چھُ معشوقَس کران ہیم اُلفتکہِ زنجیر
تیتھے پاٹھی نیرِ بے پروا ژٕہ معبودَس عبادت کَر

قطعہ

اَتھہ سیاہ زُلفَس تہٕ خالَس پتھ سیاہ کوٗر تھَن ضمیر
دُچھ کمَن زالَن اندر موصوٗم دِل سینٕنہ ژیٚہ گیر
بُلبُلس تہٕ کالہ سرفَس چھُکھ کیٚنہہ بوزان فرق
شہوتَس چھے ناو کوٗرمُت لولہ خنجر عشقہ تیر

گہ پھِن تہٕ غارَن تہٕ جنگلن منٛز بِہِتھ پِنٛ دِل زٕہ تنگ موکر
پھِکھے زٕہ انسان ژہن تہٕ شالَن تہٕ ہانٛکن ہُند یہ رنگ موکر

بساو خانہ کماو پانہٕ رِیا کرِتھ مو لوٗٹاو عالم
شریک موان زٕہ لا شریکس بیپن نشہٕ ھنگہ منگ موکر

•

وُنو کیشاہ مغربک پرتو تِتھے وُٹھمت چھُ سمارن
اپارِ پی زُونہٕ الکتابس بہودُر سائی ما کھارن

یہ زور آور کشِش کاٹزاہ چھہ تِتھ زنگس تہٕ رودِیس منٛز
یہ چھُس کھوژان نوم صاحب کرَن ما انز رُہ خسارَن

•

ووس ساری گےٚ شیِھتھ شیطانس دوٚیہس زٕہ وَن
موٚدی ییلہِ موٚ زوٚر فاقہ کیاہ کرن یم سوٚد خار

نوٗرہٕ دوٚ پنکھ توٚہر تہٕ منگو توٚ اتھ جماعتس نِش نجات
ہیم کفن ژوٚر تھاوِہ نکھ قُرقس اندر کری کری مزار

زیٚٹھو لاگِتھ پھیرِن تہٕ تھاوِتھ ریش

مندرَن مسجدَن چھہ رٕدٕ رٕدٕ کوہان

چھا خوشامد کران خدا صائبس

چھا بناوان ہیچھنکی تو ذان

•

پیٖر مرداہ دنان اوس اکِس

حسدِس ہیٚو وُچھم نہ کانٛہہ عادِل

زاویس تس کران خوار و ذلیل

یُس رٕچھیس تس بُزان جگرتہٕ دِل

•

ییٚمِس یارٕی کران چھےٚ بخت تس سارٕی چھہ آسان یار

ییلی شوٗب آسہ دوٗکانَن تیلی ین ہالہ متی بازار

ییٚلے اوٚر جان آسی یارہ وُچھہک لارہ ڈرنی ساری

ییٚلے گدٕری زوٗس کینشہ ہاہ لوٗکھ نہ کانٛہہ نشِہ کھنڈہار

وعظ خانہ پران اوس لوکن
وُنِتھ دِیُن ٹوٹھ چیزاہ راہِ خدا

اتفاقن زنانہ تمہ سنزہ بوزُ
دوئیمہ دۄہہ ہۄ تس نِشہ یوان چھُ گدا

وۄل تمہ ٹوٹھ چیز کیاہ تامت
خانہ دارن کورُس بخشم صدا

جاہلن صدقہ دیُن چھُ جرمانہ
عالمن ہُند عالمہ چھُ جُدا

پانہ ابلیس اوس تی بوزان
ژول بیچارہ پران پناہ بخدا

●

نصیبس چھکھ وَدان نادانہ لاکان ہانز تھ تقدیرس
یہ جنت تہ جہنم چھے ژبہٕ پننین کارنین ہند پھل

ژٕ زیادہ نرم یود روزکھ ہمیشہ ہندی پاٹھی ترٲوِتھ لر
کری پامال اکھ دُنیاہ ہمیشہ جاے چھے کھورن تل

بنکھ فولاد یود دورے یاد تھوو ژیتہ آسہ اکھ ساتھا
بنکھ زنجیر شیرن ہند تہ یا خنجر نتہ کرتل

●

ہوئے خانۂ

غزل

سروٕ آزاد آوے پوٗرٕ نازٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

پیری ژاوان خاصہ اندازٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

سوز وٲئی توس لوٗلکہِ سازٕے   روزِ دٕماہ تھاوِتھ گوشس

بوزِ دِگنین ہٕنزٕ آوازٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

ویسنے منٛز سۄمہِ سازٕے   پوشہ چمنَن ہاوان جوشس

زَن چھُ پرٛین سیتی بیدرانٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

ہاڑٕ کینٛخاب ناٲلی پیشوازٕے   مانٛزِ اَتھ زَن اٗدری پوشس

خوٗبروین شوبہِ مہرازٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

لالہ اَژھتو سانہِ دروانٕے   کرٕتہٕ پیالاہ مَس کٔے نوشس

برٕ مارٕے لاگِتھ وازٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

یاگٕنی روہ خسار کیاہ چھہِ سرتانٕے   پٔدٕ ژاوان لوٗہ ہٕتی پوشس

عشقٕ تَن ہندٕ ممتازٕے   تازٕ تازے لاگَس پوشس

آزادنہ سوز و گدازے
میٖنوشن آو کیاہ جوش
وزٕہ ترٲوی توٚ دارہ دردانٕے
تازٕہ تازٕے لاگس پوش

غزل

عاشقن ہنٛز عشقہٕ بازی کُفر چھا اسلام چھا
عالمس بدنام گومُت پوختہ عاشق خام چھا
نیب ہیٚو تمس حجابہٕ جاپیے وُچھنکُ تھوونم فریب
ترال چھا گُلمرگہ چھا ہندوارہ چھا مُقام چھا
تمیٚ نگارن پوختہ کارن منٛز اشارن دِیُت جواب
رمزٕہ چھا حُسنکُ ادا چھا وصلکُے پیغام چھا
ہرنہٕ چشمن سورمہ لاگِتھ نیٚوُن زاگِتھ میون دِل
یمبرزل چھا کھاسہ چھا کس پیالہ چھا بادام چھا
عشقہ مادانس اندر صد پارہ دِل اُستھ گُریزان
شیر چھا رُستم جگر چھا عاشقن بدنام چھا

جلوہ ہاوان گاہ ژاوان تنبلاوان عاشقن

نارہ وُزہ مُل شاہ پری لاگیتھ زُری بر بام چھا

تیرہ کے تاثیر زن تقریر آزادُن کران

درد چھا خونِ جگر چھا شعر چھا الہام چھا

غزل

یاونہ میانے یاون رایے
مایے چھس یو وَنہ وانہ

پاری پاری لگہ یو ژھایہ تہ گرایے
مایے چھس یو وَنہ وانہ

چانی وَڑہ پچھم میانی گرایے
عالم کورمت دیوانہ

میون دِل دولت چانی مایے
مایے چھس یو وَنہ وانہ

کوہ چھہ مشر رچھہ نس لوبچہ دایے
دَمہ دَمہ تی چھس ژالانہ

بلہ نے میون دل دِوتھم مایے
مایے چھس یو وَنہ وانہ

ناساز ازلہ میانہ ہے ہائے
کس پتہ کرہ تھس دیوانہ

ژالان کاژاہ چھس بہ دنگلایے
مایے چھس یو وَنہ وانہ

بومبرو یمبرزل کرتھس صنایے — دِل نِتھ لو گتھم دیوانہٕ

کھسہٕ وُن لو کچار کوز بتھم ہایے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

لوہ تہٕ لوہ تہٕ بیہری تراو بے پروایے — ڈنجہ دِل اَسہٕ چھُنہٕ روزانہٕ

نالہ متہ رٹہ ہے لالہ پوت زھلیے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

مُشکدار موئیس لھاؤہتھ ژھایے — دُرہٕ ہور چھُکھ اُلہٕ راوانہٕ

روے چون صبحکہٕ نوہارک آیے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

چالاک دِلبرہٕ دراکھ تھزہٕ گژایے — حورہٕ مندہٕ چھاوِتھ نورانہ

نارہٕ دُزہ ملہٕ سنے ہترہٕ تھرہٕ زایے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

کاژہٕ زونہٕ کاژھ گوم نا گیرایے — ہیٚ مائلی کرِتھم زولانہ

چانہٕ چٚٹھ کمہٕ کمہٕ ہانزہٕ میہ آیے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

زیٚیے پتہٕ نیرِتھ اُسم رایے — پوٚر ہر کرہٕ ہا ہم حبانانہ

اُخر بیوفا دراکھ ہے ہاے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

سوز ہیتھ آزاد دراو ہوایے — شمعس گتھ کرہٕ پروانہٕ

مزہٕ اُتھ لولہٕ کس دزنس کیایے — مایے چھس یو وَنہٕ وانہٕ

غزل

لیکھتھس نا لولکی نامہ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل
کرٕ ڈ سپنم ووزٕلی جامہ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل
خنجر بُمبہٕ روبرو چاُ رِتھ   ژوٗلُم کوٚت بے وفا مارِتھ
چھوکھس کوٚر نَم یرٕ مہلا مہ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل
کنٕن گوم سَنہٕ ووٗن سنطور   وَنٕن اُسس بِہِتھ مستوٗر
چیوان خوٗن جگر دامہٕ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل
ژٕلے لُتو منہٕ وِتھ اَن تن   بہٕ لاگس تنہٕ سیتو ہیہ تن
چھُہ روشان میانہٕ پاگامہ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل
شوٗبان کیاہ چھس گلن کارے   کران دِل بُلبُلن تارے
پری رویس زری جامہ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل
بہِتھ بالادرے طاقن   دوان چھُک زمرٕہ عشاقن
پھولہٕ دنہٕ ہا گُل اندامہ   میہٕ نیوٗ نَم کامہٕ دیوٗن دِل

چھہ آزادن چوُمت کُس مُس — بہ مستی چھس نہ روزان جس

ونَن کیاہ شہرہ تے گامے — میہ نیوُ تمہ کامہ دیون دل

لکھس نا لولہ کی نامہ

میہ نیوُ تمہ کامہ دیون دل

غزل

میہ اوسم نہ در دل گمان دلبرو سے — ژہ آسکھ میہ نامہربان دلبرو سے

وونُے ماسہ کاُسسے دِلکُ حال میونُے — توسے زیادہ لوگُھتھ اُزان دلبرو سے

ژیہ پتھ صاف دِل میون زَن لولہ کافر — چھُہ بتخانہ ہے کنُ نمان دلبرو سے

تلان ہینہہ چھُہ چونُے پہ خاموش لاگوُ — کتھاہ کرُ ز شکردہان دلبرو سے

وُچھت موُسے خوشبوسے چونُے پریشان — سیاہ مُشک ماتم ہیوان دلبرو سے

مُقابل ژیہ آیینہ وُچھسے اتھَن کیتھ — میہ چھُم دوُرہ غارت پوان دلبرو سے

موُدرُ خندہ کوُرتھُم ینہ دوُرہ دُوُ سے — تنہ حوُرہ وو تمُ رہان دلبرو سے

چمن زار حُسنکو کمن روُد تازہ — بہارس چھُہ آخر خزان دلبرو سے

دۆدُم سینہ ژالان تہمت رٕتہٕ ہاٹرٕ   دۆدُم ییس نشہٕ مُے اُسان دلبروٕ ے

یہ دِل خستہ آزاد دِلشاد کرُتن

غنیمت چھُ یُتھ خوش بیان دلبروٕ ے

غزل

جامہٕ چھی نیلہ تہٕ شلوار چھٕتی یے   پیتہ لوٕ ہ ہُتی یے لاگے پوشس

سائنی دِل خستہ کرِی جائنی مارہ مُتی یے   پیتہٕ لوٕ ہ ہُتی یے لاگے پوشس

کنہٕ دائلی سعہٕ پسند کو نوٕ رہ برٕنی یے   ٹاٹلی قمیضے سبز رنگہٕ پوشس

رعہ نہٕ داماننس ریشمہٕ فیتی یے   پیتہ لوٕ ہ ہُتی یے لاگے پوشس

ویسہٕ نے منٛز باگ وُچھ تسے لُتی یے   کھسہٕ وُن یاوُن آسہٕ وُن پوشس

زُن چھِہ منٛز شمعن بجلی بتی یے   پیتہٕ لوٕ ہ ہُتی یے لاگے پوشس

جامہٕ بدلاٗ دِتھ دزالکھ شامہ پتی یے   بوش تراد مُشراو یہ فراموشس

چانہ نرِی گرِتھ نے زونہٕ مِلتی یے   پیتہٕ لوٕ ہ ہُتی یے لاگے پوشس

اُسہٕ ترٛاوِی چانہٕ پوٗزم آرد مُتی یے   مارہٕ ہتہٕ لوگُتھ ژیٖہٕ تہٕ خاموشس

ونہ وتہ نیرن ملا مُتھ تِیے
پیتر لوہ ہُتھ تِیے لاگے پوشس

ژگر تہ دِلہ زار سوزس رُتی تِیے
نیرہ شر فیرہ بیمارن ہوشس

پوشہ کھوتہ اُڈلی مُشکہ کھوتہ لوتی تِیے
پیتر لوہ ہُتھ تِیے لاگے پوشس

سوزنم گراوہ تہ بوزم ییتھ تِیے
ژھینہ گاس میانی بِنہ میتوشس

ہیتہ تہ اُسی یار دوس آردی مُنتھ تِیے
پیتر لوہ ہُتھ تِیے لاگے پوشس

کرہ کیاہ ازلس مارنس لتھ تِیے
بوش ہیتھ کرنس برہ ہمپوشس

دیارہ محلہ ساُنی زو چھس پیمتھ تِیے
پیتر لوہ ہُتھ تِیے لاگے پوشس

دِلہ میانہ جگر کہ خوانہ لیکھمتھ تِیے
شوبہ ہمن لاگنو شیرہ زن پوشس

لاُرنس ژارہ کُس کرہ ہہنو تہ چھنتھ تِیے
پیتر لوہ ہُتھ تِیے لاگے پوشس

ژگہ آزادنی نارہ کھوتہ تہ تُتھ تِیے
دِلہ زار تہمہ کھوتہ وارہ پُرجوشس

دُچھتہ کم شاہسوار میترہ کھیمتھ تِیے
پیتر لوہ ہُتھ تِیے لاگے پوشس

غزل

دوہ لو لاگہ ہو دوس دا اَڑی نگارو
دِلس کا ستم بے قرارئی نگارو

دوہ لو چنگہ دایان بہوں رنگہ نادے
گژھو نیل بل گپکارئی نگارو

تغوفلُ
دوہ ہے وعدہ بھاگو دِتہ پڑیا دِینُ
توئے چھا ہیہے نامدارئی نگارو

زری جامہ لاگتھ چھے کامہ دیو
دِیسہ راوہ تھس پہ آری پہ آری نگارو

زن اہر بیزہ پھلی تیر بھمیر جانی
پُچ تس بچتہ دِوان دارئی نگارو

یژھے زیادہ چھے بیوفائی تہ شوخی
تژھے کم ژیہ منز غمگسارئی نگارو

دوہ لو ڈالہ ڈالے گِندہ و لولہ ہالے
چھ گلزار پھلی ہتہ ژوہ پارئی نگارو

ورجس ماہ چانے لجس لولہ زالے
مران چھس کران دم شمارئی نگارو

آنان مالہ کُرہ کرہی چھ آزاد ڈالے
جواہر معہ ہلو ثزارئی ثزارئی نگارو

غزل

راوان یُس چھُہ آدن تُس کتہٕ قرار آسے
کیاہ زانہٕ دِلَن دٔدوَن یُس تازہ بہار آسے

پھٹے خونِ جگر چیونے رندن ہُنہ گِنڈُ مے
مُنے زانہ یُس للہٕ وُنے مژ لولہٕ نار آسے

تدبیر چھُہ کیاہ مردس تقدیر کیسہِ کردس
پی گوم لینکِھت فردس تِی کوتہٕ میٚہ بار آسے

کرٕ لولہٕ غزل پٔرم دُردانہ دھسانہٕ ھرٕم
سوزس میٚہ طومار گرٕم بوزان ژہ یار آسے

چشمن ہِنزہٕ ناگہ جوہٕ سگُ یُت میٚہ دردِ چہٕ میٚہ
یود ہردہٕ وُچھنہٕ پیے زن تازہ بہار آسے

بوزان ییم میانی دِلہ آیُس نہٕ نیندرہٕ زھلہٕ
بالی اسنہٕ کرٕ زِیس لگہ تُس دٔونہ خمار آسے

وُچھ لالہ کم کم مدن کھسِے میترِہ وَدن وَدن

دمہہ اکِہ بم سانی بدن سوسن تہ موار آسے

منز لولہٕ کیتن اخبارن آزاد چھہٕ موختہ ہارن

منظور خریدارن یُتھ نامہ نگار آسے

راوان چھُہ یَس آدن تس کتہٕ قرار آسے

کیاہ زانہٕ دِلک وُدوَن یَس تازہ بہار آسے

غزل

تمنّا اوسم تراوِہ غارٕ زائی — کرِہ ہس چشمہ نوٗرائی جاے

بلہٕ دِل ژٕ لِہ کرِ یہ پریشانی — کرِہ ہس چشمہ نوٗرائی جاے

ویتسپے اَسِہ کرِ کمہ سر نادانی — بے تاب لہ لِہ منز کرمس جاے

پھر یکہِ وَن سینہ اوس گرِ یکہ جوانی — کرِہ ہس چشمہ نورانی جاے

سوزِ دل اسہ دِیت حق سُبحانی — تہ ہہ کُن ادہٕ لارانی آسے

نہ چھُ زنّار تہ نہ مُسلمانی — کرِہ ہس چشمہ نورانی جاے

دنہٕ تارٕ گنڈرادِی ژھونہٕ مارائی — دوہ تارٕ سیتھ گُردین دزاسے
زیوُن اَسہِ دُنیاہ ژیوُن ییٚہٕ فانی — کرہٕ ہَس چُشمہ نوٗرانی جاسے
دِلہ چھنہٕ بوزان وِلہٕ زار میانی — آدی آدی وُچھمَس ژاسے
ژھایہِ ژھایہِ ڈیوٗٹھم گژھایہِ مارانی — کرہٕ ہَس چُشمہ نوٗرانی جاسے
وُزہٕ مَلہِ کرٚی کرٚی ترٕٹہٕ والانی — کھسہِ وُن یاوُن چونٕے کیاسے
تاب کیاہ کرِہ بے تاب جوانی — کرہٕ ہَس چُشمہ نوٗرانی جاسے
ژٚیہٕ تہٕ ییلہِ وُچھے لولہِ حارانی — میہٕ تہٕ کوٚر دِلہ مَنزٕ لوٗہ تہٕ ہَیے ہاسے
اَمہِ روٗس وَنتہٕ کیاہ نافرمانی — کرہٕ ہَس چُشمہ نوٗرانی جاسے
زندہ دِل رِند چھہٕ مُژہِ مازٕ کھیوانی — کعبس بیٚیہِ بُت خانَس ژاسے

گُنہٕ چھُک نہٕ آزادؔ وِنہٕ یوانی
کرہٕ ہَس چُشمہٕ نوٗرانی جاسے

غزل

ژمس روٗس بادہٕ کَس تمُ شُندفاسہٕ — دُنیتھ غارَن ہِنُن سرِزا نہاسہٕ

بہارس جلوہ دیتُھ اوس بالہ یارسی — چھُھ گل اف ہتے سُنبل بہانہ

تھُننے مُیتھ بے بہا دُر دانہ معشوق — یہ دِل لود قوہ درتن تس کہیِت مکانہ

یہ دل میون زُلفہ فالس بستہ گومُت — چھُھ زن تیپہ رنیشو کران تیپسی شبانہ

نُنیر تراوِتھ ستیر بیلہ ژھور آبن — لُوبُت پانس اندر دُردانہ دانہ

خبراے ہم نہ انجام آسہ بیتھ کرِ یُٹھ — پتہ تس قولہ سائرس ینرہ ہانہ

سیٹھاہ زاے نتھ مینہ زو ننم کینہہ نہ زونم — لُبتھ تیرو کمان دوم نشانہ

چھُ آزادس پوان خاموش لاگُن

رچھتی پردہ وُچھت رنگ زمانہ

غزل

اُنہہ وُن بے وفا دلبر اَسے کُن بے حجاب پیہ نا

لوِ لے مُنز لولہ سان للہ وَن تُلے پھولمُت گُلاب پیہ نا

یہ میونے تنبہ لیومُت دِل چھُ پائلی سنبلن مُشکل

پھر یکہ وِذی بنجرس منز گلن ہہ تھاوُس درعذاب پیہ نا

پہ میاگنی دُورہ ہری گژ اسے کھن حوٗرن وَلان ماسے
اَلان چھم کاکلن ژھاسے تِلتھ ہاوس نقاب پیہ نا

پیہم نا اَز ہوس ادُسم بہ چھاوُن تھاوہس زُم زُم
منیہ حوٗرسے شورہٕ پانس چھُم پہ لوکچارک حُباب پیہ نا

شہ وُچھ ہے میانہ سینکہ آخ گمتہ چھم بالہ کم شوٗاخ
کرِتھ بے وایہ جامن چاک پرس لولچ کتاب پیہ نا

ہمتے لنتہ گژھتہ وتنس رمیوان ژلیس ناکپنہ پیہ ناسون
منیہ ژلہ ہے کاژہ زٕنے گژن تہ اوُس ت اب پیہ نا

کھٹان آزاد اندرم جوش چیوان خوٗن جگر خاموش
سرس منز آرہ کوٗت پمپوش وُچھان گنہ آفتاب پیہ نا

غزل

بازِ پیہ نا سروہ آزاد ویسی یے   تشبہ لیومت دِل ہٕے گژھ شادو ویسی یے
"وزِھ وائلنج لائیس ناد ویسی یے"

طوٗطارٕ چھم اَندی اَندی سنگارس   طلّہ چھاوٕر چھاوٕر پشمہ شلوارس

نیٖلہ جامہ تہٕ اَندرِی لادو ویسیے

تورشہٕ ناگوٕتھ افسوس کھیاوٕنس بہٕ   پیالہ چاگوٕتھ بے ہوش ترٛاوٕنس بہٕ

بار صاحبس کرٕ فریاد ویسیے

وَنٛی میہ دِیٛتمس باغن تہٕ سبزارن   ژھانڈٕ ناگوٕم گامن تہٕ شہارن

پیر فقیر تہٕ برٛہمن سادو ویسیے

چاو اوسُم گژھاوٕ کرٕ جانانس   روے ڈیشتھ تُس گُلِ خندانس

چھمنہٕ روزان تِمہٕ کتھ یادو ویسیے

دوٗرہ دوٗرے چھم ہاوان اشارہ   چھس زہٕ خمدار گمہٕ ہُرشہٕ بُمہٕ وارہ

ژھٹہٕ ماران ترٛٹہٕ فولادو ویسیے

سون وونہٕ وُن تہٕ موٗدے سازچ تار   سوزہٕ والین چھ ترٛاوان شورس نار

یُمقنہٕ بوزان آسہٕ آزادو ویسیے

غزل

پایہٕ بُڑ سوندراہ دٕرایہٕ کمہٕ چالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

حُسنہٕ ماگہ دانس چھہٕ گندان ہالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

وسہٕ زلی جامہٕ کیّاہ ناگلی ہیٔ مالے
بتییہٕ لمہ کچاژک شاصہٕ چکہٕ چاو

مندہ چمن حورہ تہٕ نورہ مشالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

کزلی بُمہ ہنے خم کیّاہ بالے
وارہٕ زن دون تلوارن چاو

اِشارہ اُکہٕ مستہٕ نبہٕ ناروالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

سُنبل تہٕ کاکل ییلہٕ سنبالے
شوقہٕ بُلبُلہٕ ہنے لگہٕ تلہٕ ترٛاو

لولہ پوشہ نولن ہوش ماڈالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

آسمانہٕ حبانا وارن والے
نارہٕ دُزہٕ مَلہ ہنے الہٕ الہٕ ژاو

خمار کرٕتھ کرٕہ پریرین زالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

خندہ ییلہٕ کوز اُمہ سوندر ہالے
ہول دِل لولہ بیمارن دٕراو

قند زن باگران لقالے لقالے
کرٕہ توس رنگہٕ رٕو مالے واو

باڑی پارِی لگو زیس مارِی منزٕ ڈالے   دُپِی توس ساتھاہ کرہ ٹھہراو

آدنکٕ وعدہ آزادُن پالے

کرِی توس رنگہ رٕو مالے واو

غزل

لولہ پوشنو لو بیٖو ٹھہم گوشن   بہٕ کرے تازٕہ اچھہ پوشن گڑاو

ہوش ویٖسہ روونَم چاٗنی بولبوشن   وُنہٕ چھس للہٕ وان چوٗنے سوز

زن تیمے آلو چھم گرٕ ھان گوشن

بہٕ کرے تازٕہ اچھہ پوشن گڑاو

شوق میون صنایہ کوٗر چاٗنی خاموشن   دمہٕ دمہٕ خوٗن دِل چاوتھس بال

پانہٕ پُھک مُس چیوان ستیٖ مینوشن

بہٕ کرے تازٕہ اچھہ پوشن گڑاو

سہ ندراہ زاجِنس اُندرم جوشن   نہ کیٗتھی پانٔس کوٗر نَم سورہ

زردی چھیرم ارغوان پوشن

بُہ کرے تازٕہ اُچھ پوشن کڑاو

مانہٕ زن تانہٕ ہیتھ ہیٹھس گوشن   نازن شوٗبن نازٕ بردار

روشہ کس منٛزٕ ون وامٲلِس روشن

بُہ کرے تازٕہ اچھ پوشن کڑاو

شاد چھک رٕوزِتھ ہیتو گلگوشن   مارٕہ متہٕ ذانہٕ آزادن پان

بیداد کیاہ کرِس چانٛی فراموشن

بُہ کرے تازٕہ اُچھ پوشن کڑاو

غزل

میہٕ یادن ببرٕہ کوٚر لتھن وینہٕ

یہ کمہٕ آولنہٕ بُہ لاۓ جھس بال

ژٕہ دزاکھ اُمہٕ حسنہٕ اُمہٕ یادنہٕ

یہ کمہٕ آولنہٕ بُہ لاۓ جھس بال

ڈلو میانہٕ نولہٕ بگہٕ ڈوٚرے

بہو کُنہٕ پتھ وُنہٕ دوٗرے

دُزِس مُسوِل بہ ییٚمہٕ دَدٕ وُنہٕ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لُأ جھس بال

زٕوٕلُم کوٚت لوٚرے بوٚہٕبوٗر
ٹھرے بیٚٹھ بولہٕ وٗن کستوٗر

دِمُس وُنی لولہٕ وُستہٕر دنہ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لُأ جھس بال

دوہ لو ٹھاوُ ٹھس عذابس منٛز
گلان چھُس اضطرابس منٛز

میٚہٕ سیتہٕ دِیٚپ وعدہ چھا آدنہٕ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لُأ جھس بال

کمانِ ناز چائرِ ٹھ گوم
اِشارو سیتہٕ مارِ ٹھ گوم

میٚہٕ جنس روٗدُم نہٕ تی کس وَنہٕ
پہٕ کمہٕ آولِنہٕ بہٕ لُأ جھس بال

چھِم نُنٛز پاٹھۍ چھُنہٕ کُس کعبس
ژُرِتھ دُردانہ محرابس

زہ گٕگرٕ ہرٕژ بُمہٕ وونۍ کمُوسنہٕ
پہ کمہٕ آوٕلنہٕ بہٕ لاگٕ جھتس بال

چھُ دِل دیوانہ موت یاوُن
خطا گژھہٕ یارہٕ گذراوُن

ژٕیہٕ سنۍ باوٕسے اَدہٕ کُس وَنہٕ
پہ کمہٕ آوٕلنہٕ بہٕ لاگٕ جھتس بال

کرٕن یِم چاںٕہ لوکٕ سٕتٕنٛز
برٕن بے چارٕہ کمہٕ شُند ٹٕنٛز

تِتھن مٕرنس تہٕ فرصت چھُنہٕ
پہ کمہٕ آوٕلنہٕ بہٕ لاگٕ جھتس بال

میٛہ پیٛنۍ سوز چھُم کیاہ تام
نتہٕ کم خولہ ہاوس دژام

دِلکۍ اُلفت ژٕےٚ سیتۍ گوم یِنہٕ
یہٕ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاجھکس بال

ژۄلم ژۄاُوِتھ شہ یاون راے
گٔیم سٔرتَل سونُس ہےہاے

ورٕھس موٕلہ تَلہٕ شہ رووُم یَنہٕ
یہٕ کمہٕ آولنہٕ بہٕ لاجھکس بال

ژٕےٚ روٗس مےٚ نٔز زندگانی ییاہ
یہٕ لوٗ کہار ستےٚ ہوانی کےیاہ

بہٕ بَلہٕ ہا چانہٕ اَکہٕ دَرشنہٕ
یہ کمہ آولنہٕ بہٕ لاجھکس بال

شہ میوٗنۍ بلبُل آزاد
تسٕنٛزہ تمہٕ باشہٕ تہٕ فرٕیاد

میۍ نےبالی زرہ مُس تمہ ہنہٕ
یہ کمہٕ آولنہٕ بُہ لاجھکس بال

غزل

سرا آلوٗئے بڑ پادن پانٛس پٔیتم نگارو
ترٛاوِ نقد مینہ بالہ ژوٗلہم نقاوِ نقد ستم نگارو

کوٚہ زانہٕ کمہ خشمہ ژوٗلہم کرِتھ کرشمہ
کُس کُن وُچھان چشمہ ووٗنی لوسنم نگارو

اندری گجس بہٕ ہولہ دل چھُم دزان لولہ
شُرِ باشہٕ ستےٚ نخولہ کیٛاہ ترٛاو تمٔ نگارو

کرِتن کتھہ وٕتہٕ لگھہ معشوق میون ژہے پچھ
اُسہ دوہن چھُم یاد از لگ دِژہے ستےٚ قسم نگارو

وُنہٕ یوٗد کُہن تہٕ بالن تمہ ہیانہ خوہ تہٕ نالن
میونے جگر چھُ ژالن یم چاٗنی صدم نگارو

کاٗژاہ ہیٚژم ملامت کاٗژاہ تژم ندامت
تمٔ ساتھ تا قیامت کرِ مشنم نگارو

زانہہ چشمہ ترِ ژھیپن دَدہِ نس ونہ ہا بُرتس مَدہِ نس

دِزی نیزہِ ییتھ بدہِ نس کھتہ اوسے سہم نگارو

تیز کیاہ چھ شولہ نارس آتش ہوزان خمارس

حُسنس تہ لوہ کچارس کینہہ چھنہ کمُ نگارو

آزاد آو نالون دوَل چائی زُلفہ غسالن

چھس نولہِ موسے والن گرٚی میتہِ قلم نگارو

غزل

خندہِ بانہ دِلبر چھُ سے تنبہ لاوَن — ووندہِ میون یار سنبلاوَن کیاہ

دوٚرہِ چشمُ دوٚرہِ ہوٚر ژوٚرہِ اُلراوَن — ووندہِ میون یار سنبلاوَن کیاہ

کھائی مالہِ شوزس نائی چھنہ تراوَن — بأی یوٚت کیاہ عائی جاہ

کائی پکہ پاوِ کی دوہ تہ ماراوَن — وندہ میون یار سنبلاوَن کیاہ

گلالہ ڈیوٹھم گمہ شبھلاوُن   چمنن منز باگ تراوان گاہ

رنگہ رُومالے واو کرہ ناوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

لعلہ تہ لعلہ تہ کوکلہ پاژی پیٚلہ تراوُن   گراپہ سیتی مایہ وُلناوُن گیاہ

سعہ تہ کرہ چوٚنہ نرہ ذوٗنہ زژہ تراوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

جوش خمارک ہوش چھُنہ تھاوُن   شعلہ کیٚاہ تراوُن سبے پرواہ

اُسہ وُنہ قہرہ زہر پیٚلہ پاوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

سعہ ندری ویسہ چھُس پیٚندرہ ورزہ ناوُن   خشمہ ہرشہ چشمہ مژہ راوُن گیاہ

پوشہ دارہ جوش دِیُت صُبحکی واوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

گیہہ کار یاوُنک ترٹہ زن تراوُن   بوشہ سیتی ہوشہ ڈالی گئے پھلواہ

وزہ مکہ غُنچہ فتنہ وزہ ناوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

خمدار بمہ چانہ محراب ہاوُن   نورانہ رویک خاصہ درگاہ

عاشقن قبلہ تہ کعبہ مُشراوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

کمہ انہارہ بیوٹھ رنگہ ناوُن   شوبان مارہ مونْد یار کوتاہ

رچھ ساسہ منزہ دوٚرہ پرزہ ناوُن   وندہ میون یار سنبلاوُن گیاہ

نازنین یارو باز پیٹھے نزاوَن   آزاد عاشق تازہ شیدا

کہو چھِ کھسٲئِتھ سعدن چھم پرکھاوَن

وندہ میون یار سنبلاوَن کیٚاہ

غزل

چھُم نہٕ لولہٕ چی بیمارٕ ی سے   سانتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ی یے
ووٚلہ اَز کرو بیدارٕ ی سے   سانتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ی یے
رفتار تتھٕ شند دِل نوان   گُفتار دِلہٕ سے خوش یوان
اَتھ یادنَس پارٕ ی پارٕ ی یے   سانتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ی یے
مستوٲرِ اٲیینہ وُچھام   اٲنہار تتھٕ شند وَنہٕ آم
مخموٗر ہُمہٕ چارٕ ی چارٕ ی یے   سانتھاہ ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ی یے
گر دوس پنٕنئ ہٕے لَبَن   بوسہٕ کرس شکرٕ لَبَن
اَدٕ غنچہٕ ژٕلنہٕ سارٕ ی یے   سانتھا ژٕہ بولہٕ وَنہارٕ ی یے
آیت بہٕ نقاوس ڈٲٹھٕ چیز   بیٚنہٕ ہیٚتھ تیٚمس جانٕ عزیز

غم چھُمنہ چھُم نادأری یے   ساتھاہ ژٕہ بولہِ ونہأری یے
یِیلہِ گوم کنَن کَس تام نِش   حُسنس چھُہ فِتنچھہ مِلہِ مِش
گوم اَشک چشمن جأری یے   ساتھاہ ژٕہ بولہِ ونہأری یے
یوٗت تام تھاوُنم زندگی   چھم یارٕ سٕنٛز شرمندگی
کرٕ مس نہ بندٕ بردأری یے   ساتھاہ ژٕہ بولہِ ونہأری یے
تنہِ مُژرِتھ ہاوٕ ہس بَدن   کھتھ پأٹھی گژھ میأنی ہیہ تَن
خوٗن جگر ہأری ہأری یے   ساتھاہ ژٕہ بولہِ ونہأری یے
باغَن تہٕ ناگَن ہیٚتر میٚہ زاگ   ژھانڈان وأتٕ رٕس ویرناگ
نیب آم نوشہأری یے   ساتھاہ ژٕہ بولہِ ونہأری یے
منٛز تیل بل نالہ تران   دامن بوٚڈُم پیٚالہ بٕران
ڈٲنگس ٲچھم شکأری یے   ساتھاہ ژٕہ بولہِ ونہأری یے
چون الکہ سوخن اے فتنہ گر   آزاد زانٛہہ مُشراوہ کرٕ

دردس چھُہ یادأری یے

ساتھاہ ژٕہ بول ونہأری یے

غزل

نْوُدُنھ اسہ بیٹھ بار دوشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ
گہے روشن گہے توشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ
ژُھتھ ہیتھ لولہ بیمارس مُلتھ آکھ غازہ رخسارس
ہیتھ زِن ربتھ نیشکین جوشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ
دِلس آم غمزہ کُے اکھ تیر لُجِم درپردہ زخمن زہر
اوٗشتھ کوٚہ جیرہٕ خاموشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ
گُنٛے اکھتاہ گاہ مارن چھُہ آئینن تہٕ دیوارن
صفائیُس پانہٕ سُے روشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ
مُرن وحشت چھُ گیاہ یارہ بمنزِل وانہٕ آوارہ
ژٕ مرُس کونہٕ چھک توشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ
چھُ رزٕنھ اصل پوشیدہ ژٕ بہ دیدن چھُے سہ نادیدہ
کھُٹتھ توٚن مُشک منز پوشن ژٕ گوشن پانہٕ بے پرواہ

لُبس یُوٗد عکس مٔنز نارس — کرس گُٔتھ لولہٕ پان مارس

پٔہ منگہ کیاہ سۄرگہ کین گوشَن — ژٕ ہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

نِشہٕ مرُدن مِیہٕ اوسُم باو — نٔجم نا مردَ نِے کنُ ناو

سمندر زانہٕ کیاہ پوٗشن — ژٕ ہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

کرٕ یامس گرٕ او آہستہ — گوٗمُت آزاد چھُم دِلخستہ

دُین چھس کُتھ گرٕ گوشن

ژٕ ہ گوشن پانہٕ بے پرواہ

غزل

یٔمبرٕ زٕلہٕ گژاے لُجُ سۄ پٔنہٕ کینہٕ دُورس

کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ نادان

ہول گٔمہٕ و اُندری لولہٕ رنجوٗرس — کالہٕ بوٗمبوٗرس للہٕ نادان

کینہہ لگُو تاوِہ پٔتہٕ کینہہ تَنٛدوٗرس — کینژن مٔیتٕرِہ سٔیتی گوٚو یکسان

وُنہٕ توٚسس کرٕ ہ کیاہ مٔیترٕ پٔتہٕ سوٗرس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

ٹائہِ ٹھس دوستس ووندہِ منظوٗرس شمشیرہِ ضربن گژھ دِیُن جان

گلزار وژِ ینٹھ آو دار منصوٗرس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

یُس نوٗرِ صُبحک سوٗرسنہِ ژھوٗرس سُے نوٗرِ عالمس پرٛیزہ لاوان

تھاوان عاشقن منز کھوٗرہ کھوٗرس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

رٛیتھہِ دِتھ نارس گاہ دِتھ نوٗرس ماہرو دلبر رُود پنہان

لچھ بدی ناو چھم تس بہودوٗرس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

گاہ لولہِ حُسنک پیوم کوہِ طوٗرس زلزلہ عشقنہ سپنس فان

نار گوم دارس سوٗر گوم گورس

کالہِ بوٗمبوٗرس للہِ ناوان

ہیٚرہِ بوہ شرہِ مخمل فرش مغروٗرس ازلہِ محموٗدن نیتھہ نوٗن پان

نمرود وُ چھمے آغر منصورس

کالہٕ بومبورس للہٕ ناوان

ازلے گُپس گپس اوس بومبورس ازلے بُلبُل نالہٕ دیوان

آزاد وایان آو سنطورس

کالہ بومبورس للہٕ ناوان

•

غزل

از چھم دِلس خوش حالی یے وُنی توس ییہٕ نا سالی یے

ہییہ یان بہٕ وُلھرس بالی یے وُنی توس ییہٕ نا سالی یے

آیُت تھوس سوہٕ کنہٕ دور روزس ہیرِتھ سوہ رگہٕ حور

سوزس بادام کھالی یے وُنی توس ییہٕ نا سالی یے

زنتن بہٕ لاگس تنہٕ تن وُلھرس وتن مُشکِ ختن

بلالی مالہ تراوس نالی یے وُنی توس ییہٕ نا سالی یے

میٚہ تٔرٲس یِتھٕ گیہِ دوٚستی   بند زَن ژٕھِنم آرد رٕہتی

حیس رٔٹیوٚم تِسِندُی وصاٲلے   وٕنی توٚس پیٚیہِ نا ساٲلی یے

ژُرکی پانہٕ بو سٕنتہٕ وٕرِش   دزایس ژیہٕ پیٚتھ قبیلہ رٕنِش

شوٚبیا گرٕژھن دُباٲلی یے   وُنی توٚس پیٚیہِ نا ساٲلی یے

یار آدنُک آرُد ستُے   پھلوا کرٕتھ ژوٚلمُ کوٚتے

دٕشراوٕنٕس ہاژٕ ٲلی یے   وُنی توٚس پیٚیہِ نا ساٲلی یے

عاشقٕس تہٕ آرامٕس سگُے   چھُنہٕ عاشقٕس دِل پنہٕ سنے

زانٕن تہٕ زانٕن وٲلی یے   وُنی توٚس پیٚیہِ نا ساٲلی یے

آزاد ہیٚتھ سنطوٗرٕ ہے   وٕنہٕ زار یاوٕن ژوٗرٕہ ہے

ہیٚتھ نووُست ازاٲلی یے

وُنی توٚس پیٚیہِ نا ساٲلی یے

غزل

ہاژٕلہٕ یارو بوزِو گٔنے، زار وٕنہٕ یو

زاجِنھٕکٕس تہٕ لاجِنھٕکٕس آوٕ ہٕلنے زار وٕنہٕ یو

ڈونگہ ڈونگتھم ناگ تھوتھم داغ سوندری
ہی مالہ ہندسے ناگ ارزنے زار وَنہ یو

وَنہارہ مٔژرم لارہ لارے دارہ بنجرہ
تھزہ کارہ ژاہم آنگنے، زار وَنہٕ یو

مستوٗر دراِیس میانہٕ لالہٕ کرانہٕ قبیلہ
آیس بہٕ چانے اکہِ سہ خنے زار وَنہٕ یو

تھوو مُت ژٕ یہٕ اوسے وعدہ کسوٗ سادہ منوشو
مَس دِتھ بہٕ کرُتھس پنٕہ پانے زار ونہٕ یو

نا کامہ دیوہ پامہ تھاوِتھم گامہ شہارو
بدنام کرُتھس ہیبرہ بہ نے زار وَنہٕ یو

ژاویوتھ زُلفک زال کمَن دلہ ویرن کیٚتھ
بدنام آزاد آو ہمینے، زار وَنہٕ یو

غزل

میٛہ دو گاٚمڑ چھہٕ چاٲنی گَل — مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
میٛہ چاٲنی گَل گیٛمَ ہانکل — مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
کنَن لاگِتھ کنہٕ دوٚرِ روا — پیہمنا کالہٕ بوٚمبوٗر رو
چھسہ یو تازہ پیٚمبرِ زَل — مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
یِہ چون اندازہٕ کوتاہ میوٚٹھ — اَکی نظرے کران چھکھ لوٗٹھ
چھسہ وسرٲوتھس نازل — مَسہٕ ژٲل پان مارہٕ یو
تمَی حُسنہٕ تہٕ خُمارہ — تمنا چھُم دُچھت وارہ
بُچھت عاشق ہیچھت کمٕ ژھل — مَسہ ژٲل پان مارہٕ یو
چھوکہ الٰہ لوکٹس پانس — زُوس نِتھ زو گنتھم جانس
پھٔرِتھ ژوٚلہمَ کہٕ نتھ وُزہ مَل — مَسہٕ ژٲل پان مارہٕ یو
نٹان کاکُل تہٕ گیسو کِہتہٕ — پریشان چانہٕ خشمہ سیتہٕ
روٚٹُم سٕے سٔرمہٕ وٲلنجہٕ تَل — مَسہٕ ژٲل پان مارہٕ یو

ژیَہ منز ڈیچھمنہ ہمدردی — تمی ہولن پھرم زردی

رَمہ پیر بدنس گیم سرتل — مَسہ ژال پان مارہ یو

عشقہ مَتہ بے وفا یارہ — عشقہ مقام گژھتھ پزارہ

ڈچھنہ روزے بہٕ روضہ بل — مَسہ ژال پان مارہ یو

یژھ سان یارہ چھے آزاد — وژھ وائ لنج لایان ناد

مَنَس ربلکل تہ چھس نہ تل

مَسہ ژال پان مارہ یو

غزل

وَنی میہ دِتی تمے دارہ تہ بری یے — پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

مُشکہ جامن او سے زری یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

شورہ پانس گژایہ ماران یے — دوٗرہ ڈچھمکھ دوٗر اُلہ ران یے

نالی محمل چھوٗنہ جری جری یے لو — پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

رشکِ عنبر مُشک دار چونے موی — تشنہ تھاوتھ بلبل ہاوتھ روے

تازہ فولیر وپنی گولاب ٹھریے لو پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

لال جوہر بری مے سونہ ٹھالئ گرہ نووُم شوقہ چانہ دون لالئ

کنہ دوُر یتہ مرٹھ بند کری یے لو پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

سازوایان پری مے افسانہ خندہ کری کری روٹ مے دامانہ

نازنینن دِل یتہ کیاہ سہ دری یے لو پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

گرٹھ نیرِتھ یہ عاشق اوبائ لی رنگہ بُلبُلہ بیندی بائے ٹھو اوڈائ لی

بوش سوُریے اَدہ پوشہ ٹھریے لو پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

ساس مُلی مُلی سیائسی آس دیوان پھمنہ دِلبر کُنہ کنی دنہ ییوان

بار صاحبو کاستم ٹھریے لو پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

خوش یتہ آزاد آزاد زھوہ مارن دزاو کھیاونہ پینہ نے اکھ یارن

قندہ میٹھایہ ٹھال بری بری یے لو

پاتال ماگیکھ شاہ پری یے لو

غزل

فلیاہ لجو سو لولہ بادم انے   لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو
پوشہ گونڈی سوزے ونتہ اتھہ کمنے   لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو
رمہ رمہ گمہ چھے فتہ ون بمنے   اشارہ ہاوی ہاوی تیر موتراو
رس کیاہ چانین اولین رمنے   لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو
جوش لوگ رسہ رسہ مسہ کین خمنے   پوشہ متہ بوزم چون آو آو
بوشہ ہتہ ہوش ونیس اوی تم سمنے   لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو
پانہ ییتہ وندہ ہے سر قدہ منے   سود کیاہ غارن کرہ نی گراو
چھنہ غم داد کرلدہ سندے غمنے   لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو
زعمہ نجہ اکہ کا ستم داہ لیجہ برمنے   کتھ لنجہ لوگمت آسہ واو
اسہ کرشہ رحمت نتہ ادہ کمنے   لالہ کو سمنے کرہ یو کڑاو
سعہ نہ سیرہ لا جایہ ہیرہ جمنے   بوزم ڈیہ تل رو تس ڈراو
کتہ رود وتہ ییلہ ڈول منہمنے   لالہ کو سمنے کرہ یو داو

عشقن نار چھٹہٕ عاشقن ہمنے — رسہ پاٹھ اسہ وُن ماہ روے ہاو
دمہ دمہ دِل گرنہٕ چھ رچھن آدمنے — لالہ کو سمنے کرہٕ یو کڑاو
مالہِ مَتہِ مالن سیتی گوکھ کمہٕ نے — روشہ وُنہ یوٗت کیاہ بوش تہٕ چاو
میانہِ خوتہٕ ہاوس چون چھا تمہٕ نے — لالہ کو سمنے کرہٕ یو کڑاو
لولہِ کس باغس بیلہٕ پھولہٕ چمنے — آزاد سون ادہ وننے ڈراو

"فُلیاہ لجُو مو لولہ بادم نے"

لالہ کو سمنے کرہٕ یو کڑاو

غزل

کیاہ کرہٕ لولہِ نارس زاے جنم میٕہ تال وتیر یے
یُژ کال ووت یارس میو نۓ ملالہ وتیر یے
دنہٕ کیاہ بہٕ تتھ خویس تراوِتھ سیاہ مویس
ڈراو اسہ کُن شہ رویس تھاوِتھ رُومال وتیر یے
چھس نوزکی زمن کیاہ برجستہ یُس من کھیاہ

ہُردوال کرِتھ بُمن گیاہ بدول جمال ونیسو ییے

رویس چھُہ کعبہ کٔے مٔنٛز چھُس خال سنگِ اسود

تُسے قبلہ میون مقصد وندہٕ ہس بہٕ لال ونیسو ییے

اُدی میہ ساز بوزُم سوز و گداز بوزُم

در پردہٕ راز بوزُم روٗدُم مٔنہ حال ونیسو ییے

میوٗلھ کیاہ لولہ آتش چھُم جگرس یوان خوش

امہ تیز خنجرُک کُھش پیہ کرٕ بحال ونیسو ییے

یتیمہ شوقہٕ تہٕ خیالہٕ کوڑمس میہ دِل حوالہ

بوزُم تمِس ملالہ چھُم تُسے خیال ونیسو ییے

بوزِتھ یہ خوٗنِ جِگر فِکرن وُچھُم شہ کافر

زانان چھُہ یتھ دلاور فیرُن محال ونیسو ییے

مُس شیشہ کمہ حالہ عاشق زٕٹان چھُہ نالہ

تُس عارفس یہ پیالہ تھوو کُھ حلال ونیسو ییے

اسی اُسے آزمایِتھ بُتخانہ کعبہ تراوِتھ

برطاق دزاے ھتاوِتھ ساری خیال ونیسریے

دونمت کمس میہ کیاہ چھم معشوقس خطا چھم

سوزِ دِلس گواہ چھم دامن تر نال ونیسریے

جائرِ بحھ کمان چھ قاتِل آزاد گوہ مقابل

وچھتن جوانِ جاہِل چھس ما خیال ونیسریے

غزل

وچھم دورے بران شیشن شراب آہستہ آہستہ

کران لب تشنہ مشتاقن خراب آہستہ آہستہ

تسند رمزہ وچھم یامتھ قیامتھ سینم تامتھ

کنو بوزم میہ کیاہ تامتھ جواب آہستہ آہستہ

وچھم خنجر بمبر چاران گمہ ہوت عاشقن ماران

پوزم یلیتنی کنتہ تراب آہستہ آہستہ

مدنوارو لگے پاری شاہ اکھ بوزتم زاری

رچھ روزان دۄر ہیٚتھ سأری حجاب آہستہ آہستہ

کٔمیک ملالہ چھے ووندس نتہٕ چھے چۄنتن پرمس

تھوان چھک دۄرہ مہ رویس نقاب آہستہ آہستہ

فقیرن برہمنن سادن پتہٕ پتھ رادہ رٕتھ آدن

ژیہ پتھ نیرِتھ کوٗر آزادن جواب آہستہ آہستہ

غزل

مس پیالہ بزمِ جانہٕ کلے دۄرہ پھلے لو　　ازیتہٕ کرے لولہ لولے دۄرہ پھلے لو

کمہ بوشہ ہر نینہ ژھالہ نیٚتھ پوشہ باغن شٕنز　　پھلی پوشہ چمن ولہ ولے دۄرہ پھلے لو

چھک نالہ جامن چۄنہ جران زٔدنہ مقابل　　ڈلکہ زٔدنہ ہندے کونہ چھتے دۄرہ پھلے لو

دۄربرہ جانہ گنڈھ سۄرلن بال وسو وشتو　　الماس نوٗزکی ہأٹھ گلے دۄرہ پھلے لو

آیینہ وچھان اوس ونان سینہ بسینہ　　بے کینہ پزی ہأٹھ دینہ ڈلے دۄرہ پھلے لو

تھزہ کارہ خم دِتھ شانہ بکف چین بجبین یار　　ہیچانہ زلفن مشک ملے دۄرہ پھلے لو

شٕنز فنی پرزہ نو وم یارہ ہندے رفتہٕ داماںگ　　کیتھہ پوشہ باغس لرزہ تلے دۄرہ پھلے لو

کمہ نازہ سہ مخمور ونان تازہ یارن اوس　　آزاد بوزِتھ فتنہ تلے دۄرہ پھلے لو

مَس پیالہ برٕم چانٕہ کلے دۄرہ پھلے لو

اَز یتہٕ کرے لولہ لولے دۄرہ پھلے لو

غزل

مارٕ کرٕ تَس نارٕ وزٕ مُلیٚے لو   چارٕ میٚونے زٕ کرتہٕ نازٕلیٚے لو

بازِ پکھنا تازٕ موٗلِ یے لو   چارٕ میٚونے زٕ کرتہٕ نازٕلیٚے لو

ژاو خاموش مُژٕ راو لب شکر   تشنہ گامتو چھیہ مُشتاقِ انصاف کر

تھاو لادن جاو ژریشہٕ گگٕ یے لو   چارٕ میٚونے زٕ کرتہٕ نازٕلیٚے لو

دۄرِ وُچھمکھ نیوان ڈالِ تخوٗر   اکہِ راوان حالہٕ اکہِ سۄنہ کینہٕ دۄر

تیز ہاہمیز اہریزٕ پھُکٕ یے لو   چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیٚے لو

دزٕ وُن نار لوہ کھار مزہ دار کیاہ   شولہِ ماران گرہٕ تارٕ بے پروا

اُمی چھیہ ڈامٕ کی رتو ہوشہٕ گاگٕ یے لو   چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیٚے لو

کاٗمی سمسار بازی گار شب تارہ   ہولہ تتَب تہٕ لو لکرہٕ آزارہ

گرشہم یاونگ شمع گگٕ گگٕ یے لو   چارٕ میونے زٕ کرتہٕ نازٕلیٚے لو

خارہ خارہ تہٕ آزار چھُنے چھُم — وَنتہٕ کرہ کیاہ ناساز کٔرتھ نے چھُم

راز میانی چھِہ پۆر اُڈلی یے لو — چارہٕ میونے ژٕہ کرتہٕ نازٕلی یے لو

لاگٔز ژۆرن لوگُم بے پروا یے — بار صاحبو اَتھ زراو میونے نیاے

یار دوس تہٕ کار میانی ہُمی یے لو — چارہٕ میونے ژٕہ کرتہٕ نازٕلی یے لو

مُفت آزاد ژھیے یتہٕ پھلواڈراو — مارہٕ میتیو زانہٕ ہکھ میو نے باو

ینلہٕ پیمہ ہے دیارن مُلی یے لو

چارہٕ میونے ژٕہ کرنہٕ نازٕلی یے لو

غزل

متیو چھے ساز و سامانس مبارک — مبارک تازہ یارانس مبارک

پھولان رخسارہٕ چانی گُل تہٕ گلزار — صنوبر سروِ روانس مبارک

پران کعبس اندر کُفرک فسانہ — پریشان زُلفِ پیچانس مبارک

گومُت دیوانہ ژسے پتھ کُفر تہٕ دین — پیتھس مخمور جانانس مبارک

ہمہ کمانہ ہُند کشش گوو کرِتھ کار — شوابی نا تیرِ مژگانس مبارک

دِتھمہٕ مَس عاشقَن مستانہٕ چالے کرن نا حورہ میخانس مُبارک

ییلہٕ بوٗزٕتھ فراقَن مارے عاشق کوٗزٕتھ کیاہ حیلہ گرٕ پانس مُبارک

کمَن زیرو بمن موت گو دشمن بو تسندِس عہد و پیمانس مُبارک

پُھ یُس دانا کران عشقس ملامت تسندے کھوتہٕ نادانس مُبارک

جوانی حسن و دولت دِیار فانی یہ دردِ دِل پُھ انسانس مُبارک

نہ مشرٕ کعبس نہ بُت خانس چھُ آزاد

بیہقس مردِ مُسلمانس مُبارک

غزل

فراق ہاوِتھ گوے کیہٕ بالی لاگس سہ نہٕ کنہٕ والی سیے

اُتھ موران گوم وتہٕ ڈالی ڈالی لاگس سہ نہٕ کنہٕ والی سیے

تیر زٕن نیرِتھ گوم اَو ڈالی بالی سپر چھُنہ خالی سیے

حالہ اکہٕ تارِکھ مالہ چھُس نالی لاگس سہ نہٕ کنہٕ والی سیے

لولہ رنگہٕ بُلبُل بولہ وُنی کالی آسان کیہو اوبالی سیے

مہرِتنہٕ پانَس طعنہ ہیتہٕ بالی — لاگَس سۄنہٕ کنہٕ والی ییے

پنہٕ نۍ پان چھُے جان ہی مالی — تازٕہ تھَو ہوش متوالی ییے

سُرہٕ کر نیبرِ متھ گرٕہ گر والی — لاگَس سۄنہٕ کنہٕ والی ییے

لوزٕہ تٕرٕ بادام سوزٕہ مس ڈالی — سوزٕہ نَم کتھ کوہ کالی ییے

ہُرِیے والنچہ کرٕہ نَم الی — لاگَس سۄنہٕ کنہٕ والی ییے

رٕژھ رٕژھ وُچھنم پوٗژٕہ انز الی — ینَندرِ سے ہُرژٕہ ہانزٕ الی ییے

پنہٕ پنہٕ کرٕ نَم سۄنہٕ سٕنز جالی — لاگَس سۄنہٕ کنہٕ والی ییے

تعویزٕ کرٕہ بتے ژُوگُم پاتالی — جودُو گار بنگالی ییے

وَسوسہٕ نِلہ کی کرٕہ کَس حالی — لاگَس سۄنہٕ کنہٕ والی ییے

سوزٕہ ہیتھ دردل ساز ہیتھ نالی — آزادؔ درٕاہ منزٕ نرٕالی ییے

رنگہٕ بُلبُلہ سٕندِ پاٹھو اوڈالی
لاگَس سۄنہٕ کنہٕ والی ییے

غزل

(یہ غزل مرثیہ ہے جو آزاد نے اپنے معصوم سالہ اکلوتے بیٹے کے اچانک بیمار ہو کر فوت ہونے کے بعد لکھی تھی۔ آزاد اُن دنوں گھر سے دُور ترال میں افسروں کے قہر و غضب کے باعث تعینات تھا۔ اور اپنے بچے کا خاطر خواہ علاج بھی نہ کرا سکا تھا۔) (گنجو)

ہیٚہ پان کرِتھ ہس بیٚیہ قہر بانی   ییہ نا چھُم مہر بانٔنی ییے
لیٚہ چھم لوسان وٕنہ ووچھانی   ییہ نا چھُم مہر بانٔنی ییے
وارلیٚنج اَرسم ڈٲنجہِ روزانی   تیٚمہ شندر وےووچھانٔنی ییے
چھُم نہٕ حیٚس تتہٕ ییٚنہٕ گوم راوانی   ییہ نا چھُم مہر بانٔنی ییے
پیٚرن ترٕ ساوٕن یاد رٹانی   کُرہٕ کرِہ خاک داانٔنی ییے
اَتھہٕ ییتھ کمہٕ وٕنہٕ گوم نیرانی   ییہ نا چھُم مہر بانٔنی ییے
نوٕسیہ زُندرس تس بٕ توشانی   قدمن چشمہ وتھرانٔنی ییے
بالہٕ سرہٕ شاہے گوم لوسانی   ییہ نا چھُم مہر بانٔنی ییے
ہوش وسیہ رانٔوتم پوشنولانی   روٕوم باشہٕ کرانٔنی ییے

کُنِہ سَنا وارِلی نیوُم اَسمانی
ییہِ نا چھَم مہربانٛی سیٚیے

قندرٕ دِمہ دٕ رٕحمُت رندٕ نورانی
زندہ دِل خندٕ پیشانٛی سیٚیے

وُچھان وُچھان گوم راہ آنی
ییہِ نا چھَم مہربانٛی سیٚیے

ژآلِہ منٛز جانباز باز نیو آنی
ہالہِ ہندہ پاٹھی نیولانٛی سیٚیے

آزادٕ ووٚن نَس شاہ ہمدانیؒ
ییہِ نا چھم مہربانٛی سیٚیے

غزل

ہا عشقہِ متیوٚ ہولہ چلنے تھوٚرہ مہ دَشے میٚہ

پیرن فقیرن کھورٕ چھِلم لولہ اَسشے میٚہ
نُندرٕ بون یاوُن چون اُچھن برونٛٹھ کنے چھُم

شرٛیہہ آدنکُے پچھے نہ مُشان مہوشے میٚہ

دلولہ تُلان وَلِہ ویرَن تیر مژگانہ چون
تکبیر پوٚرُم پانٛی پانَس لایہ کشے میٚہ

اندازٕ لولکہ رازٕ ونی سے تازٕ بتازٕ

سُے ناز خنجر بُمہ نے ہُند زاٹھہ نہ مُشے میٛہ

مَس پیالہ چاوِتھ ہندرہ پاوِتھ لرٕ ساوِتھ پان

ارمان تھاوِتھ زٕ ولکھ ترٲوِتھ اوس رنشے میٛہ

بیدار گرٕ ھتھ ییٚرٕ ہیوتمٕ رزٕھ رزٕھ نار

چھُم یاد ییتے ناد لایان آو غشے میٛہ

اُمہ سنگدِلن ہیسہ کوٚر تم ارِہ نہ ہُندے رنگ

گنزران کم گل دٕورہ مسی پامبورہ دشے میٛہ

مینوش یہ آزاد کوتاہ جوش اُمہ سُند تیز

مدہوش پا ٹھین آو ساتھاہ بوٕ ٹارنشے میٛہ

•

فٹ نوٹ لہ استاد (غالب) کا شعر ملاحظہ ہو:-

"دل میں آجائے ہے ہوتی ہے جو فرصت غش سے

اور پھر کونسے نالے کو رسا کہتے ہیں"

(گنجو)

غزل

ڈٲرِہ ڈوٗرسے میٚہ نیوٗنَم یارَن دِل ‎ ‎ ‎ ژٲرِہ بیٚوٹھُم تہٕ کیٚہ ژھارَن دِل
عائشہ مۄت زوٗنہ دٕراو چۄنہِ بجران ‎ ‎ ‎ خوٗن ناحق چھُم کیا زِہ ہارن دِل
اَلِر راوان کنہٕ ڈٲرَن کیٚاہ ‎ ‎ ‎ بٔہ راوان دِل فِگارَن دِل
بُلبُلن کوٚر گُلن گٕژھن یکبار ‎ ‎ ‎ پھوٗلہ راٲوی حُسنہ کی بہارن دِل
غش میٚہ گوٚو خنجرس چھُم کش باقی ‎ ‎ ‎ ہائے افسوس معل نہ پاون دِل
تازہٕ چھوکھ لوٗیتھَم میٚہ اے ظالم ‎ ‎ ‎ اوس پرائی ستم سنٛدارن دِل
ژٲرِہ نازُک اِشارٕ ہوٗوُتھ کیٚاہ ‎ ‎ ‎ گۄ دشنان لولہ زاوی جارن دِل
خشم چونے چھُم محشرک ماَدان ‎ ‎ ‎ محشرس منز دلی تہٕ ہارن دِل
ہَرنہ عاشق چھُم اہرنے ہتھ پوٗر ‎ ‎ ‎ بارٕ لوگُت کمن شِکارن دِل
سینہٕ پھُٹ چانہٕ بے سبب کینہ ‎ ‎ ‎ وَنتہٕ اَتھ معنہ کیتھٕ ژارن دِل
خارہٕ چھُم وارہٕ کرٕ سَمو تتھ پٲٹھ ‎ ‎ ‎ بُلہوس ڈٲرہ ڈوٗرہ ہارن دل
ڈراسے آزادنے غزل مخموٗر ‎ ‎ ‎ ہوٗرمُت ماچھُم اُمی ہشارن دِل

غزل

مبارک جلوۂ دلدار ڈیوٹھم — وُدا سی بلبلن گلزار ڈیوٹھم

لوہلے اندر ہیو تم نیندرِ بیس میٹھ — پنن طالع گومت بیدار ڈیوٹھم

گنے جس چھم بزن تعویذ کرِ نم — تھزی گرائے سہ خوش رفتار ڈیوٹھم

دلس اندر تسند خمدار کاکل — خزانس پیٹھ بہتھ شہمار ڈیوٹھم

کھٹتھ اوسس اشارن معنہ ژارن — سوخن ہیومت سربازار ڈیوٹھم

نین نز خوش ہوا جاین دِتھ وُنی — تو تے واژہس ییتہ سبزار ڈیوٹھم

بُرستانن اندر بوزم تیتز ہوگ — گلستانن تسندے خار ڈیوٹھم

یہ دل میون کوہ کھنان فرہادزن اوس — ولیکن از سیٹھاہ بیمار ڈیوٹھم

تیتز ہے مہربانی زندگانی — تسندے مرگ ناہنجار ڈیوٹھم

ہاجر دِتھ سے بچر ییتھ ترووِ برخاک — تسندے سروقد لوہ کچار ڈیوٹھم

خبر چھنہ تھاوِ کم افسانہ آزاد

تہتے تس عاشقس خمار ڈیوٹھم

غزل

ہا یارہٕ بے پروایہٕ راۄدہٕ ہیم یتہٕ وَنے لو — یان مارہ چانے مایہٕ دیدار بنے لو

رۄہ خسار موتھاو ژھایہٕ چھےٚ آفتابکُ نور — وُچھنَس ژٔیہٕ کُن بیوایہٕ کُس تاب اَنے لو

وُچھان ژھایہٕ یتہٕ گژھایہٕ چھےٚ پَرٕ ییہٕ تہٕ حوٗرہ — پُاراو کرٕ کرٕ آیہٕ گُلالہ تنے لو

اُگُل بدن کمہ رایہٕ آیت تصویوم یارسِ — زونم نہٕ پنہٕ نے شایہٕ تَس مایہٕ سَنے لو

ژۄرے وُچھم طرزہٕ گژھایہٕ ژاُدِتھ پریشان موے — کوٗرتھَم یہٕ کیاہ خودایہٕ دِل چھُم نہٕ گنے لو

رۄشِتھ سُہ ہیوٗ کتھ شایہٕ رۄ دعاشقن خارہٕ — بٔیہٕ حُسن پننےٚ ضایہٕ گوس ہارٕ ہنے لو

تنہا رِوان تنگ جایہٕ ہیۆتم ڈلُن یتہٕ رنگ — تتہٕ یار دوس ہمسایہٕ لگُو دۄرٕ ہیلے لو

گاہ روبرو گاہ ژھایہٕ ژھاین وُچھان آزادؔ

محرم دِلکُ ہمسایہٕ چھُس بُرونٹھ کنے لو

غزل

دِیُٹھیو بار صاحبن آے اَسہٕ نو مابے مَشان چاُنی

لگُی کیاسہٕ دِلَس گژھاے اَسہٕ نو مابے مَشان چاُنی

ژھنڈِتھ بال تٔل پاتال وُستھ زالہ ژیٔہ پٔتھ پان

بہٕ ہی مال ژٕہ ناگراے اَسہِ نومارے مَشان چانی

باقرخانہٕ پٔہ شیرمالہ رٔچھم چانہٕ خیالہ

لذیذ میوہ لطیف چاے اَسہِ نومارے مَشان چانی

بہٕ وَنہٕ ہے نہٕ صُبحکہِ وادہٕ لِللّٰہ گڑاوہٕ نہٕ ہٕس نا

پَی آسم نہٕ دِلس راے میہٕ نومارے مُشان چانی

شُہِتھ چھس نہ ہیکان لولہ رٔگن شولہ کھٔٹمِتھ کیتو

پٔتو سینہ فٔشِتھ دژاے اَسہِ نومارے مَشان چانی

سۆرم وُمر یتیمے حالہٕ وُنِتھ زانہٕ کٔمِس بال

اُسِس بندہ چھم خمہ داے اَسہِ نومارے مَشان چانی

ہرنہٕ ژھالہٕ نیتھم لالہ پرٔان حالہ چھے آزاد

دِیتیو بار صاحبن آے اَسہِ نومارے مَشان چانی

غزل

وُچھَن کر گُلبدن گُلفام لُتہ یے　　پری صوٗرت پری اندام لُتہ یے

سروک سرپوش تے نازَن خریدار　　کنک سون تہٕ منگ آرام لُتہ یے

بُ سوزِس لولہ نابد اَلہِ شیرین　　خبر جلغوزہٕ تے بادام لُتہ یے

قسم درِ یہ ہیتھ دِتُم تس کاٗفرس دِل　　خبر چھنہٕ آسہِ کیٛاہ انجام لُتہ یے

ہوَس چھُم تتہٕ تَن لاگِتھ وُنس حال　　بُنِتھ کاٗفر اُنِتھ اسلام لُتہ یے

اُچھن تل سانہٕ ساتے چھُم تُنُدرُنے　　نہس نابس مُیتے یاغام لُتہ یے

لرِشے کُرنس ہرِ یہ نیوٗنم گُداٹھہ سوٗن　　یرِشے لولس یہِ کیٛاہ پھل ڈرام لُتہ یے

دَشہِ گنڈہ ناوِنس پرِنِتھ آستانس　　جہانس دِشرا اُونس خام لُتہ یے

چھُ نادان بُلہوس کاٗفر گنہگار　　ملامت عاشقس چھا یام لُتہ یے

وُچھُم بیٛلہِ یار صوٗرت اوس آزاد

رواں ہیٛوٗ از میہ بوزنہٕ آم لُتہ یے

غزل

ہول چھم کوزمت لولہ بیمار سیے
بولہِ نا طوطہ ونہار سے سیتۍ

ژوپرِتھ رُودُم پنجرہ تہ دار سے
بولہِ نا طوطہ ونہار سے سیتۍ

ذَرہ ذَرہ ژھونڈُم بادام وار سے
تھرہ چھمَ داغ لنجہ تھار سے سیتۍ

کستوٗر لنجہ پیٹھ کرُنس تار سے
بولہِ نا طوطہ وَنہار سے سیتۍ

نسیم باغ منز داغ ژس لاسے
آیم گژ اپہ تُشکار سے سیتۍ

تیل بل ژرائس ڈوٗنگہ سوار سے
بولہِ نا طوطہ ونہار سے سیتۍ

وۄلہِ ونیسی لارَو ژرارہ برتیوار سے
آسہِ نا کانٛسہِ اَچھ دار سے سیتۍ

نظراہ کرہ ہوس دوٗرہ تُلی مار سے
بولہِ نا طوطہِ ونہار سے سیتۍ

متوٗ دیمی دوٗدہ کھاسی بیٚرہ ہس دار سے
یژھِ نے لو لچہ نار سے سیتۍ

توسہ وَتھراوس زاگو بے تار سے
بولہِ نا طوطہ وُن ہار سے سیتۍ

سینہ داریومَس خنجر دار سے
مارُنس مونجہ تلوار سے سیتۍ

پھریکہ ورنی ژاوُنس چھوکہ لدکار سے
بولہِ نا طوطہ وَنہار سے سیتۍ

زاگ ہیتھ باغ منز پُتر سے پیار سے
بالادرہِ ہشرہ دار سے سیتۍ

نیندرے مٔولہ چھم پرائن ہار سے
بولہِ نا طوطہِ ونہار سے سیتۍ

چمنن منز باگ یوسمن وارے ماران گژ اپہ تھرِہ کارے سیتو

دۆرہ دۆرہ آزاد کوٗر تھن نارے

بولہ نا طوطہ وبہارے سیتر

غزل

(ایک خاص عید کے دن ایک واقعہ سے متاثر ہو کر یہ غزل لکھی گئی ہے)

(گنجور)

عید چھم نہ کرہٕ نا شادی ییے دپدو وُچھم اُدی اُدی ییے

باوہ مس بنے مہتر دادی ییے دپدو وُچھم اُدی اُدی ییے

سر تازہ تمُہ شند سروٕ قد تھکھ دوٗر اُمین چشمہ بد

گوٗ زمت چھُ کمہ اُستادی ییے دپدو وُچھم اُدی اُدی ییے

رنگس پہٕ تمُہ شند لوگہ چار برجستہ پھولمت زن بہار

وُچھتھے گژھان کیاہ شادی ییے دپدو وُچھم اُدی اُدی ییے

دِل اُتھ خمارس لوٗ پہ نا دالنجہ منز ہیوٗن شوٗبہٕ نا

وُردس دوا پیم دااُمِ ییے دپدو وُچھم اُدی اُدی ییے

جامہ ژٹان گل در چمن　　مژ زاڈوی ہتی کئی سندی غمن

ہم بے زبان فری یاڈی یے　　دیدو دچھم اڈی اڈی یے

ینہ چانڑ یارو سنتھ گیئم　　غمگین دلس فرحت گیئم

کاژاہ لنبم آزاڈی یے　　دیدو دچھم اڈی اڈی یے

خوش ابرِ نیسان تازہ دم　　آزاد چھو آزادن قلم

کرہ دڈ ونن آباڈی یے

دیدو دچھم اڈی اڈی یے

غزل

روز تو دماہ بٹیہ لالہ　　مس پیالہ برہ یو

خمار کہ سوالہ　　مس پیالہ برہ یو

ماران ہر [illegible] ہالہ　　ژاکھ سانڑ آنگانی

[illegible] نیون ذِل حوالہ　　مس پیالہ برہ یو

[illegible] درد [illegible] اقبالہ　　طالع [illegible] گوامے پیالہ

وہ تھونیس استقبالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

تُل چشمہ شُرِ خیالہ　　پرائی سوخن مُشراد

ژاو حیلہ تیر حوالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

کھٹو کھٹو مسہ تھاو لالہ　　اُٹھ سبز پانچورسے

ژٹو تے جواہر مالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

چاڑ غمزہ کم کم لالہ　　واہ لنجہ منز للہ دان

الماس کی پَر کالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

پیتمہ دردہ لاگم زالہ　　اسمائی جانا وار

ژٹیے نو اثر گوسے لالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

وہ لنتھس بہ کُفر کِر زالہ　　اسے کافر بدخوے

نائی تراو تھم زف مالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

کافور شمع زالہ　　اطلاس وتھراوسے

پرنگ تے پلنگ سنبالہ　　مَس پیالہ بَرہ یو

صاحبو آمی خط و خالہ　　نیرن ییتہ گل رٹے

ادہ کس ہمتن متوالہ ہس پیالہ بڑہ یو

آتش بۂ دیدن زالہ ہے ہے وُچھا یار سں

اغیار ناٹلی نالہ ہس پیالہ برہ یو

جاذو ہانچھتھ کمالہ آزاد سِنے انداز

آو سوزکہ بنگالہ ہس پیالہ بڑہ یو

غزل

دُور موہیم دُرہ دانے ننُدہ بانے مدہ نو

ژے پتہ دژایس بۂ کرانے ننُدہ بانے مدہ نو

دُورِہ دُورے ہمہ چاران ژدُرہ موہیم تیر لاٸے

ہیتھ پہیے دِل اَتھہ کمانے ننُدہ بانے مدہ نو

یاونکی دوہ چھی غنیمت یُود محبت روزہ پُورہ

زانہ کُس کس کیاہ چھ لانے ننُدہ بانے مدہ نو

ساسہ بَد کراندیشہ ہیم زانتھ یہ چون شاہانہ دِل

ادس کیاہ نصیبہ میانے ننُدہ بانے مدہ نو

بیٚہتھ ساقھاہ کاٲژِ ہیٚتھ آیِنہٕ تھاوِتھ روبرو
زانہٕکھ دِل میون یہ زانے نُندہ بانے مُدٕہ نو

یاد یاد اے بیوفا داشت[1] ہیٚنش میانِس ژیٚرِ پیٚتھ
کانہہ سہ سخن ما آسہِ معنے نُندہ بانے مُدٕہ نو

چھا رٕوا غاٲزن دٕنُن میانی غزل دردٕکی پرٕنی
کم فریب آزاد زانے نُندہٕ بانے مدٕہ نو

دوٗر موتہٕ ہیم دُرہ دامنے نُندہ بانے مدٕہ نو
ژیٚتے پیٚتہ دژایِس یہٕ کڑانے نُندہٕ بانے مدٕہ نو

[1] بندہ برداری۔ (گنجو)

غزل

مس یٚنہٕ سیٚنُم لالہ پٕر میٚنے　　تنہٕ ہاوس نے تراوی غم ہا سے

ژٕمہٕ ژٕمہٕ غمہٕ سیٚتی چھُمہٕ اَنا وینے　　تنہٕ ہاوس نے تراوی نم ہا سے

ییہٕ ناوٕنہٕ اوس شٕری پان سینے　　چھیرہٕ تَس مدٕنس اَدہ ہا سے

مژٕ تھے مرتبہ ہٕرہٕ بیکس نے　　تنہٕ ہاوس نے تراوی نم ہا سے

خوشک لب خستہ جان تشنہ کبھہ لبہ نے
کریشان دوہ ووت ڈیشنس گڈاے

درہ وُن مزہ دار آہ یہ چھُنہ کھسے نے
تنہ ہاؤس نے تراُوی نم ہاے

قند باز خندہ اکہ بُل ہادسے نے
دلوہ ہتھاوان دِلہ نے کیاّے

گاہ منز خوشیہ یہ گاہ وسوس نے
تنہ ہاؤس نے تراُوی نم ہاے

بلہ دل میونے ییلہ چھیتھ مسنے
لوہ لہ منز بہ کرس لولہ مبتلاے

پردہ کرہ صاحب دردہ بے حسہ نے
تنہ ہاؤس نے تراُوی نم ہاے

پان ییلہ سوہ من گول تل سے گنے
ادہ منز دیدن کرہس جاے

یخلاص سمون کرہ کاسہ کین خسے نے
تنہ ہاؤس نے تراُوی نم ہاے

سنگین رنگہ مندورہ ما ترسے نے
سیلاب عشق بے پرواے

تاب کیاسہ روزہ ادہ میثرہ دیتو دفعہ سنے
تنہ ہاؤس نے تراُوی نم ہاے

خاموش آزاد بوزی بوزی اسہ نے
چھُنہ میون شن پوشن پاسے

توتہ ہم گفتار ہتہ چھاوسنے

تنہ ہاؤس نے تراُوی نم ہاے

غزل

پوشہ مَتہ روشنس بٕرٕ لگےٚ یارٕی
تراوسہ کینا وارٕی سیے

دوہ نارہ ژھوہ دِنٕہ یورٕی آسے سارٕی
تراو سہ کینا وارٕی سیے

لوٚکہ ہٕنٛزہ کتھ چھےٚ ساڈمکارٕی
دوس چھا آسان سارٕی سیے

یتہ وُتر آمژ دُشمن دارٕی
تراو سہ کینا وارٕی سیے

پوشی تنے حُسن تر شرمدارٕی
صاحب کری تنے یارٕی سیے

دلہ سیے تراوی نے وفادارٕی
تراو سہ کینا وارٕی سیے

لاگِہ مجنونَن لاگِ جِرٕ دوس دارٕی
تھاوِرکھ ناما وارٕی سیے

بدنام سینتھ گامہ شہارٕی
تراوسہ کینا وارٕی سیے

بُلہ کر ژیتہ ہوا لولہ بیمارٕی
چلہِ کرُس ذورا وارٕی سیے

اورہ کتہ اُسترَن بالہ ہزارٕی
تراو سہ کینا وارٕی سیے

نارہ یوٚد زالنم آب گژھ جارٕی
سوٚر میون وُتہ اُرٕی اُرٕی سیے

پھیرہ گلزارن جو یہ ژھارٕی ژھارٕی
تراو سہ کینا وارٕی سیے

دۆرہ دۆرہ ووٚنتھم ہمہ چارٕ چارٕی
بیپیٚر کٔرس پیالہ بردارٕی ییہ

کُنہ وِزہ پزہ ہے چینزہ ہے سارٕی
تڑاوسہ کینا وارٕی ییہ

جیرہ چھُم ییوان نیرہ بازارٕی
تھٔرہ چھُم چانٕی بیزارٕی ییہ

حیلہ تہٕ بہانہ قبیلہ دارٕی
تڑاوسہ کینا وارٕی ییہ

اگر مۆکلاب ییٚلہ گوو جارٕی
ہاٚرس چھُنہ اختیارٕی ییہ

کنہ نیٚہ دِیہ نا کلہ دارٕی دارٕی
تڑاوسہ کینا وارٕی ییہ

کینہہ گیہ پھیرتھ کینہہ چھہ ہیتھ وارٕی
بیرہ اُٚس لولہ بازارٕی ییہ

ژیری آزادس آیہ انوارٕی
تڑاوسہ کینا وارٕی ییہ

غزل

باغ نسیمہ کے گُلو
باشہ کران کران ووٚلو

ساز کران کران ووٚلو
ناز کران کران ووٚلو

روشہ ژٕہ آکھ در چمن
موختہ جوٚرٕی ژٕیہ شبنم

توسہ بران چھ یوسمن — مُشکھ ہَران ہَران ووہلو
چون ہوس چھ مَسوٗلَن — سنبلن تہٕ زَنبلن
ہول گوٗنٹ چھ بُلبُلن — لول بران بُران ووہلو

چھاو پھلے زہٕ گوشنے — کڑاو کرے بہٕ پوشنے
پوشہٕ متین منو شنے — ہوشہ پھران پھران ووہلو

چھے ژٔیہ فہلہٕ دُن جبین — دلفریب و نازنین
زوٗنہٕ شوٗبان چھی نگین — چوٗنہٕ جُران جَران ووہلو

مارہٕ متیو پہٕ خوبے ژٔاو — ماہِ دو ہفتہ روے ہاو
سوز دِلک میہٕ شیہلاو — روز ہُران ہُران ووہلو

سون فراق طوٗل گوو — شہرہٕ تہٕ گامہٕ شہرہ گوو
تازہ بتازہ نو بہٕ نو — قِصہ پَران پَران ووہلو

آزادو[1] غرض مہٕ تھاو — اصل تہٕ عکس پرزہٕ ناو
غور کرِتھ قدم ژہٕ ژٔاو — بور ڈران ڈران ووہلو

[1] مہجوؔر کی مشہور غزل "باغِ نشاط کے گُلو" کے تتبع میں یہ غزل لکھی گئی ہے۔ آزادؔ اس کے لکھنے کے کئی سال بعد اپنی اس کوشش کو محض طفلانہ تقلید سمجھتا تھا۔
(گنجوؔ)

غزل

قدمن ہا چشمہ و ٹھر اوَے مدہ نو
لالئ ہا حالہ کرہ ناوَے مدہ نو

گرہ گرہ لرہ یان ساوَے مدہ نو
پوشہ ٹھرہ نرہ آلہ ناوے مدہ نو

چھی میاؤنی بوسہ یاد لوسہ ناوان
گرم آبہ اشہ کے ناوے مدہ نو

نظرے نیرے ٹھرزن ہا پھیرے
وِگنین سیٹو وتہ ناوے مدہ نو

تازہ یارانس عہد و پیا فس
آدنکو لولہ ہری تڑاوَے مدہ نو

تھادَے ژاری ژاری آلہ تہ سٹو یاری
رنگہ رنگہ یان منگہ ناوَے مدہ نو

گمانہ مو بر ہم ضرب جگر
داوس تہ کاوَس ہاوَے مدہ نو

ژے میون قاتل ژے ہا میون دردِ دل
ژیتے نتہ آدہ کس باوَے مدہ نو

عالم ہا کرہ یاد آزاد آزاد
گنہ ساعتہ و ٹھیتہ یاد باوے مدہ نو

غزل

بأغِ لۄلۍ کیاہ گمٕت ژٕ بہر جانانَن   روشہٕ ہیوٚت پوشہٕ ڈالانَن منز

گوش سنے تھود نمَ لولہٕ افسانَن   روشہٕ ہیوٚت پوشہٕ ڈالانَن منز

اَسہٕ وِنہٕ ڈیکہ سیتی غوٗنچہ دہانَن   مَس چیٚنہٕ ژاد گلستانَن منز

چاک کیاہ مسولو دِتہِ گریبانَن   روشہ ہیوٚت پوشہ ڈالانَن منز

رشکہٕ سیتی داغ روٗٹ ماہِ تابانَن   ریٹھہٕ گنڈٕ ژی آتشخانَن منز

جیرہٕ سیتھ آفتابہ کھوت آسمانَن   روشہٕ ہیوٚت پوشہ ڈالانَن منز

خندہٕ ییلہٕ کوٚر تمیٚ گلِ خندانَن   منزہٕ چھتی لال بیٹھی کانَن منز

ہولہٕ سیتی لولہ رٹھ باندہٕ گوڈ پانَن   روشہٕ ہیوٚت پوشہ ڈالانَن منز

خمار کیاہ چھُس چشمہٕ مستانَن   ہرنہٕ ژٕلی کوہ بیابانَن منز

محشرک شور و شر وۄتھ شرابخانَن   روشہٕ ہیوٚت پوشہ ڈالانَن منز

یہنہٕ رسے ہیوٗتم موسے پریشانَن   تنہٕ بال چھُس تہٕ انسانَن منز

دل چھُم پھیران سُنبلاتَن   روشہٕ ہیوٚت پوشہٕ ڈالانَن منز

شوقہ سان مانٛنتھ لولہٕ فرمانن　　　آزادن آو غزل خسانن منٛز

زانہٕ ورٛنی پانٕنۍ معنہٕ اَتھ زانن

روشہٕ بیٛوٹھ پوشہ ڈالانن منٛز

غزل

ازیتہ مدن وارو ہینہٕ چانہٕ گژھیم شادمۍ　　　دَنہ ہے بہ جگرہ پارٕ اندرم غیرم داٗدۍ

کٔرہ کیاہ ہیمنہٕ جیلخانہ کرٕہی کرٕہ چھیم زولانۍ　　　دوٚہ بہ ہم گیہ دیوانہ رؤزم نہٕ صعہ آزادۍ

ہی تھرہ چمنن اندرلیہٕ چھیم لوسان بیتہٕ کر　　　کرہٕ ہس پوشن اشبر برہ ہس لول تشادۍ

سوزہٕ ہس رندہ یان ڈالے بندہ پژھہٕ اکھ بالے　　　لولہٕ نار بیتہٕ مازالے زونتھم آدمۍ آدۍ

تھاو قفس ارہٕ وٕل سعہ تلہٕ ین تو مبرن اندر　　　بلبلہ ژیہ رٹتھ بندر بہٕ کشو دنہ یم داٗدۍ

کرہ یان ساوٕتھ وارہ کرہ ہس نال زارہٕ پارٕ　　　کیاہ تنا رودس خارہ بے سود کرہٕ ہم جادۍ

ہیندس تہٕ مسلمانس چھیہٕ وقتہ پانس پانس

منٛز دردہ نیستانس آزادس چھہٕ آزادۍ

غزل

یمبرزل چانہٕ اُمارہٕ گمرٕ چھس بانبرے بوٗمبرو
ژٕ ژٕم جامہ گیس پھلوا بہ چلنے لولرے بوٗمبرو

محبت مالے ترائوِتھ پوٗرمدنوارو ژیٚہ ہیٚوتھٕم دوٗر
میٚہ سعہ مبر یوم ویرہ چانے ویوٗرنوان چھم ترے بوٗمبرو

ژہٕ کمیوٗ سوندرے وٕوٗلہم وٕپھے گیس گیس کران ژٕوٗلہم
میٚہ یامت نظرے ڈوٗلہم پیٚیس بے خود لسے بوٗمبرو

ژیٚہ شوٗرے یلہٕ ماران ژھوہ میٚہ گومت لولہ ہارس بوہ
میٚہ دوٗتم لو سنس پیچھ دوہ ژہ چھک ژٕنندرے بوٗمبرو

تھویوم کھٹہٕ کھٹہٕ میٚہ گو پالے یہ آتش گوہ ژٕٹھتھ تالے
اوٗڈہٕ دزی ژٕزٕ گیم بالے دزان مثرٕ تھتھرے بوٗمبرو

رچھوان چھکھ ماہ تابانہ پیٚوان گاہ چانہٕ نوٗرانہ
کران گتھہ کینہٕ جانانہ چھہ اُتھہ بالا درے بوٗمبرو

تھپکے نو زیورس حُسنس ولیکن ہیتھ فریبا چھس
ہوس چون میانہِ کھمہِ تہِ کس دلاور سونٛدرے بوٚمبرو

نہ وُ چھمے تیرنے تلوار چھ تڑپان ہر طرف شکار
یہ کیاہ تاثیر تہ خُمار چھُ چانے نظرے بوٚمبرو

کوٚرُتھ عالم ژیہِ دیوانہ گنڈِتھ یمِ سنٛز تہِ سامانہٕ
بدن چون زن پری خانہ زری پردن لھڑے بوٚمبرو

رہیتھ منز حُسنہ باغس شاد بران پوشہ لہم آزاد
ہیوان شوقس تہ لولس داد تحولن کیاہ ڈرے بوٚمبرو

غزل

یارہ ماہ روٕ خسارہ لگہ یو خارہ چ تھاوِتھ ژوٚلہمو
تمبہ لاوِتھ پیالہ چاوِتھ چھوچ راوِتھ ژوٚلہمو

پورہ دِنکے ماہتابو نور چونے پیٚو ژوہ یارہ
سوہ رگہ حورے دوٚرہ دوٚرے ورغلاوِتھ ژوٚلہمو

بیب زُلیخا نفامہ کرُتھس راجہ مصرکہ یوسفو
یاونکُ مزہ دار ہاوُس راوہ رائہ تھ ژولہمو

نامہ سوزے زاگہ روزنے باغہ نشاطس اندر
گوشوارن گرایہ ماران پوش چھاوِتھ ژولہمو

چاک دِتھ جامن بہ آیس جیرہ دامن روٹِھے
دورہ ہری مخمور چالے الہ رائوِتھ ژولہمو

لانہ اوسُم چانہ شوقہ کڑانہ دراییس بُل ہوس
کامہ دیوو گامہ شہرہ پامہ تھاوِتھ ژولہمو

ژالہ کوتاہ کالہ سرفو نال ووتھم سوندرے
پوشہ تنہ ہنہ ہنہ جوشس ترائوِتھ ژولہمو

دورہ بلبل باشہ کرتھم الفتکُ تاثیر گوم
آرہ وُلے معرکن منز دشرائوِتھ ژولہمو

پوختہ کارو بازہی گارو رازہ دل ووتھم نہ زانہہ
اَچھ دارسے نشہ غارن شیچھی تھاوِتھ ژولہمو

ناد لایان تَس گُلَس آزاد گُلزارَن اندر

گلعذارو بُلبُل دِل تَنبلاوِتھ ژَولہٕمہٕ

غزل

شالہ مار بایِٕ غُنچہ یوسمن تَھرِ یے   ساز کرِ کرِ یے ہاوِہ رُخسار

مالِہ مُتر وُچھنے لولہ سان ترِ یے   ساز کرِ کرِ یے ہاوِہ رُخسار

شاہ ییندرازنی تازہ شاہ پرِ یے   دل چھہُ تنبہ لاوان چون خُمار

چھے ژیہ مَس چومُت شیشہ بَرِ بَرِ یے   ساز کرِ کرِ یے ہاوِہ رُخسار

رۄ ہچی ہنزِ یاد شاہِچی پرِ یے   شیخن تہٕ شانتن چون آمار

شوٗبہ دِژ مائنزِ نَم چھی ژیہ اَدرِ یے   ساز کرِ کرِ یے ہاوِہ رُخسار

عطرے گوہ لاب مُلی سوندری یے   آب زمزم سیتی چھلی رُخسار

کستوٗری نافہ سیتی گوہ ڈکی بَرِ یے   ساز کرِ کرِ یے ہاوِہ رُخسار

رنگہ رُومالہ سیتی واو کرِ کرِ یے   صُبحکی واوَن کرِکھ بیدار

نِندرے اٲسکھ مَس سوندرے   ساز کرِ کرِ یے ہاوِہ رُخسار

اودڑے وتھرُن شبنمَ کوزیے　　　　ثڑاوان مخمل فرشِ سبزار
چمنوَ تھاوی ہے پیالہ بُری بُری یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار
ٹوہاری چاگنی دوُرہ پھُلی نوُرہ بُری بُری یے　　　　جامہ چھی نیلی تے سبز شلوار
زوُنہ زیڑہ ثڑاوان چوُنہ جڑی جڑی یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار
لالہ مندہ چھاوِتھ خندہ گُڑی گُڑی یے　　　　سوسنوَ جاسے رُٹ اند ہزار
پارہ گُڑی مسولوَ نال تڑ تُڑی یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار
یمبرزَل چھَے دُچھان دارہ تڑ بُری یے　　　　ہاوسہ جیانے مَس گُلزار
گُل اشر فنے لوگمُت زُری یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار
لولہ وائی ا لہ خندہ آسے بُری بُری یے　　　　وایان چنگ ونے ساز و سیتار
حالہ اکہ تیسل جل نالہ تڑ تڑی یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار
یارتےَ یار اتھ واس گُڑی گُڑی یے　　　　پانہ دائی بادان لولہ اسرار
ثڑاوان کوکلے پھیری گُڑی گُڑی یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار
معشوق عاشقن تھاوان ٹھُری یے　　　　زاگِہ زاگِہ ماران لولہ شکار
دوُرہ دوُرہ کران تھوُرہ دلبُری یے　　　　ساز گُڑی گُڑی یے ہاوِہ رہ خسار

ہندوستا رنچو ماہ پیکر ییے — مشہور کوتاہ چون اَنہار

فند بازلندنکو آسے ترٗی ترٗی ییے — ساز کرٗی کرٗی ییے ہاوِہ رِہ خسار

شاد گوہ و آزاد ژاو پیلر برٗی ییے — یاد پیوس آ دنگ نُنرہ بون یار

توشی اَلخ پوشش پوشِہ گونڈرے

ساز کرٗی کرٗی ییے ہاوِہ رِہ خسار

غزل

برجوش آیہ پوشہ وارِہ گُل — وُچھ بلبلو دربارِ گُل

دیدن چھُ از دیدار گُل — وُچھ بلبلو دربارِ گُل

شاہانہ شوٗبان کیا گُلاب — زَن تارہ کن منز ماہتاب

سوسن سپہ سالارِ گُل — وُچھ بلبلو دربارِ گُل

کوکل تہ روٗنبل سو بسو — سوٗنبل چھُ ہلی ہلی خوشبو

ماران گلن نظرِ کارِہ گُل — وُچھ بلبلو دربارِ گُل

یمبرزلن کیاہ سوٗرمہ ناز — ہی نظرِ کرٗی کرٗی آیہ ساز

ادفر چھُہ باران دارہ گُل　　وُچھو بلبُلو دربار گُل
سیٚدی سادہ سروِ دلپسند　　شمشاد وُچھتَن قد بُلند
اِستادہ برسرکارِ گُل　　وُچھِو بلبُلو دربارِ گُل
گرٚٹھ آبشارَن بیٚنٹھ زٕہ روز　　فوّار نٚے ہٹند سوز بوز
حاصِل بنی اسرارِ گُل　　وُچھِو بلبُلو دربارِ گُل
کر سیرِ ڈل گرٚٹھ شالمار　　وُچھ باغِ نسیمک بہار
اپارِ گُل یِتپارہ گُل　　وُچھِو بلبُلو دربارِ گُل
شوٗبان کنیاہ پوشہ تھرے　　اَنھٚہ بارِ غنچہ بالا درے
دروازہ گُل تہٕ دارِ گُل　　وُچھِو بلبُلو دربارِ گُل
لاگی لاگی اطلس کیمہ خاب　　زاگی زاگی یِوان بارِحساب
چھاوان کمہٕ اچھ دارِ گُل　　وُچھِو بلبُلو دربارِ گُل
مارہ متیو یِچھنا زٕہ یوٗرِ کر　　وارٕ وُچھکنا پوشہ ڈوٗری
چھُم خارہ کوٚر تھٔم تارِ گُل　　وُچھِو بلبُلو دربارِ گُل
چھےٚ خندہ گُل بنیہ گُدھن　　چھےٚ جامہ گُل بنیہ گُلبدن

انہارہ سے اطوار گُل
وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

اے بُلہوس کر جامہ چاک
دامن پنُن تھاو وارہ پاک

ادہٕ نیر در بازارِ گُل
وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

گیلان میہٕ چھُم اکھ عالماہ
آسُن گوژھُم کانٛہہ محرماہ

وُنہس پنُن آزارِ گُل
وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

وُچھتو یہٕ آزادُن حضوٗر
منٛز حُسنہ باغس زن چھہٕ ژوٗر

ہلمن بران لارہ لارہ گُل
وُچھُ بلبُلو دربارِ گُل

غزل[1]

میہٕ شمعٕ دِکرٲسم ژٕ یہٕ دأدی باوَے یہٕ جأدی ہا نکل گٔییم ہا لالو
ژٕ یہٕ کینہٕ روٗٹھتھم یہٕ سینہٕ ژوٗٹھتھم میہٕ لولہ کرتل پٮ۪ییم ہا لالو

چھوٗ لبتھ وَنَن منٛز گلالہ اأگھتھ وُلبتھ یمے خونہٕ جامہ پانس
میہٕ داغہٕ جانے ہا باغہٕ غنچہٕ منٛزٕ قرار یہٕ دل نوٗ ہیٚییم ہا لالو

میٚہ یارٕ لوٗگُت چھُ ژیٚنے پَتےٚ دل پِہ ادرٕ پھیرُن سَنٛٹھاہ چھُم مُشکل
ژیٚہ رُوس پمَن سونٛ گژھ حورنِ منٛز آرام زانٕہہ نو پیم ہا لالو

یُرتِہ وُچھان چھسَے یمبرزَل ژٕ بیوفا بوٗمبرو پیہم نا
میٚہ خارٕ چانے بہار وُچھنے برہ پہ ہسی تن گیم ہا لالو

وُچھنہِ ژالیس بہٕ وارِ ہنٛدٕ گُل تتہِ پہ سینہ دوٗدُم ہا بُلبُل
وُچھتھ گُلن ستہِ چھوان بلبُل سیٹھاہ کتھ یاد پیٚیم لالو

ژیٚہ تکھتھ خنجر کمان تہٕ نیزہ بہٕ تَنہِ مُرشدتھ پہ سینہ دارَے
بدَن میٚہ دوٗدُمت چھُ سوزٕ چانے پہ سوزٕ ہَم تیٚ وَیم ہا لالو

ژٕ دلبرو یاد پاو آدَن سہ وعدہ آزاد سہے وفا کر
میٚہ سُرٕ کران مارٕ مُژ جوانی ہُریتھ پھُلےٚ زَن پیٚیم ہا لالو

●

له مہجور کی غزل "ملالہ ترأوِتھ ژٕ سالہ یِکھنا ..." کے تتبع میں لکھی گئی ہے۔
(گنجو)

غزل

ستمگارہ خمار ہتھاوُن روا چھا　　یہِ میون شیشہ دل پھُٹراوُن روا چھا

یِمَن سورِمہ چشمن ترٕ شیرین کرِشمن　　نمارکِ زہرِ ہیلہ ناوُن روا چھا

لگے دوستدارو ژٕہ کرِ میون چارٕ　　عذابَس اندر دوس تھاوُن روا چھا

سگے شرُی پانس تہٕ شیرین دہانَس　　جوانَس غمُک نار ژاوُن روا چھا

پننُ کانہہ سۄ خن یاد پاوِ اے ستمگر　　تھوٚلُن گُنٛے گوش تھاوُن روا چھا

لو نہٕ پائِٹھ واوِ تمَس میانہٕ گرأوِ　　شہ یار آدنُک راوِ راوُن روا چھا

کرِس زارٕ پارٕ وَنس بالہ یارٕ　　بہارس اندر کینہٕ تھاوُن روا چھا

ژٕ وٚتمَس لُتی بلہوس تازہ عاشق　　اُسی روبرو منہ ناوُن روا چھا

کھسہ وِنی جوانی ہوا آسمانی　　توٚرے عار و انصاف ژاوُن روا چھا

چھُ آزاد خوٚ گرتُلان شورِ محشر　　یُتھے فتنہ بیدار تھاوُن روا چھا

ستمگارہ خمار تھاوُن روا چھا

یہِ میون شیشۂ دِل پھُٹراوُن روا چھا

لہ مہجور کی غزل 'دِلارامہ دل تنبلاوُن روا چھا' سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہے۔

(گنجور)

غزل

ژٕیہ پٮ۪تھ راوٕ رٲوٕم جوٲنی ہا لالو
جُدٲیی کرٕنی چھےٚ نہٕ جاۍنی ہا لالو

کمن خوش گفن ہیٚتھ روٗزِتھ کینہٕ درد دِل
شوٗ بیا ییٚتھ نا مہربٲنی ہا لالو

ہیٚیہ یوٗد روے سمہٕ ہُم تہٕ بے وایہ ونہٕ مے
کرِتھ صفایہ میانہٕ زندگٲنی ہا لالو

میٚیہ یوٗد روزہٕ ہَن یاد جاۍنی ضرب جگر
وتَن آسہ ہےٚ ما وُچھاۍنی ہا لالو

زٕ کنہٕ دوٗر حُسنکہٕ تہٕ لوٗلکہٕ زٕ عالَم
ژٕیہ چھی دعوٲن رقیب خن گتھ گراۍنی ہا لالو

گھسِتھ لولہٕ کِس کوہِ طورس میٚیہ زونُم
ترانا زبر لَن ترانی[1] ہا لالو

کوٗرِتھ شانہٕ زُلفن لوٗر ہِتھ آی سُرفن
تِمو گأیی کم نُندہٕ بانی ہا لالو

کران لولہٕ زخمن چھُ آزادؔ تازہ
پرٲن دردہٕ افسانہ[2] جاۍنی ہا لالو

[1] جگر کا یہ مصرعہ "نئے طور کی لن ترانی تو دیکھو" راقم نے ایک ریڈیائی مشاعرہ میں سُن کر پسند کیا تھا۔ آزاد کو غزل کے چند اشعار سنائے اور اسی وزن میں کچھ لکھنے کی درخواست کی۔ جس کا نتیجہ یہ غزل ہے۔ (گنجو)

[2] بہ تعمیل ارشاد ڈاکٹر پدم ناتھ گنجو نوشتہ شدہ
"شکایت نیست سر دادن چو فرمایش زیار آید"
(آزادؔ)

غزل

روشہٕ روشہٕ پوش چھاوان کوٚت ژوٚلُم بے عار دوست
خوش طبیعت خوٗ بصوٗرت خشمہٕ ہوٚت میخار دوست

آفتِ جبین غارتِ دل راحتِ جان سروِ ناز
شاہِ خوٗبان ماہِ تابان حیلہ گر عیّار دوست

جامہ زیبا دِلفریبا گلبدن شیرین دہن
پاک داماں جانانِ جانان پھولہٕ وُن گلزار دوست

نارہ وُزہ مل نوٗرہ مشعل حُسنہ کرتَل در بغل
تشنہ قاتل سخت جاہِل فتنہٕ بیدار دوست

ژُری پانس نشہ کیاہ چھُس دوٗرہٕ لاگِہنم کشہٕ تیر
گژھاوہٕ ہیتوس عار اَنی توس دژاو کس لوہ کچار دوست

نیرہٕ ہا دِتھ چاک جامن پاک دامن آرہ دل
رادہٕ راٗدرنم بادرنگی دوہ تھاوی نم اغیار دوست

وعدہ تھاوِتھ منشرأوِتھ ژٕ دِل میٚہ ژٕاوِتھ بے وفا

وٕتہٕ وٕ چھان پننہٕ لاٗرس جان فدا ہیٚسار دوست

خوش بہِتھ اٰزاٰدنےٚ دِل یلوت کوتاہ بے ہراس

زُلفہٕ ہنٛ ... ہاسنٛ منٛز مُشراٰ دِتھ یار دوست

غزل

اَغاٰ فِل ژٕ اچکھہ بے وفا سوندری لو ژیٚ روٗدُے نہٕ یادِ خودا سوندری لو

کمن محفلن بلبلن مسولن منٛز اُچھن تل چھیم خوش ادا سوندری لو

دٕ چشم کمٕ مدن گُلبدن آفتِ جان اثر چاینہٕ حُسنک جُدا سوندری لو

دِلک ژٕ ور مستانہ زن دوٗر چاٗنی چوان سُنبلہ باغک ہوا سوندری لو

پریشان دِلن منٛز یہ زُلف پریشان ییٚتھی لوکھ ژٕتھےٚ بادشاہ سندری لو

یِہمَن آسہ ژٕ بتھ ... صنم دیدنےٚ تل تمن بُت پرستی روا سوندری لو

دزان کوہ طور ... نورٕ چہ شعل ییٚتِھن ذٕ کہ تکہ یچھ ماسوندری لو

اٰسہ جُ ... زانہہ راژ منٛز اَکھتابہ کُہ ہان مہ یہ تار کیاہ دُنا سوندری لو

جُدا پارسائی تہٕ پرہیز گارِی　　وُچھم عشقبازِی جُدا سونٛدرِی لو

کھتھن گوش دوٗرے تھووِتھ ژوٗرہ ژورٕ　　چھِہ آسان چشمن حیا سونٛدرِی لو

صفا دِل وفادار یارن تمنا　　گگاہ، خوش کلاماہ کیتھاہ سونٛدرِی لو

پہ آزاد شیدا چھُہ دردس تہٕ سوزس

دِلس منٛز تھٲوِتھ صوٗرتھاہ سونٛدرِی لو

غزل

دِلکٕ آرام رٹیوٗ تھم ژھلِہ　　وولو ہا نژلہ بوٚمبوٗرو

یمبرزل وٕنتہٕ کیہو سٕنبلہ　　وولو ہا نژلہ بوٚمبوٗرو

وُنی ژوٗلہم تہٕ اوے نوعار　　ژٕٹم ہا مہٕ گییس بیدار

وفا روٗدے نہٕ موٗلہٕ تلہ　　وولو ہا نژلہ بوٚمبوٗرو

بہٕ وٕتھرے یوشہ باغن پژنگ　　تھوے چھاوِنی ژیہٕ ببرے لنگ

سیاہ زلفو کرے موٗرہ چھلہ　　وولو ہا نژار بوٚمبوٗرو

ژِہ روٗد ہم شرکھیالن سیتہٕ　　منیہ گنجہ تھم مہ یہ والو سیتہٕ

رُمہٕ رُمہٕ نو ہیچِ ہانکلہ   وٕلو ھانژلہ بوٚمبٕرو
بُمَن ہِندٕ اَکِہ اِشارٕ   کمَن رِندَن تھوٚوٕتھہ خارٕ
خندٕ کٔرِ کٔرِ تجِگتھ کرتلہٕ   ولو ھانژلہ بوٚمبٕرو
روٚ چھُم در سینہ مژگان چون   گوٚرُم آیینہ ہے پتون
اَمی اَلماسہ کی بینسلہٕ   وٕلو ھانژلہ بوٚمبٕرو
وُچھِتھ چانٛی کاکُل خمدار   دہَن زہرٕ ہُبان شہمار
دٕلہ ویرِن چھُہ شے ولولہٕ   ولو ھانژلہ بوٚمبٕرو
ہیتم شاہ یوٗسفِنہٕ گژاے   ژلَن پامہٕ زلیخاے
پرٛینان چھم مصرِچ مسولہ   ولو ھانژلہٕ بوٚمبٕرو
یِہ تن میانٛی گنجہ اَمی کاژہ   ہِتَن بینٹھ لاجِتھم ہانژہ
کتھن ہِندہ ہولہ چھُم اَلہ اَلہ   وٕلو ھانژلہٕ بوٚمبٕرو
گوٚمُت فِلوا یِہ موٚت آزاد   چھُہ کس شیرینہٕ پتھ فرہاد

کھنان سنگر اَنان دودٕ کولہٕ
ولو ھانژلہ بوٚمبٕرو

غزل

خوش روز یہِ سوز عشقُن بوزا سے صنم غنیمت

دُنیا چھُ دارِ فانی اَتھ منز چھُ دم غنیمت

کیاہ لاگ ساز و سامان تراو زُلف تا بامان

کر سیرِ گُل خرامان چھی مانزِ نَم غنیمت

منز لولہ وارہ پھیرو یم پوشہِ ڈُور ہی شیرو

دۄہ تھ سِلہ سِلہ نیرو چھُے صبحدم غنیمت

صحرا تہ گُل وُچھتھ آس زانہِ فقیر سُنیاس

زانتھ بہٕ تہ ییتہ دراس چانی ستم غنیمت

ترٲوِم قبیلہ داری لأجتھ ژیہ یار ماری

نادس لگے بہٕ یاری چانی صدم غنیمت

یس چھوٗل نہ دِل تہ جگر ہیتھ لولہ نار کُے زر

سُے بوزہِ روزِ محشر باغِ ارم غنیمت -

کیاہ کرہ اَتھ خمارس ہیٚتھ نتہٕ جان بٕ لارس
بیدردہ بشوہ خارس دِیُن کانٛہہ رقم غنیمت

نادان دوستَن ہِنٛز مِنّت مہ کھار پانَس
تمہِ کھوہ تہٕ دُشمنن کُنٛ دارُن ہَلم غنیمت

آزآد سیٚے کتھاہ کر یوٚد چھُس نہٕ زور تہٕ زر
اُمہ گنٛد ہوٚس مہ راور چھُے باز ہم غنیمت

غزل

باٚلی زٕہ وَنتہٕ دِلبرس وعدہ پننُ وفا کرِے
ژٕاوِہ ملالہٕ ہاوِہ روٗے تھاوِہ قدم کتھا کرِے

وَسمہ کرِتھ خنجر بُمَن ژٕاو بناز درچمن
یٚنبرزَلن تہٕ بادٕمَن فضل پننٛ خدا کرِے

رحم تہٕ عار چھا یمَن سنگدِلَن تہٕ ظالمَن
زانہِ خدا کمَن کمَن مانٛزِہ ہنمَن فِدا کرِے

اَمہِ اند ازہ اے صنم تل مہ نقاب ژٕہ دمبدم

بندہ پرٕن صنم سنم قبلہ تہٕ کعبہ کیتاہ کرٕے

آزادٕ بے چھُ لولہ زرتشنہ ژٕہ بھاوہٕ من اگر

وُچھتہ سہ عالمس اندر تازہ قیامتھا کرٕے

غزل

حالِ دل روداد مُشکل یارِ جانانس ونیوم

کیاہ زِہ روٗٹھم کینہ کُس غارس تہٕ بیگانس ونیوم

باسلیٖ تھمُ سُندیہ روشن خاکی از معنی مہ زان

یاد ما چھُے یادِ ہٕ نے تَل کیاہ میٚیہ جانانس ونیوم

بلبلو دوٗد گُل ہٕرِتھ بیٚیہٕ سروہ گُلی گے رُوزی رُوزی کر

چاک جامہٕ دِتھ میٚیہ کیاہ سہٕ پاکدامنس ونیوم

شور تُل پانژادرو رود درٕی یادٕن ارام

تنہٕ مُژراوِتھ پہ دردِ دل کوہستانس ونیوم

دژاپہٕ نۓ بیواپہٕ نالان لولہ سٕت نَغمَن گوونیر
کیاژہٕ ناحق رازِ دِل ہیٚۓ ہیٚۓ نیتھ انس ونیوم

بورہٕ آزادس وۄنُم کیاہ ووہٕ نی مہ کر دیوانگی
تورہٕ دۄنُم کیاہ وَنۓ پرَیتھ ساتہٕ یِتھ پانس ونیوم

غزل

ماہ تابان آو سے لُتریے وُپچھتےٚ نوٗرٕنی پھتریے
دژاوسے لاگتھ جامہٕ چھتریے وُپچھتےٚ نوٗرٕنی پھتریے

وُپچھتےٚ باغٕکی ناغکی کیاہ چھس خاغلی مالہٕ شۆبان
یُتھنہٕ تشبہ لَن مالہٕ منتریے وُپچھتےٚ نوٗرٕنی پھتریے

نازنینس زن چھ کاکُل تازہ سنبل دستہٕ
پرٕیوہٕ ژاوان لۄہ ہتریے وُپچھتےٚ نوٗرٕنی پھتریے

کیشہٕ بندٕنے کھیشہٕ وُٹھان رنگہٕ ناوسے بٹُوکھُم
وُٹھ چھ پیشان ژیشہٕ ہتریے وُپچھتےٚ نوٗرٕنی پھتریے

پوشہ باغَن منز بہٕ ژاییس ہوش رأوِم خوٗرے
پوشہِ ہٕمَ ہیٖم تہٕتیے وٕچھتےٚ نوٗرٕ نی پھٕتیے

گجھہٕ میٖیہ ہَن ہَن کاڑہِ زوٗنے ہانژہ آیم کاژاہ
دُشراونَس لوٗکہ مُتیے وٕچھتے نوٗرٕ نی پھٕتیے

تتہِ نالچہِ وَژھہ ژاوِتھ باغِ نسیم گژھہ ژٕے
دیوہِ شیٖہلن نارہ تہٕتیے وٕچھتے نوٗرٕ نی پھٕتیے

آزادٕ نہٕ وِلہ تے زار شِلہ پدٕ ماٗنی سوزس
تم چھہِ مَزہ دار بتیہِ نوٗ تیے وٕچھتے نوٗرٕ نی پھٕتیے

غزل

دیرہِ جانے چھُس یاہ بے تابو لو — یتہِ لاگِتھ شیرہِ گوہ لابو لو
نو بہارکہ لَب لُب ابو لو — یتہِ لاگِتھ شیرہِ گوہ لابو لو
چھُکھ نہ مَسوٗلہِ قرار گژھہ ساتس — چھُس بہٕ گنزران آرٕ ڈَرہ ڈٕرہ راتس
لولہِ لٕلہِ فدتھ گُل آفتابو لو — یتہِ لاگِتھ شیرہِ گوہ لابو لو

گمہٕ شیٖہلاو ٹھہراو ساتھا کرٕ   پوش چھاوان روشہٕ روشہٕ باگھا پرٕ

پوشہٕ چمنن ژٕلہٕ حُبابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

دارٕ دارہ شیٖنہ ٹانٛگہٕ جبھس بو   ییرٕ آرٕن تٕر جویٖن وانٛجھس بو

عار د انصاف چھے نہ اکھتابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

رعنہٕ لاگِتھ اَنہے کمہٕ حالہٕ   چوٕنہٕ جُری جُری سعنہٕ شنزہٕ تنہ ٹالہ

لاگ اطلاس چھاو کیمہ خابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

داغ مریچ تھاو تھم نشانہٕ   تھپہٕ نیو تھم اکھ منزٕ دامانہٕ

ژھیٚپہٕ ژوٗلہم لالہ سیمابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

خط و خالن چانٛنی تنبہ لاونس   برٕ مراونس بنیہٕ مُژ راونس

رادہٕ رود تھم آرام و خابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

اُمہٕ دھون ییٚلہٕ بانہ واٚنٛز اُلفت گوو   دورہ دورے مورہ نار ژالن پیو

شُرٕ بانٛن رود حبابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

ژوٗکھ تراو ختہ ساماںہ منبارہ   کُمیو تاویزہ کُرٕ سنٛے دلدارہ

پیٖنہ نہ رود مُت یوت آب و تابو لو   پیترٕ لاگِتھ شیرٕ گمہ لابو لو

عاشِن فُرقان پہٕ رُٹے چون گاہ ژاڈان   زُلف کاکُل تہٕ گیسو کُفرستان

چشمہٕ کافر بُمہٕ محراب لو   ییتہٕ لاگِتھ شیرِ گہ لابہٕ لو

حوٗرِ وٕنہمس ژٕوٗرہ آزاٗدٕن حال   توٗرہ دوٚہم مُشراوِہم خیال

یوٗرہ یانہٕ وانتہٕ بے نابہٕ لو

ییتہٕ لاگِتھ شیرِ گہ لابہٕ لو

غزل

پیالہ دِتَم ژٕہ ساقیو تازہ بتازہ نو بنو

حال وَنے بہٕ روبرو تازہ بتازہ نو بنو

ییلہِ پیٚنُن یہٕ ماز کھیوم خوٗن جگر ہمیشہ چوم

تازہ سیُن یہٕ گفتگو تازہ بتازہ نو بنو

ییلہِ بہٕ یادِ کوٗرنس لولہ کِہ نارٕ بوٗزنس

شعلہ بیوان چھ سو لبو تازہ بتازہ نو بنو

عشق مئے ژٕروٗ نٕم دِلس گُل چھ بژمان بُلبُلس

دڑاے ساگری میہ آرزو تازہ بتازۂ نو بنو

نارِۂ منزہ ڈُ چھمُ میہ نوزٕ چیوم ییلہِ یہ مَس موٗدوٗر

پوشہ چمن چھہ خوشبوٗ تازہ بتازہ نو بنو

آم پھوٗلِتھ یہِ لولہ باغ تازۂ میہ سینہمُ دماغ

نازکران چھَہ نازہ بو تازہ بتازہ نوٗ بنو

مارِۂ منیو ژٕۂ اُتی روزٕ پاس خودا زۂ کیتھ بوز

چون فراق بہُ ژالہ نو تازہ بتازہ نو بنو

میم دہانہ سیم تنَ بوسہِ کران چھی وُتنَ

توسہِ بُران چھہ خوٗبرد تازہ بتازہ نو بنو

یاوُنکحُ یہِ نو بہار زان غنیمت اے نگار

روشہِ ژۂ پوش چھاوتو تازہ بتازہ نو بنو

آزادو غزل ژۂ وَن پاک تھوٗلِتھ یہِ تن تہ من

ادۂ لبکھ ژۂ آبرو تازہ بتازہ نو بنو

●

غزل

عشقن کۆرنم بیداد ہے   فریاد ہے فریاد ہے
کرتم لُتی امداد ہے   فریاد ہے فریاد ہے
تس آفتابس کیاہ تَرُر   آتشہ کھۄتہٕ تیز تر
گژھ وینگلِتھ فولاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے
شۄبان چھس کارے تھَرِ   شمعس تہٕ آسنہٕ تیتھ سیٖر
چھُس قد بلند شمشاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے
چھس زُلف کاکل پیٚتھ روخَن   گنجس بہِتھ شہمار زَن
کافر ستم ایجاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے
میم دہن بر برگِ گُل   لیکھمت بخونِ بلبُل
خوشخط یہ کُس اُستاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے
معشوق میونے دۄرہ پھول   کس حورِ عستین ژۄرہ ژول
رۄدُس نہٕ آدن یاد ہے   فریاد ہے فریاد ہے

راتس تہٕ دوہس ژٔژ کران   چھس مارہ مُژ تنہا مران

وَنہٕ کَس پننی روداد ہے   فرِیاد ہے فرِیاد ہے

مٔژراؤنس چھوٚرٕ راؤنس   مس دِتھ بہٕ افسوس کھیاؤنس

نی توس مُبارکباد ہے   فرِیاد ہے فرِیاد ہے

بے رحم کوتاہ دِلہٕ وہیس   حوٗرے میہٕ لوٚین دوٗرہ تیر

مارِتھ ژوٗلم صیاد ہے   فرِیاد ہے فرِیاد ہے

ییم تیر ہے دِتنم بُرِتھ   رتم گے میہٕ جگرس منٛز ترِتھ

کوٚرمس نہٕ پھیرِتھ واد ہے   فرِیاد ہے فرِیاد ہے

پیرن فقیرن بو گیس   سادن منتین یادن پییس

شیرینہٕ روو فرہاد ہے   فرِیاد ہے فرِیاد ہے

ژاس خارہ چانے دربچن   اِشارہ ہو دُتھ محرمن

آزاد ہے آزاد ہے   فرِیاد ہے فرِیاد ہے

عشقن کوٚرُم بیداد ہے

فرِیاد ہے فرِیاد ہے

غزل

بٲلی شہ ہے چھُہ بیوفا میون اَمار کیاہ کرے

سورہٕ وٕنِس محبتس زور تہٕ زار کیاہ کرے

نار ییمِس ہیوٗتُن مَنَس وار تہٕ چھُس نہٕ وَنہٕ نَس

نالہٕ دِنَس تہٕ وِتھہ کھیٚنَس وَنتہٕ شہ عار کیاہ کرے

ناز چھِہ دارہٕ منز چلَن تازہ گُلن تہٕ سُنبلن

یارہٕ وَنن تہٕ رائِلَن پوٚہ تہٕ ہار کیاہ کرے

نیرہٕ بہٕ سینہٕ داٲری داٲری زندہٕ یہٕ پان ماٲری ماٲری

تیرِ کمان جیاٲری جیاٲری میرِ شکار کیاہ کرے

پوشہٕ چمن چھِہ در خُمار بادِ صبا چھُہ بے قرار

نبِندرِہ ہیتیٚن اندر بیدار آخر کار کیاہ کرے

آزادُن یہٕ ہولہ تب بٲلی ہُران چھُہ روز و شب

ژانہٕ خدا یہٕ تشنہ لب لولہ بیمار کیاہ کرے ۱۵

لہ ابنِ مہجور صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے اس غزل کی ایک قلمی نقل آزادؔ کے ہاتھ کی راقم کو دکھائی۔ اس نقل میں ایک شعر کا اضافہ ہے اور مقطع بھی مختلف ہے۔ ملاحظہ ہو سہ

سینہ سپر تھوس نیار پایہ بڑس چھم اختیار
ماے برباہ کریا شکار شہسوار کیاہ کرے

نازہ غزل پران پران آزاد آسہ دین بران
شادی غمن اندر کران چھس نہ قرار کیاہ کرے
(گنجو)

غزل

مسوال بہ کرنس ضایہ بلبل ہایہ وٕلِتھ گوم ۔۔۔ خمارہ ہرشے آرہ کرشے نیندرہ تُلِتھ گوم
زاگی زاگی آم جاسوس لاگِتھ ملکہ دلس منز ۔۔۔ دم دار بازی گار کم کم فتنہ تُلِتھ گوم
چھُم برگہ رُسی تس بالہ پانس ورگہ داوکھ زار ۔۔۔ بے عار گوٚر ٹُل یار وٕنیچھے یارہ ٹھلِتھ گوم
کمہ شوقہ آمس تس شرکران کیتھ ہتام زیٚتس پیوم ۔۔۔ بے تاب اوٚش بادام چشمن سوٚعہ چھلِتھ گوم
پییلہ بخت ادشم یاسمن آم شورہ زمینس ۔۔۔ کُنڈی دِژام اتھ کنہ نگہ وارہ قسمت ہا م ہلِتھ گوم
تس آسہ فراموش گوٚمت بالی پادتس یاد ۔۔۔ تنہ چھس بہ یتیمی حالہ یتہ زالہ دٕلِتھ گوم

ماران چھُم آزادٕن آزارِ محبت

ہیے ہاے سہ دیوانہ کمن سیتہٕ ژٕلتھ گوم

غزل

اَن تہٕ مالیُن ساتھاہ یادٕ ویسی یے — تنبہ لیومُت دِل گژھِ شادٕ ویسی یے

نَرِ نوزُک وارٕ بودرِ گرہ لوسم — روز میانی بوز فری یادٕ ویسی یے

ژدٕ لمہٕ یاوُن ژاوِتھ تھاوِتھ غم — یوٗری پھیرِ نا لایس نادٕ ویسی یے

نابہٕ تیٛلہٕ آیس مالا مال — جایہ پنہٕ اُسس شادٕ ویسی یے

چھُنہٕ بالٕی کالی نمہٕ شہٕ ہندٕ لول — ہُشہٕ تہٕ ژاٲم روزان یادٕ ویسی یے

چھیتھ لوٗلچہ ہیہ گوم اُڈنہ رنگ — قدمیہ اُدسُم سرو آزاد ویسی یے

ہایہ کُری نم شوٗبہ وٕرنہٕ گژھایہ سیتی — نیل جامہ نہٕ اندری لادٕ ویسی یے

کوچھ اندر رٕچھنہٕ آمژ بال — ژالہ کوتاہ گوم بیدادٕ ویسی یے

چھُم میٛہ ہاوس بادس اندرِم داغ کر — ٹوٹھ یاوُن یاوس یادٕ ویسی یے

ہرژِ نو منم نیندری ہرژِ سوندری — بار صاحبس کرہ فری یادٕ ویسی یے

بازِ پیہٕ ناسرٕ آزاد وٕیسی یے
وزِھ واٴلنجہٕ لایس نادوٕیسی یے

غزل

روزٕ بٕہرٕ یمبرزٕل کرٕتھس ہاپہٕ تہٕ ضا یے
وٕچھان وٕچھان لیہٕ چھم لوسان کیاہ تناکُنہٕ پیہٕ نا یے

بے عار لاٴگِنس زوردار کزاٴگِنس وتٕ کیاہ وہنہٕ گوم ببرے
ہیہٕ یان ہاہنہ آم منٛز کنڈٕ زالن کرٕ توم موکلن پا یے

تاریتھ لولہٕ شہلابس ژھاران سوندرمال چھندرٕ یس
نُندہ بون یاوُن پوشہٕ پھوٚٹ ژن انتھ منزہ پیوم ہے ہا یے

سینس منٛز چھس تبرچاےٚ للہٕ وان وٚدٕ نامیرٕ شکارو
جگرکہٕ خونہٕ تہٕ تُرٕ چھرٕ چھر تھاوِم دلہٕ کین پردن ژھایے

شین زن گاٚ جھس جوین ہا لاٴ جھس ہانژلہٕ الکتابہٕ روو
یانس ادٕ مے دُچھنگ ہاوس پنہٕ نے ژھایہٕ تہٕ گرٕ یے

کوٗت کال چاٗنِس مُصحف روٗیس بال وُچھ دوٗرے دوٗرے

لعلہِ مثٕز ہیمہٕ ہَن تَن مَن ناوِتھ پرٕ ہس لو یکھ آیے

کاٗلِ یم بوزَن وائلِ بوزَن آزادُنَ افسانہٕ

دُشمن آسن دوستَن تہندین دیوان کمہ دِکھلاے

غزل

بے دردہ مد نوارہٕ ہلو دردٕ سیے بوز

اُتی روزُو یِہ میون سوزِ جگر تازہ لیے بوز

میٚہ ہا یارہ دِہ ہے زار وُنی وُنی پارہ پارہٕ کاٗم

بے عار لو گُھتھ کیاہ وُنے زِلدارہ بیٚییے بوز

بوزِتھ ژیٚہ میاٗنی آدٕ نکیے لولہ ترانہٕ

دوٗزٕ کیاہ یہٕ وُ نے میانہٕ یمہ دیوانگیے بوز

کیاہ زانہٕ بُلبُل میانہٕ دِلک حال تہٕ رُوداد

میاٗنی لولہٕ رستم نشہ گلاٗبن تہٕ ہیے بوز

دارِس کھسُن نارٕ درٕن زندٕ مرُن کیاہ

اَمہِ کھوتہٕ مُشکل رِندٕ ہِنے ہِشرٕ زندگیٔ بوز

شمشیرٕ دارٕ پیٹھ چھ پکان بارٕ ہیتھ کوہسار

ہیم کارِ سنگین عاشقن ہِشرٕ عاشقیے بوز

آزادہ اَمہِ حبابہ درد کہٕ آب گژھ فولاد

تمہِ کھوتہٕ سنگین دِل تہٕ دِلک پردٕ چھیے بوز

غزل

ونیسر یہ شہ لالہ کرہٕ ہیم غوصہٕ ملالہٕ تراوہ ہا

چاوٕ تھنٕدرٕ یادٕ نکی پوشہٕ چمن بر چھاوہ ہا

مُشک مُلمتھ یہٕ پوشہٕ تن روشہٕ تھوس بہ آیتن

دیرٕ تھُشرٕ ہیرٕ بوہن پرنگ تہٕ پلنگ سجاوہ ہا

رحم تہٕ عار مایہیس وعدٕ ہُنُن ژیتس پییس

آدنکی سیٹھاہ سوخن یاد تمس بہٕ پاوہ ہا

چھُم میٛہ دِلَس یہ خارٕ خار باغ اندر نمن سہ یار

حُسنہ بہارکۍ بہار پوشہ بھرین بہ ھاوٕ ہا

ینہٕ ژٕ دَلُم سہ جانٕ جان گوزملہٕ کران کران

تنہٕ بیہٕ قرارٕ سان زانٕہہ تہٕ ارام تراوٕ ہا

یا چھُ یہ پھل محبتُک نتہٕ قصور قسمتُک

لوکہ ہند سے ملامتُک کیا زہٕ ملالہٕ تھاوٕ ہا

آزادٕ نی غزل چھ زن دردٕ چہ وارٕ ہندی چمن

بٲلی دِلس تہندی سہ خن وارٕ لیکھتہٕ تھاوٕ ہا

غزل

امارٕ سے چانہ گوندٕ نم جوش — دہ لو موروش بہ مارے پان

ژٕ چھُک میانین سرن سرپوش — دہ لو موروش بہ مارے پان

وندٕ سے یتیمہ شری یانکُ سنتر — بہ للہٕ وکھ لالہٕ دپدٕن منتر

شو بکھ ژٕ سے اتھ ڈلس ہموش — دہ لو موروش بہ مارے پان

ژٕہ گومُت ناوِہ سالُن مَست   ژٔیہ پٔراران پیالہٕ ہیتھ در دست

نشاطکۍ شالہٕ مارکۍ پوشس   دِلو موروشس بہٕ مارٕے پان

یہ بدنٕک جوشس تہٕ اندریوم زر   یہ چھم دِلدارہٕ چھوسنہٕ شُر

گُکن ہٕنزٕ پامہٕ چون خاموش   ووہ دِلو موروش بہٕ مارٕے پان

بہٕ کیاہ ہاوٕے قبیلہ تہٕ گرٕون   ژٔیتس پاو یارہٕ یاوُن میون

لگے یارِی کمیک چھے ہوش   ووہ دِلو موروشس بہٕ مارٕے پان

پوتُس پٔتھ ضرب چھکھ لایان   یہ میون منظورہ دِل وایان

بہیتھ پردن اندر روپوشس   دِلو موروشس بہٕ مارٕے پان

یوہے چھا بُلبُل آزاد   چھُ یُس منز لولہٕ باغس شاد

یِوان ہوشس گژھان بے ہوش   . دِلو موروشس بہٕ مارٕے پان

اُمارٕے چانہٕ گونڈنم جوش

دِلو موروشس بہٕ مارٕے پان

غزل

سَنہٕ وُن سنطورٕ ینہ بوزم یے   تنہٕ زونم یے پنہٕ نٔے پان

سوزہٕ دِل عالم بوزہ نوؤم یے   تنہٕ زونم یے پنہٕ نٔے پان

سوز و گدازک خوان پوژم یے   صبرک سر پوش تھومس لٹان

صاحب دِلہ رنے اکھہ کھیوم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

تل یا تالکٹ سائل کوژم یے   سعہ نہ دار اوشم رعہ نہ داماں

پاکباز ئیندرازہ پتہ ودلم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

شیوہ تس یارہ شندوارہ زونم یے   شہ چھہ بے پروا نا اِنسان

مئے چھہ میون آدن شئے میہ آروم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

مہتاب ردین سیتر وڈ چھم یے   آفتاب صورت گاہ تراوان

چشمہ تھوو تلنک تاب کتہ چھم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

میرِ شکارن تیر لویم یے   جاگر شو بس ترکستان

تنہ مُژہ راوِتھ سینہ دورم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

آتشہِ کھوتہ گرم ڈیوٹھم یے   خشمہ ہوت مخمور عالی شان

محشرک اعتقاد از میہ بیوٹھم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

غارِ زان لاگی لاگی دوره بیوٹھم یے   زاگی زاگی لائینم تیرِ مژگان

بُسہ بُسہ گوشت بدنس چھم یے   تنہ زونم یے بنہ نئے پان

گُفرس تہٕ دینس کینہہ نہٕ وُچھُم ییے — فتنہٕ منز سفرس چھُنہٕ شایَن

تورہٕ کتہٕ رویس نورٕ میٚہ تھاوُم ییے — تتہٕ زونُم ییے پتہٕ سنٚے پان

یَتہٕ آزادن سوز بوزُم ییے — تتہٕ چھس نیہ ہندی پاٹھ نالان

پوشنول بولبوشس ہیچھنوُم ییے

تتہٕ زونُم ییے پتہٕ نٚے پان

غزل

لولہٕ ژٕ دروہیون دل ژہے جان ژہے جانانہٕ ژہے

آشنا ژہے بیوفا ژہے یار ژہے یارانہ ژہے

یاونگ دیوانہ ہاوس شری پانک موٚرہ نار

فتنہ ژہے بازار چونے قصہ تہٕ افسانہٕ ژہے

آرہٕ وٚلنے خارہ چانے پارہ پارہ گےٚ جگر

نارہ عشقنہٕ بُلبلن ہندی دل کران بریانہ ژہے

راز بادان سوز چونے سازہ کین پردن اندر

پردہ ژٕرے آواز چاٲنی ساز ژٕرے سامانہ ژٕرے

کس وَنہِ احوالِ دِل ییم زالہٕ لگی رِہتھ جانوار

والہ واشہ تہٕ نال چونۍ والہ برٛ ژٕرے دانہ ژٕرے

جیرہ چانے شیر دِلِ نیران ماٲدانَس اندر

راج ژٕرے تاراج ژٕرے زنجیر ژٕرے زولانہ ژٕرے

کیاہ چھُ فرقان کیاہ چھِ گیتا کیاہ چھُ پوزا کیاہ نماز

دھرم تہٕ اسلام چونۍ کعبہ تہٕ بُتخانہ ژٕرے

گاٹہ پادان گاٹلین چونۍ یہِ سودا دِتھ فریب

عاشقَن ہِندِس جنونَس دولَتُک سامانہ ژٕرے

ولولا سوزُک ژلان آزادنِس سینس اندر

گاہ نیران پردہ تھٲوِتھ گاہ یوان نِنہ وانہ ژٕرے

منگل وار ۸ اسوج ۱۹۹۵ بکرمی

غزل

دوٚلکھ باغ ییون آو برجوش   پوشہٕ مَتہٕ لالہ چھا اُچھ پوش

باغ میون نُندہ بون ساز کٔرِ کٔرِ — کستوٗرِ نافہ سیتی گوٚڈ بٔرِ بٔرِ
کوٚہ ہیتو سُنبل پھولرٕ ژٕری پوش — پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
باغَس میانِس پھٔلیاہ جان — غم چھُم دَمہٕ دَمہٕ کم چھاوان
سنگدل بے عار سادہ منوش — پوشہِ مَتہٕ لالو چھاو اچھ پوش
بُلبُل ترٕ گُل چھِنہٕ بانہ وٲنی دوٗر — دوہ نوٕنی پھوٗر مُت عَشقُن ژوٗر
بلبُل نالان گُل خاموش — پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
یاد چھُم دوہ ہہ اکہِ باغ ییٚلہِ ژاکھ — پوشوٗ دِیُت گریبانَن چاک
اَسہ وِنہِ مَسوٚلرٕ گییہِ بے ہوش — پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
چھِنہ باغوانَس باغک طمز — ہینہ آسے کستوٗرِ کاوَن مُتز
ضایہِ گوٚو بُلبُلن مُند بولبوش — پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
تیر چھُم لایان تیر انداز — خاموش لاگان محرم راز
سیرس کِتھ پاٹھی روزہِ سرپوش — پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش
زُلفن ژھایہ روٗدرِ یِم دوٗرہ پھٔلی — گرایہِ اکہِ حوٗرن دِل ہیتھ ژٕلی
مُن دِتھ سُنز ژوٗر بیہتھ روپوش — پوشہِ متہٕ لالو چھاو اچھ پوش

آزاد یارن ہُند غم خار　　　نازنینن ہُند ناز بردار
کنڈِنے منز پھولان مشکدار پوش　　　پوشہِ منز لالو چھاو اچھ پوش

● ۱۲½ بجے رات، ۱۱ ماگھ ۱۹۹۹ ب

ـلہ مطبوعہ کلام میں اس شعر کو کسی وجہ سے نظرانداز کیا گیا تھا۔ (گنجو)

غزل

لولہِ کس باغس پھوٗ جمرِہ تھَرِہ چھم
شاُدی سعہ ندرِہ چھم واتیم یار

بولان بلبُل بیَیہِ رنگہِ ژرہ چھَم
شاُدی سعہ ندرِہ چھَم واتیم یار

ژِپان واُلینج گرِہ کھعہ تہ گرِہ چھَم
تس ما ڈالیم کاٹھہ باُزی گار

تھَرِہ تھَرِہ پانس میَیہ سیاہ سرِہ چھَم
شاُدی سعہ ندرِہ چھَم واتیم یار

ہیہِ نَن گاٹُھر لولہِ بانبرِہ چھُم
نالہِ مَتہِ رَٹہٕ ہَن لالہٕ روخسار[۳]

توشان کاُزاہ یمہٕ پوشہِ نرِہ چھُم
شاُدی سعہندرِہ چھُم واتیمؠ یار

پوش وتھراُوِتھ بالا درِہ چھُم
روشہِ روشہِ ییہِ نا خوش رفتار

پرٛنگ پاٹھراُوِتھ کمہٕ رنگہ لرِہ چھُم
شاُدی سعہندرِہ چھُم واتیمؠ یار

نازنین پانس یمہٕ سازہٕ گرِہ چھُم
پاٹھران واُلی کَن ساُلی سِنگار

دوٚرن چھؠنہِ زاُلی واُنکن ٹھرِہ چھُم
شاُدی سعہندرِہ چھُم واتیمؠ یار

رنگہ بُلبُلہٕ ییہِ پھُچہِ مژہٕ برِہ چھُم
سنگ دِل سینمُ آدنکُ یار

کمتھ آز آدِنہٕ یاد گرِہ گرِہ چھم
شادیٖ سعہ ندرِہ چھم وانیٖم یار

غزل

بوٚمبرو یمبرزل نینہ درہ وزہ ناوتھس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویٚسہ راوتھس بال
دوہہ تارہٕ وزملہٕ واو کرناوتھس   یاونکرِ متہ چھوہٕ راوتھس بال
ژنہٕ ریہٕ خاکس ستہٕ ملناوتھس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویٚسہ راوتھس بال
نازنین یانس ساز کرہٕ ناوتھس   چیلہٕ گرہٕ وتہ وچھناوتھس بال
ژھہ نہٕ وزنی بہرن بیدار تھاوتھس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویٚسہ راوتھس بال
مالِنی کرانس نشہ راوہ راوتھس   وارِ رووِن منز ہا کُردشیہ راوتھس بال
آرہٕ کریہ کرہٕ کیاہ ژیتہٕ ییلہٕ تراوتھس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویٚسہ راوتھس بال
ولہ کین جامن چوٚنہٕ جرہٕ ناوتھس   شوقہٕ سان کھاسی برہٕ ناوتھس بال
ژرِن بوٚمبرن الہٕ بچھ ناوتھس   پوشہٕ متہٕ ہوشہٕ ویٚسہ راوتھس بال
پانے فتنکی پاٹھو وزہٕ ناوتھس   پانہ منز مارکن تراوتھس بال

مارِہ مَتہٕ پانٕسے کوٚنہٕ اَنٛز رأو تھس

پوشہٕ مَتہٕ ہوشہٕ وٕنیہ رأوِتھس بال

لہ غزل پر شاعر کی نظرِ ثانی نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے شاعر نے غزل کو ادھورا چھوڑا ہے۔ (گنجوؔ)

غزلؔ[1]

لولہ رستیو لولہ زر چھم کیاہ وَنے — خارہٕ چوٚنٛسے در جگر چھم کیاہ وَنے

سے ہَوس چھم یِتھنہٕ زانہہ تھوٚتھم زیٛنہٕ گوٚش — سے محبت سے اثر چھم کیاہ وَنے

کیاہ میٚنہ نیرِ یم حالِ دِل وَننک اثر — بالہٕ صورٕ سے در نظر چھم کیاہ وَنے

لہ غزل کو نامکمل چھوڑا گیا ہے۔ (گنجوؔ)

غزل

آرہٕ کتہٕ لوٚبان چھکھ ژہٕ افسر یے — شوٚب ہا چھے برادرٕ یے سیتی

چارہٕ کر پنہ سٕنے ژھار بہتر یے — شوٚب ہا چھے برادرٕ یے سیتی

پرزہ کے لرزہٕ یم غرضکو ٹھرٕ کری یے   کاسان چھنگھ ستم گرٕ کری یے عرستو

کوات کال نیرہٕ اَتھ چانہٕ بازرگری یے   شوٗب ہا چھے برادٕری یے عرستو

یمہ بوہ سرہ کے تارہٕ یم ترٕکری یے   دردہٕ تہٕ لولہٕ دلبرٕ کری یے عرستو

یتھ روزہٕ تہٕشر بے ناماوٕری یے   شوٗب ہا چھے برادٕری یے عرستو

سرٕ تلہٕ چھکھ تھوان چانہٕ جرٕی جرٕی یے   سعہ نرٕ ملہٕ مایہ تہٕ زرٕ کری یے عرستو

حاف ژیترٕ چانہٕ اَتھ کارٕی گرٕی یے   شوٗب ہا چھے برادٕری یے عرستو

وسہ ران کوہٕ تہٕ بال اَسو ڈارٕی ڈارٕی یے   دمہ ہٕ اکہٕ چانہٕ بہوٗدٕری یے عرستو

شاف دِتھ تھوٗ کھ کمیو جود گرٕی یے   شوٗب ہا چھے برادٕری یے عرستو

ژاٹہٕ ہالہ سپنی زان پرٕی پرٕی یے   گاٹلین ہنزہٕ رہبرٕ کری یے عرستو

لولہ عرستو کاس یم زانہٕ نکی ٹھرٕ کری یے   شوٗب ہا چھے برادٕری یے عرستو

زندگی سنبہ لاو رندہٕ مرٕ کرمرٕی یے   دِل تھوٗن خوش دِلاوٕری یے عرستو

عائشہ موت لاگنٕ چھا بہوٗدٕری یے   شوٗب ہا چھے برادری یے عرستو

تھاوٕ آزادن ناماوٕری یے   دردٕچہ آدم گرٕی یے عرستو

کتھ گوٗر لاگنٕ چھا سعہ خن وٕری یے   شوٗب ہا چھے برادٕری یے عرستو

غزل

میٖہ ہا چاأنی لولہٕ تیٖر آے مَدنو   دٲرِ رِکی نیزٕ مولاے مَدنو
دیٖدَن منٛز کرَے جاے مَدنو   زانہہ تہٕ نو سور تیم چاأنی ماے مَدنو
للہٕ وَان پہٕ لولہ نار کمٕ کمٕ مدن دار   کاأشہِ ہُند تہٕ چھےٚ نہٕ پرواے مَدنو
بۆمبرٕ نہٕ خارٕ ژراکھ لولرٕ کرتھ خاک   ہی مالہٕ لو گُتھ ناأگراے مَدنو
چھُم خارٕ خارٕ ژٕچھ ہا دوبارہ   دٲرِ دٲرِ چاأنی پہٕ دٲرِ گراے مَدنو
لولہٕ نارٕ بُرتھس آوارہ کرُتھس   خارہ کیاہ رودُے ہے ہاے مَدنو
تھوٚوُتھ نہٕ زانہہ تہٕ کُن آزاد ییٚن کیتھن   اَمہِ حالہٕ کیاہ چھُہ میون پاأے مَدنو

غزل

"میٖہ ہا چاأنی لولہٕ تیٖر آے مَدنو   دٲرِ رِکی نیزٕ مولاے مَدنو"
"دیٖدَن منٛز کرَے جاے مَدنو   زانہہ تہٕ نو سور تیم چاأنی ماے مَدنو"
بۆمبور لاأگِتھ لولہٕ آگھ   بُلبُل لاأگِتھ باغَن ژاکھ

ہنی نالہ ہو گتھ ہاگ راے مدنو — زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

آفتابکو یاٹھی چھکہ تابان — ژھاے چانۍ عالمس پرزہ لاوان

ژون تارکہ ژھیپن ژلے مدنو — زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

باغ چھاونہ دزاکھ سیتی یارن — مشکنہ دار پھپرک گل زارن

رمہ رمہ پوشن لگہ آسے مدنو — زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

یاسمن اچھہ پوشس یمبرزل — لکہ ٹوٹری ارغوان بنیہ مسول

شوقہ چانے پھلتھ آسے مدنو — زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

ہیم چانۍ رمزو تہ اشارہ — جگرس چھم کران پارہ پارہ

امہ کھعہ تہ کرتلہ واسے مدنو — زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

کرنائس قبیلس روزم کنتھ — شہرن تہ گامن گیہ شعہرتھ

پامن تھاؤ تھم جاے مدنو — زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

چونے سوزنے چونے ساز — منز خاص و عامن گیہ آواز

آزادنی غزل وزاسے مدنو

زانہہ تہ نو سورنیم چانۍ ماے مدنو

غزل

گُرِدیہ بلبلس نٔشس نٔھاوُن حجاب شوٗبیا
یُس لولہِ چانہِ تورشان سُے درعذاب شوٗبیا

بے دردِہ بازِی گارِہ زولُتھ بدن میہ وارِہ
اَمہِ خشمہ تہٕ خمارِہ سوزُن جواب شوٗبیا

کمِہ شوقہ چھس کران سٔنز زانہہ بَرِی نہٕ اَمیک ٹٔھنز
لاگُن محبتس منٔز یُتھ بے حِساب شوٗبیا

تٔرٲوِتھ ژٔو لمُ شہ کستوٗریاوَن بھٔرِتھ تٔلیتھ وٕنیَہ
پزِہ ہے نظر کرِنی دوٗر یوٗت اضطراب شوٗبیا

وٕنہِ کیٛاہ بُمن تہٕ چشمن نازُک ادا کرِشمن
درکعبہ ممبرن بیٛٹھ دورِ شراب شوٗبیا

تَس شوٗبہِ حال باوُن یُس زانہِ دوس راوُن
بے سوٗدرادِہ راوُن ییٛنہِ سٔنے حُباب شوٗبیا

یُس ژالِہ غم تہٕ بیداد، تَس کرِٕ چھ شادی تھٔو یاد

آزادہٕ روز دِلشاد لاگُن بے تاب شٔو بیا

غزل

بے وایہِ ژٔو لگھ ترٲوِتھ ناگرایہِ میٚنہٕ ہی مالے

آوارہٕ کرِتھ گوہم ! چارہٕ کرَن والے

وُنہٕ چھم نہٕ بلان تمہِ آکھ، بیٚیہِ نازہٕ خنجر ہیٚتھ آکھ

وُچھ وارہٕ میٚنہٕ کرُن کوٚت ڈراکھ آوارہٕ کرن والے

جانانہ لگےٚ یارٕی مَتہٕ تُل تہٕ چھُہ کَن کرٕ آری

مےٚ زانہٕ یہِ بیمارٕی یُس غم تہٕ سِتم ژالے

نیرِتھ ژہٕ گژھان یانَس بھیرِنہٕ پُرتانَس

مستوٲرِ میٚنہٕ شرمہِ یانَس بیگانہٕ گِندان ہالے

غمہِ چانہِ بہٕ دیوانہٕ، ژٕیہٕ نہٕ میون ہوس دانہ

راہ چھےٚ نہٕ ژٕیہٕ جانانہٕ چھُم بالہِ پیٚٹھ تالے

رُم چاٰنٛز دُنان وارہٕ از پچھے نہ سہٕ دِل یارہ
کوہ زاتہٕ دِ بیتےٚ خارہٕ کمہٕ تازہٕ سونٛدر مالے

آزادؔ دُنان یارس چھُنہٕ یورہٕ گِندان زارٕس
"یتِلہٕ شورہ وُچھان نارس دزِہ پانہٕ بٔنین زالے"

[1] غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔ (گنجوؔ)

غزل[1]

عاشق پوختہ کار یوٚد یارہٕ سٕندُے رضا کرے
پرشہٕ وُنین گُن اندر عاشؔ تہٕ عشرتھاہ کرے

جامہٕ دُلتھ محبتکی گنڈ تہٕ کمر زٕہ ہمتک
کیاہ چھُ مجال قوٚدٕ ژنٛگ چانہٕ کھوٚتہٕ سہٕ کیاہ کرے

[2] عرش تہٕ فرش کوہ تہٕ بال سوزِہ یقینہ کے ژٕہٕ ژال
یُتھ سہٕ خوٚداے ذوالجلال چانہٕ دِلُک رضا کرے

لولہِ کمند ہیتھ ژٕہ نیرزیرکرٕکھ گزندہٕ شیر

یامہِ دِوان چھ تس دلیریُس نہ یہِ حق ادا کرے

پیرأمیر نوجوان اکھ چھُ بنیس جگر کھیوان

وارہٕ میہ چھم نہٕ پرٕھ یوان یادٕہ یمن خوداکرے

حُسن چھُ طفلِ شیرخوار لاگ ژٕہ ہنا پوختہ کار

وُچھتہٕ سہ یار گلعذار پان ژیہ پتھ فدا کرے

آزادس چھُ کاروبار سوزِ جگر تہٕ لولہِ نار

رٕگرٕ تہٕ گژاوہٕ دِلہِ زار تارٕہ گوٚمت گدا کرے

●

لہ غزل پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے ۲ہ علامہ اقبال کا یہ شعر بھی ملاحظہ ہو ؎

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

(گنجور)

دورِ اوّل

غزلیات

غزل

دیوانہ کرِتھ سۄ پانہ کوٗتوٚ گوم   گُل روے سۄ گُلستانہ کوٗتوٚ گوم

چھم یاد پیٚوَن دِلس یُن تیٚیر   کیاہ سَنہٕ سۄ دوستانہ کوٗتوٚ گوم

ساقی وصُراحی وسے و جام   غوغاے شراب خانہ کوٗتوٚ گوم

اُسس بہٕ کتے پرِند آزاد   ہےٚ ہاے سۄ آشیانہ کوٗتوٚ گوم

از تابِ فِراق میٚہ دوٗدُم دِل   کَس وَنہٕ سۄ سائبانہٕ کوٗتوٚ گوم

سُنہٕ ژٗور منکُ کُنکُ سونکُ دوٗر   آرام جہاں سۄ پانہٕ کوٗتوٚ گوم

گوٚوتَ سُنہٕ رِتہ چھ گُل پُتہٕ رِتھ گوم   خوش بادِ صبا روانہ کوٗتوٚ گوم

اے بادِ صبا شبانہ گزتھک نا

اَحدٕ[1] نی وَنہ ہَس فسانہٕ کوٗتوٚ گوم   (ابتدائی مشق)

[1] ص ابتدا میں احدؔ تخلص تھا۔ (گنجو)

غزل

مَس چیٚتھ گیٚس مستانہ ہے دیوانہ ہے

ہجوم عشقٕ نے خانہٕ ہے، پیمانہٕ ہے بیمانہ ہے

دِل از جنوٗن تھوٗونَم بُرِتھ جابے نصیحت آورِتھ

چھُس زندہٕ اَسِتھ یا مرِتھ دیوانہٕ ہیٚے دیوانہٕ ہے

پےٚ زٕھارہ تمۍ ہسے دِلبرس پرٚیتھ جاپہٕ یِتھ ناٲہر کرس

اٲخر رٹِس منز محشرس دامانہٕ ہے دامانہٕ ہے

دیدو یِمو وُچھ نہٕ نگاریٚس دل سپٕن نہٕ کامگار

از وصلِ جانان کیاہ نگار آسانہٕ ہیٚے آسانہٕ ہے

احدٕس ہِہوٚین غنچہٕ دِلَن گوہ کیاہ پھُلے لبجہٕ دوگُن

شاید یہٕ گُل زانِتھ نو پھولَن بُتانہٕ ہے بُتانہٕ ہے

ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے۔ (گنجو)

غزل

کَس وَنہٕ زٕوٗلمُ بالہ یار ہے وٕنیسو یے　　　تھٕوٗنم لالہٕ وُن نار ہے وٕنیسو یے

ابرو چھارِتھ مِژِہ تیر دارِتھ　　　چشمن سخت خُمار ہے وٕنیسو یے

سُبحان اللہ سُبحان اللہ　　　بینی خنجر دار ہے وٕنیسو یے

اَن تسَنی سالہٕ سیتی میانہٕ لالہٕ   وَتھرس مشکہٕ ناتار ہے ونیسوے
روٗٹھمس دامن لاگِتھس پامن   سینم تُند گُفتار ہے ونیسوے
زونم نہٕ زانہ نِتھ گُفتار تمی تُند   لوکہ چار چھےٚ تلہٕ نار ہے ونیسوے
بے دردہ وُچھو تس نازنینس   میانی نیو اُچھو انہار ہے ونیسوے
کوٗرنم تمی بازی گارَن یارَن   اقرارس اِنکار ہے ونیسوے
تن من زالُن شب و روز نالُن   آخرس تھاوی نم کارہ ہے ونیسوے

(ابتدائی مشق)

غزل

دوٗر مو ہیتم ہا دوٗرہٕ ژٕ ڈلے   وہ لا للہٕ وُتھ لولہٕ متہٕ ژلے
ژٕہی میہ آدن ژٕہی میہ مدا   ژٕہی میہ ہاوس ژبیتے پتھ بہٕ فدا
خارہٕ چونے چشم آرہٕ وہلے   وہ لا للہٕ وُتھ لولہٕ متہٕ ژلے
حیانہٕ فراقہٕ وَدَن وَدَن   نو ٹہٕ پھلک یا ٹھی گوٗل میہ بدن
گوم جعفرہٕ پوش رنگہٕ وہلے   وہ لا للہٕ وُتھ لولہٕ متہٕ ژلے
ونتہ میہ کر ونہٕتھ ہیو گُے   وعدہ کیاہ اوس اَسہ آدن گُے

تس تہٕ پۄر ریایُس وعدٕ ڈلیے   وہ لا للہٕ وَتھ لولہٕ منز لے

ینہٕ ژیہٕ سیتھ سودا کوٗرُم   چھَم نہ خبر کیشاہ میہٕ لوٗٹھُم

کیشاہ میہٕ ہوٗرُم کیشاہ ہیوم پلیے   وہ لا للہٕ وَتھ لولہٕ منز لے

چھُم نہ ہوس دوٗنی مٹہٕ ہیتم   میہٕ چھ فریب چاگی لولہٕ ستم

میانہٕ کھعتہٕ لال کمُی لولے   وہ لا للہٕ وَتھ لولہٕ منز لے

چھک ژہٕ مارِی مارِی بتیہٕ زندٕ کران   بہٕ نہ تمیک پرواے بران

زورہٕ والین یور کیشاہ چلے   وہ لا للہٕ وَتھ لولہٕ منز لے

از چھُ آزاد منز دردہٕ نیے   بتیہٕ کران دیوانہ رگیے

زانہٕ خودا کیشاہ فتنہ تُلے

وہ لا للہٕ وَتھ لولہٕ منز لے

(ابتدائی مشق)

غزل

اُٹھ ماہ رویُس گتھ کران چھمے زُلفِ پیچان یکطرف،

گیسو پریشان یک طرف کاکُل اویزان یک طرف

اَندر اَندر روٗزِتھس زُلفن اندر ساما نہٕ سنز ژھِی کیاہ زَبَر
تارِکھ چھہ پریزلان یک طرف افتاب چِمکان یک طرف

ہاگہِ یتھ یہِ مسجد یا مندر بے خہ دگرِتھ کم کم گندر
پیھہتھ چھہ گرداپس اندر از دِین و ایمان یک طرف

مارِ منیو عار پیہِ تیٚنَے زٕلہ ہنی میٚہ غمُ چانے پینے
گوم سینہ بریان یک طرف تن یک، طرف جان یکطرف

پھلوا یہِ دل گوم اے صنم ژھس تنبہ لاوان دمبدم
چانی عہد و پیمان یکطرف میانی لولہ ارمان یکطرف

منز لولہ مادانس ژھوان شوقکی تہٕ ذوقکی دَم دِوان
آزادؔ تنہا یک طرف ساری سہ خندان یک طرف

(ابتدائی مشق)

غزل

باد صبا روشہ آوے لُٹِتھ پے   پوشہ نوٗتیپے دوہ تھراووس
وُزہ ناوی تو کھہ نیٚندرے ہُتیپے

راتھ دأژم پژاران ییٚتہِ یے   لوسہٕ نأوِنس کتہٕ سنہٕ اوس
اَتھ بیہٕ ہیٚم تہٕ کرس نالہٕ مَتہٕ یے

نہ چھُہ روپوش نہ چھُہ نوٗن لُتہٕ یے   خارہ ٹھوٗنمَ زارہٕ کرُی توس
وارہٕ وُچھ ہمن روزہٕ نابیٚتہٕ یے

سبزارَن ہندی برُک مٔتہٕ یے   معٔخنہٕ ہلمَ وارہٕ ہأوی توس
ستارہٕ چھکھ تنبہ لأوی مٔتہٕ یے

سارہ ٹھوٗنس کمیٚ مارہٕ مُتہٕ یے   تارہٕ زُلفچہٕ مُژرِتھ گوس
وارہٕ مُشکنہٕ پھیری کیٚاہ رٔتہٕ یے

پھولراوان باغ عاشہٕ مُتہٕ یے   تورشہ ناوَن دُشمن دوس
اَسہٕ ناوِن پوش گُمہٕ ہُتہٕ یے

رُمہٕ رُمہٕ چھس اہرنے مٔتہٕ یے   رنگہٕ رٔومالہٕ واو کرُی توس
مَس پیالہٕ ما چھس چے مٔتہٕ یے

گُل تہٕ بُلبُل دژاے مٔتہٕ مٔتہٕ یے   مُشراوِتھ ننگ و ناموس
کیٚاہ یہٕ پأغام اَنَن پوشہ مُتہٕ یے

آزادٕن زار وٕنی ہتھ سیے | مودرہٕ حلقےَ پرٕ ناووس

شیہلاوہ ناسپنہٕ دٕدی ہتھ سیے

(ابتدائی مشق)

غزل

گُل پھٔلی مہ لولہ باغس آمے بہار لٔتیے | بُلبُل چھ پوش چھاوان دِل بیقرار لٔتیے

عشقُن حریف جاہِل ازلہٕ مےٚ گوٚو مقابل | ماٚلِ تحمُّل دِل کوٚر نٔم اُوٚجار لٔتیے

پوٚزھ آم عشقُنی غم تھاوُن بسینہ مرہم | جگرُک کباب پرٕدم کرُی مس تیار لٔتیے

دِل زولنٔم میٚہ لولُن شِل ینوم دردہ قوٚلُن | غارُن ہندیٚن محولُن کیاہ اعتبار لٔتیے

یا عاشقان بے زر اُمسن مہ عالمس منز | یا دِلبرِ ستمگر دِل سنگِ خار لٔتیے

أُز توٚ غُبارِ دِلبر تھوٚرہ ہٕ بدیدہٕ تَر | آیینہٕ سکندر کیاہ چھُم بکار لٔتیے

چاٚرِتھ کمانِ ابرو ماران وُچھ میٚہ آہو | بر اسپ ناز ماہ رو دراٚمت سوار لٔتیے

رُویس نقاب تھاوُن چھُم یار تنبہٕ لاوُن | بے پردہ رٕے ہاوُن یارَس چھُم یار لٔتیے

یَس یتھ میٚہ رو و آدُن پرٕدا تمِس نہٕ ازمُن | تمی کافرن میٚہ دُدُن کوٚر نٔم بہار لٔتیے

کھاٚرِتھ شِکن جبینہ روٚٹھنٔم میٚہ سخت کینہ | سیماب زَن بسینہ چھُم انتظار لٔتیے

جانباز[2] آزماوِتھ نوَن دزاو پردہ ژاوِتھ

یارَن دوَن چھ ہاوِتھ درپردہ کارلُٹی یے

غزل

پیتہ مس پیالہ چیتہ سعہ ندری یے	[1] کاستم ٹھرُ ری یے آس لاچار
پوش دھرائے پوشہ گوندری یے	کاستم ٹھرُ ری یے آس لاچار
ہولہ تب چونے گوم اندری یے	چھُنہ نشہ غارَن وَنہ نَس وار
چھوکہ ادعا عاشقن فرٗیکہ ورنی پھری یے	کاستم ٹھرُ ری یے آس لاچار
سائلاب عشقن گوم بیٹھو سری یے	ذر بینیٹھ چھُم یوان سُم نتہ تار
آب گوم سٗری پیٹھو ناراندری یے	کاستم ٹھرُ ری یے آس لاچار
یاد بیم آدمی جائی دٗدرہ ہری یے	بُلبُل باشہ تہ گُلِ روہ خسار

۱؎ گویا ان کا شعر ملاحظہ ہو ۔ "مفلسی اور یہ عاشقانہ مزاج
دینے والے یہ کیا دیا تو نے"

درجامی کا یہ شعر ہے "الٰہی نرم گردان از کرم دلہاے خوبان را
وگرنہ عشق را نابود کن یا عشق بازان را"

۲؎ اختتم سے بعد جانباز تخلص کچھ دیر کے لئے تھا۔ (گنجو)

گامہ منز جگرس تیر تر کی تر ٖیے — کاسِتم ٹھرِ کی یے آس لاچار

دستور و نیچی مستور پر کی یے — کستور مَن ٔس دِتہ دیدار

دردہ ہی لاگے پردہ گرِ کی گرِ کی یے — کاسِتم ٹھرِ کی یے آس لاچار

چائی انہارن تہ ٹمبہ خنجر کی یے — رُمبہ رُمبہ دوٗ لنٔس ژالہ بیمار

دَمہ دَمہ غصہٗ غم تھاوی نم ژھٔر کی یے — کاسِتم ٹھرِ کی یے آس لاچار

کر تسٔی حائلی ماہ پیکر کی یے — بالی گنہ باٹھو اَنتٔس عار

دَن تسٔی متو درے کتھ گرِ کی گرِ کی یے — کاسِتم ٹھرِ کی یے آس لاچار

سرو آزادس ناو گرِ کی گرِ کی یے — آزاد عاشق ژراو بازار

دردس نشہ کیشاہ پردہ تہ ٹھرِ یے
کاسِتم ٹھرِ کی یے آس لاچار

غزل

ہی مال دزایس دِوان دُکی یے — راجہ ارزٔنی یے کوٗر نم سوٗر

پھیران ڈیٗڈ ٹھم کو سہ دامنی یے — راجہ ارزٔنی یے کوٗر نم سوٗر

شیرہ بینٹھ سعہ نہ پوش لاگس گنڈیے   زاگ ہینتھ روزس باغ مستور

ویرہ موت ژھارن ہیرہ تہ بونیے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

لنجہ ہتند بلبل گوم کمہ ونی یے   پھمہ لنئ اوسم دِلکہ ٹور

وائے لنجہ تھاوہ نم کتھ کھنہ کھنہ یے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

تیز خمار کی نیزہ آم سنی یے   ژھالہ چھم نوان لالہ مخمور

تارہ دِل کوژ نم کارہ ووگنیے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

بوشہ سان لائینم پوشہ تازنی یے   ماے مشرائوتھ گوم سنی ژور

تھاوہ کس یادہ نکہ پوش چھاونی یے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

حالی کر تسے حال سنی سنی یے   بالی دُنیا زانی ییتر دور

کالی خار تہ شر چھہ بارنی یے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

اُدرے کرہ مس لولہ وتھرنی یے   آدن باجہ وعدہ کر پور

دُچھان دُچھان لوستم مونی یے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

ناز مشرادی نم راز دنی ونی یے   لوکٹس پانس گوم ٹھکہ سور

دورہ دورہ ہاوی نم تازہ در شنیے   راجہ ارزنی یے کوژ نم سور

رمزہ تہٕ اشارہ ہاوِی نم نٹنہٕ یے　　وسواس تھاوِتھ ہیتو تمہٕ دور

تھاوِی نم داربِن تارِی تہٕ پیٹھہٕ یے　　راجہ ارزٕنی یے کوٗرنم سور

مۆرِتھ اَتھہٕ گوم کتھ وٗنی وٗنی یے　　روزہٕ ناوایس سازو سنطور

بوزہٕ نا آلو حبانباژٕنی یے
راجہ ارزٕنی یے کوٗرنم سور

غزل

گنجی سو کران چانے سرنہٕ یے　　آرہٕ کرنہٕ یے بدوٗل جمال

روہ پہٕ تنَ کرَے بہٕ آکشہٕ یے　　آرہٕ کرنہٕ یے بدوٗل جمال

کالی سورہٕ یاوُن ہالی یے　　آدنہٕ بییہٕ نا سالی یے

یاد اُنو تنے یاوَن مُژٕ یے　　آرہٕ کرنہٕ یے بدوٗل جمال

دوہ لہ دِتیمو گنڈھو برتیسوارہٕ ژژار　　تراجہ بل کرو تس اِنتظار

بییہٕ ناتہٕ روزس آپشہٕ یے　　آرہٕ کرنہٕ یے بدوٗل جمال

سنیاسس لاگِتھ نیرہٕ ہا　　شہرَن تہٕ گامَن پھیرہٕ ہا

کیاہ کرٕ بۄ لۄکہ تھٕمٕژ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
سنگدل یارس وَنہٕ کیاہ   ساڑی ہوس کرٕی نٕم روا
رنگہٕ رنگہٕ نقاوی نٕم منزٕ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
پوٗریوم نٕر بأی ڈیکہ لون   ناساز پیوم قبیلہ گرٕدون
ہُس ببرٕ لوٗرٕ ہٕرٕژ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
پھرٕی ہیٚتھ یہٕ عشقُن ولولہ   سعندری پے مرٕژ ہُسم زٕہلاہ
دٕزٕ ناوٕنس بندرٕ ہُرژ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
وُنی بۄ دِمس یارٕ بلَن   ژھارٕن منز آرٕ وٕلَن
لارس پتہٕ مارہ مرٕژ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
ناگراے گٕو یاتأی یے   زولُتھ زیٕہ پان ہی مأی یے
پأری پأری چانے ہیٚمرژ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
ینٕدرس ہیٚتھ دوٗن کاگُن   ہیٚنز یأنٕی چھکھ فٕلرٕ مٔلن
سیٚندرٕ ڈیکس میل کیاہ رٕژ پے   آرٕ کرٕژے بدوٗل جمال
ہانکلہٕ ٹھٔس بوٗزم برس   پٔراران اُسس دِلبرس

نینٛدرے وُژھِس چھُنٛد ریمژٕ ے   آرہٕ کرٕنہٕ ے بدٕوَل جمال

گوشن وَتھرِس پوشہٕ پرٕنگ   چھاوِہ ناسہٕ میاٗنی ببرِہ لنگ

لولہٕ سان رَنمَس نیاٗمژٕ ے   آرہٕ کرٕنہٕ ے بدٕوَل جمال

ژیتہٕ کُنہٕ بیتہٕ میاٗ نے وَتے   وَنتو چھُہ کیشاہ لارُن ییتے

اَوّل میٚژٕ ے آخر میٚژٕ ے   آرہٕ کرٕنہٕ ے بَدوَل جمال

جانباز گرہٕ کاٗتِشاہ قلم   ہاوِسہٕ چانہٕ بَرٕی بَرٕی ہلَم

یارٕز مہٕ ژاو آرٕز مژٕ ے

آرہٕ کرٕنہٕ ے بَدول جمال

له فرض کیجیے کہ غزل کسی ذاتی واردات سے متاثر ہو کر لکھی گئی ہو۔ تو؟ (گنجو)

غزل

اُلفتُک ہاوِتھ اِشارہٕ دلقرارہ دِلبرو

جود کوٚرتھَم جاٗدی گارہ دِلقرارہ دِلبرو

اِیہِ کِمہ تٕکی ٹارہٕ وُچھتھ مایہِ دٕوٚلتھَس اے نِگار

دارہ تھٲوٚو تھَم خارہٕ خارہٕ دِلقرارہ دِلبرو

شرمہٖ دادے حالِ دِل یُٹھ کاڑی کہ ہیوک منے وِرنتھ
گگمہٖ اندرہی پارہ پارہ دِلقرارہ دِلبرو

کن بھٹہ وُچھ ناساز قولن کیشاہ مخولن اعتبار
اَزلہٖ اَسہٖ دمن گہو دۄچارہ دِلقرارہ دِلبرو

لۄسِتم دمہ یاونچو نۄن دٕراو وائتھ شامِ غم
چانہٖ اَمارک سِتارہ دلقرارہ دِلبرو

دۄرہ دۄرے مست عاشق ژۄرہ ژھاین چھی وچھان
پھیر چمن وارہ وارہ دلقرارہ دِلبرو

سورنو کائنہٖ چھم رۄزن لوکہٖ چارک چکہٖ چاوہ
دِل شکستن کر مداراہ دِلقرارو دِلبرو

ژُری یانہٖ ٹۄرہ ٹۄرہ چاوتھس خونِ جگر
یور پھیرکھ نا دوبارہ دِلقرارہ دِلبرو

نارہٖ کُے جادۄ پیٚرتھ جانباز کوٚرتھن بیقرار
برہٖ گُل سَبنمِ بہارہ دِلقرارہ دِلبرو

غزل

اَسہِ وُن بے وفا دِلبر اَسے کُن بے حجاب ییہِ نا

لوِ سے منزٕ لولہ سان لَلہِ وُن پھولِمت گولاب ییہِ نا

لینکھت ہیٚتھ کے رَتہِ نامہ بہٕ سوزَس صُبحہ تہٕ شامہِ

ژٕ ٹَن بے تاب چھس جامہ خطس اُکی سے جواب ییہِ نا

ژٕہِ گژھتے اَسنہِ یا گھٹہِ وَنتس یہِ کوتاہ منیوٹھ لوگُس برمس

عُمرِ سوٚرُم کران تس تس بران شیشن شراب ییہِ نا

سَمَو نا از ہوس اوسُم بہ چھا ڈِنی تھوِہ ہس اُم رُم

میٚیہ حوٚرے شوٚرہِ پانَس چھُم شبابُک آبُ ناب ییہِ نا

گچھ کُنِہ بال چھس پژاران اَچھ دار آرہِ گژھتھاران

دُ یہ چھنے دارہِ بُرکلاران سُہ حُسنُک آفتاب ییہِ نا

پوٚتن چھم اَچھ گژھن وُورے دَتہِ دوچھان مستوٚرے

نظر بازن بِہُن ژوٚرے چھِتہ مرنُن انقلاب ییہِ نا

برس پیٹھ سر تھوتھ بالی کریس بہ حال دل حائلی

سوالن دردہ کیتن کالی بہ نرمی اکھ جواب ییہ نا

دزن چھم زیرو بم سوزس گژھن منز ژارنے روزس

غزل جانبازنے سوزس سیٹھاہ چھم اضطراب ییہ نا

غزل

کس باوہ یم افسانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

حورے تھوون ارمانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

مایے دلبتھ ترائوِتھ ژولم داغ جگر تھائوِتھ ژولم

بائوِتھ کس بہٗ زانتے ژورے ژولم جانانہ تے

شیچھ سوزہ ہس اکھ واوہ سے لاگتھ ژولم گوژ داوہ ییے

صنایہ کرِتھ شرِ بانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

ییمہ ہس ییتہ کنہ چھم نہ تاب مستور کرنس سے حجاب

نالہ رٹن نالانہ تے ژورے ژولم جانانہ تے

مس چاوٗنس دیتھ راوٗنس بے ہوش از خود ترٲوٗنس

از عقل چھس بیگانہٕ تتے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہ تے

ترٲوِتھ زٲلِتھ یمبرزلے پاوِتھ میہٕ نندرِ مسوٗلے

چھس بۄ مبرس پراران تے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہ تے

روٗشِتھ زوٗلمُ ترٲوِتھ کمن بلبُل جُدا گوو از چمن

گُل گے میہٕ خارستا نتے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہ تے

پیپہ نا بہ وۄتھرس فرشِ زر باوس پنُن سوزِ جگر

باوس دِلکُ غمخانہ تے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہ تے

ترٲوِتھ پریشان سُنبلن خالِ سیاہ مشرٕ کاکُلن

دام بلا بیچارہ تے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہ تے

دِلبر چھہ مادر سائرِ ڈل یاشالمار نتہٕ نسیل بل

بلبُل چھُ گُل چھاڈان تے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہٕ تے

یا اچھ وَل نتہٕ ژزار گوو یا چھاڈنے گُلزار گوو

درباغ چمنستا نتے ژٔھرے زوٗلمُ جانانہ تے

ژاران لو سیس لارہ کوت دیدار دِیہ نا مارہ موت

ژھاران بہ عشقیہ دانہ تے ژوٗرے ژوٗلمُ جانانہ تے

جانباز بہ دوٗرئیر کر ذرس خورشید رویس گیتھ کرس

شمعس پیٹہ پروانہ تے ژوٗرے ژوٗلمُ جانانہ تے

غزل

مُبارک لولہ کِس باغس پھوٗلمُ پوشہ چمن امشب

سمو لب تشنہ مُشرآوِتھ ملالن تے غمن اِمشب

دُچھم مویس کرِتھ شانہ پری رومست مستانہ

کوٗرس بہ یوٗت دیوانہ تمی زُلفِ خمن اِمشب

پییم از رودشہِ پوشہ موت پیٹھ سونتک ہوا لوت تو

دِلک دیرینہ تب سوت سوت بظاہر چھم ہمن امشب

پھوٗلمُ دل تے ژوٗلمُ کینہ مُنوّر گوم آیینہ

دُہہ وُن آتشِ سینہ گژھیم نا یاسمن اِمشب

طبیبس لوله کِس دُنی توم کوتاه ژاله وِمہ نی دۄ رہِر

ژہِ یم دستِ شفا برنبضِ مُشراو یم غمن اِمشب

دُ رِنتھ اُیلی یہِ افسانہ نُہِنتھ دِن یامہ بے گانہ

چھُ عاشق سوے بُتخانہ حیا ترآوِتھ نمن اِمشب

پچھُ عُشقکُ جذبہ زور آور وَنیم سُے کینہ ور کافر

ژلیم میہ سرش کرانی شر لہ لے اندر ہیمن اِمشب

بُنِتھ سُے داد ہمرازن وَ نِتھ اَدہِ زدن جانبازن

ہِمَن مخمور اندازن سعہ خنور چھس نمن اِمشب

غزل

یاوَن رایَن گِندُنم پرژھنے بیٖیہِ آلژنے نھاوس یان

دۄرہ ہوٗر اُلران کوٗرنم وژنے بیٖیہِ آلژنے نھاوس پان

فِتنہ گرچشمن خُمارہ ہَرژنے روبرو ژھینس دَرِہ کس جان

وَسہِ کس مُژ تیلہِ کژاین ترژنے بیٖیہِ آلژنے نھاوس یان

ہیرہٕ بیٚلہ ڈیوٚڈھم ہیرہٕ کٔن اژہٕ نے   سُنہٕ پوش اٚسِس شیرہٕ لاگان

ہوش دیٚیس روونم گوم فیٚر گژہٕ نے   بیٚنیہ آلژنے تھاوِسس پان

ماچھ بِلناوِس لولہٕ شربژہٕ نے   گُلاب عطرٕ سے ناوِس پان

کھیٚنیہ نامیانے اکھ نیام ژہٕ نے   بیٚنیہ آلژنے تھاوِسس پان

کرہٕ کیٚاہ بٲلی لُکہٕ تہٕ ہمژہٕ نے   دودن ہٕنہ سودا پھُٹنہ پھیران

کھرِ متہ اُنہٕ توم شُری حرکژہٕ نے   بیٚنیہ آلژنے تھاوِسس پان

خارہٕ میٚنہ تھاویوم مارہٕ مژہٕ نے   سورہٕ سامانہٕ جورہٕ ماران

رژھ رژھ کم گلہٕ میٚنژہٕ تَل موٚژہٕ نے   بیٚنیہ آلژنے تھاوِسس پان

عاب کیٚاہ مردن لولہٕ غائب ژہٕ نے   ژالہٕ ییٚس کتھ سے بنہٕ انسان

ہیچہ کتھہٕ کرنس چھینہٕ لوکہ پژہٕ نے   بیٚنیہ آلژنے تھاوِسس پان

ژاگرِتھ آزاد آو حُری فژہٕ نے   زانِتھ زائہٕ نتھ مائہٕ نتھ آن

چھانتھ پرِ ژنے پان منزٕ رژہٕ نے

بیٚنیہ آلژنے تھاوِسس پان

●

غزل

سنیاس لاگِتھ پھیرِس وَنَنے ٹاٹھو یاوننے کرُنم گرٛاے

حالہٕ اکہِ حالِ دِل کرٕہس کَنہٕ نے

ٹاٹھو یاوَن نے کرُنم گرٛاے

عُشقُن تیر یِیَس دائلِنج سینہٕ نے کرٕ نَس عالمَ قِصہ تہٕ نیاے

برٕہ کیاہ چھوکہ لَد دِلہٕ کین کھنہٕ نے

ٹاٹھو یاوُن نے کرُنم گرٛاے

ہیہ کتھ وادہٕ سیتہ آیس چھونہٕ نے پایَس پیٹھہٕ نابے پرواے

پھولُنَم تازہ گلزار دَدٕ وَنہٕ نے

ٹاٹھو یاون نے کرُنم گرٛاے

پرٕنگ وَتھراوِس ژندَن وَنہٕ نے مُشکہ تہٕ کونگہ سیتہ ناوِس جاے

پوشہٕ موت پھیرہٕ نا پوشہٕ آنگن نے

ٹاٹھو یاون نے کرُنم گرٛاے

مینہٕ تٔس دۆریر پوٚو دُشمن نٕے   چھیلہِ چھیلہِ جمہٕ ہتھ سِندِ بتاے

کرِہ یُس پیوند آمین پننہٕ نٕے

ٹاٹھو یاوَن نٕے کرٕنَم گرٛاے

گامَن تہٕ شہرَن بیٚیہِ پرٕگن نٕے   جایہِ جایہِ ژھانڈَن یاوَن راے

بُلبُلہ سِندی پاٹھی پھیرِہ گُلشنہ نٕے

ٹاٹھو یاوَن نٕے کرٕنَم گرٛاے

پیرن تہٕ سادَن بیٚیہِ برہمن نٕے   پھیرِتھ آیس شہرِ تھ راے

ژھعہ پہ چھے رعہ پہ شہز دوٚپنم ہمنہٕ نٕے

ٹاٹھو یاوَن نٕے کرٕنَم گرٛاے

دَمہٕ دَمہٕ تمی شہز راے چھم گنہٕ نٕے   مایہِ سینی کرہ مَس لولہٕ متہ لاے

بے پرواہس کرٕی تو٘م کنہٕ نٕے

ٹاٹھو یاوَن نٕے کرٕنَم گرٛاے

ونہٕ کیاہ غارَن بیٚیہِ دُشمنہٕ نٕے   پننی دوستن تھوٚو یم نباے

دۆر پیٚیو آزاد ژۆر زَن وَنہٕ نٕے   ٹاٹھو یاوَن نٕے کرٕنَم گرٛاے

غزل

لگہ یہ سائلہ متہ لالہ پائراوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

ننندرہ بون یاون وندیہ ناوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

کرہ یہ حائلی دِلہ کی ہاوس   اُستہ پائٹھی ونہ یہ دِلہ تہ زار

یان وتھراوے جان ورتاوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

دائم جبتھس مولہ تلہ لاگہ جوتھس داوس   گاگہ جوتھس سعہ نہ کی پائٹھی درنار

مینزہ مول کوز تھم دژوگی بے باوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

عشقہ سنز ژوُرس آدم کھاوس   عاشقن منند چھنہ ایوان عار

ژھوہ دِنی پنہ نی دمہ ہہ اُکہ ہاوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

خونِ دِل پنہ نے زونہ وتھراوس   تی چھم آدن تی چھم کار

تازہ تازہ ماز کھیون پننے ہاوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

لہ کہار پننے آیت تھاوس   چھمہ کہ لدَ وائلنہ ژلہ ہیم بار

مرِہ ما کرہ کیشا یتھ چکہ جاوس   کنہ بوز واوس ونہ یہ زار

یاوُن ببرِ سے واو کرِتھ ناوُس　　تاوُن دُنیا برٕم بازٕی گار

سورِہ بیٚلہِ یاوُن سورَن ہاوُس　　کیتہِ بوز واوس وَنہٕ یو زار

ژھیٚپہِ ژھیٚپہِ لارِتھ ووٚپھ شوٚرٕ واوس　　نالہِ متہِ رٕٹِتھ ہَن لالہ رو خسار

وِلہِ تہٕ زار آزادٕنی باوس

کیتہِ بوز واوس ونیو زار

غزل

لٔگۍ ییٚہ لول آم بٔنیہِ وُچھ ہَن ستے　　وَن تےٚ کیتہِ رٕیوٚبھٕڑ یار

بیہہِ نا اوُکس وُنہِ آدَن ستے　　وَن تےٚ کیتہِ بیوٚبھٕڑ یار

حیٚسہ دِیسہ رأونس بیٚیمہِ سوخنن ستے　　تِیُ چھُنہِ وَنہِ نَس وار

وَنہ ہا بأگی دزِتھ ماوَن ستے　　وَنتےٚ کیتہِ بیوٚبھٕڑ یار

وِصلکہ شبہ بیٚلہِ آیہِ اَسہِ تَن ستے　　تٔرٲوی ژٕم زُلفِ شہمار

زِہ شاند تھاوِتھ مَس رَتھ سرفن ستے　　وَنتےٚ کیتہِ بیوٚبھٕڑ بار

ژٕیہِ کمیوٚ کرٕ کرٕنے تأویزٕہ یَن ستے　　یوٚت گٔس جوٚ دوٚگار

ژیٕ یتہٕ میٖہٕ اَز رِیچھ اُس ژِلہٕ وَن تےٚ   وَ نتےٚ کتہِ بیوٗ یٹھ یار
بُمہٕ چھَس خمدار سوٗرٕ مہ چشمن تےٚ   گمہٕ ہٕتھ لولہ کُفّار
چمہ خمہ کھُتھ رِتھ محرابَن ستےٚ   وَ نتےٚ کتہِ رِیوٗ یٹھ یار
مالہِ مُتھ عاشق دڑاے سالن تےٚ   بوزان ساز و سیتار
کِتھ تارہٕ آسہِ تَس یارہٕ بنزرہٕ وَنہ تےٚ   وَ نتےٚ کتہِ بیوٗ یٹھ یار
دِتہٕ سے میانی کِنہٕ کےٚ سعون تےٚ   ہیٖتنہٕ سے وعدہٕ قرار
رٕنمہ ہٕس بانہ چھَس اندیشن تےٚ   وَ نتےٚ کتہِ رِیوٗ یٹھ یار
فندہٕ اکِہ بازندہ باز اَنتَن ستےٚ   نازٕنین خوٗشس رفتار
چھاوِہ نالہِ کِین پوشہِ ہلمَن تےٚ   وَ نتےٚ کتہِ رِیوٗ یٹھ یار
آواز ژاگو بیٚلہِ آزادَن ستےٚ   ہوشہِ آسے خوٗش گُفتار
مُشکدار پوشہِ دارِہ جوش لوگ زَن تےٚ   وَ نتےٚ کتہِ رِیوٗ یٹھ یار

غزل

مدائنو پردہٕ روٗیَس تُل   بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تہٕ گُل
مَسانٕ لاگ بے وفا بلبُل   بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تہٕ گُل

دوہ لو میانہِ کالہِ بومبورو　　اُچھن ہندہ گاشہ تہ نورو

سُلے یمبرزلے ویوُر تُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

دوہ لہِ مَتہ یم بہانہ ژراو　　سہ کمہ سہ لَنڈ ٹیٹھنہ لوگمت واو

سہ کُس گُل ییٹھنہ وُچھ بُلبُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

دوہ لو میانہِ لوکچارو وسے　　زُلہِ ونہِ نو بہارو وسے

دَماہ ژھوہ مار دوہ پچھے سُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

سَرزے پتھ پاٹھی میَرہِ منزِل　　نتہ ییتھ آبہ پیشالس اَنیل

رَتھتھے پاٹھی تَس تہٕ میہ گوو مُیلُ　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

میہ اوسُم دُشمنی ہُند زر　　خبر ٲسُم نہ اسے دِلبر

چھُہ ماران دوستی بلگل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

بدن زیپ پوش تُلی چھے پور　　نتہ دُرِّ عدن مشہور

قدن چانئِ روزِ محشر تُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

میہ چانے ویرہِ ژاٹلہِ نیر　　اُنم تاوپرہ ژھاٹندِم پیر

پھولم بنیہِ مُشکدار کاکُل　　بہٕ لاگے دردہٕ ہی تہٕ گُل

درے کنہٕ لایتھم زورٕہ　　پھٹٕرتھم شیشہ مندورٕہ

مدائنو دِل پھٹِتھ چھُنہٕ گُل　　بہٕ لاگے دردٕہ ہی تہٕ گُل

کران آزادنے تقریر　　چھ زَن واعِظنچ پیوان تیر

چھُہ پیٚزی پائٹھ خستہ جان ربلگ

بہٕ لاگے دردٕہ ہی تہٕ گُل

غزل

کامہٕ دیو لاگِتھ جامہٕ گوہ لاگی　　وُچھتہٕ بے تابی سائنی سیے

خاصہ زربافتہٕ نالی کمخابی　　وُچھتہٕ بے تابی سائنی سیے

نازنین یادَن تازہ گرٕ گابی　　کنہٕ دوٗر ہندوستانی سیے

نالی اطلاس تہٕ خاصہ پنجابی　　وُچھتہٕ بے تابی سائنی سیے

نوٗرٕہ ژھتہٕ ماران پیتہٕ ماہتابی　　شر ترٔ لِہ اَمہ نوٗرانی سیے

دپہٕ دَن پیٚکھ نتہٕ توتہٕ پیتہٕ خابی　　وُچھتہٕ بے تابی سائنی سیے

ییٚنہٕ روے وُچھنس گئیہ نایابی　　تنہٕ چھُم دِل راوانی سیے

دوہ لو میانہِ کالہِ بومبوٗرو　　اُچھِن ہِندہِ گاشہ تیٚر نوٗرو
سُلے یِمبرزلے ویٚور تُل　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل
دوہ لو متہ یم بہانہ ترٛاو　　سوہ کمہ سہ لسنڈ بیتھنہ لوگٹ وُوداو
شہ کُس گُل بیٚھنہ وُچھ بُلبُل　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل
دوہ لو میانہِ لوکچارو وسے　　زُلہِ ونہِ نو بہاروٗ وسے
دَماہ ژھوٚہ مار دوہ پچھے سُل　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل
سَرزے ییتھ یا ٹھی میٚرہِ منزلی　　نتہ ییتھ آبہ پیٚالس اپیل
رتھےٚ یا ٹھی تس تیٚ میٚہ گوٚہ میلٔ　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل
میٚہ او سُم دُشمنی ہُند زر　　خبر اُسم نہ اسے دِلبر
چھہ یاران دوستی رلگل　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل
بدن زہے پوش تِکی چھےپوٗر　　نتہ دُرِ عدن مشہور
قدن چانیٚ روزِ محشر تُل　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل
میٚہ چانے ویرہِ ژائلم تیر　　اُتِم تا ویزہ ژھائڈم پیر
پھولم بتیہِ مُشکدار کاکُل　　بہٕ لاگےٚ دردہٕ ہی تیٚ گُل

درے کنہٕ لایتھم زورٕ   پھُٹرتھم شیشہ مندورٕ

مدا نو دِل پھُٹن چھُنہٕ کل   بہٕ لاگے دردٕ ہی تہٕ گل

کران آزاد نے تقریر   چھِ زَن دا لنجہ ریوان تیر

چھُ یٔبزی پاٹھی خستہ جان بلکل

بہٕ لاگے دردٕ ہی تہٕ گل

غزل

کامہٕ دیہ لاگتھ جامہٕ گوہ لاٗبی   وُچھتہٕ بے تاٗبی ساٗنی ییے

خاصہٕ زرباختہٕ ناٗلہ کھمخاٗبی   وُچھتہٕ بے تاٗبی ساٗنی ییے

نازنین یادَن تازہ گرٗ گاٗبی   کتہٕ دوٗر ہندوستاٗنی ییے

ناٗلی اطلاس تہٕ خاصہٕ پنجاٗبی   وُچھتہٕ بے تاٗبی ساٗنی ییے

نوٗرہٕ ژھٹہٕ ماران یتہٕ ماہتاٗبی   شر ژٗلہٕ امہٕ نوٗراٗنی ییے

دیدَن یکھ نتہٕ تو یتہٕ یتہٕ خاٗبی   وُچھتہٕ بے تاٗبی ساٗنی ییے

ینہٕ روسے وُچھنس گیہ نایاٗبی   تَنہٕ چھُم دِل راواٗنی ییے

وُزِھ دٲلِنجِہ ماگرٕژھ خرٲبی   وٕچھتہٕ بے تٲبی سٲنی ییے

دۆرِہ برٕم راۆنس لولہ گرداٮ۪بی   دۆرِہ چھُم دولہٕ وُچھاٮ۪نی ییے

نکھہ ییتھ مارنس موہکھ حجاٮ۪بی   وُچھتہ بے تٲبی سٲنی ییے

سوز ساز عشقن تازہ تیزاٮ۪بی   کرٕ تمَ ضنایہٕ جواٮ۪نی ییے

نہٕ چھُ تلَ آبہٕ تہٕ نہٕ چھُ بیٚٹھ آبی   وٕچھتہٕ بے تٲبی سٲنی ییے

دردہٕ ہیٚبیہ رٹھے گوم زرد گولاٮ۪بی   جرٕ یہٕ جرٕ یہٕ اُشک ہاراٮ۪نی ییے

خہٕ شک لب تھاۆنس تشنہ سالاٮ۪بی   وٕچھتہٕ بے تٲبی سٲنی ییے

آزاد مارہ کوٚر لُبِ لُباٮ۪بی   ژلہٕ ہا تس تہٕ ہاراٮ۪نی ییے

چھُنہٕ ادباش تہٕ چھُنہٕ شراٮ۪بی
وٕچھتہٕ بے تٲبی سٲنی ییے

غزل

پرہ دٕ کہٕ طوٗرٕچ نوٗرٕ مشعلے ییے   اَسہ دٕلی دٕلی ییے ہاو دیدار

دردٕ کہٕ باغٕچ تازہ موٗلی ییے   اَسہ دٕلی دٕلی ییے ہاو دیدار

اَلہ وٕرٕنی دٕوٗر پھی کاکُلن ٹٔزِ یے — پھہلہ وُن کیاہ چھُے ماہ رخہ خسار
روے چون رنگین موے دٔلی دٔلی یے — اَسہ دٔلی دٔلی یے ہاو دیدار
کالہٕ نوٗمبوٗرٕنی ییمبرزٔلی یے — ژیٚنے پتھ ترٛوُم گرٕہ نہٕ بار
باز یتھٕ وٕنہٕ ہے راز نازٔلی یے — اَسہ دٔلی دٔلی یے ہاو دیدار
گڑایہٕ چھکھ ماران ژھایہٕ ۂلی ۂلی یے — ہوش ویٚسراوان چون رفتار
ہرنہ منز جنگلن دڑاے ژٔلی ژٔلی یے — اَسہ دٔلی دٔلی یے ہاو دیدار
زاوٕجہٕ کمتھ چانہٕ زن پھ دٕوٗرہ پھلی یے — دند چانٔی قندہ پھلی خندہٕ گلزار
بندہٕ بندہٕ کرٔی ٹھک طوٗطہ اڈہ کٔلی یے — اَسہ دٔلی دٔلی یے ہاو دیدار
دارہٕ دارہٕ برقہٕ تُل نارہٕ وُزمٔلی یے — حیٚس چھُنہٕ تھاوان چون خُمار
اَسہ وٕنہٕ دہانہ چیٚتہٕ مس گگٔ یے — اَسہ دٔلی دٔلی یے ہاو دیدار
ژالہٕ نا آزاد کار چانٔی ۂلی یے — ڈیکہ لون کوتاہ زور آوار

خاص پٕھنہ میلان ساسَن مٔلی یے

اَسہ دٔلی دٔلی یے ہاو دیدار

●

غزل

چھُہ بُلبُل در عذابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

گوٚلابہ آفتابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

پھوٚلان دِل چانہِ نوٗرانہ   اُسان چوٚن غوٗنچہِ دہانہٕ

بہارٕکہِ آب دٕ تابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

ہُران چھُے مُشک منٛز باغس   کران کیٚشاہ تازہ دِماغس

پھوٚلہِ وٕنہ ماہتابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

نٔوان دِل چوٚن پھوٚلہٕوُن روے   وۄزٕلی جامہ بدن خوشبوے

وُچھن ژیٚنے کُنہ ثوابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

وُچھتھ چوٚن رنگ تہٕ بٔتیہِ خُمار   ژیتٔس پیوم یارٕ سُند رُخسار

دِلَس روٗدُم نہ تابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

ژیٚہ کٔس سیتھ یارٕ لوگیو دِل   اُکھہِ پامَن بہ لاٚجھٔس رِگل

ینُن روے کوٚرتھہِ خابو لو   کتیُو پھوٚلہَم گوٚلابو لو

سَتہِ وَرِی شِی میٚہ ترٲوِتھَم غَم　　کرِتھ میانی ہوس برہم

تتے کیشاہ دِکھ جوابہٕ لو　　کتیوٗ پھوٚلہَم گوٚلابہٕ لو

ژیٚہ پتھ لوٚگ دِل میٚہ پدمانے　　خبر کیشاہ چھُم ڈلیکہ لانے

نہ چھُم آرام نہ تابہٕ لو　　کتیوٗ پھوٚلہَم گوٚلابہٕ لو

میٚہ ژۄدُم چیانہِ پوٚرژھِ ازتام　　دوٚہک عشرت شبک آرام

ژیٚہ تے تھاوِتھَم حجابہٕ لو　　کتیوٗ پھوٚلہَم گوٚلابہٕ لو

غزل آزادَ نی بوزان　　چھُنہٕ حیس عاشقَن روزان

پیوان زَن چیٚتھ شرابہٕ لو

کتیوٗ پھوٚلہَم گوٚلابہٕ لو

غزل

گُل پھوٚل میٚہ لولہٕ باغَس　　آمے بہار لیٚتہ ییے

بُلبُل چھُہ پوش چھاوان　　بے اختیار لیٚتہ ییے

میٚہ ہو آم عشقُنے غم　　تھاوَن بسینہ ہمدَم

جِگرٕ کِی کبابہ پرُ دم | کرُی مَس تیار لٔگتھ یے
دِل زولنَمٕ مێیہ لولَن | نیوٗنَم قرار ہو لَن
غاٛرن ہندین مخولَن | کُشیاہ اعتبار لٔگتھ یے
حیاٛرِتھ کمانِ ابرو | ماٛرِتھ ژٕولمُ پری رو
لاٛرِتھ یتہ یمِس پٔرٕ | کھاٛرِتھ یہ مار لٔگتھ یے
کھاٛرِتھ شِکن جبینہ | رٕوٹنَمٕ مێیہ سخت کینہ
سیماب زَن بسینہ | چھُم انتظار لٔگتھ یے
یس یتھ مێیہ روو آدَن | پردا تمِس نہ از من
ہوونَمٕ نہ روے وُچھتن | میونے مزار لٔگتھ یے
ہا صُبحِ کے ہواوہ | وَنتَس ژٕہ میانہ گژاوہ
آیتَ کمِس پٔرٕ تھاوہ | یتھ لوکہ چار لٔگتھ یے
آزاد آز ماٛرِتھ | نوٗن دراو پردٕ تھاٛوِتھ

یارَن دِوان چھُ ماٛوِتھ
در پردٕ کار لٔگتھ یے

غزل

جانَس پرواے چھُنہٕ جانبازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

قوربان تٔہندِس ناز و اندازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

اَدی ڈیٖوٗ ٹھم رُوے طنّازَس   بند میٖہ وٕ یسر یم ساَرِی سیٖے

چھُم نہٕ حیٖس وَنہٕ کَس محرم رازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

خُمار پؠٔشم تَنٔ خنجر بازَس   بٔریٖمَس سپنہٕ داَرِی داَرِی سیٖے

مارِہے واد پھاشراکِہ تہٕ مازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

مازِہ کوہ نگ لاجوم خاصبرہ مازَس   تَس چھُنہٕ وفاداَرِی سیٖے

شوٗب کیاہ میانِس سوٗرِس تہٕ سازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

حال کیاہ موٗلوم آتشبازَس   شورس کیاہ کوٗرناَرِی سیٖے

تو شان سالرٕ شادی مہرازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

بُلبُل اَتھ لوٗگ ییٚلہِ شہبازَس   ژٲلِہ کونت پکھہ ماَرِی ماَرِی سیٖے

سوز کُس بوزِہ تَس خوش آوازَس   تیر اندازَس پاَرِی سیٖے

لائے گیتھ سعہ نر کی نیاس دروازس
ہیرِہ بوہن لال جر جارِی ییے

بندہ گی شوُبہِ تس بندہ نوازسس
تیمِر اندازس پارِی ییے

سُلطانِ محموُد زانہِ ایازسس
ترائوِتھ سر تہ سرداری ییے

معنہِ شہہ ووُ زانہِ شہنازس
تیمِر اندازسس پارِی ییے

آزادِ نی سے خاصہِ اندازسس
شوقہ وائلی زانن سارِی ییے

لوُب کشیرِ ہند آو شیرازسس
تیمِر اندازسس پارِی ییے

غزل

عید چھُم تہ قربان سر کرے بوز تم سوال اے نازنین
ژے نتہ ادہ کس یتھ مرے چونے چھُم مال اے نازنین

گگُر گگُر بدن مییون شُبنہِ مانز جوین اندر لوگ دائز دائز
کُنہِ وارہ منز ڈیٹھم نہ چائنی مستانہ چال اے نازنین

کھاٲژِ مالہ ناٲلِکس مسولے مرٕژھ بند مرٕژھن اطلس ہلے
طوٗمارٕ ڈیکہ سے تنّدلے جوہر ترٕ لال اے نازنین

خون تشنہ قاتِل پُرٕ خُمار بنگالہ آمُت جودگار
ہیٚتھ فوج اُندرٕ اُندرٕ بےشُمار چاٲنۍ سورمہ لال اے نازنین

زُلفن اویزان کیاہ زٕبر دِل عاشقن ہینٛدۍ سربسر
پیٚتھ پاٲ ظُلماتس اندر آسان چھِ لال اے نازنین

جدول ژُمن شوٗبان کیاہ نزدیک تتھ موے سیاہ
زَن کالہِ اوٗبرس تَل پناہ روٗزِتھ ہلال اے نازنین

پرٕزلان جامَن منز بدَن شیٖشس اندر شراب زَن
اوٗدِیُل کمر زُلفک شکن ژالُن محال اے نازنین

ییٚلہ محشرس منز ہیٚتھ نیٚیے آزاد چاٲنۍ اَلوٗ دیے
دُپھنے ژٕہ آکھ تتھ خٲطرٕ ترٲوِتھ ملال اے نازنین

●